قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

شرح حدائق بخشش

شارح

عمدۃ الشارحین علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ فاروق العلوم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحقائق فی الحدائق

المعروف

شرح حدائق بخشش (مکمل)

جلد ہفتم

شارح عمدۃ الشارحین علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ فاران العلوم
نزد لکی گراؤنڈ
کراچی پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ——— الحقائق فی الحدائق (جلد ہفتم)
المعروف شرح حدائق بخشش

مصنف ——— حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

ضخامت ——— ۵۲۰ صفحہ

تعداد ——— ۱۰۰۰

سن اشاعت ——— اکتوبر ۱۹۹۶ء

ہدیہ ———

-------☆☆-- ناشر --☆☆------

مکتبہ وقار العلوم کراچی

این پی۔ ۴'۳'۲، رانزد ککری گراؤنڈ

کراچی' پاکستان۔ فون نمبر : ۲۴۴۰۴۴۰

......ملنے کے پتے......

- ضیاء الدین پبلی کیشنز' کراچی
- حنفیہ پاک پبلی کیشنز' کراچی
- مکتبہ اویسیہ رضویہ' (سیرانی روڈ) بہاول پور
- مکتبہ رضویہ' آرام باغ روڈ' کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاثرات

ابو نعمان حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی دامت برکاتہم العالیہ

سرکار دو عالم ﷺ کی مدح اور آپ کے کمالات، محاسن، خوبی اور اوصاف بیان کرنا، مسلمان کے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ آپ کی تعریف خواہ نثر میں، خواہ نظم میں بیان کی جائے، مومن کے لئے بڑی خوش نصیبی کا باعث ہے۔

یوں تو بہت سے نعت گو وغیرہ شعراء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس سلسلے میں نعتیں لکھیں، اور دیوان کی صورت میں وہ شائع ہوچکی ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت حضرت علامہ مفتی الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور فخر دو عالم، نور مجسم، رحمت للعالمین ﷺ کی شان میں جو نعتیں لکھی ہیں وہ انفرادی مقام کی حامل ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا یہ کلام امام الاکلام ہے۔ آپ نے اپنی نعتیہ شاعری میں دراصل قرآنی و احادیث و اقوال صحابہ اور سلف صالحین کی ترجمانی کی ہے۔ اور اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر لکھا ہے۔ جس میں تصنع و تکلفات کا دخل نہیں ہے۔ چنانچہ خود ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔

آ کچھ سنادے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

یہی وجہ ہے کہ جو سوز و گداز اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کی لکھی

Marfat.com

ہوئی نعتوں میں ہے' وہ کہیں اور محسوس نہیں ہوتا' اور جو مقبولیت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کلام کو حاصل ہے وہ کسی اور کے کلام کو حاصل نہیں۔ اطراف و اکناف عالم میں منعقد ہونے والی محافل' جن میں کلام رضا پڑھا جاتا ہے یہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ اور یوں تو ہر ایک نعت اپنے اندر عشق و محبت کا ایک سمندر لئے ہوئے ہے۔ مگر سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں سلام کا جو نذرانہ' جس کا پہلا مصرعہ ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ تو ایسا عقیدت بھرا سلام ہے کہ جس میں آپ نے نبی کریم ﷺ کے سرمبارک سے لے کر پائے مبارک تک آپ کے ہر عضو اور آپ کی ہر ہر خوبی کا اس میں بیان کیا ہے۔ اور یہ اپنی مثال آپ ہے۔ فصاحت و بلاغت اور ادب کے حوالہ سے بھی یہ ایسا اعلیٰ شاہکار ہے کہ جس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی۔ الغرض اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا نعتیہ کلام اپنی جامعیت و معنویت کے اعتبار سے ایک امتیازی اور انفرادی شان کا حامل ہے۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ آپ کے اس کلام میں جو مطالب اور سرکار دو عالم ﷺ کے جو اوصاف کمالات بیان ہوئے ہیں۔ عامتہ المسلمین کو آگاہ کرنے کے لئے اس کی کوئی شرح لکھی جاتی تاکہ ہر سطح کا ذہن رکھنے والا مسلمان اس کی معنویت کو سمجھ سکے۔ تو بحمد اللہ حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کی شرح لکھ کر بہت ہی مستحسن کام انجام دیا ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی نعتوں کی شرح میں بہت ہی عرق ریزی کی ہے۔ اور بہت کاوش

Marfat.com

سے حسن خوبی کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ مشکل الفاظ کے پہلے معنی بیان کئے اور پھر اشعار کا مطلب اور اس کے بعد قرآن و احادیث وغیرہ سے ان اشعار میں جو مفہوم اور مطلب ذکر ہوا ہے اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے یا کہیں کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوا ہے تو واقعہ کو مفصل طور پر بحوالہ تحریر کیا ہے۔ اس سلسلے میں جو لکھا ہے وہ مدلل طریقے سے تحریر کیا ہے۔ آپ کی یہ شرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کلام بنام حدائق بخشش کی بڑی جامع شرح ہے اور جو لوگ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی نعتوں کے سمجھنے کا ذوق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بہت ہی مفید شرح ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ کی لکھی ہوئی شرح کو قبولیت عطا فرمائے اور عامتہ المسلمین بالعموم اور بالخصوص عوام اہلسنّت کو اس سے کماحقہ' مستفید ہونے اور اس سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور مکتبہ وقار العلوم کراچی نے اس شرح کو زیور طباعت سے مرسع کر کے مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم رؤف رحیم ﷺ کے صدقے میں اس ادارہ کو ترقی عطا فرمائے اور آئندہ کے نیک عزائم و مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

اللھم امین

عبدالعزیز حنفی غفرلہ

مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	نعت	صفحہ
-1	پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے۔	8
-2	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے۔	73
-3	آنکھیں رو رو کے سوجانے والے۔	119
-4	کیا مہکتے ہیں مہکنے والے۔	162
-5	راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے۔	201
-6	کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے۔	254
-7	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے۔	291

Marfat.com

صفحہ	نعت	نمبر شمار
318	مژدہ باد اے عاصیو شافع شہہ ابرار ہے۔	8-
351	عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے۔	9-
382	اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے۔	10-
405	اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے۔	11-
411	گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مالی ہے۔	12-
433	سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے۔	13-
492	نبی سرور ہر رسول و ولی ہے۔	14-

Marfat.com

نعت شریف ۱۰

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
۱۔ آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

حل لغات پیش آگے مژدہ خوشخبری۔ مبارکباد۔

۱۔ شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت میں گنہگاروں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے شفاعت کی خوشخبری سناتے جائیں گے خود تو گریہ فرمائیں گے لیکن ہم گنہگاروں کو ہنساتے جائیں گے۔

احادیث مبارکہ (۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان محشر کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا جب لوگ قبور سے نکلیں گے تو میں ان میں اوّل ہوں گا۔ جب اللہ کے حضور جائیں گے تو میں ان کی قیادت کر رہا ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہو گئے تو میں ان کی نمائندگی کروں گا۔ جب وہ ناامید ہوں گے تو میں شفاعت کروں گا اور جب وہ پریشان حال ہوں گے تو میں انہیں خوش

Marfat.com

کروں گا۔ کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اولاد آدم میں سے میرا مقام اللہ کے ہاں سب سے بلند ہوگا۔

يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (الترمذی)

چمکدار موتیوں سے بڑھ کر خوبصورت ہزار خادم اردگرد ہوں گے۔

۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز بارگاہ نبوی میں ستر ہزار صبح اور ستر ہزار شام فرشتے حاضر ہو کر اپنے پروں کو قبر انور کے ساتھ لگا کر زیارت و برکت حاصل کرتے ہوئے درود و سلام عرض کرتے ہیں حتی کہ آپ جب میدان محشر میں تشریف لائیں گے۔

خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهٗ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تو ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں ہوں گے۔ (التذکرہ للقرطبی ص۳۱۴)

۳۔ امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنِّيْ لَقَائِمٌ اَنْتَظِرُ اُمَّتِيْ تَعْبُرُ الصِّرَاطَ اِذْ جَاءَ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ يَا مُحَمَّدُ يَسْأَلُوْنَ تَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ يُّفَرِّقَ

میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بَيْنَ جَمْعِ الْاُمَمِ
اِلٰى حَيْثُ يَشَاءُ لِعَظْمِ
مَا هُمْ فِيْهِ فَالْخَلْقُ
يَلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ
فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ
كَالزُّكْمَةِ وَ اَمَّا
الْكَافِرُ فَتَغْشَاهُ الْمَوْتُ
قَالَ يَا عِيْسٰى اِنْتَظِرْ
حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ فَذَهَبَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِيَ
مَا لَمْ يَلْقَ مَلَكٌ مُصْطَفًى
وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ (الحديث)

سے عرض کردیں وہ امتوں کی
اس جماعت کو جہاں چاہے
تفریق فرمادے کہ لوگ بڑی سختی
میں ہیں۔ پسینا لگام کی مانند ہو
گیا ہے (حدیث میں فرمایا
مسلمان پر تو مثل زکام کے ہو
گا اور کافروں کو اس سے موت
گھیر لے گی) حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائیں گے اے عیسیٰ آپ
انتظار کریں یہاں تک کہ میں
واپس آؤں پھر حضور زیر عرش
جا کر کھڑے ہوں گے وہاں وہ
پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ
کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

۴۔ مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ
الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ
مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ
اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ

میں روز قیامت در جنت پر
تشریف لا کر کھلواؤں گا، داروغہ
عرض کرے گا، کون ہے؟ میں
فرماؤں گا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
عرض کرے گا، مجھے حضور کیلئے ہی

Marfat.com

لِاَحَدٍ قَبْلَكَ ۔ حکم تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

انتباہ | امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے شفاعت کے بارے میں حدائق بخشش میں زیادہ اشعار لکھے ہیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ آپ کے دور میں وہابیت مختلف رنگ و روپ میں خطۂ ہند میں قدم جما رہی تھی آپ نے جس طرح مردانہ وار مقابلہ فرمایا وہ آپ کا حصّہ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے دور سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس وقت ریال کا اتنا چرچہ نہ تھا لیکن آج تو ریال کی شاہی ہے کہ اس سے وہابیت کی گردن اور موٹی ہوگئی۔ اس سے ہی وہ ہر ملک میں اپنا سکہ بٹھانا چاہتی ہے اسی لیے فقیر ہر ممکن جا بجا اپنے مسلک کے دلائل قائم کرتا چلا جا رہا ہے۔ جس سے وہابیت خود بخود کمزور ہوتی چلی جائے گی۔

(اِنْشَاءَ اللہ)

انکارِ شفاعت | یاد رہے کہ انکار شفاعت ہی اکثر مسائل مختلف فیہا کی جڑ ہے۔ اور وہابیت نجدیت کا زیادہ زور بھی شفاعت کے انکار پر ہے۔ یہاں تک کہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں صاف لکھ دیا کہ شفاعت کا عقیدہ اصلی شرک ہے۔

اہلسنّت کا عقیدہ | اہلسنّت کے نزدیک عقیدہ شفاعت حق ہے کیونکہ قرآن پاک میں محبوبانِ حق کی شفاعت کا اثبات ہے اور کفار کو شفاعت سے مایوس کیا گیا ہے اور ان کے اس اعتقاد کا ابطال کیا گیا ہے کہ بت بارگاہ الٰہی میں شفیع ہیں کیونکہ شفاعت مقربین کی ہوسکتی ہے نہ کہ مغضوبین کی۔ یہی آیتیں جو بتوں اور کافروں کے حق میں نازل

Marfat.com

ہیں۔ وہابیہ انہیں سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور ان آیات کے معانی میں تحریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو حکم کافروں اور بتوں اپنے دشمنوں پر صادر فرمایا ہے وہ اس کے محبوبوں اور مقربوں پر لگاتے ہیں۔ باوجودیکہ قرآن حکیم میں جا بجا بتوں اور کافروں کی شفاعت کے انکار کے ساتھ ساتھ مومنین و محبین کی شفاعت کا اثبات کیا گیا ہے اور مقبولانِ بارگاہ کا استثنا فرمایا گیا ہے مثال کے طور چند آیتیں حاضر ہیں۔

آیت نمبر ۱ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

(سورہ بقرہ پارہ ۳)

یعنی وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

تفسیر خازن جلد اصفحہ ۲۰ میں ہے۔

وَالْمَعْنٰی لَا یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	یعنی معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے
اَحَدٌ اِلَّا بِاَمْرِهٖ وَاِرَادَتِهٖ	حضور کوئی شفاعت نہ کرے گا
وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ	مگر اس کے امر و ارادہ سے یہ
زَعَمُوْا اَنَّ الْاَصْنَامَ	اس لیے فرمایا کہ مشرکین کا گمان
تَشْفَعُ لَهُمْ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ	تھا کہ بت ان کی شفاعت کریں
لَا شَفَاعَةَ لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ	گے اس کا رد فرمایا اور خبر دی کہ
اِلَّا مَا اسْتَثْنَاهُ بِقَوْلِهٖ	اللہ کے حضور میں کوئی شفاعت
اِلَّا بِاِذْنِهٖ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ	نہیں سوائے اس کے جس کو
شَفَاعَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ	اس نے اِلَّا بِاِذْنِهٖ کے
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةَ	ساتھ مستثنیٰ فرمایا اور اس
بَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ	سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
	کی شفاعت اور بعض انبیاء و

Marfat.com

وَشَفَاعَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ۔ ملائکہ کی شفاعت اور بعض مومنین کی شفاعت مراد ہے۔

اس آیت میں بتوں کافروں کی شفاعت کی نفی ہے۔ مگر مقربان بارگاہ کا استثناء فرما کر ان کی شفاعت ثابت کر دی۔

آیت نمبر ۲ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ۔ (سورہ یونس رکوع ۱ پارہ ۱۱)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد اس میں بھی بتوں کی شفاعت کی نفی اور مقربین ماذونین کا استثناء ہے۔

آیت نمبر ۳ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۝ (سورہ مریم رکوع ۶ پارہ ۱۶)

شفاعت کے مالک نہیں مگر وہ جنہوں نے رحمٰن کے پاس اقرار کر رکھا ہے۔

آیت نمبر ۴ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا۝

(سورہ طٰہٰ رکوع ۶ پارہ ۱۶) اسی دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

فائدہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلشَّفَاعَةُ ثَابِتَةٌ عَلٰى اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا

بِمَنْعِ الْخَوَارِجِ وَبَعْضَ الْمُعْتَزِلَةِ مُسْتَدِلِّيْنَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ فَاِنَّهٗ مَخْصُوْصٌ

Marfat.com

بِالْكَافِرِيْنَ وَ اَمَّا تَخْصِيْصُهُمْ اَحَادِيْثَ الشَّفَاعَةِ بِزِيَادَةِ الدَّرَجَاتِ فِى الْجَنَّةِ فَبَاطِلٌ لِتَصْرِيْحِ الْاَدِلَّةِ بِاِخْرَاجِ مَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهَا

شرح شفاء للملا علی قاری ج ا ص ۴۶۰)

ترجمہ: شفاعت باجماع اہل السنۃ ثابت ہے قرآن میں فرمایا اور قیامت شفاعت نفع نہ دے گی مگر جس کے لیے رحمٰن نے اذن فرمایا اور اس سے راضی ہوا۔ اور خوارج ومعتزلہ کے انکار کا کچھ اعتبار نہیں اور ان کا استدلال آیہ فَمَا تَنْفَعُهُمْ سے درست نہیں کیونکہ یہ آیت کفار کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کفار کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے نفع نہ ہوگا اور معتزلہ کا احادیث شفاعت کو شفاعت رفع درجات اہل جنت کے ساتھ خاص کرنا باطل ہے کیونکہ دلائل کی صراحت سے ثابت ہے کہ مومنین کو جہنم سے بھی نکالیں گے۔

فائدہ اس سے ظاہر ہو گیا کہ انکار شفاعت خوارج ومعتزلہ کی گمراہی تھی۔ وہابیہ نے ان کا اتباع کیا یا اور خارجی معتزلی اپنی دلیل میں وہ آیت پیش کرتے تھے جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہی روش وہابیہ نے اختیار کی اور اتنا اور اضافہ کیا کہ معتزلہ وغیرہ تو ایک طرح تو مانتے بھی تھے یہ کسی طرح نہیں مانتے اور وہ فقط وہ آیتیں انکار شفاعت میں پیش کرتے تھے جو کافروں کی شان میں وارد ہیں یہ ان کے ساتھ ایسی آیتیں بھی پیش کرتے ہیں جو بتوں کے حق میں ہیں اور معاذ اللہ انبیاء و اولیاء کو اس کا مصداق ٹھہرا کر اپنی سیاہ دلی کا اظہار کرتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف فضل اللہ فی تفریق من دون اللہ ومحبوب اللہ۔ میں فرق"

Marfat.com

دِل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
۲۔ ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائینگے

۲۔ شرح حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری سے حق تو یہ ہے دل نکل جائے کہ مَازَاغَ الْبَصَرُ کی محبوب آنکھوں سے ہمارے جیسے پیاسوں کے لیے آنسو کے دریا بہادیئے گئے۔

شفاعت ہی شفاعت اس غزل میں سوائے آخری تین شعروں کے تمام اشعار میں شفاعت ہی شفاعت کا بیان ہے۔ وہ چونکہ مزار سے اٹھنے سے لے کر جنّت کے داخلے تک مختلف اطوار پر مشتمل ہے اسی لیے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے ہر شعر میں نئے رنگ اور نئی طرز طریقہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اسی لیے فقیر بھی تیمناً و تبرکاً احادیث مبارکہ لکھتا چلا آرہا ہے۔

احادیث شفاعت

۱۔ احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ذٰلِکَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ الحدیث بِطُوْلِہٖ۔
میں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کچھ جانتے ہو یہ کس

Marfat.com

وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان وسیع میں جمع کرے گا، پھر یہ حدیث طویل شفاعت ارشاد ہوئی۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور کے لیے ثرید گوشت حاضر آیا۔ حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (میں قیامت کے دن سردار جہانیاں ہوں)۔ جب حضور نے دیکھا کہ مکرر فرمانے پر بھی صحابہ کو وجہ نہیں پوچھتے، فرمایا اَلَا تَقُوْلُوْنَ کَیْفَہٗ، پوچھتے نہیں نہیں کہ یہ کیونکر ہے"

فائدہ اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی۔ مع ہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے چون وچرا کی کیا مجال، لہٰذا وجہ نہ پوچھی مگر نہ جانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہو تاکہ ارفع فی النفس ہو آخر جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے حضور نے خود متنبہ فرما کر سوال لیا اور جواب ارشاد کیا۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صحابہ نے عرض کی۔ کیف ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللہِ (ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے) فرمایا یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے) پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

۲۔ مسلم ابوداؤد انہیں سے راوی ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ	میں قیامت کے روز تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے

Marfat.com

وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۔ | اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو)

۳ - احمد ترمذی ابن ماجہ، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ لَا فَخْرَ بِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ لَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ الحدیث

(میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میری زیر لوا ہوں گے)

۴ - دارمی، بیہقی، ابونعیم، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَا فَخْرَ ۔

میں قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ فخر بھی نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخر بھی نہیں ۔

Marfat.com

کُشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے - ۴

۴. شرح

محشر کی گرمی کے ماروں کو وہ جانِ مسیح یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج کے دن بھری آہوں سے زندہ فرماتے جائیں گے. یعنی سب کو شاد کام بنائیں گے۔

دامن کی ٹھنڈی ہوا کا منظر

۱. حاکم و بیہقی کتاب الرویۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں.

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ	مَیں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار
الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ مَا	ہوں اور کچھ افتخار نہیں. ہر شخص
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَھُوَ	قیامت میں میرے ہی نشان (جھنڈے)
تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ	کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا
یَنْتَظِرُ الْفَرَجَ وَاِنَّ	اور میرے ہی ساتھ لواء الحمد ہوگا۔
مَعِیَ لِوَاءَ الْحَمْدِ اَنَا	مَیں جاؤں گا اور لوگ میرے
اَمْشِیْ وَیَمْشِی النَّاسُ	ساتھ چلیں گے. یہاں تک کہ
مَعِیْ حَتّٰی اٰتِیَ بَابَ	درِ جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں
الْجَنَّۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیُقَالُ	گا۔ پوچھا جائے گا کون ہے میں
مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ	کہوں گا محمد۔ کہا جائے گا مرحبا

Marfat.com

فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ خَرَرْتُ لَہٗ سَاجِدًا اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔

محمد کو صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ابونعیم، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُرْسِلْتُ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاِلٰی کُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ دُوْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ کُلُّھَا طَھُوْرًا وَمَسْجِدًا وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ اَمَامِیْ شَھْرًا اَذْ اُعْطِیْتُ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَکَانَتْ مِنْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ وَخُصِصْتُ بِھَا دُوْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَاُعْطِیْتُ الْمَثَانِیَ مَکَانَ التَّوْرَاۃِ وَالْمِئِیْنَ مَکَانَ الْاِنْجِیْلِ وَالْحَوَامِیْمَ مَکَانَ الزَّبُوْرِ

میں جن و انس اور ہر سرخ و سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لیے تمام غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے "سورۂ بقرہ" کی پچھلی آیتیں کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں۔ یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا اور مجھے "تورایت" کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو

Marfat.com

وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ
وَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ
آدَمَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ
مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنِّىْ
وَ عَنْ اُمَّتِىْ وَ لَا فَخْرَ
وَ بِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ جَمِيْعُ
الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَهٗ وَ لَا
فَخْرَ وَ اِلَىَّ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا فَخْرَ
وَ بِىْ تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ
وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا سَابِقُ
الْخَلْقِ اِلَى الْجَنَّةِ
وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا سَابِقُ
الْخَلْقِ اِلَى الْجَنَّةِ وَ لَا
فَخْرَ وَ اَنَا اَمَامُهُمْ
وَ اُمَّتِىْ بِالْاَثَرِ۔

سے کم آیتیں ہیں اور "انجیل"
کی جگہ سو سو آیت والیاں
اور " زبور" کے عوض حم کی
سورتیں اور مجھے مفصل سے
تفصیل دی گئی کہ "سورہ حجرات"
سے آخر قرآن تک ہے اور
میں دنیا و آخرت میں تمام
بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ
فخر نہیں اور سب سے پہلے
میں اور میری امت قبور سے
نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور
قیامت کے دن میرے ہی
ہاتھ میں " لواء الحمد" ہوگا اور
تمام انبیاء اس کے نیچے اور
کچھ فخر نہیں اور مجھ سے شفاعت
کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں۔
میں ان سب کے آگے ہوں
گا اور میری امت میرے پیچھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنْهُمْ وَ فِيْهِمْ وَ مَعَهُمْ بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ (اٰمِيْن) فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث کو حفظ کر لے تاکہ اپنے آقا کے فضائل و خصائص پر مطلع رہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

۴۔ گُل کھِلے گا آج یہ ان کی نسیمِ فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

حل لغات

گل کھِلنا۔ کلی پھولنا کسی انوکھی بات کا ظاہر ہونا بھید کھلنا شور مچنا دھوم پڑنا۔ آفت آنا۔ بہتان لگنا۔ حشر برپا ہونا طوفان اٹھنا۔ نسیم۔ نرم اور بھینی بھینی ہوا۔ مسکرانا۔ ہونٹوں پہ ہنسنا۔

۴۔ شرح

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسیم فیض سے آج بھید کھلے گا کہ خود تو خوب گریہ فرماتے آئیں گے لیکن ہم خوشیوں سے لبریز ہوں گے کہ ہمارے لیے راحت و آرام کے اسباب بن جائیں گے۔

احادیث مبارکہ

احمد، بزار، ابویعلےٰ اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاً الاولین والاخرین سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی ہیں لوگ آدم و نوح و خلیل و کلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہوں گے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرمائیں گے۔

لَیْسَ ذَاکُمْ عِنْدِیْ — تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا۔
وَلٰکِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ — مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ۔

Marfat.com

وُلدِ آدمَ۔ (جو تمام بنی آدم کا سردار ہے)

لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے حضور والا جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذان لینے بھیجیں گے۔ رب تبارک وتعالیٰ اذن دے گا۔ حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے۔ رب عز مجدہٗ فرمائے گا۔ سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی حضور اقدس سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے۔ فوراً پھر سجدے میں گریں گے۔ ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے رب جل جلالہ پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا۔ حضور سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے۔ جبریل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے۔ اس وقت حضور اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کریں گے۔

اَیْ رَبِّ جَعَلْتَنِیْ سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ (اے رب میرے تُو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں)

(الی اخر الحدیث)

۲۔ حاکم وبیہقی رصححہ الحاکم قالہ ابن حجر المکی فی افضل القری واقرہ علیہ وفی الحدیث قِصَّۃٌ" قُلْتُ وَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا اَوْرَدْتُہٗ فی المُتَابعات۔

فضائل صحابہ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَنَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ (میں تمام عالم کا سردار ہوں)

میں اللہ کا حبیب ہوں

۳۔ دارمی، ترمذی، ابونعیم بہ سند حسن (تحسینہ ھو الذی

Marfat.com

حَقَقَہُ السِّرَاجُ الْبُلْقِيْنِیْ فِیْ فَتَاوٰہُ کَمَا اَشَرَ عَنْہُ فِیْ اَفْضَلِ الْقُرٰی وَ اِنْ خَالَفَ فِیْہِ اَبُوْ عِیْسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں۔ دراقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے۔ انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت موسیٰ سے بلا واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے۔ حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَ لَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ	سن لو اور میں اللہ کا پیارا حبیب ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت "لواء الحمد" اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعت ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے

Marfat.com

يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَ مَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا فَخْرَ۔

میں دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ نازکی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلوں پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

۵۔ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

حل لغات

حسرت۔ افسوس۔ آرزو۔ ارمان۔ شوق۔

۵۔ شرح

ہاں اے شوق والو چلو محشر میدان میں اس لیے کہ آج وہ دن آگیا جس کے متعلق سنتے تھے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ دکھائیں گے۔

روز محشر ہے ان کی زیارت کا دن
ایسے یوم سعادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حدیث شریف

(۱) دارمی اور ترمذی
(ھو عند الترمذی مُختصرا)

بافادۂ تحسین اور ابویعلی وابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ	میں سب سے پہلے باہر
خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا	تشریف لاؤں گا۔ جب لوگ
وَ اَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا	قبروں سے اٹھیں گے اور
وَفَدُوْا وَ اَنَا	میں سب کا پیشوا ہوں گا.
خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا	جب اللہ کے حضور چلیں گے
وَ اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ	اور میں ان کا خطیب ہوں گا.
اِذَا حُبِسُوْا وَ اَنَا	جب وہ دم بخود رہ جائیں گے
مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا	اور میں ان کا شفیع ہوں گا.
اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ	جب عرصہ محشر میں روکے جائیں
يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ	گے اور میں انہیں بشارت
الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ	دوں گا جب وہ ناامید ہو
بِيَدِيْ اَنَا اَكْرَمُ	جائیں گے۔ عزت اور خزائن
وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ	رحمت کی کنجیاں اس دن میرے
يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ	ہاتھ ہوں گی اور لواء الحمد اس
خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ	دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں
مَكْنُوْنٌ وَلُؤْلُؤٌ	تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے
مَنْثُوْرٌ۔	رب کے نزدیک اعزاز رکھتا

Marfat.com

ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

فائدہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور کے گرد و پیش عرصات محشر میں ہوں گے اور وہاں دوسرے کے لیے خدام ہونا معلوم نہیں۔

۶۔
آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

حل لغات عید۔ مسلمانوں کے جشن کا روز۔ خوشی کا تہوار۔ نہایت خوشی۔ پیوستہ ملا ہوا۔ یک جان۔

۶۔ شرح یوم محشر عاشقوں کی عید کا دن ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا آج حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ابرو پیوستہ کی طرح ہمارے ساتھ مل کر میدان طے کریں گے اور ہم زیارت سے سرشار ہوں گے اس سے ہمیں میدان کی تمام دقتیں و مشقتیں بھول جائیں گی۔ زیارت کی وجہ سے تازہ بہار ہوں گے۔

احادیث مبارکہ (۱) حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ

روزِ قیامت میں سب انبیاؑ سے کثرتِ اُمّت میں زائد ہوں گا، اور سب سے پہلے مَیں ہی جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم کی دوسری حدیث یوں ہے۔

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ یَشْفَعُ فِی الْجَنَّۃِ وَ اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا۔

مَیں جنّت میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں۔

ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدُقُّ بَابَ الْجَنَّۃِ فَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ اَحْسَنَ مِنْ طِنِّیْنِ الْحَلَقِ عَلٰی تِلْكَ الْمَصَارِیْعِ

مَیں سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کوٹوں گا۔ زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہیں سُنی ہوگی۔

۲۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْبَرًا مِّنْ نُّوْرٍ وَّ اِنِّیْ لَعَلٰی اَطْوَلِھَا وَ اَنْوَرِھَا، فَیَجِیْئُ

قیامت میں ہر نبی کے لیے ایک منبر نور کا ہوگا اور مَیں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا۔ منادی

Marfat.com

مُنَادٍ يُّنَادِيْ اَيْنَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ قَالَ فَيَقُوْلُ الْاَنْبِيَاءُ كُلُّنَا نَبِيٌّ قَالَ اَيُّنَا اُرْسِلَ فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُ اَيْنَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ قَالَ فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صلی اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَاْتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَقْرَعُهٗ (وساق الحدیث الی ان قال) فَيُفْتَحُ لَهٗ فَيَدْخُلُ فَيَتَجَلّٰى لَهُمُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا يَتَجَلّٰى بِشَيْءٍ قَبْلَهٗ فَيَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا الحدیث (صحیح ابن حبان)

آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں، کسے یاد فرمایا ہے؟ منادی واپس جائے گا دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا، کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اُتر کر جنت میں تشریف لے جائیں گے۔ دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے۔ رب عزجلالہ ان کے لیے تجلی فرمائے گا۔ اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ

جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے ہیں سب رسولوں

Marfat.com

اَوَّلُ مَنْ یَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِہٖ ۔ | سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

۴۔ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

یَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تَزْلِفَ لَھُمُ الْجَنَّۃَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اِسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَ ھَلْ اُخْرِجُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃَ اَبِیْکُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ اِذْھَبُوْا اِلٰی نَبِیِّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللہِ قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِّنْ وَّرَاءِ وَرَاءِ اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسَی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللہُ تَکْلِیْمًا قَالَ

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہو چکے گا، جنّت ان سے نزدیک کی جائے گی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا، آپ حق سبحانہٗ سے عرض کر کے ہمارے لیے جنّت کا دروازہ کھلوا دیجئے، آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام عذر کریں گے۔ اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، تم نوح کے پاس جاؤ، وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، مگر تم عیسٰی روح اللہ و

Marfat.com

فَيَاْتُوْنَ مُوسٰی فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ الحديث

هذا حديث مسلم وَعِنْدَ الْيَاقِيْنَ اِذَا جَمَعَ اللهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَقَضٰى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُوْنَ لَقَدْ قَضٰى بَيْنَنَا رَبُّنَا وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ فَمَنْ يَّشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَقُوْلُوْنَ اٰدَمَ خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهٖ وَكَلَّمَهٗ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ قَضٰى رَبُّنَا وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ ثُمَّ اَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا نُوْحًا (وساق الحديث

کلمۃ اللہ کے پاس جاؤ. وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، مگر میں تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے. اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا. میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہو گی. یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک نور کر دے گا۔

Marfat.com

الی ان قال) فَیَاتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اَدُلُّکُمْ عَلَی الْعَرَبِیِّ الْاُمِّیِّ فَیَاتُوْنِیْ فَیَاذَنُ اللّٰہُ لِیْ اَنْ اَقُوْمَ اِلَیْہِ فَیَثُوْرُ مِنَ الْطِیْبِ رِیْحٌ مَا شَمَّہَا اَحَدٌ قَطُّ حَتّٰی اٰتِیْ رَبِّیْ فَیَشْفَعُنِیْ وَ یَجْعَلُ لِیْ نُوْرًا مِّنْ شَعْرِ رَاسِیْ اِلٰی ظُفْرِ قَدَمِیْ۔

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دارقطنی وابن النجار، امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلْجَنَّۃُ حُرِّمَتْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی اَدْخُلَہَا وَحُرِّمَتْ عَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتِیْ۔	جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں نہ داخل ہوں اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ "مصنّف" میں امام مکحول تابعی سے راوی ہیں، امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے فرمایا قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا۔ امیرالمومنین نے اسے طمانچہ مارا۔ یہودی بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امیرالمومنین کو تو حکم دیا تم نے اسے تھپڑ مارا ہے، راضی کرلو اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔

بَلْ یَا یَہُوْدِیُّ آدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ وَاِبْرَاہِیْمُ	بلکہ اے یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ

Marfat.com

خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰی	اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور
نَجِيُّ اللّٰهِ وَعِيْسٰی	میں حبیب اللہ ہوں بلکہ او یہودی
رُوْحُ اللّٰهِ وَاَنَا	اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں
حَبِيْبُ اللّٰهِ بَلْ يَا	پر میری امت کے نام رکھے۔
يَهُوْدِيُّ تَسَمّٰى اللّٰهُ	اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری
بِاِسْمَيْنِ سُمِّيَ بِهِمَا	امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او
اُمَّتِيْ هُوَ السَّلَامُ وَسَمّٰى	یہودی بہشت سب نبیوں پر
بِهَا اُمَّتِيَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ	حرام ہے یہاں تک کہ میں اس
الْمُؤْمِنُ وَسَمّٰى بِهَا اُمَّتِيْ	میں تشریف لے جاؤں اور سب
الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ يَا يَهُوْدِيَّ	امتوں پر حرام ہے۔ یہاں تک کہ
اِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ	میری امت داخل ہو۔
حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ	
عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ۔	

> کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
>
> نعمتِ خلد اپنی صدقے میں لٹاتے جائیں گے

شرح: اے فقیرو مفلسو کچھ تمہیں معلوم ہوا یا نہ آج وہ دن ہے جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جنّت کی نعمتیں تقسیم فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ قاسم رزق اور مالک
ملک اللہ باذنِ اللہ ہیں اس کے لیے دلائل دینے کی ضرورت نہیں۔
اس لیے اسی شرح حدائق شریف میں فقیر متعدد مقامات پہ آپ کے
اختیار کلی کے دلائل قائم کئے ہیں۔

اس شعر میں گویا احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ میدان حشر کھڑے
ہیں اور اپنے دوستوں کو یاد دلا رہے ہیں کہ اے فقیرو۔ مفلسو آج وہی دن
(حشر) تو ہے کہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں
غریبوں مسکینوں پر لٹائیں گے۔ ذرہ جھولیاں کھولو اور اپنی خالی جھولیاں
خوب بھر لو کہ بحر کرم جوش پر ہے۔

احادیث مبارکہ

ا۔ امام احمد و ابن ماجہ (ھو عند ابن ماجہ مختصرا)
ابوداؤد طیالسی و ابویعلی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهٗ دَعْوَةٌ قَدْ تُخَيِّرُهَا فِي الدُّنْيَا وَإِنِّيْ قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ وَاَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا

ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دعا روزِ قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے۔ میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولادِ

Marfat.com

فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ
تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ
وَلَا فَخْرَ وَ بِيَدِیْ
لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ
آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ
لِوَائِیْ وَلَا فَخْرَ (ثُمَّ سَاقَ
حديث الشفاعه الی ان
قال) فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ
اَنْ يَّصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهٖ
نَادٰی مُنَادٍ اَيْنَ اَحْمَدَ
وَ اُمَّتُهٗ فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ
وَ اَوَّلُ مَنْ يُّحَاسِبُ
فَتَفْرُجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ
طَرِيْقِنَا فَنَمْضِیْ غُرًّا
مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ
الطُّهُوْرِ فَيَقُوْلُ الْاُمَمُ
كَادَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ
تَكُوْنَ اَنْبِيَاءَ كُلُّهَا الحديث۔

آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود
نہیں اور اوّل میں مرقد اطہر سے
اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں
اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد
ہوگا اور کچھ افتخار نہیں۔ آدم
اور ان کے بعد جتنے ہیں سب
میرے زیر نشان ہوں گے اور
کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ
خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک
منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد
اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں
اور ہمیں اوّل ہیں۔ ہم سب امتوں
سے زمانے میں پیچھے اور حساب
میں پہلے تمام امتیں ہمارے لیے
راستہ دیں گی۔ ہم چلیں گے اثر
وضو سے رخشندہ رخ و تابندہ
اعضا۔ سب امتیں کہیں گی قریب
تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری
انبیاء ہو جائے ۔

جمال "ہمنشیں" در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

Marfat.com

اس کے پر تو جمال نے مجھ پر اثر کیا ہے۔ ورنہ میں تو خاک ہوں جو سب کو معلوم ہے۔

۲۔ مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ	میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ
یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی	میرے قدموں پر اٹھائے
قَدَمِیْ	جائیں گے۔

یعنی روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور کے پیچھے۔

۸۔ خاک اُفتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدے میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

حل لغات خاک افتادہ۔ عاجز اور ذلیل وخوار۔

۸۔ شرح اے عاجز دکیوں پریشان ہو۔ ذرا صبر کرو بس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف لانے کی دیر ہے۔ پھر دیکھنا کہ تمہارے غم ٹل جائیں گے اس لیے کہ آپ تشریف لاتے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ ریز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اذن اجازت

Marfat.com

بخشے گا تو ہم سب عاجزوں کو اسی قیامت کی ذلت و خواری سے بچا کر جنت میں لے جائیں گے۔

اسی مشہور طویل حدیث شفاعت کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت میں شفاعت کے لیے) انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے۔ اور وہ متکلم۔ سب سر بگریبان، وہ ساجد و قائم۔ سب محل خوف میں، وہ امن و نائم۔ سب اپنی فکر میں، انہیں فکر عوالم۔ سب زیر حکومت، وہ مالک و حاکم بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ان کا رب انہیں فرمائے گا۔

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔	اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

اس وقت اولین و آخرین میں حضور کی حمد و ثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا۔ اور دوست دشمن، موافق مخالف ہر شخص حضور کی افضیلت کبریٰ و سیادت عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔ (وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

مقام تو محمود و نامت محمد
بدیں ساں و نامی کہ دارد؟

آپ کا مقام محمود اور آپ کا اسم گرامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا بلند مقام اور ایسا میٹھا نام سوائے آپ کے اور کس کا ہے۔

Marfat.com

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو ۹ جُرم کُھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

حل لغات وسعتیں وسعت کی جمع چوڑائی گنجائش

۹. شرح خدا تعالے نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن مبارک کو خوب وسعتیں بخشی ہیں کہ اگر ہماری جرم کھلیں بھی تو آپ اپنے دامن مبارک میں چھپالیں گے۔

میدان حشر کا جس طرح منظر احادیث مبارکہ میں ہے۔ فقیر نے بھی اسی شرح حدائق میں مفصّل بیان کیا ہے اور اپنی تصنیف منظر شفاعت تو مفصل سے مفصل تر عرض کیا ہے۔ ایسے حال میں اس کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حال ہوگا کہ امت کو گرم ہوا تک لگنے نہ دیں گے بلکہ اپنے قریب تر مقام محمود کے سامنے اونچے ٹیلوں پر جگہ دلوائیں گے یہ دامن محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وسعت نہیں تو اور کیا ہے۔

احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ صحیح بخاری شریف و صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (بخاری)

امام مسلم کی روایت اس سے یوں زائد ہے کہ

وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔

Marfat.com

ہم (زمانے میں) پچھلے اور قیامت کے دن (ہر فضل میں) اگلے ہ
اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔

۲۔ اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُقْضٰى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ	وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لیے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

۳۔ دارمی عمرو بن قیس، ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حض
سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَدْرَكَ بِىَ الْاَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَاخْتَصَرَ لِىْ اِخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّىْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا	جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لیے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی اور میں اللہ کا حبیب اور میرے ساتھ روز قیامت

Marfat.com

حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَعِیَ لِوَاءُ لواء الحمد ہو گا۔
الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الحدیث۔

فائدہ اس کی شرح میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختصرلی اختصارا علماً فرماتے ہیں یعنی مجھے اختصار کلام بخشا کہ لفظ ہوں اور معنی کثیر یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

فائدہ میرے لیے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں۔ گناہ کم ہوں نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔ یا یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے۔ اتنی مختصر کر دے گا بچشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوند گئی۔ کما فی الصحیحین من ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن عدی والبغوی والبیھقی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزارہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرما دیئے یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔ یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے محدود ورقوں میں تمام اشیائے گزشتہ و آئندہ کا روشن مفصل بیان، جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس سے

Marfat.com

زیادہ اور کیا اختصار متصور ہوگا یا یہ کہ شرق و غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّىْ هٰذِهٖ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی وغیرہ یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قَالَ ذٰالِكَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھا اٹھائے پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب ثواب میں پوری پچاس۔

۱۰۔ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

حل لغات لو (اردو) اس کے کئی معانی ہے خطاب لو ادھر دیکھو یہاں یہی مراد ہے۔ تعجب لو کیا سے کیا ہو گیا۔ استفسار، لو سچ کہو کر تونے اسے کیا کہا۔ تنبیہہ لو اس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ تزئین کلام لو آؤ خدا کو مانو۔ خرمن کھلیان اناج کا ڈھیر۔

۱۰۔ شرح اے مجرمو لو وہ دیکھو ہمارے غمگسار نبی تشریف لائے ہیں اب ہم اگرچہ کتنے ہی جرائم کے قیدی ہیں لیکن ہمارے ہاں مسکراتے تشریف لا رہے ہیں اور تشریف لاتے ہی

Marfat.com

ہمارے گناہوں کی کھلیان پر بجلی گراکر انہیں نیست ونابود فرما دیں گے۔

فائدہ اس میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت کبریٰ کے بعد کا ذکر فرمایا ہے جو خالص اہل ایمان کے لیے ہوگی۔ دوسرے مصرعہ میں خرمن عصیاں پر بجلی گرانے سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

احادیث صحیحہ میں طالبین شفاعت کے لیے صریح لفظ مومنون ہے جیساکہ حدیث شریف میں یُجْمَعُ الْمُؤمِنُونَ الخ بخاری شریف ص ۱۱۰۸ ج ۲ میں ہے یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ

سوال:۔ اسی بخاری شریف میں طالبین شفاعت میں لفظ الناس عام کا مخصص ہے۔ جیساکہ علم اصول میں ہے۔

جواب:۔ فتح الباری شرح بخاری ص ۱۹۶ پ ۲۷ میں قاعدہ لکھا ہے کہ تفصیل وتصریح اور اجمال ابہام کا بیان ہوئی ہے چنانچہ ان کی عبارت ملاحظہ ہو۔

بِاَنَّ هٰذَا الَّذِیْ وَصَفَ مِنْ كَلَامِ اَهْلِ الْمَوْقِفِ كُلِّهٖ يَقَعُ عِنْدَ نَصْبِ الصِّرَاطِ بَعْدَ تَسَاقُطِ الْكُفَّارِ فِى النَّارِ	اہل موقف کی یہ گفتگو کفار کے جہنم میں گر چکنے کے بعد صراط کے نصب کے وقت واقع ہوگی۔

لطیفہ شفاعت کی طلب کفار کو سرے سے ہوگی ہی نہیں اور یہ طلب بھی اہل ایمان کو نصیب ہے۔

یاد رہے کہ آج دنیا میں جسے شفاعت کا انکار ہے وہ بھی کفار کے زمرہ میں شامل ہوکر جہنم رسید ہوں گے حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ کَذَّبَ بِالشَّفَاعَۃِ فَلَا نَصِیْبَ لَہٗ

جو شفاعت کو جھٹلاتا ہے شفاعت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

(فتح الباری ص۱۹۰ ج ۲۷ قال اخرج سعید بن منصو دلبسند صحیح)

وہابی دیوبندی جواب دیں

تقویۃ الایمان مصنفہ شاہ اسماعیل دہلوی میں متعدد مقامات پہ شفاعت کا صاف انکار مذکور ہے۔ مثلاً حضور علیہ السلام کے لیے لکھتا ہے۔

میں آپ ہی ڈرتا ہوں دوسروں کو کیا بچا سکوں گا (تقویۃ الایمان ص۲۳)
اللہ تعالیٰ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔

اسی طرح کی متعدد عبارات تقویۃ الایمان میں موجود ہیں۔ ہمارا سوال ہے کہ تقویۃ الایمان کی عبارات مذکورہ تمہارے نزدیک حق اور مبنی برصواب ہیں تو تم بھی منکرین شفاعت کے زمرے میں ہو۔ اگر یہ عبارات مبنی برخطاء ہیں تو صاف اقرار کرو۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

Marfat.com

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
۱۱۔
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے،

حل لغات آنکھ کھولنا۔ جاگنا۔ ہوشیار ہونا۔ ہوش سنبھالنا گریاں روتا ہوا لوح۔ لکھنے کی تختی۔ پتھر کی چوڑی سل۔ نقش۔ چھاپ۔ مہر۔

۱۱۔ شرح اے مجرمو! ہوش میں آؤ وہ دیکھو تمہارا آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گریہ فرماتے ہوئے تشریف لائے ہیں۔ اب تمہارے دلوں پر گناہ کی چھاپ مٹا کر رکھ دیں گے۔

اہلِ سنّت کو مبارک یہ مژدہ شفاعت بھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان خوش قسمت لوگوں کے لیے سنائیں گے جو دنیا میں آپ کی شفاعت اور وسیلہ کے قائل ہوں گے منکرین شفاعت اور منکرین وسیلۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محرومی ہی ہو گی (انشاءاللہ) شفاعت کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے شارح بخاری امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری صفحہ ۱۹۹ پ ۲۷ میں لکھتے ہیں کہ

وَ فِیْہِ اَنَّ النَّاسَ	اس حدیث سے ثابت ہوا کہ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَسْتَصْحِبُوْنَ	قیامت میں لوگ اس حال میں
حَالَھُمْ فِی الدُّنْیَا مِنَ	ہوں گے کہ جو دنیا میں تھا کہ اپنی
التَّوَسُّلِ اِلَی اللّٰہِ رَفْ	حاجات میں انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

فی حوائجہم بانبیائہم
والباعث علی ذلک الالہام

سے توسل کرتے تھے اور طلب
شفاعت کا باعث الہام ہوگا۔

فائدہ فیصلہ ہی ہوگیا کہ الحمد للہ اہلسنت ہی آج اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے قائل ہیں اور اپنی حوائج میں آپ ہی کو یاد کرتے ہیں اور منکرین خود ہی شفاعت سے بے نصیب ہوگئے کہ وہ وسیلہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ نجدی وہابی اور ہندی وہابی برملا وسیلہ کو شرک کہتے ہیں البتہ دیوبندی وہابی شرماتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ بھی ان کے ساتھی ہیں۔

غم زدوں کو مژدہ یہ جملہ اعلیحضرت قدس سرہٗ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد گرامی کی ترجمانی میں فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنِّیْ لَقَائِمٌ اَنْتَظِرُ اُمَّتِیْ تَعْبُرُ الصِّرَاطَ اِذْ جَاءَ عِیْسٰی فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ الْاَنْبِیَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ یَسْئَلُوْنَکَ دَعُوا اللّٰهَ اَنْ یُفَرِّقَ جَمِیْعَ الْاُمَمِ اِلٰی حَیْثُ شَاءَ لِغَمِّ مَا هُمْ فِیْهِ

(فتح الباری ص۱۹۰۶ پ۲۷)

میں منتظر کھڑا ہوں گا کہ میری امت پل صراط پر گزرے اس وقت عیسیٰ علیہ السلام حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی امت میں حاضر ہوئے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ تمام امتوں کو جہاں چاہے متفرق کردے تاکہ جس غم میں ہیں اس سے نجات ملے۔

Marfat.com

سوختہ جانوں پہ وہ پُر جوش رحمت آئے ہیں
۱۲۔ آبِ کوثر سے لگی دل کی بُجھاتے جائیں گے

حل لغات سوختہ جلا ہوا۔ جھلسا ہوا۔ اندوہگین۔ یعنی دل سوختہ دل جلا عاشق۔ بجھانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ دھیما کرنا۔

۱۲۔ شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب ایسی پرجوش رحمت سے تشریف لائے ہیں کہ آبِ کوثر سے دل جلوں کے جو دل جل گئے تھے اب ان کی ساری آگ کو بجھا دیں گے۔

۱۔ الکوثر جنت کی وہ نہر ہے جس کی تعریف وتوصیف خود محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی زبانِ اقدس سے فرمائی۔ اسکے کنارے موتیوں سے بنے ہوئے ہیں اس کی تہ خالص کستوری سے ہے۔ پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس پر ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی مانند ہیں۔ جو ان پرندوں کا گوشت کھالے گا اور اس نہر کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی بھوک اور پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ اس کے بعد اس کا پینا محض تلذذ کے طور پر ہوگا نہ کہ بھوک اور پیاس دور کرنے کے لیے۔

دنیا کی نہر اور جنت کی دوسری تمام نہروں کو لفظِ نہر سے ہی تعبیر کیا گیا ہے تو اس قاعدہ اور اطلاق واستعمال کی رُو سے اسے بھی لفظِ نہر سے ہی تعبیر کیا جانا چاہیئے تھا لیکن اسے کوثر کہہ کر واضح فرمادیا کہ دنیا و آخرت کی کسی نہر کو اس نہر سے نسبت نہیں ہے جو میں نے اپنے محبوب کو عطا کی ہے۔ اس نہر

Marfat.com

کا پانی سب سے زیادہ، اس میں منافع اور فوائد سب سے زیادہ، اس سے سیراب ہونے والے سب سے زیادہ بلکہ جنت کی تمام انہار کا منبع اور سرچشمہ بھی یہی ہے۔ وہ سب نہر کہلاتے ہیں، جاری رہتے ہیں، پیاسوں کو سیراب کرنے میں اس کی طرف محتاج ہیں۔ تمام انبیاء کرام اور امم سابقہ جن نہروں سے اپنی پیاس اور تشنگی دور کریں گے وہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اس نہر سے جاری ہوں گی لہذا یہ نہر نہر نہیں بلکہ کوثر ہے۔ اس لیے فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ اسی کوثر سے ایک حوض نکالا جائے گا۔ یہ وہ حوض ہے جو میدانِ محشر میں ہوگا اور گرمی محشر سے گھبرائے ہوئے امتیوں کو حساب و میزان کی ہولناکیوں سے پریشان غلاموں کو اس حوض پر ساقیٔ مئے وحدت کے دست اقدس سے ایک جام ملے گا تو ساری تلخی اور گھبراہٹ کافور ہو جائے گی، دل کو آرام و سکون نصیب ہوگا اور پھر کبھی پیاس نہ ستائے گی نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضَ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا۔ میری اور تمہاری ملاقات کا مقام موعود حوضِ کوثر ہے اور میں اب اپنے اس مقام پر کھڑا ہونے کے باوجود اس حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ وَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ نُجُوْمِ السَّمَآءِ " اس حوض پر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں، وَزَوَایَاهُ سَوَاءٌ اس کے کنارے برابر اور مربع شکل کے ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ و شیریں ہے۔

Marfat.com

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ

۱۳۔

صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

حل لغات

آفتاب سورج۔ چراغ دیا۔ گیس۔ لالٹین۔ صرصر آندھی۔ تیز ہوا۔ جھلملانا چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا۔

۱۳۔ شرح

قیامت کے میدان میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سورج ہی چمک رہا ہوگا۔ جب کہ دوسروں کے چراغ جوشِ بلا کی آندھی سے ٹمٹماتے جائیں گے۔

جیسا کہ حدیث شفاعت میں تفصیل گذری ہے کہ خلق خدا میدان حشر میں جب تمام انبیاء علیہم السلام سے مایوس ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوکھٹ پہ جبہ فرسائی کرے گا اور تکمیلِ مدعا و مراد کے لیے عرض پرداز ہوگا لیکن کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے اعزاز اور مقام امتیازہ کا مالک مجسمۂ عجز نظر آئے گا۔ اور بے بسی کا پیکر بن کر کسی اور کریم کی بارگاہِ بے کس پناہ پر حاضری کا مشورہ دیں گے اور فرمائیں گے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، وہاں جا کر اپنے دامنِ امید کو پھیلاؤ، صرف وہی ذات اقدس ہیں جنہیں مغفرت و بخشش کی بشارت دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ آج انہیں کی ذات کے لیے کوئی خوف و خطر نہیں اور نہ اپنے انجام کا کوئی ڈر ہے، اگر تمہارے لیے پناہ گاہ بن سکتی ہے تو اسی کریم کی بارگاہ اگر تمہارا ملجا و ماویٰ بن

Marfat.com

سکتا ہے تو وہی بیکس پناہ، اگر تمہارا دامنِ تمنا ثمرِ مقصود و مراد سے بہرہ ور ہوسکتا ہے تو صرف انہی کے دربارِ گوہر بار پر، آج بارگاہِ ربِ جبار و قہار میں صرف وہی زبانِ شفاعت کھول سکتے ہیں، بابِ شفاعت کی کلید صرف انہی کے دستِ کریم میں ہے اور بیقراروں کے لیے آرامِ جان صرف انہی کی کلام راحت نشان ہے۔

جب سب اہلِ محشر اس کریم کے درِ اقدس پر اپنی زبوں حالی اور کسمپرسی کی داستانِ غم اور حکایت رنج والم زبان بے زبانی سے عرض کریں گے تو محبوبِ خدا، محمودِ خدا، امام الانبیاء، فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے "اَنَا لَھَا" شفاعت کے لیے تو میں ہی تھا، یہ تو حصہ ہی میرا تھا، تم کہاں بھٹکتے رہے ہو؟ اور کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرے ہو، وہ مجرموں اور عاصیوں کا سہارا بن کر، ان کے لیے پیغامِ امن و راحت بن کر بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ ریز ہو کر حمد و ثنا کے پھول، تسبیح و تہلیل، تکبیر و تمجید کے جواہر بارگاہ کبریائی میں پیش کریں گے، عجز و نیاز کا پیکر بن کر اللہ تعالےٰ سے اہلِ محشر کے لیے شفاعت کے طلب گار ہوں گے۔

آفتاب مدینہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سیدنا محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ فتوحات مکیہ شریف میں لکھتے ہیں کہ مقام محمود قیامت میں مرکزی مقام ہے بلکہ تمام اسماء الٰہیہ کی نظارہ گاہ ہے اور وہ صرف اور صرف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خاص ہے اور بابِ شفاعت سے کھلے گا۔

اے ذاتِ تو در دو کون مقصود وجود
نام تو محمد و مقامت محمود،

Marfat.com

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دونوں جہانوں اور جملہ اکوان کے مقصود ہیں آپ کا نام مبارک محمد اور آپ کا مقام محمود ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مقام محمود مقامیست کہ ستودہ شود صاحب وبزبان ہمہ کس رشک برند بروئے ہمہ خلائق وآن مقام قرب و شفاعت است کہ تمام عالمیاں حیران وسرگرداں باشند وہیچکس از انبیاء ورسل از ہیبت ودہشت دم نتواں زد وسر بالا کرد پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در سراپردۂ عزت درآید وایں را بکشاید۔

"مقام محمود وہ مقام ہے کہ جس کا مالک ہر شخص کے نزدیک قابلِ ستائش ہوگا در تمام مخلوق انہیں نگاہِ رشک سے دیکھے گی اور مقامِ محمود مقامِ قرب وشفاعت ہے کہ جب تمام جہان والے حیران وسرگرداں ہوں گے اور انبیاء ورسل میں سے کوئی بھی ہیبت ودہشت کی وجہ سے دم نہ مار سکے گا اور اپنا سر بلند نہ کر سکے گا تو اسی مقام کے مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپردۂ عزت وجلال میں حاضر ہوکر دروازۂ شفاعت کھولیں گے"

ونیز آمدہ است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را برعرش بنشانند وخلعتِ خاص از حلہ خضراء بپوشانند واذن دہند کہ ہرچہ خواہد بگوید وہرچہ رضائے اوست بخواہد آں روز معلوم شود کہ مقامِ محمدی چیست وصدر وسلطان آں مجلس ومعرکہ کیست؟

Marfat.com

در مقامے کہ صدارت بہ بزرگان بخشند
چشم دارم کہ بجاہ از ہمہ افزوں باشی

اور روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرشِ عظیم پر بٹھایا جائے گا اور خلعتِ خاص حلۂ سبز زیبِ تن کرایا جائے گا اور اجازت دی جائے گی کہ جو چاہیں کہیں اور جو پسند کریں طلب کریں۔ اس دن معلوم ہوگا کہ مقامِ محمدی کیا ہے اور اس مجلس و معرکہ کا صدر و سلطان کون ہے؟

امروز جائے ہر کس پیدا شود ز خوباں
کاں ماہ مجلس آرا اندر صدارت آید

پائے کوہاں پُل سے گزریں گے تری آواز پر
۱۴۔ رَبِّ سَلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

حل لغات

کوہان ۔ اونٹ کی پیٹھ کی بلندی۔ بیل کا اونچا کندھا۔

۱۴۔ شرح

اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی آواز پر ہم تو انشاء اللہ تعالٰے پلِ صراط پر اونچی پرواز سے گزریں گے بلکہ آپ کی ربِّ سلّم کی پکار پر تو ہم وجد میں ہی آجائیں گے۔

Marfat.com

پُلصراط پر وجد

یہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے عشق نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت کا اظہار فرمایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پلصراط پر سب سے پہلے خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم رکھیں گے اور آپ کے پیچھے آپ کی امت ہو گی آپ گذرتے وقت "رَبِّ سَلِّم" کی پر درد دعا فرمائیں گے تو سننے والے وجد میں آجائیں گے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ جب محب محبوب کی آواز سُنتا ہے اسے دنیا ومافیہا کی خبر نہیں رہتی۔

یاد رہے کہ پُل صراط کے طول کی تین ہزار سال کی چڑھائی ہے اور ایک ہزار سال برابر پھر ایک ہزار سال نیچے اترنا ہوگا۔ اس کی صورت یوں ہے۔

پُل صراط

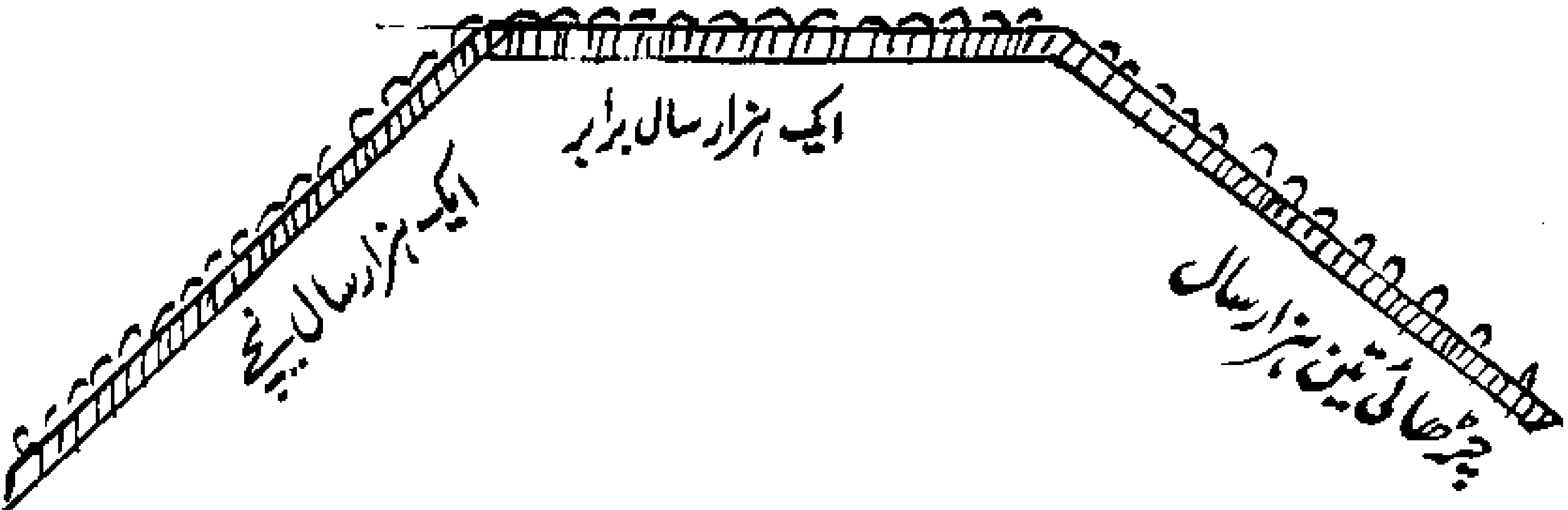

جب امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذر جائے گی اس کے بعد انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو لے کر چلیں گے۔ حضور علیہ کی امت کے گزر جانے کے بعد سب سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام اپنی امت کو لے کر چلیں گے اسی طرح ہر نبی علیہ السّلام باری باری اپنی امتوں کو لے کر گزریں گے پلصراط سے گزریں گے۔ سب سے آخر میں نوح علیہ السّلام اپنی امت کو لے گزریں گے۔ پل صراط کے سرے پر جبریل علیہ السلام اور درمیان میں میکائیل علیہ السلام کھڑے ہوں گے ہر ایک سے دو سوال کرتے رہیں گے کہ دنیا میں زندگی کیسے گزاری اور کیا کیا عمل کئے۔

Marfat.com

پُلصراط جہنم کی پشت پر بصورت مسطورہ بالا بچھی ہوئی ہے اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَدَّةُ مِنَ السَّيْفِ، بال سے باریک تر اور تلوار سے تیز تر۔ اس کے صرف دو راستے ہی ہوں گے دائیں بائیں۔ دائیں راستے پر مومن چلیں گے جس کا منتہیٰ جنت ہے اور بائیں راستہ پر کافر چلیں گے ان کا گرنا ہی جہنم ہوگا۔

عبور کرنے کا طریقہ پلصراط پر بعض کا عبور مختلف طریقوں سے ہوگا بعض تو برق رفتار ہوں گے بعض ہوا کی طرح گزریں گے بعض کی پرواز پرندوں جیسی ہوگی بعض کی رفتار آدمی کی طرح لیکن دھکے دُھکے سے بعض الٹے سر چلیں گے (معاذاللہ)

> سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
>
> ۱۵۔ نفس وشیطان سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

حل لغات سرور دین۔ دین کے سردار حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ناتوان۔ عاجز۔ سیّدا۔ اے سردار نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو التجاءً عرض کے طور خطاب۔ دبانا۔ نقصان دینا وغیرہ۔

۱۵۔ شرح اے حضور سرور دین عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے عاجز غلاموں کی خبر لیجئے۔ اے میرے سردار کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نفس وشیطان کب تک ہمارا نقصان کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

اس شعر میں نفس و شیطان کی شرارت کی شکایت بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کی ہے۔ کیونکہ آپ ہی جملہ عالمین کے مرشد کامل ہیں اور ان دو موذی دشمنوں سے نجات مشکل ہے۔ جب تک مرشد کامل کی نگاہ نہ ہو۔ حضرت مولانا محمد یار بہاولپوری نے (رحمۃ اللہ علیہ) سرائیکی زبان میں اس مضمون کو یوں ادا فرمایا ہے

پیر دے ہتھ وچ ہتھ کوں ڈیکر
نفس دی باہنہ مروڑ
تاں توں ہک تھیویں

یعنی مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر نفس کا بازو مروڑ (مٹا دے) تاکہ تجھے مقام فنا نصیب ہو۔

نفس و شیطان کی شرارت

ان کی شرارت نے بیشمار زاہدوں کو تباہ کیا۔ اسی لیے بار بار امام احمد رضا قدس سرہٗ ان کی شرارت کا ذکر فرماتے ہیں۔ منجملہ ان کے برصیصا کا قصّہ ملاحظہ ہو۔

برصیصا کا قصّہ

بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے بنی اسرائیل کا برصیصا مراد ہے اس کا واقعہ یوں ہے کہ دورِ فترت میں اس نے گرجا (عبادت خانہ) بنا رکھا تھا۔ اس میں ستر سال عبادتِ الٰہی میں مشغول رہا۔ شیطان اس کے گمراہ کرنے سے عاجز آ چکا کوئی چارہ نہ رہا۔ ایک دن گروہ شیاطین کو جمع کر کے کہا کوئی تم میں سے ایسا ہے جو اسے گمراہ کر لے۔ ایک نے دم مارا۔ یہ کہہ کر برصیصا کے گرجا میں راہبوں کی شکل بنا کر چلا گیا۔ اور کہا مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے میں بھی تنہا عبادت خداوندی میں مشغول ہونا چاہتا

Marfat.com

ہوں۔ برصیصا نے کہا تمہارے میرے ساتھ کیا سروکار تیرے ساتھ رہنے
میں میری عبادت میں خلل آئے گا کیونکہ وہ دس دن تک مسلسل نماز میں گزا
دیتا اور ساتھ روزہ بھی رکھتا دس دن افطار (روزہ نہ رکھتا) کرتا شیطان
نے گرجا کے باہر نماز شروع کر دی اور چالیس روز تک کھائے پئے بغیر
مسلسل نماز میں رہا۔ برصیصا کو اس کی یہ ادا پسند آگئی ایک سال یکجا گزا
کر شیطان نے کہا کہ میرا ایک اور ساتھی ہے میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں
کیونکہ میں نے سمجھا کہ آپ اس سے بڑھ کر ہوں گے لیکن معاملہ اس کے برعکس
ہے اسی لیے اب یہاں میرا رہنا میری عبادت کی مشغولی میں کمی کا خطرہ ہے
برصیصا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس سے جدا ہو لیکن شیطان بضد تھا۔ برصیصا کو
اس کی عبادت کا طریقہ کار پسند آیا بہت بڑی منت سماجت کی لیکن شیطان نہ مانا۔ کہا میں
نے لازماً جانا ہے البتہ تجھے ایک گر سکھا دوں جس سے اللہ تعالیٰ ہر بیماری
بالخصوص جنون۔ دیوانگی اور دیگر عسیر العلاج بیماریاں اس دعا کی برکت سے
شفا بخشے گا اور یہ کام تیری ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ بہتر انسان
وہ ہے جو دوسروں کو نفع دے۔ برصیصا نے کہا یہ کام میرے بس سے باہر
ہے لیکن شیطان نے خوب سبز باغ دکھا کر منوا لیا۔ اور وہ دعا سکھا کر الوداع کی۔
ابلیس کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں نے برصیصا کو ہلاک کر ڈالا (قابو میں لے لیا) اور
اپنی کارروائی سنائی۔ اس کے بعد ایک شخص سے وہی کیا۔ جو جنات کرتے ہیں۔
پھر خود طبیب بن کر اس کے گھر والوں کے پاس اس کے علاج کے لیے پہنچ گیا۔ معمول
دیکھ بھال کے بعد کہا اس کا علاج برصیصا کے پاس ہے اس کی دعا سے یہ
ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ اس پر دیو کا اثر ہے اور وہ میرے قابو میں نہیں آ سکتا
وہ لوگ اس جوان کو برصیصا کے پاس لے گئے۔ برصیصا نے دعا کی تو اُسے آرام

Marfat.com

ہوگیا۔ پھر اُس نے بنی اسرائیل کے بادشاہ کی لڑکی پر جنون و دیوانگی ڈال دی. وہ شہزادی حسن و جمال میں پری پیکر اور دنیا بھر میں اپنی مثال خود تھی۔ اس کے تین بھائی تھے۔ شیطان بصورت ڈاکٹر بادشاہ کے پاس حاضر ہوگیا اسے دیکھ کر کہا اس پر دیو کا اثر ہے اور ہے بھی سرکش۔ میرے قابو میں نہیں آسکے گا۔ البتہ میں تمہیں ایک شخص کا نام بتا دوں اگر وہ دعا کرے تو شہزادی تندرست ہوسکتی ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ شخص کون ہے کہا برصیصا. بادشاہ نے کہا کہ وہ تو مستغنی ہے کسی کے پاس آتا جاتا نہیں شیطان نے کہا اس کی آسان صورت یہ ہے کہ اس کی عبادت گاہ (گرجا) کے ساتھ شہزادی کا کمرہ تیار کریں اور برصیصا سے کہیں کہ یہ آپ کی امانت ہے اس پر نظر کرم فرمائیے. شفایاب ہو جائے گی تو آپ کو اَجرِ عظیم ملے گا۔ ایسے کیا گیا۔ شیطان نے برصیصا کے پاس پہنچ کر وسوسہ ڈالا کہ ایسی حسن و جمال کی پری پیکر پھر کہاں ۔اس سے جماع کرلے تو پھر توبہ کرلینا رحمت حق وسیع اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ برصیصا پر شہوت کا بھوت سوار ہوا شہزادی سے جماع کیا تو وہ حاملہ ہوگئی۔ برصیصا اس سے سخت پریشان ہوا۔ شیطان دوست کی صورت میں آیا اسے تمام ماجرا سنایا تو شیطان نے کہا یہ کام آسان ہے شہزادی کو قتل کرکے کمرہ کے باہر کہیں دفن کر دے اس کے ورثاء آئیں تو کہہ دینا کہ اسے دیو لے گیا۔ بدبخت برصیصا نے وہی کیا .چند دنوں کے بعد شہزادی کے بھائی آئے پوچھا تو وہی کہہ دیا۔ انہوں نے برصیصا کی بات کو مان لیا۔ گھر واپس گئے تو شیطان مسلسل تین بار خواب میں آیا اور برصیصا کی تمام کہانی بتا دی اور مدفونہ شہزادی کے دفن کی نشاندہی بھی کر دی. تینوں بھائی آئے اور شہزادی کو مدفن سے نکال کر برصیصا کو گرفتار کیا اس کے گرجا کو تباہ و برباد کرکے اسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ کو حال سنایا تو اس نے پھانسی

Marfat.com

پر لٹکانے کا حکم دیا۔ پھانسی پر لٹکانے سے پہلے برصیصا کے پاس آ کر کہا یہ تمام کارروائی میں نے کی ہے اگر اب میرا کہا مان لے تو تیری جان رہائی ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ تو مجھے سجدہ کر لے۔ برصیصا نے سجدہ کیا تو ایمان گیا پھانسی پر لٹکا تو جان گئی آخر میں شیطان نے کہا آخا بری ء (میں تیرے سے بیزار ہوں۔

(روح البیان سورۃ الحشر)

١٦۔
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

حل لغات مولیٰ مالک حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دھوم ڈالنا۔ غل مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ شہرت و افواہ۔

١٦۔ شرح تا قیامت ہم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے چرچے کریں گے۔ جیسے فارس کے قلعے ولادت کے وقت گر پڑے اب ہم نجد کے قلعے گرائیں گے یعنی ان کے انکار کے قلعوں کو ذکر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مٹا کر رکھ دیں گے۔

فراست رضوی اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنی فراست سے مستقبل کو تا قیامت واضح فرمایا کہ نجدی۔ وہابی۔ دیوبندی جتنا ہی زور لگائیں لگالیں لیکن ہم سنی (جماعت)

Marfat.com

تا قیامت میلاد مصطفیٰ ذکر حبیب اِلٰہ کے نہ صرف چرچے کرتے رہیں گے بلکہ ان کے مضبوط قلعے (جو انہوں نے میلاد شریف) اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مٹانے کے لیے کر رکھے ہوں گے) مٹاتے رہیں گے یہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی فراست نہیں تو اور کیا ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے. محافل میلاد و مجالس ذکر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نت نئی آن بان اور محبوبی شان کے ساتھ اجاگر ہوتی جا رہی ہیں۔ پہلے یہ محافل ومجالس محلوں تک محدود تھیں. اب ویران جنگلوں تک پھیل گئی ہیں. پہلے صرف غریبوں اور مسکینوں کے جھونپڑوں میں ان کا انعقاد ہوتا تھا اب امراء وزراء اور بڑی کوٹھی اور اونچے بنگلوں میں سجائی جا رہی ہیں.

روکنے والوں نے بھی حد کر دی کبھی اسے کنھیا کے جنم سے تشبیہ دی کبھی اس پر بدعت وکفر کے ڈونگر برسائے اور کبھی اس کی خوشی کو شیعہ کے ماتم سے ملایا کبھی اس کی بارھویں تاریخ سے اختلاف وغیرہ وغیرہ لیکن ہر دور میں ان کا زور ٹوٹتا رہے گا. خود مٹ جائیں گے لیکن ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر روز نئی آن اور بڑی شان سے ہوتا رہے گا۔

اسلاف صالحین رحمۃ اللہ علیہ اور میلاد شریف

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالےٰ نے ماضی میں ذکر میلاد پر لازوال (ماضی) ہمیشہ رہا لکھتے آئے چنانچہ نمونہ کے دو چار عبارات زینت قرطاس کرتا ہوں.

لَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ (سیرت حلبیہ ص۸۰)

ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے رہے ہیں.

Marfat.com

صاحب جواہر البحار علامہ امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
محافلِ میلاد کا منعقد کرنا جہاں تبلیغ دین اور شوکت اسلام کا اظہار ہے۔ وہا
پر منکرین میلاد کے لیے بھی بغض کا باعث ہے چنانچہ فرماتے ہیں

وَفِیْہِ اِغَاظَۃُ الْکَفَرَۃِ وَالْمُنَافِقِیْنَ

صرف منافقین اور کفار ہی محفل میلاد سے بغض رکھتے ہیں

حرم کعبہ مکہ مکرمہ میں ہمیشہ میلاد شریف ۱۲ ربیع الاول کو منایا جاتا رہا ہے ۱۹۲۴ء میں جب سے موجودہ نجدی سعودی قابض ہوئے ہیں اس وقت سے نہ صرف حرمین طیبین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے احترام واجلال کو تباہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور صحابہ کبار کی قبروں اور مزاراتِ مقدسہ کو ہدفِ بربریت بنایا گیا بلکہ چودہ سو سال سے مکہ شریف میں منعقد ہونے والی نورانی محافلِ میلاد کو بھی بند کر دیا گیا ورنہ اس سے پہلے تو تمام اہلِ مکہ ۱۲ ربیع الاول کی رات کو کعبۃ اللہ شریف میں جمع ہو کر نبی کریم علیہ السلام کا میلاد مناتے تھے۔

چنانچہ علامہ امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَھْلُ مَکَّۃَ یَذْھَبُوْنَ اِلَیْہِ کُلُّ عَامٍ لَیْلَۃَ الْمَوْلِدِ وَیَحْتَفِلُوْنَ بِذٰلِکَ اَعْظَمُ مِنْ اِحْتِفَالٍ بِالْاَعْیَادِ۔

اہل مکہ ہر سال عید میلاد کی رات نبی کریم علیہ السّلام کی جائے ولادت میں حاضر ہوتے اور عیدوں سے بڑھ کر محفل کرتے۔

(جواہر البحار صـ ۱۱۲۲)

فائدہ سلف اور خلف میں محافل میلاد کا انعقاد نہ صرف معمول رہا بلکہ لاکھوں برکات کا موجب بھی رہا۔ چنانچہ منکرین

Marfat.com

میلاد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نام پر اپنی سیاسی اور مذہبی دکان چمکانے کے باوجود ان کے میلاد شریف سے متعلق عقائد اور عمل پر بڑی سنگ دلی سے پردہ ڈالنے کی کوشش میں مصروف ہیں حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی بھی اکابر اسلاف کی طرح محفل میلاد کو اپنا معمول اور وظیفہ رکھتے تھے۔
انہوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث مقدسہ کا مجموعہ مرتب فرمایا جو فخر کون و مکان نے خواب میں مشرف فرماتے ہوئے زبان وحی ترجمان سے ارشاد فرمائیں اس مجموعہ میں اپنے والد ماجد کا وہ مشہور واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی فرماتے ہیں۔
میں ہر سال عید میلاد کے مبارک موقع پر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں کھانے پکا کر تقسیم کیا کرتا مگر ایک سال کچھ میسر نہ ہوا تو میں نے صرف بھنے ہوئے چنے ہی تقسیم کر دیئے تھے مگر جب رات کو جمال جہاں آراء اور حسن ازل روئے انور اور جمال مصطفےٰ کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور کی بارگاہ میں وہی چنے موجود دیکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خوشی کا اظہار فرما رہے تھے۔

(درثمین فی مبشرات نبی الامین ص ۸)

مکہ معظمہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔ اس کو عیدِ یومِ ولادت رسول اللہ کہتے ہیں۔ اس روز جلیبیاں بکثرت بکتی ہیں،

Marfat.com

حرم شریف میں حنفی مصلّے کے پیچھے مکلف فرش بچھایا جاتا ہے۔ شریف مکہ اور کمانڈر حجاز مع اسٹاف کے لباس فاخرہ زرق برق کا پہنے ہوئے موجود ہوتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر جاکر تھوڑی دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ حرم شریف سے مولد النبی تک دو رویہ لالٹینوں کی قطاریں روشن کی جاتی ہیں۔ اور راستے میں جو مکانات اور دکانیں واقع ہیں ان پر روشنی کی جاتی ہے۔ جائے ولادت اس روز بقعۂ نور بنی ہوتی ہے جاتے وقت ان کے آگے مولود خوان نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ۱۱ ربیع الاوّل بعد نماز عشاء حرم محترم میں محفل میلاد منعقد ہوتی ہے۔ ۲ بجے شب تک نعت، مولود اور ختم پڑھتے ہیں اور اس رات مولد النبی پر مختلف جماعتیں جاکر نعت خوانی کرتی ہیں۔ ۱۱ ربیع الاوّل کی مغرب سے ۱۲ ربیع الاوّل کی عصر تک ہر نماز کے وقت ۲۱ توپ سلامی کی قلعہ جیاد سے ترکی توپ خانہ سر کرتا ہے ان دنوں میں اہل مکہ بہت جشن کرتے ہیں۔ نعت پڑھتے اور کثرت سے مجالس میلاد منعقد کرتے ہیں۔"

(ماہنامہ "طریقت"، لاہور، جنوری ۱۹۱۷ ص ۲/۱۳)

مکّہ معظمہ کی تقریب میلاد

گیارہویں ربیع الاول کو مکہ مکرمہ کے در و دیوار عین اس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اٹھے جب کہ حرم شریف کے مؤذن نے نماز عصر کے لیے اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبارکباد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین نے حنفی مصلّے پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسب دستور شریف صاحب

Marfat.com

کو عید میلاد کی مبارکباد دی پھر تمام وزراء اور ارکانِ سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیانِ شہر بھی شامل تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شاندار مجمع نہایت انتظام و احتشام کے ساتھ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ قصرِ سلطنت سے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تک راستے میں دو رویہ اعلیٰ درجے کی روشنی سے کا انتظام تھا اور خاص کر مولد النبی تو اپنی رنگ برنگ روشنی سے رشکِ جنت بنا ہوا تھا۔ زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کر مؤدب کھڑا ہو گیا اور ایک شخص نے نہایت مؤثر طریقے سے سیرت احمد یہ بیان کی۔ جس کو تمام حاضرین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے اور ایک عام سکوت تھا جو تمام محفل پر طاری تھا ایسے متبرک مقام کی بزرگی کسی کو حرکت کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتی تھی۔ اور اس یومِ سعید کی خوشی ہر شخص کو بے حال کئے ہوئے تھی۔ اس کے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالمِ انسانی کے اس انقلابِ عظیم پر روشنی ڈالی کہ جس کا سبب وخلاصۃ الموجودذات تھی صلی اللہ علیہ وسلم ... آخر میں فاضل مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا۔ جس کو سن کر سامعین بہت محفوظ ہوئے۔ اس سے فارغ ہو کر سب نے مقامِ ولادت کی ایک ایک زیارت کی پھر واپس ہو کر حرم شریف کے ایک دلان میں مقررہ سالانہ بیانِ میلاد سننے کے لیے جمع ہو گئے یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے اخلاق واوصافِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کیے۔

عید میلاد کی خوشی میں تمام کچہریاں، دفاتر اور مدارس بھی بارھویں ربیع الاوّل کو ایک دن کے لیے بند کر دیئے گئے اور اس طرح یہ خوشی اور سرور کا دن ختم ہو گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اسی سرور اور مسرّت کے ساتھ پھر یہ دن دکھائے۔ آمین۔

Marfat.com

ع۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(ماخوذ از اخبار "القبلۃ"، مکہ مکرمہ)

انتباہ سابق دور میں سب سے بازی لے گیا شاہ اربل رحمۃ اللہ علیہ جسے آج کل مشرک گر بدترین بادشہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا بہنوئی تھا اور صلاح و تقویٰ و طہارت میں صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ سے دو قدم آگے تھا اس کا مختصر سا تعارف یاد رکھیئے۔ سلطنت چلانے کے لیے اپنا مشیر کار سیدنا شہاب الدین سہروردی (بانی سلسلہ سہروردیہ) کو منتخب کیا تھا۔ جس کی سلطنت میں حرام کاری کا تو تصور تک نہ تھا۔ وہاں خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی کو بھی جگہ نہ ملتی تھی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کی تصنیف "شاہ اربل کا تحفہ میلاد"۔

نوٹ: فراست رضوی تائیدات اگلے شعر میں ملاحظہ ہوں۔

> خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
>
> ۱۷ دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حل لغات خاک۔ مٹی۔ راکھ۔ عدو۔ دشمن۔ دم جان۔ روح۔ سانس۔

۱۷۔ شرح دشمنان دین بالخصوص منکرین کمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جل کر راکھ

Marfat.com

ہو جائیں ہم تو جب تک جان میں جان ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سناتے رہیں گے۔ ؎

خدا اہل سنت کو آباد رکھے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا میلاد ہوتا رہے گا۔

امام اہلسنّت اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نے انعقاد محفل میلاد کے لیے ایک بہترین دلیل قائم فرمائی وہ یہ کہ جب زمانہ ولادت شریف کا قریب آیا، تمام ملک وملکوت میں محفل میلاد تھی، عرش پر محفل میلاد، ملائکہ میں مجلس میلاد ہو رہی تھی۔ خوشیاں مناتے حاضر آئے ہیں۔ دولہا کا انتظار ہو رہا ہے۔ جس کے صدقے میں یہ ساری برات بنائی گئی ہے۔ سبع سماوات میں عرش و فرش پر دھوم ہے۔

ذرا انصاف کرو تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جس کا مدت سے اسے انتظار ہو، کیا کچھ خوشی کا سامان نہ کرے گا؟

وہ عظیم مقتدر جو چھ ہزار برس پیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمے تیار فرما رہا ہے۔ اب وقت آیا ہے کہ وہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں یہ قادر علیٰ کل شی کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نہ فرمائے گا۔

شیاطین اب بھی جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے۔ غلام تو خوش ہو رہے ہیں ان کے ہاتھ تو ایسا دامن آیا کہ یہ گر رہے تھے اس نے بچا لیا، ایسا سنبھالنے والا ملا کہ اس کی نظیر نہیں۔

ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے دو کو بچا سکتا ہے کوئی قوی ہو گا زیادہ سے زیادہ بیس کو بچا لے گا۔ یہاں کروڑوں، اربوں، پھسلنے والے اور بچانے والے وہی ایک" انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم الی"، میں تمہارا کمر بند

Marfat.com

بکڑے کھینچ رہا ہوں ارے میری طرف آؤ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحا
اجمعین وبارک وسلم۔ درود و سلام اے خدا بھیج بے حد بروح محمد و آل محمد

علامہ اقبال مرحوم اور مجالس و محافل میلاد

اپنے دور میں علامہ اقبال مرحوم نے
محافل میلاد کے انعقاد کے لیے بھر
کوشش کی چند نمونے حاضر ہیں
۱۹۳۰ء میں حضرت علامہ اقبال رحمۃ ال
علیہ نے سجادہ نشین صاحبان علمائے کرام مشاہیر قوم اور سیاسی اکابرین کے
ساتھ مل کر میلاد شریف کو منانے کے لیے اخبارات میں مندرجہ ذیل اپیل شائع ک

"اتحاد اسلام کی تقویت حضور سرور کائنات احترام و اجلال، حضور کی
سیرت پاک کی اشاعت اور ملک میں بانیان مذاہب کا صحیح احترام قائم
کرنے کے لیے ۱۲ ربیع الاوّل کو ہندوستان کے طول و عرض میں ایسے عظیم تری
تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے جو حضور سید المرسلین کی عظمت
قدر کے شایان شان ہوں اور جنہیں دنیا محسوس کر سکے۔ اس دن ہر ایک آبادی
میں عَلَم اسلام بلند کیا جائے اور تمام فرزندانِ اسلام بلا استثناء اس عَلَم کے
نیچے جمع ہو کر خداوندِ پاک سے عہد کریں کہ وہ ہر قدم پر رسول اللہ کا نقش قدم
تلاش کریں گے ان ہی کی محبت میں زندہ رہیں گے اور ان ہی کی اطاعت میں
جان دیں گے۔

انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل نے قوم کی اس متحدہ آواز پر لبیک
کہتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔ لوگوں کی سیرت کمیٹیاں بنادی جائیں اس دن جمع
ہو کر یہ اقرار کریں کہ ہم ہر قدم پر اسوہ رسول کی پیروی کریں گے اور ہماری
تمام زندگی اور موت اللہ کیلئے وقف ہو گی۔

Marfat.com

اس موقع پر جن اکابر اسلام نے حضرت علامہ کا ساتھ دیا ان میں سے چند یہ ہیں۔

مفتی نثار احمد آگرہ، میاں سر محمد شفیع لاہور، مولانا شوکت علی دہلی، مولانا سید غلام بھیک نیرنگ انبالہ، پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف، مولانا سید حبیب لاہور، مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد سجاد بہار، مولانا کشفی نظامی، ڈاکٹر شفاعت احمد خان، مولانا غلام مرشد لاہور، مولانا سید علی حائری لاہور وغیرہ۔

حضرت علامہ اقبال نے محفل میلاد النبی میں ایک دفعہ تقریر کی۔ جسے اخبار "زمیندار" نے شائع کیا۔ آثار اقبال کے مرتب نے حضرت علامہ کی اس تقریر کو اپنے مختصر نوٹ کے ساتھ "آثار اقبال" میں شائع کیا وہ نوٹ اور تقریر درج ذیل ہے۔

میلاد مبارک کی محفلوں کو ایک جماعت نے اپنے دانشمندانہ غلو سے کام لے کر محض ایک مجموعہ رسوم بنا دیا۔ دوسری طرف اس کے مقابلے میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو سرے سے ان محفلوں ہی کو مٹا دینا چاہتی ہے۔ حضرت اقبال نے ایک موقع پر اس بات میں جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں وہ اتنی بڑی حد تک معقول و معتدل ہیں کہ ان کی تقریر کی رپورٹ کو "زمیندار" کے صفحات پر ثبت ہے نیز فرمایا علامہ اقبال مرحوم نے کہ یوم ولادت سرور کائنات کو اسلامیہ کالج کے وسیع میدان میں ایک عظیم الشان جلسہ کر کے لاہور میں اسوۂ رسول روحی فداہ کی اشاعت کرے اور اس شان سے حضور کے احترام و اجلال کا علم بلند کرے کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن لاہور کا ایک ایک گوشہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تصویر بن جائے۔

مسلمانان لاہور میں ہزارہا اختلافات موجود ہوں گے لیکن حضور سید

Marfat.com

عالم کے عشق و احترام کے بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔ اس واسطے انجمن حمایت اسلام بلا لحاظ اختلاف تمام برادران اسلام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ انجمن کے ساتھ مل کر حضور کے پاک نام اور مبارک کام کو دنیا میں بلند رکھنے کے لیے ایسی گرم جوشی اور عزم و ہمت کے ساتھ کام کریں کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی کے نام لیوا "المسلمون کا لبنیان المرصوص" اور "جسد واحد" کی تصویر بن جائیں۔

اس اپیل پر حضرت علامہ کے علاوہ جن اکابرین ملت نے دستخط کئے ہیں ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

سید غلام بھیک نیرنگ انبالہ، مولانا غلام فرید مرشد لاہور، مولانا شوکت علی بمبئی، مولانا حسرت موہانی موہان، پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف، مولانا قطب الدین عبدالوالی لکھنؤ، دیوان سید محمد پاکپتن شریف، مولانا محمد قمر الدین سیال شریف، مولانا فاخر الہ آباد، مولانا سید حبیب "مدیر سیاست" پیر سید فضل شاہ جلالپور شریف، مولانا علی الحائری لاہور، مولانا محمد شفیع داؤدی بہار وغیرہم۔

جون ۱۹۳۱ء میں تحریک یوم النبی کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے حضرت علامہ اقبال نے مسلم زعما اور اکابر ملت کے ہمراہ ملت اسلامیہ کی خدمت میں اپیل کی وغیرہ وغیرہ تفصیل دیکھئے ندائے اہلسنت لاہور ستمبر ۱۹۶۲ء۔

یک نشد دو شد

ایک عرصہ وہابی دیوبندی اور ان کی ذیلی جماعتیں محافل میلاد اور سلام و قیام رد کرتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس بارہ ربیع الاول کا اہتمام خود ان کے ہاتھوں سے کرایا چنانچہ اس کی تفصیل آتی ہے۔ اگر اس کا

Marfat.com

آغاز اہل سنت میں سے کوئی عالم دین یا کوئی لیڈر کرتا تو مخالفین ممکن ہے اس کی ابتداء میں ہی شور مچاتے لیکن اس مالک عزوجل ان کے لیڈروں اور مقتداء کے ذریعہ سے کرایا تاکہ شوریدہ خیال لوگ شور نہ مچائیں ۔ جب مکمل طور جلوس بارہ ربیع الاوّل تمام ممالک اسلامیہ میں پھیل گیا۔ تب یہ لوگ حسب دستور بدعت کے ڈونگرے برسانے لگے لیکن اللہ تعالیٰ نے گلے میں ایسا جلوس کا ہار بنایا ہے کہ جب تک جوتے نہ کھائیں ان کا جلوس اختتام پذیر نہیں ہوتا۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کا جلوس اور وہابی دیوبندی فرقہ کے لیڈر مولوی محمد حیات کوثر نیازی نے لکھا کہ

بات ہے بڑی دلچسپ سب جانتے ہیں مولانا داؤد غزنوی اہلحدیث مسلک کے جید عالم تھے مگر مراسلہ نگار محمد ابراہیم صاحب ناظم آباد فیصل آباد نے لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز انہوں نے ہی پیش کی تھی۔ مراسلہ نگار لکھتے ہیں "آپ (کوثر نیازی) نے روزنامہ جنگ کی ایک گزشتہ اشاعت میں مولانا داؤد غزنوی امرتسری پر ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا جس میں آپ نے مولانا کی سیاسی زندگی اور دینی حیثیت پر روشنی ڈالی تھی مگر ان کا ایک کارنامہ نظر انداز کر دیا یا شاید اکثر لوگوں کی طرح آپ بھی اس بات سے واقف نہ ہوں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۷ء تک اس برصغیر میں مسلمان محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کی اہمیت سے بالکل غافل تھے خال خال لوگ بارہ وفات کے

Marfat.com

نام سے ختم شریف پڑھ کر بچوں یا غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے مگر مولانا غزنوی کے ایماء پر مجلسِ احرارِ اسلام کی ورکنگ کمیٹی سے ایک ایجنڈا جاری ہوا جس کا متن "احیائے یوم ولادت سرورِ عالم" تھا۔ مجلس کے ایک شاعر دلکر جناب غلام نبی جانباز نے ایجنڈا تقسیم کیا اور مقررہ تاریخ پر مجلس احرار کے دفتر میں جو نیشنل بنک کے سامنے والی بلڈنگ کی اوپر والی منزل کی بیٹھک میں تھا اجلاس منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر مولانا داؤد غزنوی کی تھی۔ انہوں نے اجلاس کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا، صاحبو! یوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لیے کثیر تعداد میں پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن عرصہ دراز سے صرف دو امتیں قابلِ ذکر چلی آ رہی ہیں مسیحی اور مسلم۔ مسیحی دنیا بھر میں اپنے نبی کا یوم ولادت بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا محسن انسانیت کے جشن ولادت کا کوئی اہتمام نہیں کرتی۔ آج کا اجلاس اسی غرض سے بلایا گیا ہے میں مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں کوئی طریقہ تجویز فرماویں۔ اس پر مباہلہ صاحب نے بارہ ربیع الاول کے دن ایک جلوس کی تجویز پیش کی۔ جس پر مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دو چار دن پہلے کچھ علاقوں میں سیرت پاک پر جلسے منعقد کیے جائیں تاکہ لوگ شامل جلوس ہونے پر آمادہ و تیار ہو جائیں۔ شیخ حسام الدین نے فرمایا کہ اس کے لیے پوسٹر شائع کرنے اور لاؤڈ سپیکروں اور دریوں وغیرہ کے لیے ایک اچھی خاصی رقم درکار ہو گی ایک صاحب غالباً اصغر نام تھا کہنے لگے ہم چندہ وغیرہ مانگنے کو تیار نہیں لوگ پہلے ہی ہم کو دسکرہ خور کہتے ہیں۔ آخر چودھری افضل حق کی تجویز منظور ہوئی۔ بنک کے چیک کے طریقے پر ان خوبصورت رسیدوں

Marfat.com

پر لکھا تھا "برائے جشن میلاد النبی" اجلاس کی کارروائی سے لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے دفتروں کو مطلع کیا گیا اور ایسا ہی اختیار کرنے کو لکھا گیا۔ عید میلاد النبی کا

پہلا جلوس۔ امرتسر رحمن پارک سے نکلا آگے آگے ایک کار میں حفیظ جالندھری کا سلام لاؤڈ سپیکروں پر گونج رہا تھا اس کے بعد ٹولیوں کی ٹولیاں ٹرکوں گھوڑوں اور سائیکلوں پر نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور نعرہ رسالت یا رسول اللہ بلند کرتی جارہی تھیں۔ کفار ہیبت زدہ تھے"۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۱۳ مارچ ۱۹۸۲ء از قلم۔ کوثر نیازی)

فائدہ اس سے دیوبندیوں وہابیوں کا جلوس کے بارے میں اعتراض کرنا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے اگرچہ اس جلوس کے دلائل قرآن و حدیث ہے لیکن ان کے اکابر کا عمل ہے اسی لیے انہیں مان لینا چاہیئے۔ اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ "۱۲ ربیع الاول کے جلوس کا ثبوت" پر دیکھئے۔

نجدیوں سے پہلے کا عرب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی اپنے دور کی بات لکھتے ہیں

كُنْتُ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ وِلَادَتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ اُظْهِرَتْ فِيْ وِلَادَتِهِ

Marfat.com

وَ مُنْهَا شَهِدْتُ قَبْلَ بَعْثَتِهِ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سُطِعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً (فیوض الحرمین ص۲۷)

شاہ صاحب اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ میلاد شریف ماہ ربیع الاوّل میں میں مکہ معظمہ میں تھا تو ۱۲ ربیع الاوّل کو لوگ مکہ معظمہ میں تھا تو ۱۲ ربیع الاوّل کو لوگ درود وسلام پڑھتے اور ولادت کے وقت معجزات بیان فرماتے ہیں نے اسی دن یکبار انوار چمکتے دیکھے۔ (سبحان اللہ)

اس طرح کے کئی واقعات فقیر پہلے سے درج کر آیا ہے۔

سوال :- جس دور میں عرب میں میلاد شریف کا زور تھا اسی دور میں ڈاکے۔ چوریاں بھی زوروں پر تھیں۔

جواب :- بھوک کیا کچھ نہیں کراتی لیکن ان کے ڈاکے عجیب طرز کے تھے ایک دیوبندی لکھتا ہے کہ میلاد شریف کے زمانہ میں ڈاکوؤں کے گروہ حاجیوں کے قافلوں کو لوٹا کرتے تھے۔ حاجی لوگ ان ڈاکوؤں کو سلام کرتے تو وہ جواب نہ دیتے تھے لیکن اگر ڈاکو حاجیوں کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہتے تو پھر اس قافلے کو نہ لوٹتے۔ اور اگر لوٹنے کے بعد سلام کا جواب دیتے تو لوٹا ہوا مال واپس کر دیتے۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کا مطلب و معنیٰ سمجھتے تھے جس کے لیے وہ زبان سے سلامتی کے الفاظ کہہ دیتے اس کی جان و مال ہر قسم کی حفاظت کرتے۔

(خدام الدین ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

امام احمد رضا محدث بریلوی کی فراست کا ایک ثبوت خود نجدی ہیں کہ اگرچہ عرب میں سعودی نجدی حکومت کی طرف میلاد شریف کی محافل و مجالس پر قانونی پابندی ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ وہاں بھی یہ محافل و مجالس نہایت ذوق شوق

Marfat.com

سے بپا ہوتی ہیں اگرچہ کھلے میدانوں نہ سہی گھروں اور نجی مجلسوں ہیں لیکن مندرجہ ذیل امور زوروں پر اور کھلم کھلا ہیں۔ وہابی دیوبندی نجدیوں کے ریال کا حق ادا کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ وہاں تو غیر شرعی امور اور بدعات نہیں بلکہ قرآن و سنت کا چلن ہے ہمارا ان پر سوال ہے کہ سعودی عرب میں بادشاہوں کی تصاویر اور دیگر تصاویر کی بھرمار ہے یا نہیں اور کیا یہ خالص قرآن و حدیث کا چلن ہے یا غیر شرعی رسم و بدعت ہے؟

کیا وہاں ریڈیو، ٹیلیویژن میں گانا بجانا اور فلموں کی نمائش ہے یا نہیں اور کیا یہ خالص قرآن و حدیث کا چلن ہے یا غیر شرعی رسم و بدعت ہے؟

کیا وہاں سکولوں، کالجوں میں لڑکیوں کی مروجہ تعلیم ہے یا نہیں اور کیا یہ خالص قرآن و حدیث کا چلن ہے یا غیر شرعی رسم و بدعت ہے؟

کیا وہاں ہسپتالوں میں نرسوں اور ہوائی جہازوں میں ائیر ہوسٹسوں کی بے پردگی اور غیر محرموں سے خلا ملا ہے یا نہیں اور کیا یہ خالص قرآن و حدیث کا چلن ہے یا غیر شرعی رسم و بدعت؟

کیا وہاں بڑی بڑی ذاتی و سرکاری عمارات و محلات اور تعیشات و تکلفات ہیں یا نہیں اور کیا یہ خالص قرآن و حدیث کا چلن ہے یا بجی رسم و بدعت ہے؟

لطیفہ چونکہ نجدی فقہ میں تاحال میلاد شریف بدعت سیئہ کی زد میں ہے اسی لیے سعودی حکومت کے نمائندے ہر وقت تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں ایسے مجرم مل جائیں گزشتہ چند سال پہلے کسی مدنی عربی گھر میں محفل میلاد منعقد تھی۔ نجدی شرطے اندر چلے گئے تاکہ انہیں گرفتار کریں۔

Marfat.com

انہوں نے ان شرطوں کی خوب پٹائی کردی۔ معاملہ سربراہ مملکت نج
تک پہنچا اہل خانہ نے سربراہ مملکت نجدیہ پر سوال اٹھایا کہ یہ کہاں کی شریعت
ہے کہ غیروں کے گھر بلا اجازت چلے جاؤ۔ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک
شرابی کے گھر صرف سوراخ سے دیکھ کر مجرم کو سزا دینی چاہی تو اس نے یہ
سوال اٹھایا تو آپ نے مجرم کو معاف کر دیا۔ میلاد کرنے والوں کی اس قوی
الٹا نجدیوں کو معافی مانگنی پڑی۔

Marfat.com

نعت ۱۶

۱۔ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

۱۔ شرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں اللہ کا نور ہوں اور تمام کائنات میرے نور سے بنی ہے۔ اس کے پیشِ نظر مطلع میں کہا گیا ہے کہ زمین و آسمان میں جس قدر بھی چمکنے والے ذرے اور ستارے ہیں۔ وہ سب یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی سے چمک پاتے ہیں اور روشن ہیں۔ اے ساری کائنات کو چمکانے والے میرا دل بھی منور کردے اور یہ خطاب ذات باری سے بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے لیکن یہ نعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لینا کیسا اگرچہ مراد ہو سکتی ہے لیکن موزوں نہیں ہے چونکہ دور ہوا۔

یہ شعر ان جملہ احادیث کا خلاصہ ہے۔ جن میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے جملہ مخلوق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مستفیض ہو رہی ہے یہاں تک انبیاء و رسل کرام علیٰ نبینا و علیہ السلام بھی۔

Marfat.com

اس شعر کا مصرعہ اوّل حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا ترجمان ہے

وَکُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

بعضے عرفا گفتہ اند کہ روح شریف وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی بود در عالم ارواح کہ تربیت ارواح میکرد چنانکہ دریں عالم بجسد شریف مربی اجساد بود و بتحقیق ثابت شدہ است خلق ارواح قبل از اجساد (اشعۃ اللمعات)

"بعض عرفاء نے اس حدیث پاک کی تشریح میں فرمایا کہ آنحضرت کا روح مبارک عالم ارواح میں منصب نبوت پر فائز تھا۔ اور آپ عالم ارواح میں تمام روحوں کی تربیت فرماتے تھے جیسا کہ عالم اجسام میں جسم پاک کے لحاظ سے آپ تربیت فرماتے رہے اور تحقیق سے ثابت ہے کہ ارواح کو اجسام سے پہلے پیدا فرمایا۔

احادیث مبارکہ

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (رواہ الترمذی)

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے لیے نبوت کب سے ثابت ہے آپ نے فرمایا ابھی آدم روح وجسم کے درمیان میں تھے یعنی روح کا جسم سے تعلق نہ ہوا تھا

۲۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں اس وقت سے اللہ تعالٰی کے ہاں خاتم الانبیاء لکھا ہوا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام

Marfat.com

اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَاللّٰہِ — اپنے آب و گل میں تھے یعنی ان
مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَآدَمُ — کا خمیر مکمل ہی نہیں ہوا تھا۔
لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ (رواہ فی شرح السنۃ مشکوٰۃ)

۲۔ برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

۲۔ شرح مثل مشہور ہے کہ آسمان کا بادل زمین کو دیکھ کر نہیں برستا سمندر ہو، کھیت ہو۔ پہاڑ ہو۔ ہر جگہ برستا ہے اس شعر میں تمنا کی گئی ہے کہ جب ابرِ رحمت اچھے بُرے کو دیکھ کر نہیں برستا تو اے رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنی رحمت کی بارش بُروں اور گنہگاروں پر بھی برسا دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صالح اور نیک لوگ اللہ کے ہیں اور گنہگار میرے کے یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اس شعر میں آیت ذیل کی ترجمانی کی گئی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ — اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ — مگر رحمت سارے
(پ۱۷ سورۃ الانبیا) — جہانوں کے لیے

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے پیدا کیا گیا کیونکہ آپ کائنات کے ہر فرد کے لیے رحمت

Marfat.com

کا سبب ہیں۔ جس طرح اس آیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت پاک کا دائرہ بھی بلا استثنار عالمین کے ہر فرد کے لیے ہے۔ اور یہ بھی بالکل واضح ہے کہ جس طرح ہر فرد عالم اپنی بقار اور ارتقار کے لیے رحمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی ایجاد میں بھی آپکی رحمت کا محتاج ہے بلکہ ہر ذرہ آپکی رحمت کی احتیاج رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ للعلمین ہیں بالخصوص حضرت انسان کی روح تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تو خصوصیت سے محتاج ہے اس لیے کہ جیسے آدم علیہ السلام ہیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ابوالارواح ہیں۔

مفسر شہیر حضرت اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ سورۃ النسار کی آیت مبارکہ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جس طرح آدم علیہ السلام کے نفس واحدہ سے تمام انسانوں کو پیدا کیا گیا

فَکَذَا لِلْاَرْوَاحِ خُلِقَتْ مِنْ رُوْحٍ وَاحِدٍ وَ ھُوَ رُوْحُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم فَکَانَ ھُوَ اَبَا الْاَرْوَاحِ کَمَا کَانَ اٰدَمُ اَبَا الْبَشَرِ۔

اسی طرح تمام ارواح کو بھی ایک روح سے پیدا کیا گیا اور وہ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس طرح حضرت آدم تمام انسانوں کے باپ ہیں اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بھی تمام ارواح کے لیے مرتبہ باپ میں ہے' اسی اعتبار سے آپکی رحمت کی تخصیص صرف نیکوں سے نہیں بلکہ برے بھی نیکوں کی طرح رحمت کے مستحق ہیں۔

امام احمد رضا اور حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے "بدوں پر برسا دے" جیسی تمنا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کے حکم کی تعمیل کی ہے جیسا کہ مشکواۃ میں مروی ہے
حضرت ابوالجوزار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ منورہ شدید قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی۔

فَقَالَتْ اُنْظُرُوا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْہُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَ سَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامُ الْفَتْقِ

(مشکواۃ شریف ص۵۴۵)

تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر جاؤ اور حجرہ مبارک کی چھت میں ایک سوراخ کر دو تاکہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان پردہ نہ رہے لوگوں نے حکم کے مطابق کر دیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی سے پھٹے جا رہے تھے چنانچہ اس سال کا نام ہی بہت زیادہ سرسبزی کا سال ہو گیا۔

زرقانی علی المواہب ص۶۸)

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ چھت میں سوراخ کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ جب آسمان قبر انور کو دیکھے گا تو رونا شروع کر دیگا۔ فَمَا بَکَتْ عَلَیْہِمُ السَّمَآءُ

Marfat.com

وَالْاَرْضُ اور فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکے ساتھ طلب شفاعت کرتے تھے۔

(مرقاہ شرح مشکوٰۃ صـــ۴۸۸، حاشیہ مشکوٰۃ صـــ۵۴۵)

دائمی حکم | یہ صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے وقت نہیں بلکہ تاقیامت بدوں رحمت کی بارش ہوتی رہے گی چنانچہ علامہ سمہودی رحمہ اللہ علامہ قاضی زین الدین مراغی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ قحط کے وقت روشندان کا کھولنا اس وقت تک اہل مدینہ کا طریقہ ہے وہ قبہ حضرات مقدسہ کے اسفل میں بجانب قبلہ (جنوب) کھول دیئے ہیں اگرچہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی ہے۔ لیکن اسکے باوجود بھی بارش ہو ہی جاتی ہے۔

فائدہ:۔ قاضی زین الدین ابوبکر بن حسین بن عمر عثمانی مراغی المتوفی ۸۱۶ھ نزیل مدینہ نے مدینہ منورہ کے حالات لکھے کتاب کا نام ہے "تحقیق النصرۃ بتلخیص معالم دار الہجرۃ" ۷۶۶ھ میں اس کتاب کے مبیضہ سے فارغ ہوئے (کشف الظنون)

علامہ سمہودی المتوفی ۹۱۱ھ اپنے دور کا حال لکھتے ہیں کہ آج کل اہل مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف کے گرد جو مقصورہ ہے اسکا وہ دروازہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ اقدس کے سامنے ہے کھول دیتے ہیں اور وہاں جمع ہوتے ہیں۔ (وفاء الوفاء)

فائدہ:۔ روشن دان کا کھولنا نجدیوں نے بند کیا ورنہ اس سے قبل یہ طریقہ مروج رہا۔ ہاں طریقہ تو بند کر دیا لیکن روشندان کا نشان تاحال باقی ہے چنانچہ گنبد خضریٰ کے زائرین اور نقشہ مطبوعہ کو اب بھی دیکھ سکتے ہیں کہ قبلہ (جنوب) کی جانب اس روشن دان کا نشان تاحال حقیقت کی خبر دے رہا ہے۔

Marfat.com

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
۴۔ غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

شرح مدینے شریف کے علاقے اللہ آپکو باقی اور سلامت رکھے کیونکہ آپ تو ہم جیسے فقیروں کو پناہ دیتے اور ٹھہراتے ہیں۔

مدینہ پاک کے قیام کی دعا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پاک میں تو ہیں ہی لیکن اعلٰحضرت قدس سرہٗ نے پھر بھی دعا کر دی یہ ایک محبت کا انداز ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ پاک سے پیار و محبت ہے اور پیارے کو پیار والی بات پیش کی جائے تو محبوب خوش ہو جاتا ہے۔

مدینہ پاک سے پیار حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا پیار تھا اس کے متعلق مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

احادیثِ مبارکہ

۱۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَايَانَا بِمَكَّةَ (جذب القلوب) — اللہ ہماری موت مکہ میں نہ ہو۔

Marfat.com

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص میں اس بات کی طاقت ہو کہ وہ مدینہ شریف میں مرے تو اسے چاہیئے کہ وہ مدینے ہی میں مرے اور جو مدینے میں مرے تو میں یقیناً قیامت والے دن اس کی شفاعت کرونگا۔

۳۔ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَمَضَانُ الْمَدِیْنَةِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ جُمُعَةٍ فِیْمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ وَ جُمُعَةٌ بِالْمَدِیْنَةِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ جُمُعَةٍ فِیْمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ۔

یعنی جو رمضان شریف مدینہ شریف میں گزار جائے اسکا ثواب دوسرے شہروں کے رمضان سے ہزار گنا زیادہ ہے اور مدینہ شریف کے ایک جمعہ کا ثواب بھی دوسرے شہروں کے جمعوں سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

فائدہ:۔ اسی وجہ سے پوری دنیا اور بالخصوص ہندو پاک کے مسلمان ہر سال کوشش کرتے ہیں کہ عمرہ ادا کرنے کے لیے ماہِ رمضان میں مدینہ کو جائیں اور یہ مبارک مہینہ مدینہ میں گزاریں اور بفضلہ تعالیٰ ماہِ رمضان میں عمرہ پر جانے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے اگرچہ سعودی حکومت کے کارندے ہزاروں روڑے اٹکاتے ہیں لیکن عشاق کب رک سکتے ہیں

۴۔ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَوَّلَ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ وَ اَهْلُ مَكَّةَ

یعنی قیامت والے دن میں اپنی امت میں سب سے پہلے مدینہ والوں کی شفاعت کروں

Marfat.com

وَ اَهْلُ الطَّائِفِ۔ گا پھر مکہ والوں کی پھر طائف والوں کی۔
(طبرانی شریف)

فائدہ، دیکھئے شفاعت میں اولیت اہل مدینہ کو نصیب ہو گی۔

۵۔ حضور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔ لے اللہ! تو مدینے میں اس سے دو گنی برکت دے جو تو نے مکہ مکرمہ میں دے رکھی

فائدہ۔ اسی سے علمائے اہلسنت نے استدلال کیا ہے کہ مکہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے تو مدینہ طیبہ میں اڑھائی لاکھ۔ پچاس وہ جو حدیث میں ہے اور دو لاکھ اس دعا کی برکت سے تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ"

۶۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَجَّ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِيْ فِيْ مَسْجِدِيْ كُتِبَتْ لَهُ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔ یعنی جس نے مکہ شریف میں آکر حج کیا پھر میری زیارت کے ارادے سے میری مسجد میں آیا تو اس کے لیے دو مقبول حج لکھے جائیں گے۔
(مسند فردوس)

نکتہ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ طیبہ پہنچے تو شکرانے پر بکری ذبح فرمائی گویا اظہار مسرت فرمایا کہ الحمد للہ ہم اپنے مدینہ میں بسلامت و عافیت پہنچے گویا امت کو سبق دینا تھا۔ کہ میری آمد پر تمہیں خوشی اور اظہار مسرت کرنا چاہیئے اس سے علمائے امت نے منکرین میلاد کو جواز میلاد کی دلیل پیش کی ہے امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل

Marfat.com

اصل احادیث میں آپکا یہ عمل ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے۔ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عقیقہ تو آپکے دادا حضرت عبدالمطلب کر چکے تھے

اَلْعَقِیْقَۃُ لَا تُعَادُ مَرَّۃً ثَانِیَۃً فَیُحْمَلُ ذَالِکَ عَلٰی اَنَّ اَمْرِیْ فَعَلَہُ النَّبِیُّ اِظْہَارًا لِشُکْرٍ عَلٰی اِیْجَادِ اللّٰہِ اِیَّاہُ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ وَ تَشْرِیْحٍ لِاُمَّتِہٖ (الحاوی للفتاوی)۔ ۱۔ ۱۹۶)

اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا۔ اس لیے آپکے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور علیہ السلام نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے آپکو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور اپنی امت کے لیے اسے مشروع بنانے کے لیے بھی آپ نے یہ عمل فرمایا۔ آپکے دونوں اعمال کو ملاحظہ کرنے والا از خود اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ یہ دونوں اعمال نے ولادت کی خوشی میں کیے جب آپکا مبارک عمل ہمارے سامنے ہے تو اسکے بعد کس کا تقاضا ہے ؟

لطیفہ عیسائیوں نے کہا کہ عیسٰی علیہ السلام تمام رسل سے افضل ہیں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کیونکہ حضور علیہ السلام مدینہ میں زیر خاک مدفون ہے اور عیسٰی علیہ السلام چوتھے آسمان پر جلوہ افروز ہیں مسلمانوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے محبت اور وفا کی دلیل ہے کہ شب معراج باوجودیکہ لامکان تک پہنچے دنیٰ فتدلیٰ کے مقام سے نوازے گئے لیکن پھر بھی حق تعالےٰ سے عرض کی کہ مجھے واپس زمین پر لٹایا جائے۔ تاکہ میری امت کو کوئی گزند نہ

Marfat.com

پہنچے لیکن اس کے برعکس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کی خطرناک سازش پر آسمان پر جانے کو ترجیح دی۔ . . . . . . اس آخری لطیفہ کی طرف امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بھی اشارہ فرما دیا کہ اب غریبوں وفقیروں کو نہ صرف ٹھہراؤ نصیب ہے بلکہ امت کے ہر دکھ اور تکلیف کے وقت فریاد رسی اور حل مشکلات فرماتے ہیں ایک اعرابی روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا اور عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ اَنَّ الْعَرَبَ	اللہ! عرب کے کریم لوگوں کا
اَلْكِرَام اِذَا مَاتَ	دستور یہ ہے کہ جب ان میں
مِنْهُمْ سَيِّدًا عَتَقُوْا	کوئی سردار مرتا ہے اسکی قبر پر
عَلٰى قَبْرِهٖ وَ اَنَّ هٰذَا	غلاموں کو آزاد کیا جاتا ہے اور
سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ فَاَعْتِقْنِىْ	یہ (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم)
عَلٰى قَبْرِهٖ قَالَ	سید العالمین ہیں انکی قبر پر مجھے
الْاَصْمَعِىُّ فَقُلْتُ	آزاد کردے الاصمعی فرماتے ہیں
يَا اَخَا الْعَرَبِ اَنَّ اللّٰهَ	میں نے کہا اے عربی بے شک
قَدْ غَفَرَ لَكُمْ وَ	اللہ تعالیٰ تجھے بخش دیا اور تیرے
هٰذَا۔	اس سوال پر۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مرے چشم عالم سے چھپ جانیوالے

Marfat.com

۴۔ شرح اے دنیا کی آنکھوں سے پردہ فرمانے والے اور مدینہ منورہ کے روضۂ مبارک میں آرام فرمانے والے خدا کی قسم تو زندہ ہے خدا کی قسم تو زندہ ہے اس تکرار سے معنوی طور پر تاکید کا فائدہ اٹھایا ہے اور ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو ظاہری آنکھوں سے پردہ فرمانے کے بعد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہیں مانتے۔

عقیدہ:۔ انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقی وحسی ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ	ابو درداء رضی اللہ عنہ نے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
اللّٰہِ صلی اللّٰہ	علیہ وسلم نے جمعہ کے روز مجھ پر
علیہ وسلم	درود بکثرت بھیجا کرو۔ بتحقیق
اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ	روز جمعہ حاضر کیا گیا ہے حاضر ہوتے
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ	ہیں۔ اسکو فرشتے اور بتحقیق
مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ	کوئی شخص درود بھیجتا تو وہ درود
وَ اِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُصَلِّ	پیش کیا جاتا ہے مجھ پر میرے
عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ	ہاں یہاں تک کہ فارغ ہو
عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی	درود بھیجنے سے۔ ابو درداء
یَفْرُغَ مِنْھَا قُلْتُ	نے کہا اور بعد موت کے آپ
وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ	نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالےٰ نے
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی	زمین پر حرام کر دیا ہے پیغمبروں
حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ	کا جسم کھانا۔ پس اللہ کے نبی زندہ

Marfat.com

تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔ (رواه احمد مشکوٰة کتاب الصلوٰة باب الجمعہ)

ہیں۔ روزی دیئے جاتے ہیں۔ (انتہیٰ) امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

فائدہ :۔ اسی باب کے فصل ثانی کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ حیات انبیاء متفق علیہ است ہیچ کس را دروے خلاف نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی۔

ترجمہ :۔ حیات انبیاء متفق علیہ ہے کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں یہ حیات حقیقی دنیاوی حسّی ہے۔

واقعہ حرہ سے حیات کا ثبوت

عَنْ سَعِيْدَ اِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤْذَنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يَقُمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَلَمْ يُعْرَفْ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ جب حرہ کا دن تھا۔ تین دن تک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ اذان ہوئی اقامت اور سعید بن المسیب تین دن تک برابر مسجد میں رہے اور باہر نہ گئے اور نہ ہی اذان واقامت سنائی دیتی کیونکہ لوگ مسجد نبوی چھوڑ کر چلے گئے۔ نماز کا وقت

Marfat.com

مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
(رواہ الدارمی ومشکوٰۃ شریف کتاب باب فی الکرامات)

نہ پہچانتے تھے مگر آہستہ آواز سے کہ سنتے تھے قبر نبی علیہ السلام سے

فائدہ :۔ واقعہ حرّہ میں حضرت سعید بن مسیّب کا تین شب و روز قبر شریف سے اذ
واقامت کی آواز آنا حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات جسمانی حقیقی کا بیں
ثبوت ہے۔

۳- حدیث شریف میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِیْ مَلَکَیْنِ یَرُدَّانِ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ شَرْقِ الْبِلَادِ وَغَرْبِہَا اِلَّا مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ فِیْ دَارِیْ فَاِنِّیْ اَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ بِنَفْسِیْ وَلَاسِیَّمَا اَہْلُ الْمَدِیْنَۃِ فَاِنِّیْ اَرُدُّ عَلَیْہِمْ لِاَحْسَابِہِمْ وَاَنْسَابِہِمْ قِیْلَ وَہَلْ لَا یَعْرِفُ الْجَارُ جَارَہٗ وَ ہَلْ لَا یَعْرِفُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے دو فرشتے پیدا کیے ہیں۔ کہ پورب پچھم کے شہروں میں جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ وہ فرشتے اسکو جواب دیتے ہیں مگر جو شخص مجھ پر سلام کرتا ہے میرے مکان (یعنی) قبر پر تو میں اسکا خود جواب سلام دیتا ہوں۔ خاص کر اہل مدینہ کو جواب سلام دیتا ہوں ان کے حسب نسب کے سبب سے صحابہؓ نے عرض

Marfat.com

اَلْجارُ جارَہٗ وَ ھَلْ لَا یَعْرِفُ لْجارُ جارَہٗ (ابن النجار عن ابن عمر (کنز العمال جلد ۶ صـ۲۵۳)

کی کہ آپ پہچانیں گے حالانکہ آپ کے بعد نسلاً بعد نسل پیدا ہونگے آپ نے فرمایا کیا ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو نہیں پہچانتا ہے کیا ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو نہیں پہچانتا ہے کیا ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو نہیں پہچانتا ہے

حدیث شریف میں ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِلٰی اِنّیْ لَکُمْ بِمَکَانٍ صِدْقٍ حَیَاتِیْ فَاِذَا مُتُّ لَا اَزَالُ اُنَادِیْ فِیْ قَبْرِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ حَتّٰی یُنْفَخَ فِی الصُّوْرِ اَلنَّفْخَۃِ الثَّانِیَۃِ (الحکیم عن انس رضی اللہ تعالی عنہ) (کنز العمال جلد ۷ صـ ۲۲۰)

حضرت انس سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو تحقیق کہ تم لوگوں کے لیے مکان پسندیدہ میں ہے میری پس جب میں وفات پاؤں گا۔ تو ہمیشہ قبر میں پکارونگا یارب امتی یارب امتی۔ یہاں تک کہ پھونکا جائیگا صور میں پہلا نفخہ پھر میری دعا قبول رہے گی یہاں تک کہ پھونکا جائیگا صور میں دوسرا نفخہ۔

۵۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

بمراد برحال صحیح از روایت عبداللہ بن مسعود آرد کہ فرمود کہ مرخدا تعالی را فرشتگان از سیاہ در زمیں کہ می رسانند مرا اعمال امت فرمود وفات من

Marfat.com

بہتر است مرشمارا ز میرا کہ عرض کردہ می شود بر من اعمال آنچہ بہتر است شکر می گویم مر خدا را دا ز انچہ بدمی بینم استغفار می کنم مر شمار را استاد منصور بغدادی می گوید محققین و متکلمین بر آنند کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حی است بعد وفات و مسرور می شود اطاعت امت واجساد انبیا علیہم السلام بوسیدہ نمی شود در قبر۔

بیہقی در کتاب الاعتقاد می گوید کہ ارواح انبیاء علیہم السلام بعد از قبض باز فرستادہ می شود برایشاں وایشاں زندہ اند پیش خدا مثل شہداء۔

(جذب القلوب۔ باب چہاردہم)

ترجمہ:۔ بزار برجال صحیح عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے سیاح فرشتے ہیں وہ زمین پر پہنچ کر تمہارے اعمال میری خدمت میں پیش کرتے ہیں اسی لیے میری وفات تمہارے لیے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال پر تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں۔

استاد منصور بغدادی فرماتے ہیں کہ محققین و متکلمین کا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد وصال زندہ ہیں آپ امت کے نیک اعمال سے خوش ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ بوسیدہ نہیں ہوتے امام بیہقی کتاب الاعتقاد میں فرماتے ہیں ارواح انبیاء علیہم السلام بعد از قبض واپس بھیجے جاتے ہیں اسی لیے یہ شہداء کی طرح اللہ کے ہاں زندہ ہیں۔

احادیث معراج سے ثبوت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ قَالَ قَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ
علیہ وسلم لَقَدْ
رَأَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ
قُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ
مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِيْ عَنْ
اَشْيَاءَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ
كُرْبًا كُرِبْتُ مِثْلَهُ
قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ
نَظَرَ اِلَيْهِ مَا يَسْئَلُوْنِيْ
عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُهُمْ
بِهٖ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ
جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ
فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ
يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ
ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ
رِجَالِ شُنُوْءَةَ وَاِذَا
عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ
شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ
الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ

نے فرمایا بتحقیق بجھا رہے
ہیں میں نے اپنے کو حجر میں
اور مشرکان قریش سوال کرتے تھے
مجھ سے میرے رات کے جانے
سے بیت المقدس کو۔ پس پوچھا
انہوں نے بیت المقدس کی
چیزوں کو کہ یاد نہ رکھا میں نے ان
کو۔ (یعنی بیت المقدس کے
نشان اور علامتیں) پس اندوہگین
کیا گیا میں کہ مثل اسکے میں اندوہگین
نہیں کیا گیا۔ پس اللہ نے بیت المقدس
کو اٹھا لیا میرے لیے کہ میں
اسکو دیکھتا اور جو چیز پوچھتے
انکو بتا دیتا۔ اور تحقیق دیکھا میں
نے اپنے کو جماعت انبیاء
میں۔ پس ناگاہ دیکھتا ہوں کہ
موسیٰ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے
ہیں۔ پس ناگاہ موسیٰ سبک بدن
پیچیدہ بال گویا وہ قبیلہ شنوءہ
کے لوگوں سے ہیں اور ناگاہ
عیسٰے کھڑے ہوئے نماز

Marfat.com

فَاِنَّهٗ يُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِیْ نَفْسَهٗ فِیْ اَنْتَ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فرغت من الصلوٰة قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلَامِ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب فی المعراج)

پڑھتے ہیں۔ زیادہ قریب مشابہت کی رو سے ان کے ساتھ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ اور ناگاہ ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوتے نماز پڑھتے ہیں ان کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔ تمہارے یار ہیں مراد لیتے تھے اپنے نفس نفیس کو۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو ان پیغمبروں کی میں نے امامت کی (بیت المقدس میں) پس نماز سے جب میں فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک خزانچی دوزخ کے ہیں انکو سلام کرو۔ تو میں نے انکی طرف دیکھا تو انہوں نے سلام کی ابتدار کی مجھ پر۔

فائدہ:۔ مکہ سے بیت المقدس تک ایک رات رسول خدا کا جانا قرآن سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا (پ ۱۵)

پاکی ہے اس ذات کے لیے جو لے گیا اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے طرف مسجد بیت المقدس کے تاکہ دکھائیں ہم اس کو اپنی نشانیاں (انتہیٰ) اور انبیار علیہم السلام کا جمع ہونا اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام ہو کر نماز پڑھانا یہ حالتِ بیداری کا واقعہ بیان فرمایا ہے

Marfat.com

ہے اگر خواب کا واقعہ ہوتا تو کفار قریش انکار نہ کرتے اور بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے۔

۲۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اُتِیْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ (ش عن انس) وھو صحیح۔ (کنز العمال جلد ششم ص۹۹)

حضرت انس سے حدیث صحیح ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب اسریٰ میں آیا میں موسیٰ علیہ السلام پر نزدیک تودہ سرخ رنگ کے اور وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے اپنی قبر میں۔

۳۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَعِیَ جِبْرِیْلُ لَا یَفُوْتُنِیْ وَلَا اَفُوْتُہٗ حَتّٰی انْتَھٰی بِیْ اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَانْتَھٰی الْبُرَاقُ اِلٰی مَوْقِفِہٖ الَّذِیْ کَانَ فِیْہِ وَکَانَ مَھْبَطُ الْاَنْبِیَاءِ وَرَاَیْتُ الْاَنْبِیَاءَ جُمِعُوْا اِلَیَّ فَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی

ابن عباس رضی اللہ عنہ شب اسریٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پر سوار ہو کر بیت المقدس کو جانے کا حال حدیث طویل میں بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نکلے میرے ساتھ جبریل علیہ السلام وہ مجھ سے علیحدہ نہیں ہوتے اور میں ان سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ پہنچے میرے ساتھ بیت المقدس تک اور پہنچا

Marfat.com

وَعِيْسٰى فَظَنَنْتُ
اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ
اَنْ يَّكُوْنَ
لَهُمْ اِمَامٌ
فَقَدَّمَنِيْ جِبْرِيْلُ
حَتّٰى صَلَّيْتُ بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَسَاَلْتُهُمْ
فَقَالُوْا بُعِثْنَا
لِلتَّوْحِيْدِ
(كنز العمال
جلد ششم ص ۹۹)

اپنے ٹھہرنے کی جگہ تک
جو اس مقام میں تھی وہ جگہ انبیاء
کے نازل ہونے کی تھی اور دیکھا میں
نے انبیاء کو جمع ہوئے میری طرف
اور دیکھا میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو
تو میں گمان کیا کہ ان کا امام ضرور ہوگا
تو آگے بڑھ کر جبریل نے مجھ کو امام بنایا
یہاں تک کہ نماز پڑھائی میں نے انکے
آگے ہو کر اور پوچھا میں نے
انبیاء سے (آپ لوگ کس واسطے
مبعوث ہوئے) تو کہا انہوں نے
توحید کے واسطے ہم لوگ بھیجے گئے
(کنز العمال جلد ۶ ص ۹۹)

۴۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا
يُتْرَكُوْنَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ
بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
وَلٰكِنَّ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ
اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى
يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ
(تاریخ، بیہقی فی حیاۃ الانبیاء)

حاکم نے تاریخ میں اور بیہقی
نے حیاۃ الانبیاء میں حضرت
انس سے روایت کی کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ انبیاء چالیس راتوں قبور میں
نہیں چھوڑے جاتے وہ اللہ تعالیٰ
کے سامنے نماز پڑھتے رہیں گے حتی کہ صور پھونکا
جائے گا

Marfat.com

عن انس)

کنز العمال جلد ۶ ص ۱۱۹)

۴۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَا مِنْ نَبِیٍّ یَمُوْتُ فَیُقِیْمُ فِیْ قَبْرِہٖ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا (ھب فی الضعفاء عن انس)

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۱۱)

بیہقی نے ضعفاء میں طبرانی نے اپنی مسند میں ابو نعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا نہیں ہے کوئی نبی کہ وفات پا کر رہا اپنی قبر میں مگر چالیس دن۔

۵۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وَ اَمَّا مُوْسٰی اٰدَمُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ اِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ یُلَبِّیْ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَۃٍ (حم عن ابن عباس)

کنز العمال جلد ۶ ص ۱۲۱)

حضرت ابن عباس سے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ پیچیدہ بال گندمی رنگ گویا میں دیکھ رہا ہوں ان کی طرف اترے جنگل میں تلبیہ کہتے سرخ رنگ اونٹ پر کہ مہار دیا ہوا ہے پوست خرما سے۔

۶۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی قَائِمًا یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ (حم م ن عن

شب اسریٰ میں گزرا میں موسیٰ پر کہ وہ کھڑے نماز پڑھتے رہے تھے اپنی قبر میں۔

Marfat.com

انس کنز العمال جلد ۶ (انتہی
صـ ۱۲۷)

۷۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ	ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
قَالَ سِرْنَا مَعَ	کہا کہ چلے ہم لوگ رسول اللہ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی	صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اللّٰہ علیہ وسلم	درمیان مکہ اور مدینہ کے پس گزرے
بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ	ہم ایک جنگل میں تو فرمایا آپ نے
فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ	یہ کونسا جنگل ہے صحابہ نے کہا
اَیُّ وَادٍ ھٰذَا فَقَالُوْا	یہ وادی الارزق ہے آپ نے
وَادِی الْاَزْرَقُ قَالَ	فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں موسیٰ
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی	کی طرف پس ذکر کیا آپ نے
فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِہٖ	رنگ اور بال موسیٰ کے کہ اپنی
وَ شَعْرِہٖ وَ اَصْبَعًا	دونوں انگلیاں رکھے ہوئے
اَصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ	اپنے دونوں کانوں میں ان
لَہٗ جُوَارٌ اِلَی اللّٰہِ	کی آواز بلند ہے اللہ کی طرف
بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِھٰذَا	لبیک کہتے ہیں ایسے حال میں
الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ	کہ گزرنے والے ہیں پھر چلے
سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا	ہم یہاں تک کہ آئے ہم ایک
عَلٰی ثَنِیَّۃٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ	پہاڑ پر تو فرمایا آپ نے یہ کون
ھٰذِہٖ قَالُوْا ھَرْشَا اَوْلِفْتَ	پہاڑ ہے صحابہ نے کہا یہ ہرشا

Marfat.com

فَقَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ
اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ
حَمْرَاءَ عَلَيْهِ
جُبَّةٌ صُوْفٍ خِطَامُ
نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا
بِهٰذَا الْوَادِىْ
مُلَبِّيًا۔
(رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب
الفتن باب بدء الخلق
(ذکر الانبیاء)

یا لفت کہا۔ تو فرمایا آپ نے فرمایا دیکھ رہا ہوں میں
گویا میں حضرت یونس کی طرف
سرخ اونٹنی پر سوار ان پر
پشمینہ کا جبہ ہے۔ مہار اُن
کے اونٹ کی پوست خرما
کی ہے۔ لبیک کہتے ہوتے
اس جنگل میں گزرتے ہیں۔
(روایت کیا اس حدیث کو مسلم
نے) مشکوٰۃ کتاب الفتن باب
بدء الخلق و ذکر الانبیاء)

۸۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى
يُوْنُسَ بْنَ مَتّٰى عَلَيْهِ
عَبَاءَتَانِ قَطَوَانِيَّتَانِ
يُلَبِّىْ تُجِيْبُهُ الْجِبَالُ
وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ
لَهٗ لَبَّيْكَ يَا يُوْنُسُ
هٰذَا اَنَا مَعَكَ
(قط فی الافراد عن ابن
عباس)۔
(کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۳۰)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
ہے کہ فرمایا حضرت علیہ السلام
نے گویا میں دیکھ رہا ہوں یونس
بن متّٰی کی طرف ان پر دو سفید
عبا ہیں۔ لبیک کہتے ہیں۔ انکا
جواب پہاڑ دیتے ہیں اور
اللہ عزوجل پس انکو اللہ کہتا ہے
میں موجود ہوں اے یونس میں
تیرے ساتھ ہوں (کنز العمال
جلد ششم صـ ۱۳۰)

Marfat.com

فائدہ:۔ احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ انبیاء کرام زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ لبیک کہتے ہیں۔ حج کرتے ہیں لیکن مخلوق کی نظر سے مثل فرشتوں کے پوشیدہ ہیں جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الحاوی للفتاوی و دیگر محدثین نے اپنی تصانیف میں تصریح فرمائی ہے۔

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو ۵۔ کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

۵۔ شرح ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں جو اس کے اچھے بُرے عمل کو لکھتے رہتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں تھانے والے بھی جرم کرنے والوں کے کاموں کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ شعر میں کہا گیا ہے کہ اے میرے آقا میں مجرم اور گنہگار ہوں مجھے اپنے ساتھ رکھئے کیونکہ راستہ میں پولیس والے ہیں کہیں مجرم شناخت کر کے گرفتار نہ کر لیں۔ آپکے ہمراہ رہونگا تو کسی پولیس والے اور کسی فرشتے کی یہ ہمت نہ ہو گی کہ مجھے گنہگار سمجھ کر پکڑ لیں۔

اہل محبّت کا مرتبہ اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ یہ عقیدہ سمجھا رہے ہیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی پکی محبت ہو تو وہ آقا کریم ہیں اپنے غلاموں کو خوب سمجھا لیتے ہیں۔

شاہ غلام علی دہلوی حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ علیہ کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عشق تھا۔

Marfat.com

کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی بے تاب ہو جاتے تھے

ایک مرتبہ آتش دوزخ کے خوف کا مجھ پر سخت غلبہ ہوا۔ خواب میں دیکھا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے دوزخ میں نہیں جائیگا۔

سچی عقیدت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام سے سچی اور پکی دنیا میں کام دیتی ہے اور قبر اور حشر میں بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دھوبی کا قصہ مشہور ہے۔ شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ کے حوالہ سے مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ قبر میں نکیرین کو اتنا کہنے سے اسکی نجات ہوگئی کہ وہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی ہے

(الافاضات الیومیہ)

روح البیان میں ہے کہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ کا خادم صرف اتنا کہنے سے نجات پاگیا کہ وہ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی قبا اٹھانے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔

میدان حشر میں تو اور زیادہ فضل ہوگا۔ کہ صرف وضو کے پانی دینے کی یاد دہانی پر مجرم کو معافی ملے گی جیسا کہ باب الشفاعۃ میں تفصیل سے احادیث نقل کی گئی ہیں بلکہ جب اکثر لوگ بہشت میں چلے جائیں گے تو بہت سے لوگ اب بھی جہنم میں ہونگے تو اللہ تعالےٰ ان سے پوچھے گا کہ میرے کسی بندے سے تیرا تعارف بھی ہے یا نہ۔ جب کوئی مجرم کسی محبوب خدا کا نام بتائے گا تو اسے بھی نجات مل جائیگی۔ یہ تو غلاموں اور عام امتیوں کے متعلق ہے۔ لیکن جسے خود سرکار صلے اللہ علیہ وسلم کا سہارا مل جائے پھر اسکی نجات کا کیا کہنا۔

Marfat.com

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
۶۔ ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

۶۔ شرح اے حرم شریف کی زمین پر چلنے والے اس مقدس زمین پر قدم رکھنا بے ادبی ہے یہ تو وہ زمین ہے کہ جس پر چلنے والے کو سر کے بل چلنا چاہیئے یعنی انتہائے کمال ادب ملحوظ رکھا جائے۔

آداب مدینہ تفصیل آداب اگلے شعر میں عرض کرونگا۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنے اسلاف صالحین کے عملی ادب کی ترجمانی فرما رہے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں کئی روز قیام کے دوران پیشاب و پاخانہ نہ کیا فرمایا کہ میں اس مقدس زمین کو نجاست آلود کر دوں جس پر آقائے کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگے۔

فائدہ:۔ یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کہ اتنا عرصہ امام مالک رضی اللہ عنہ حرم سے باہر دور (بارہ میل) قضائے حاجت کے لیے تشریف لیجاتے اور حرم سے باہر جاتے تو آہستہ قدم رکھتے فراغت پاکر دوڑ کر حرم میں داخل ہوتے معلوم کرنے پر فرمایا کہ قضائے حاجت کے لیے موت آئے تو حرم کی حدود میں اور فراغت پاکر جلد لوٹتا ہوں کہ کہیں موت حرم کے باہر نہ آجائے۔

Marfat.com

چل اٹھ جبہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جُود اے میرے مستانے والے

حل لغات جبہ (عربی) فرسا۔ فارسی۔ دونوں ملکر فاعل ترکیبی ہیں۔ جبہ پیشانی۔ ماتھا۔ فرسا از فرسودن۔ گھسنا۔ رگڑنا۔

شرح اے میرے مستانے دیکھ ساقی کے جود و کرم کا دروازہ کھلا ہوا ہے اٹھ اور اس دروازے پر جاکر اپنی پیشانی رگڑ۔

یہ دونوں اشعار بارگاہ نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے گنبد خضرا پر حاضری کے ادب اور حاضری کی ترغیب کے لیے ہیں فقیر چند آداب بقلم امام احمد رضا رحمہ اللہ عرض کرتا ہے۔

آدابِ حاضری بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

زیارت اقدس قریب بواجب ہے بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں۔ راہ میں خطرہ ہے۔ وہاں بیماری ہے خبردار کسی کی نہ سنو اور ہرگز محرومی کا داغ لیکر نہ پلٹو۔ جان ایک دن جانی ضرور ہے اس سے کیا بہتر کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو انکا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ میں بآرام لیجاتے ہیں۔ کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔ والحمد للہ۔

۲۔ حاضری میں خاص زیارت اقدس کی نیت کرو یہاں تک امام بن الہمام

Marfat.com

فرماتے ہیں اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔

۳- راستہ بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔

۴- جب حرم مدینہ نظر آئے بہتر کہ پیادہ ہو لو۔ روتے سر جھکاتے، آنکھیں نیچی کیے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ

جائے سر است اینکہ تو پامی نہی
پائے نہ بینی کہ کجا می نہی
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

۵- جب قبہ انور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرو۔

۶- جب شہر اقدس تک پہنچو جلال و جمال محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاؤ

۷- حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات جنکا لگا دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو۔ انکے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے۔

۸- اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو۔ رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگدلی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف التجا کرو۔

۹- جب در مسجد پر حاضر ہو صلاۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

Marfat.com

۱۰۔ اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے، آنکھوں کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو۔ مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

۱۱۔ اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

۱۲۔ ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

۱۳۔ یقین جانو کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ انکی اور تمام انبیاء علیہم السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمتہ اللہ تعالٰے علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَ مَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَ عَزَائِمِهِمْ وَ خَوَاطِرِهِمْ وَ ذَالِكَ عِنْدَهٗ جَلِيٌّ لَا خَفَآءَ بِهٖ۔

(مدخل صہ ۲۱۵ ج ۱۔ مطبوع مصر)

ترجمہ:۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور انکی نیتوں، ان کے ارادوں انکے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ امام رحمتہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام

Marfat.com

منسلک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِكَ وَ قِیَامِكَ اَیْ بِجَمِیْعِ اَفْعَالِكَ وَ اَحْوَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ۔

بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

(شرح المواہب زرقانی ص ۳۴۸)

۱۴۔ اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر غلبۂ شوق اجازت دے اور اس وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد وشکرانۂ حاضری دربار اقدس "قل یا" اور "قل" سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب نبی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اسکے نزدیک ادا کرو پھر سجدۂ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول نصیب کر۔ آمین

۱۵۔ اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے عفو وکرم کی امید رکھتے حضور والا کی بائیں یعنی مشرق کی طرف مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مزار انور میں رو بقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لیے دونوں جہان میں

Marfat.com

کافی ہے۔ والحمد للہ

۱۶۔ اب کمالِ ادب وہیبت وخوف۔۔ وامید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کی کیل کے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے۔ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ لباب وشرح لباب واختیار۔ شرح مختار۔ فتاوائے عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ یقف کما فی الصلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے یہ عالمگیری ومختار کی ہے اور لباب میں فرمایا واضعًا یمینہٗ علٰی شمالہٖ دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھڑا ہو۔

۱۷۔ خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا۔ اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی۔ ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی۔ اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ والحمد للہ۔

۱۸۔ الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب اور عظیم الشان صلے اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے نہایت ادب ووقار کے ساتھ باآواز حزیں وصورت درد آگیں ودل شرمناک وجگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند وسخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں، نہ نہایت نرم ولپست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں۔ جیسا کہ ابھی تصریحاتِ ائمہ سے گزرا۔

Marfat.com

مجرا اور تسلیم بجالا ؤ اور عرض کرو۔

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَ بَرَکَاتُہٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی
اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَ اُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط۔

۱۹۔ جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ، پیر، مرشد استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو بار بار عرض کرو۔

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

۲۰۔ پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجا لاؤ۔ شرعًا اسکا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ انکو دونوں جہان میں جزا بخشے۔ آمین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی
اٰلِکَ وَ ذُرِّیَّتِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَ لَحْظَۃٍ عَدَدَ
کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ مِنْ عُبَیْدِکَ اَحْمَدْ
رَضَا بْنِ نَقِیْ عَلِی یَسْأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ لَہٗ
وَ لِلْمُسْلِمِیْنَ

Marfat.com

۲۱۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

۲۲۔ پھر اتنا ہی ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۲۳۔ پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ ط اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلَيْكُمَا وَ بَارَكَ
وَسَلَّمَ۔

۲۴۔ یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں۔ دعا میں کوشش کرو۔ دعائے جامع کرو درود پر قناعت بہتر ہے۔

۲۵۔ پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگو۔

Marfat.com

۲۶- پھر روضۂ جنت میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرۂ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا، اگر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔

۲۷- یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

۲۸- جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جائے دو ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہو۔ نماز، تلاوت و درود میں وقت گزارو دنیا کی بات کسی مسجد میں نہیں چاہیئے نہ کہ یہاں۔

۲۹- ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے اعتکاف کی نیت کرلو۔ یہاں تمہاری یاد دہانی ہی کو دروازے سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا۔

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

۳۰- مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

۳۱- یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔

۳۲- قرآن مجید کا حکم ہے کم از کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کرلو۔

۳۳- روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا، تو ادب کے ساتھ اسکی کثرت کرو۔ اور درود سلام عرض کرو۔

۳۴- پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر رہو۔

۳۵- شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ

Marfat.com

دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کرو۔ بغیر اسکے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔

۳۶۔ ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اسکے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

۳۷۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے۔

۳۸۔ روضۂ انور کا نہ طواف کرو۔ نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے۔

۳۹۔ بقیع، احد، قبا کی زیارت سنت ہے۔ مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہٗ جب حضور ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ زیارت کا خیال آیا، پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ ؎

سر ایں جا سجدہ ایں جا بندگی اینجا قرار ایں جا

۴۰۔ وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو۔ اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا آمین یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

Marfat.com

وَ صلی اللّٰہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وصحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العٰلمین

تراکھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
۸۔ ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

حل لغات غرانا۔ بضم الغین۔ مثلاً غصّے کی آواز نکالنا۔ دھاڑنا۔ چنگھاڑنا الجھنا۔

۸۔ شرح مثل مشہور ہے کہ جس کا کھائیں اسی پر غرائیں۔ احسان فراموش اور نمک حرام لوگوں کے لیے یہ کہاوت بولی جاتی ہے اسی مطلب کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ منکر عجیب کھانے اور غرّانے والے ہیں یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی کی عطا کی ہوئی نعمت کھاتے ہیں اور آپ ہی کے غلاموں سے لڑتے اور جھگڑتے ہیں۔ مثلاً اب نجدیوں کو دیکھ لیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے امیر ترین بنا دیئے گئے۔ دنیا کی ریل پیل ہے۔ کالا سونا پانی کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا ہے لیکن حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب وتعظیم کرنے والوں پر کوڑے برسائے جاتے ہیں اور بے ادبی وگستاخی کرنے والوں پر ریال نچھاور کیے جاتے ہیں دنیاء دولت کا حصول نجدیوں کی ہنرمندی سے نہیں آقائے کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے لطف وکرم کا صدقہ ہے اب ان

Marfat.com

کی دنیوی حیثیت کا یہ حال ہے کہ دوسرے ممالک کے لوگ انکے زرخرید غلاموں کی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ انکی نزاکت کا حال بھی کسی سے مخفی نہیں بلکہ آج کل وہاں کے بدوؤں کی نزاکتیں بھی ہنسی خیز ہیں۔

ایک بدّو کا واقعہ

۱۴۰۷ھ میں فقیر عمرہ زیارت گنبد خضرا کے لیے حاضر ہوا فقیر کے ایک مصاحب نے سنایا کہ ایک بدو دیہات کے رہنے والے نے فون لگوانے کی اس لیے درخواست دی ہے کہ بھیڑ بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر کو فون پر جلد سے جلد بلا سکوں۔

ہندی وہابی

یہی حال ہر علاقہ بالخصوص ہندی وہابی کا ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے دنیا میں جی رہا ہے۔ بلکہ ہر شے کھا پی رہا ہے لیکن اسے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات متعلقہ امور شرک و بدعت نظر آئیں گے اگرچہ خود بقول خود ہزاروں شرکیہ و بدعت کے امور کا مرتکب ہوتا ہوگا۔

لطیفہ

ایک صاحب جو ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کے مخالف تھے جس میں یا اللہ یا محمد لکھا ہو۔ ایک ایسی بس میں سفر کر رہے تھے جس کے اندر سامنے کے حصے پر نمایاں حروف میں لکھا تھا۔

یا اللہ ـــــــــــ یا محمد

انکے ایک واقف کار نے ان سے کہا کہ جناب! آپ کو تو ایسی بس میں بھی سفر نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جس میں یا اللہ یا محمد لکھا ہوا ہے وہ صاحب جواب دیتے کھسیانے سے ہو کر خاموش رہ گئے۔

Marfat.com

رہے گا یوں ہی انکا چرچا رہے گا

۹۔ پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

۹۔ شرح حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن حسد کی آگ میں جل جل کر خاک ہوتے رہیں مگر ان کا ذکرِ خیر اور چرچا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ یوں ہی رہے گا۔

چرچہ محمدؐ کا صلے اللہ علیہ وسلم تجربہ کر لیں ہر عبادت میں کمی کوتاہی ہوتی چلی آرہی ہے لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر میں روز بروز ترقی ہوتی چلی آرہی ہے اگرچہ شرک و بدعت کے فتوے بھی زوروں پر ہیں لیکن ذکر رسول صلے اللہ علیہ وسلم مختلف طور طریق سے نئی آن اور نئی شان سے بڑھ رہا ہے۔ دور بدلتے ہیں تو اللہ بھی اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بدلتے ہوئے ادوار میں اسی طریق کے بندے پیدا فرماتا ہے مثلاً ہر ملک اور ہر علاقہ میں شعراء اور مدح خوانانِ رسول اپنی اپنی زبانوں میں اشعار بناتے بھی ہیں اور خوش الحانی سے گاتے بھی ہیں جن سے عوام کے قلوب میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار رہتا ہے۔

فقیر اویسی غفرلہٗ

مدینہ طیبہ کے شہر سے باہر ایک میل دور سڑک کے کنارے کھڑا تھا ایک گروہ کو گنبد خضراء کی جانب چلتا دیکھا قریب ہو کر سنا تو اپنی خصوصی طرز میں قصیدہ

Marfat.com

بردہ شریف کے اشعار پڑھتے ہوئے زیارت مزار شریف کی طرف بڑھ رہے ہیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ وہاں میلاد شریف کی محفل کے انعقاد کی طرح قصیدہ بردہ اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی ممانعت ہے۔

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کی جامع تقریر

نہیں ہمارے حضور شافع یوم النشور علیہ السلام کے اسم گرامی کا ہر ہر ذرہ میں اپنے رب کے اسم پاک کے ساتھ لکھا ہوا ہے جسکو کشف حاصل ہے وہ دیکھ لیتا ہے آنکھوں سے اسکا ہر وقت مشاہدہ کرتا ہے مگر چونکہ یہ بیچارہ اسکا اہل نہیں اس لیے اس سے یہ راز مخفی ہے اس کی دلیل قرآن حکیم کی آیت ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب علیہ السلام کو فرماتا ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اے حبیب کریم ہم نے آپکے ذکر پاک کو بلند کیا۔ یعنی ہم نے ہر شے میں ملک وفلک زمین وآسمان عرش و فرش حجر و شجر کی ہر شے کے اندر آپکے ذکر کو رکھا ہاں اکثر لوگ اسکے مشاہدہ سے بے خبر ہیں کما قال تعالیٰ "وان من شئ الا یسبح بحمدہ ولٰکِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ"۔ کوئی شے ایسی نہیں جو اللہ تعالےٰ کی تسبیح اسکی حمد کے ساتھ بجا نہ لائے لیکن تم لوگ ان کی تسبیح سے بے خبر ہو (شرح شفا ملا علی قاری ص۲۳۸ ج۲)

اصل عبارت پڑھیے۔ وَالَّذِیْ يَخْطُرُ بِالْبَالِ اَلْفَاتِسُ وَاللّٰهِ اَعْلَمُ بِالظَّوَاهِرِ وَالسَّرَائِرِ اَنَّ هٰذَا كُلَّهَا كُشُوْفَاتٍ لِاَهْلِهَا لَا يَرَاهَا مَنْ لَمْ يَسْتَاهِلْهَا وَرُبَمَا يُقَالُ اَنَّ اِسْمَهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اَیْ جَعَلْنَا ذِكْرَنَا مَعَكَ فِی

Marfat.com

فِی کُلِّ شَیْئٍ مَلَکٍ وَ فَلَکٍ رَبَّنَا وَ سَمَاءٍ فَرْشٍ وَ عَرْشٍ وَ حَجَرٍ وَ مَدَرٍ وَ شَجَرٍ وَ ثَمَرٍ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ الْخَلْقِ لَا یُبْصِرُوْنَ تَصْوِیْرَهُمْ وَ لَنَظِیْرِهِمْ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَ اِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۔

(شرح شفا للملا علی صـ ۲۲۸ ج ۲ ترجمہ اوپر لکھا گیا ہے۔)

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

شرح اے میرے گھبرانے والے کیوں گھبراتا ہے ذرا تو صبر کر تیری شفاعت کا وقت بھی اب آنے ہی والا ہے۔

اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کو تسلی دی ہے گویا میدان حشر میں ہم سب کھڑے ہیں اور پریشانی کا عالم یہ ہے کہ ہر طرف سے نفسی نفسی کی پکار سنائی دیتی ہے اس حال کو دیکھ کر فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے سب کو سمجھا رہے ہیں گھبراؤ نہیں ابھی وہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تمام گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔

Marfat.com

شفاعت کا انکار اور اقرار

سب کو معلوم ہے کہ شفاعت کا انکار خوارج و معتزلہ کے بعد نجدی، وہابی اور اسکے ہمنوا فرقوں نے کیا۔ لیکن الحمد للہ اہلسنت شفاعت کے مسئلہ میں متفق ہیں ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

وَقَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْوَصِيَّةِ وَشَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ صَاحِبَ كَبِيْرَةٍ انْتَهٰى اَنَّ الشَّفَاعَةَ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى جَمِيْعِ الْاُمَمِ كَاشِفُ الْغُمَّةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ لَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنْوَاعًا مِنَ الشَّفَاعَةِ لَيْسَ هٰذَا مَقَامُ بَسْطِهَا وَفِيْ

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الوصیتہ میں فرمایا کہ حضرت سرور کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت ہر اس شخص کے لیے حق ثابت ہے جو اہل جنت میں سے ہو اگرچہ صاحب کبیرہ ہو اس سے ظاہر ہے کہ یہ شفاعت اس امت کے اہل کبائر کے ساتھ خاص نہیں کیونکہ حضرت تمام امتوں کے لیے دشواریوں کے حل فرمانے والے اور نبی رحمت ہیں اور یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کی شفاعت کئی قسم کی ہے یہ مقام اس کی تفصیل کا نہیں اور عقائد نسفیہ میں ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

اَلْعَقَائِدِ النَّسَفِيَّةِ وَ	تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے
الشَّفَاعَةُ ثَابِتَةٌ لِلرَّسُوْلِ	اور نیک لوگوں کے
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	لیے اہلِ کبائر کے حق
وَالْاَخْیَارِ فِیْ حَقِّ اَھْلِ الْکَبَائِرِ	میں شفاعت کرنا مشہور
بِالْمُسْتَفِیْضِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَ	احادیث سے ثابت ہے
فِی الْمَسْئَلَةِ خِلَافُ	اور اس مسئلہ میں معتزلہ
الْمُعْتَزِلَةِ اِلَّا فِیْ نَوْعِ	کا خلاف سوائے اس
الشَّفَاعَةِ لِرَفْعِ	شفاعت کے جو رفع
الدَّرَجَةِ۔	درجہ کے لیے ہو۔

(شرح فقہ اکبر صـ۱۱۲ للملا علی قاری رحمہ اللہ)

اہلسنت خوش قسمت

اگرچہ ہم عوام کشف نہ سہی لیکن اللہ تعا
ہمارے سے وہ کام لے رہا ہے جو ا
نے اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے رفع ذکر کا کام اپنے ذمہ لگایا۔ تمام دنیا کا کونہ کونہ چھان ماریئے بڑے لمبے چوڑے دین کے دعویٰ کرنے والے دین کے بڑے امور سرانجام دینے میں رات دن منہمک نظر آئیں گے لیکن انکی زبان وقلم سے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اظہارِ کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بٹے ہونگے اور ادھر یہ حال ہے کہ سُنی کا کوئی گھر اور فرد ایسا نہ ہوگا جس کی زبان اور قلم عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے موتی نہ بکھیرے بلکہ اس خوش قسمت کا حال یہ ہے کہ جب تک اسکی زبان پر ذکر رسول صلے اللہ علیہ وسلم جاری نہ ہو اور اسکے کان میں ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ گونجے اسے چین نہیں آتا۔

Marfat.com

لطیفہ عام سُنی کسی ایسی مسجد میں چلا جاتے جہاں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ سنے تو وہ فوراً اس مسجد سے بھاگ نکلتا ہے یا کم از کم بے چین ضرور ہو جاتا ہے اور پھر وہ اپنے ہمجولیوں سے اظہار افسوس کے طور کہتا ہے کہ آج میں منحوس قوم میں پھنس گیا یہ ایک فطرتی امر ہے نہ کسی کے پڑھانے سے آتا ہے نہ کسی کے سمجھانے سے۔

> رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
>
> کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

حل لغات چندرانا (ہندی) جھٹلانا۔ تجاہل عارفانہ کرنا۔

شرح اے رضاؔ نفس تمہارے ساتھ لگا ہوا ہے اور وہ تمہارا دشمن ہے دیکھو کہیں اسکے قریب میں نہ آجانا کیونکہ تم نے بہکانے اور پھسلانے والے دیکھے ہی نہیں ہیں۔

نفس دشمن نفس کی دشمنی کے متعلق قرآنِ پاک میں متعدد مقامات پہ انتباہ ہے اور احادیث مبارک میں بے شمار مضامین موجود ہیں اور نفس شیطان کے پھسلنے ہوئے بھی بلشمار ہیں چند نمونے فقیر بھی عرض کر دے تاکہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کی نصیحت وزنی محسوس ہو۔

برصیصیا:۔ اس کا مفصل قصّہ پہلے گزرا ہے یہاں ایک دوسری روایت مطابق

Marfat.com

ہے عرض ہے کہ زہرۃ الریاض میں ہے کہ برصیصا کو دو سو بیس سال کی عبادت کرنے کے باوجود گمراہ کر ڈالا حالانکہ اسی مدت میں اس نے لمحہ بھر (آنکھ جھپکنے کی مقدار) بھی کبھی اللہ تعالیٰ کی بے فرمانی نہ کی تھی۔ اسکے ساتھ ہزار ایسے ملامذہ شاگرد مرید تھے جو اسکی برکت سے ہوا پر اڑتے تھے اور عبادت میں ایسا بے مثال تھا کہ ملائکہ اسکی عبادت پر تعجب کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں اس سے تعجب کیوں میں اسے جانتا ہوں تم نہیں جانتے میرے علم میں ہے کہ یہ عنقریب کفر کرکے ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیگا یہ گفتگو ابلیس نے سن لی اور یقین کر لیا کہ اسکی ہلاکت اسکے ہاتھوں ہوگی اسی لیے اسکے گرجا میں آیا اور صورت عابد کی اختیار کی اور ٹاٹ پہن کر برصیصا کو پکار کر کہا کون ہے تو اور کیا چاہتا ہے کہا میں عابد ہوں۔ عبادت الٰہی میں تیری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ برصیصا نے کہا اللہ تعالیٰ جس سے عبادت لینا چاہے کسی دوسرے کی مدد کا کیا معنیٰ۔ ابلیس نے یہ کہہ کر تین دن مسلسل عبادت میں مشغول رہا نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ برصیصا نے کہا تو عجیب عابد ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے نہ آرام کرتا ہے میں تو کھاتا پیتا سوتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دو سو بیس برس سے عبادت کر رہا ہوں۔ میرا یہی معمول ہے (تو میری عبادت کا کیا حال ہوگا) ابلیس نے کہا دراصل بات یوں ہے کہ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے جب یاد آتا ہے تو مجھ سے کھانا پینا سونا دوبھر ہو جاتا ہے۔ برصیصا نے کہا تو مجھے بھی کوئی حیلہ بتایئے تاکہ میں بھی تیرے جیسا مشغول بخدا ہو جاؤں کہ نہ کھاؤں نہ پیوں نہ نیند کروں۔ ابلیس نے کہا کہ کوئی گناہ کر لے اسکے بعد توبہ کر لے وہ رحیم بخش دیگا اسکے بعد تجھے طاعت کی خوب حلاوت پائیگا۔ برصیصا نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی سال کی عبادت کرکے اب گناہ کروں اس سے مجھے شرم آتی ہے ابلیس نے کہا انسان گناہ کرنے کے بعد بھی

Marfat.com

معذرت کر سکتا ہے۔ برصیصا تو پھر کون سا گناہ کروں۔ ابلیس نے کہا زنا۔ کہا یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ ابلیس نے کہا تو پھر کسی اہل ایمان کو قتل کر دے کہا یہ بھی مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ ابلیس نے کہا ایسا نشہ پی جو تجھے بیہوش کر ڈالے کہا ہاں یہ آسان ہے کہا تو شراب لاؤں۔ کہاں سے ابلیس نے کہا فلاں بستی میں عام ملتی ہے وہاں چلا جا۔ برصیصا چل پڑا بستی میں پہنچا وہاں ایک حسین وجمیل عورت شراب بیچتی تھی۔ اس سے شراب لیکر پی۔ نشہ میں غرق ہو کر زنا بھی اسی عورت سے کیا اس عورت کا شوہر آیا تو اسے برصیصا نے قتل کر دیا۔ ابلیس نے انسانی بھیس بدل کر بادشاہ کو واقعہ سنایا بادشاہ نے برصیصا کو گرفتار کر کے اسّی کوڑے مارے شراب نوشی کی سزا میں اور زنا کی سزا میں سو کوڑے مارے اسکو سولی چڑھانے کا حکم دیا تاکہ قتل کا بدلہ ہو۔ جب سولی چڑھایا جا رہا تھا تو ابلیس اسی پہلی صورت میں اسکے پاس آیا اور کہا کیا حال ہے سن لے جو بھی میرے دوست کی طاعت کریگا اسکا یہی حشر ہو گا۔ ابلیس نے کہا میں نے تیرے گمراہ کرنے میں ایک سو بیس سال لگا دیئے تو اب میرے قابو میں آیا ہے اب بھی چاہوں تو تجھے سولی سے بچا سکتا ہوں۔ برصیصا نے کہا تو پھر دیر کیا ہے کہا تو مجھے ایک بار سجدہ کر لے تیری جان کی رہائی ہو جائے گی۔ کہا لکڑی پر کیسے کہا صرف اشارہ کافی ہے برصیصا نے ابلیس کو سجدہ کیا تو وہ کافر ہو گیا۔

کرسف زاہد

صاحب روح البیان رحمہ اللہ نے ایک کرسف زاہد کا قصہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عورت پر عاشق ہو گیا۔ باوجودیکہ عابد زاہد اور صائم الدہر تھا لیکن عورت کے عشق میں کافر ہو گیا۔ لیکن بعد کو توبہ کی تو ایمان بچا لیا۔ ورنہ نفس وشیطان نے تو پھسلا ڈالا تھا۔ (روح البیان)

اسی کرسف کی طرف اشارہ ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور

Marfat.com

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی واقعہ پر بی بی زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا اَلنِّسَاءُ نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّیْن وَ هُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ وَ صَوَاحِبُ كُرْسُفَ

(پ ۲۸ الحشر ع ۳)

عورتیں ناقصات العقل والدین ہوتی ہیں اور وہ صواحب یوسف وصواحب کرسف کی طرح ہیں۔

فائدہ :۔ اس سے عمومی حیثیت مراد ہیں ورنہ بہت سی خواتین کو اللہ نے عقل ودین اور تقویٰ وپرہیزگاری سے ایسا نوازا اور نواز تاہے کہ مرد دیکھتے رہ گئے اور دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ واقعہ برصیصا کی طرح بلعم باعور اگر بھی ہے کہ وہ بھی ان چند رانے والوں میں سے تھا۔

Marfat.com

نعت ۶۲

آنکھیں رو رو کے سو جانے والے
۱۔ جانے والے نہیں آنے والے

حل لغت سو جانے والے اسم فاعل از سو جانا۔ خون کی حرکت بند ہو کر سن ہو جانا۔

شرح اے رو رو کے آنکھیں سو جانے والو جو الوداع ہو کر چلے گئے اب وہ واپس نہیں آئیں گے اسی لیے تم نے بھی اسی ملک کو چھوڑ کر چلے جانا ہے اسی لیے اس دار دنیا سے دل نہ لگاؤ بلکہ آخرت کی فکر کرو۔

کوئی دل میں یہ سرا او جڑ ہے
۲۔ ارے او چھاؤنی چھانے والے

Marfat.com

حل لغات

سرا۔ کنارہ۔ اخیر۔ ابتدار۔ اوجڑ۔ بے آباد۔ ویران / مکان۔ خانہ۔ گھر۔ مسافر خانہ یہی مراد ہے۔ چھاؤنی چھاؤں کرنے کی چیز۔ چھپر۔ چھانے والے اسم فاعل از چھانا پاٹنا پھونس یا کھپرے سے ڈھکنا۔ غالب ہونا۔ گھرنا۔

تشریح

ایک دن ہو گا کہ یہ دنیا ویران ہو گی ارے بڑے بڑے محلات تیار کرنے والے سوچ لو کہ اس ویرانے کو آباد کرنے کا کیا معنیٰ۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ دنیا کی فنائیت کی تصریح فرمائی ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی بے شمار مضامین میں اسکی تباہی و بربادی میں موجود ہیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

كُنْ فِي الدُّنيا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ۔ دنیا میں ایسے ہو گویا تو مسافر ہے یا رہگذر۔ (مسافر)

ممالک دنیا کی تباہی

مفسرین نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ کو حبشی اور مدینہ طیبہ کو بھوک اور بصرہ کو غرقاب اور ایلہ کو عراق اور جزیرہ کو جبل اور شام کو روم اور فارس کو زلزلے، اور اصفہان کو دجال اور نہاوند کو پہاڑ اور مصر کو دریائے نیل کا انقطاع اور اسکندریہ کو بربر اور اندلس کو روم اور خراسان کو گھوڑوں کے کھر اور ری کو دیلم، اور ویلن کو ارمن اور ارمن کو خزر اور خزر کو ترک اور ترک کو آسمانی کڑک اور سندھ کو ہند اور ہند کو سدّ سکندری کے مکین اور انہیں یاجوج ماجوج تباہ و برباد کریں گے۔

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ جزیرہ تباہی سے امن میں رہے گا یہاں تک کہ ارمینیہ تباہ ہو گا۔ اور ارمینیہ امن میں ہو گا یہاں تک کہ مصر تباہ ہو گا اور مصر امن میں رہے گا یہاں تک کہ کوفہ تباہ ہو جائیگا اور کوفہ ایک بہت بڑی

Marfat.com

خونریز جنگ سے تباہ ہوگا اور جب خونریز جنگ ہوگی تو قسطنطنیہ بنی ہاشم کے ایک فرد کے ہاتھوں تباہ ہوگا۔ (روح البیان پ ۱۵)

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
۳۔
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

۳۔ شرح وطن سے دور دیسے بھی جدائی وطن سے غم اور ملال سے پریشان حال ہوتے ہیں پھر انہیں دیس کی گانے سنانے والے کیوں سناتے ہیں۔ گویا انکے زخموں پر بجائے مرہم پٹی کے نمک چھڑکتے ہیں۔

وطن کی تحقیق حدیث شریف میں حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وطن کی محبت ایمان میں سے ہے یعنی ایمان کی علامت ہے اس سے یہ دنیوی وطن بھی طبعی طور مراد ہو سکتا ہے لیکن حقیقی وطن وہ عالم بالا ہے۔ جہاں سے روح آئی۔ صاحب روح البیان آیۃ الروح کے تحت لکھتے ہیں کہ ارواح کو اجساد سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔ اس تخلیق کے بعد جہاں روح کی بود و باش رہی وہی اسکا اصلی وطن ہے اور اسی کی محبت علامت ایمان ہے اسی وطن سے جدائی مراد ہے اسکی یاد میں اہل دل ہر وقت بسر کرتے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ ارے بدفال بُری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سُنانے والے

حل لغات ارے حرفِ ندا۔ دیس۔ وطن۔ ملک جائے پیدائش۔ جنگلا ایک راگ کا نام۔ کٹھڑا۔

شرح ارے فلاں۔ بدفال بری ہوتی ہے اے دیس کا راگ سنانے والے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ مدینہ پاک میں ہیں تو شاید کسی نے وطن کی باتیں بیان شروع کر دی ہونگی آپ نے مدینہ پاک سے جدائی کے خطرہ سے اسے ایسی باتوں سے روکا کہ کہیں وطن کی باتیں مدینہ پاک سے جدائی کی بدفال نہ بن جائیں۔ اسی لیے وطن کا راگ الاپنے والے ان باتوں سے خاموش ہو جا ہمارے لیے مدینہ پاک کی فضاؤں سے محرومی کا سبب نہ بن۔

۵۔ سن لیں اعداء میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

Marfat.com

حل لغات بگڑنے (مصدر بگڑنا) خراب ہونا۔ نکما ہونا۔ خفا ہونا یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے

۵۔ شرح اعدار (دشمن سن لیں کہ میں تمہاری ستمکاریوں سے خراب وتباہ ہونے کا نہیں اس لیے کہ میرے وارث و والی، گنبد خضرا کے والی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ موجود ہیں وہ میری بگڑی بناتے بلکہ بگڑنے ہی نہیں دیتے بلکہ الٹا میرے اعدار کو تباہ وبرباد فرماتے ہیں۔

عقیدہ کی پختگی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اس شعر میں یہ سمجھایا ہے کہ عقیدہ وعقیدت پر اتنا پختگی ومضبوطی ہو کہ اعدائے دین کو چیلنج کرنے میں باک نہ ہو اسی لیے فقیر اپنے عزیزوں سے کہا کرتا ہے کہ تم اپنے وجود میں تو شک کر سکتے ہو لیکن عقیدہ وعقیدت میں خس برابر بھی شک نہ ہو۔ ورنہ مارے جاؤ گے یعنی عقیدہ وعقیدت اتنی پختگی اور مضبوطی ہو تو اپنے امور میں انجام بخیر میں ذرہ بھر بھی شک نہ ہو جیسے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ کے حالات پڑھنے والے جانتے ہیں کہ آپ احادیث مبارکہ کے ارشادات پر پختگی عقیدہ وعقیدت کا نہ صرف اظہار فرماتے بلکہ عملی طور مشاہدہ کرا دیتے مثلاً مولانا محمد اطہر نعیمی فرماتے ہیں کہ۔ والد محترم فرمایا کرتے تھے کہ جب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے قرآن مجید کا ترجمہ "کنز الایمان" مکمل فرمایا تو میری خواہش یہ ہوئی کہ میں اسکی اشاعت اپنے نعیمی پریس سے کروں۔ میں حاضر خدمت ہوا اور اسکی اشاعت کی اجازت لی۔ اب مرحلہ کتابت کا آیا تو میں تین کاتبوں کی کتابت کے نمونے لیکر بریلی حاضر ہوا۔ تاکہ انہیں دکھا کر یہ منظوری لوں کہ کس سے کتابت کرائی جائے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں جب نمونے پیش کیے تو آپ نے سب سے ادنیٰ تحریر کو پسند فرمایا۔ ابا جان فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کاتب

Marfat.com

دوسرے دو کے مقابلے میں پست تر ہے تو آپ نے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے ابا جان فرماتے تھے

مگا میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ عقیدہ کے اعتبار سے یہی کاتب راسخ العقیدہ تھے اور بقیہ دو کاتب راسخ العقیدہ نہ تھے حالانکہ ان کے عقیدہ کے بارے میں کوئی بات نہ ہوئی تھی۔

فائدہ:۔ پختگی عقیدہ گویا اتنا راسخ ہو گئی کہ فہم وفراست سے ہی کھرے کھوٹے کا امتیاز فرما دیتے۔

اس شعر میں اسی عقیدہ کا اظہار ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہر امتی کے حال پر آگاہی ہے۔ بے شمار واقعات شاہد ہیں اور اپنے ہر اس امتی کی بگڑی بھی بناتے ہیں الٹا اسکے اعدار کو تباہ فرماتے ہیں۔ آپ سے رابطہ قوی اور مضبوط ہو تو اس پر بھی بے شمار واقعات ومشاہدات کتب احادیث وسیر اور تواریخ میں موجود ہیں ۔

شاہ عبدالحق دہلوی ولی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ ان اولیاء میں سے تھے جنکو روزانہ خواب میں دربار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حاضری نصیب ہوتی تھی۔ آپ جب مدینہ منورہ میں تکمیل حدیث کر چکے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ تم ہندوستان جاکر علم حدیث کی اشاعت کرو تاکہ وہاں کے لوگ فیضیاب ہوں۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) بغیر حضوری آستانہ مبارک میری زندگی کیسے کٹے گی؟

حکم ہوا پریشان مت ہو۔ رات کو مراقب ہو کر بیٹھ جایا کرو کہ تم ہمارے پاس پہنچ جایا کرو گے۔ تم کو ہر روز زیارت ہوا کرے گی اس پر مطمئن ہو کر جب

Marfat.com

آپ ہندوستان آنے لگے تو ارشاد ہوا کہ خاکساران ہند پر نظر عنایت رکھنا اس کا آپ پر اتنا اثر ہوا کہ جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو شیخ صاحب نے اپنا یہ معمول بنا لیا کہ جب کسی مقام پر باخدا درویش کا سنتے تو اسکی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس سے ملاقات کرتے۔

چنانچہ آپ سے منقول ہے کہ مجھے ایک مرتبہ دکن کے ایک شہر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ شہر کے قاضی عبدالعزیز نامی (شافعی المذہب) سے ایک روز میں نے دریافت کیا کہ آپکے شہر میں کوئی نیک دل فقیر یا درویش صفت انسان ہو تو بتائیں۔ میں ملنا چاہتا ہوں۔

قاضی صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص اہل باطن سے مشہور ہے بہت سے لوگ اسکے مرید اور معتقد ہیں مگر میں اسکی خلاف شرع باتوں کی وجہ سے خوش نہیں ہوں۔ قاضی صاحب کے بتائے ہوئے پتہ پر میں فجر کے وقت درویش کے پاس گیا مجھے دیکھتے ہی وہ فقیر بولا مولوی عبدالحق آپکا بڑا انتظار تھا۔ جب میں بیٹھ گیا تو بعد مزاج پرسی اسی فقیر نے صراحی نکال کر ایک جام خود نوش کیا اور دوسرا جام بھر کے مجھے دیا۔

میں نے کہا کہ میں تمہارے فعل پر اعتراض نہیں کرتا لیکن میرے واسطے حرام ہے۔ تین بار انکار کیا۔ اس نے کہا پی لے ورنہ پچھتائے گا۔ جب رات کو میں مراقب ہوا تو دیکھا کہ جہاں خیمہ دربار رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ایستادہ ہے وہاں سے سو قدم آگے وہ فقیر لٹھ لیے کھڑا ہے ہر چند میں نے آگے جانے کا ارادہ کیا لیکن فقیر نے نہ جانے دیا۔ ناچار واپس آگیا۔ صبح کے وقت پھر اسی فقیر کے پاس گیا اس نے پھر جام پیش کیا۔ میں نے نہ لیا اور کہا میرے لیے حرام۔ تیرے حکم سے خدا اور رسول کا حکم افضل ہے۔ فقیر نے کہا، پی لے ورنہ پچھتائے گا۔ رات کو پھر

Marfat.com

وہی معاملہ پیش آیا۔ نہایت حیران ہوا۔ تیسرے روز پھر اس فقیر کے پاس پہنچا۔ اس نے پھر وہی پیالہ پیش کیا۔ میں نے انکار کیا۔

چوتھی شب جو مراقب ہوا تو پھر فقیر کو سدِ راہ پایا اور وہ لٹھ لیکر میری جانب دوڑا کہ خبردار جو اس طرف قدم بڑھایا اس وقت حالت اضطراب میں میری زبان سے نکلا۔

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ) اَلْغِیَاثُ" یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم) امداد فرمایئے۔

اسی وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرمایا کہ عبدالحق چار راتوں سے حاضر نہیں ہوا۔ دیکھو تو باہر کون پکارتا ہے۔ بلاؤ۔ انہوں نے ہم دونوں کو حاضر کیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبدالحق چار راتوں سے کہاں تھا؟

میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر کی نسبت فرمایا۔ اُخْرُجْ یَا کَلْبُ (نکل جاؤ، کتے)

صبح میں پھر فقیر کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوا تو دیکھا کہ اس کا حجرہ بند ہے دو چار مرید بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کیا وجہ ہے کہ پہر دن چڑھا ہے اور دروازہ نہیں کھلا۔ تو فقیر صاحب اندر ہیں بھی کہ نہیں۔ دروازہ کھولا تو پیر ندارد۔ حیران ہوئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے پوچھا کہ کوئی جانور تو یہاں سے نہیں نکلا؟ تو وہ بولے کہ ایک کالا کتا ہم نے یہاں سے جاتے دیکھا ہے جناب شیخ صاحب نے فرمایا کہ بس وہی تمہارا پیر تھا جو کتا بن کر نکل گیا ہے۔ رات کا سارا معاملہ انکو سنایا اب چاہے تم بیعت رکھو یا توڑو۔ اس واقعہ سے تمام لوگوں

Marfat.com

پر بڑا اثر ہوا۔ تمام درویشوں نے توبہ کی اور حضرت شیخ سے بیعت ہوئے۔
(تذکرہ غوثیہ شاہ غوث علی پانی پتی)

اس شعر میں یہ بھی ثابت فرمایا کہ غلامی مصطفے میں پختہ ہو جاؤ دشمن خودبخود تباہ و برباد ہو جائیں گے جیسے اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کا واقعہ شاہد ہے اور امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے اعداء کا حال بھی سب کو معلوم ہے کہ کیسے تباہ و برباد ہوئے۔

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او درِ یار کے جانے والے ۶

شرح در رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لیے جانے والو ہماری آنکھوں کی طرف دیکھو یہ تمہیں کوئی پیغام دیتی ہیں۔ ان کا پیغام لیجاؤ۔

اس شعر میں دیار حبیب صلے اللہ علیہ کا اشتیاق اشاروں کنایوں سے بیان فرمایا ہے جیسا کہ عشاق کا طریقہ ہے کہ کبھی باد صبا کو پیغام دیتے ہیں تو کبھی جانے والوں کو قاصد بنا کر معروضات پیش کرتے ہیں۔

حضرت عارف جامی قدس سرہ نے اپنے متعدد اشعار میں عرض کیا ہے

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) را خبر کن

Marfat.com

اے باد صبا مدینہ پاک پہنچ کر میرے حالات سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دے۔

ازالۂ وہم

اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے حالات سے بے خبر ہیں۔ وہاں تو یہ حال ہے کہ ہر آن ہر لحہ ذرہ ذرہ کائنات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں سابقہ جلدوں میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے متعلق احادیث مبارکہ بکثرت نقل کر چکا ہوں۔ چند مضامین آپکے غلاموں کے ملاحظہ ہوں۔

عرش تا فرش

ایک مرتبہ حضرت زید بن حارثہ جو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کس حال میں دن گزرا عرض کی سچا مؤمن کہکر فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ زید نے عرض کی۔

وَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی	میں گویا عرش الٰہی کو ظاہراً
عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا	دیکھ رہا ہوں اور گویا جنتیوں
وَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ	کو ایک دوسرے سے جنت
الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْھَا	میں ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔
وَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ	اور دوزخیوں کو دوزخ میں شور مچاتے
النَّارِ یَتَضَاغَوْنَ فِیْھَا	دیکھتا ہوں۔

(سیرت حلبیہ صہ ۱۷۲ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقع کو یوں بیان کیا۔

گفت خلقاں چوں بہ بیند آسماں
من بہ بینم عرش را با عرشیاں

Marfat.com

جس طرح لوگ آسمان کو دیکھتے ہیں اسی طرح عرش کو اہل عرش سمیت دیکھتا ہوں۔

ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من
ہست پیدا ہم چو بت پیش ثمن

آٹھواں بہشت اور ساتواں دوزخ میرے سامنے اس طرح ظاہر ہیں جس طرح بت پرست کے سامنے بت

اہل جنت پیش چشم ز اختیار
در کشیدہ یک بہ یک را در کنار

جنتی لوگ، میری آنکھ کے سامنے پسندیدگی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ بغل گیر ہو رہے ہیں۔

کہ شد ایں گوشم ز بانگ آہ آں
از حنین و نعرہ و احسرتا

میرے یہ کان دوزخیوں کی ہائے ہائے کی آواز چلانے اور ہائے افسوس کے نعرہ سے بہرے ہو گئے۔ اس شعر میں ان آیات کے مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ۔ (پ ۲۲ فاطر)

اور یہ لوگ دوزخ میں چلاتے ہونگے کہ ہمارے پروردگار ہمیں یہاں سے نکال کر دنیا میں لے جا کہ ہم جیسے عمل کرتے تھے ویسے نہیں بلکہ نیک عمل کریں گے۔

Marfat.com

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ۔

پس جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں ان کا چیخنا اور دھاڑیں مارنا ہو گا۔

یا رسول اللہ بگویم سرِ حشر
درجہاں پیدا کنم امروز نشر

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں حشر کا بھید کہہ ڈالوں میں آج ہی جہاں میں سب راز ظاہر کردوں (مثنوی شریف صد ۴۰۶) ج ۱)

فائدہ :۔ یہ فخر کونین کے غلاموں اور جانثاروں کی نگاہ کا کمال ہے کہ کھڑے ہیں فرش پہ دیکھ رہے ہیں۔ عرش کو فرش زمین پر کھڑے ہو کر جنت اور اہل جنت دوزخ اور اہل دوزخ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ جنت ساتویں آسمان پر اور دوزخ عرش وفرش، جنتی اور دوزخیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو اس آفتابِ کونین کی نظر کا کیا پوچھنا۔

نگاہ ولایت

ایک مرتبہ حضرت خواجہ عبدالرحمن طفسونجی اپنی آنکھوں میں سرمہ ڈال رہے تھے ایک آدمی نے عرض کیا حضور اسی سلائی سے میری آنکھوں میں بھی سرمہ ڈال دیجئے۔ آپ نے اس کی آنکھوں میں اس سلائی سے سرمہ ڈال دیا اس پر اس آدمی نے کہا۔ نَظَرْتُ مِنَ الْفَرْشِ اِلَی الْعَرْشِ۔ میں نے فرش زمین سے عرش الٰہی تک کی تمام چیزوں کو دیکھ لیا۔ (بہجتہ الاسرار صد ۱۵۸)

اجمیری غریب نواز

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ آپ

Marfat.com

مجھے فرمایا کہ ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھو جب میں پڑھ چکا تو فرمایا آسمان کی طرف دیکھو میں نے دیکھا فرمایا کہ اب تمہیں کیا نظر آرہا ہے میں نے عرض کی عرش اعظم تک دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا زمین کی طرف دیکھو میں نے زمین کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا کہ اب تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟ میں نے عرض کی تحت الثریٰ تک۔ (انیس الارواح ص۱۲)

فائدہ:۔ جس نبی کے امتیوں کی قوت باصرہ کا یہ کمال ہو کہ تحت الثریٰ سے لیکر عرش مجید تک کی ہر چیز ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اس نبی کی اپنی نگاہ میں کتنی طاقت ہوگی۔

پیام وسلام عشاق کا طریقہ ہے کہ عشق کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس طرح سے دل بہلاتے ہیں کہ کبھی مدینہ کے راہی کو کبھی بادِ صبا کو (وغیرہ وغیرہ) اپنا سلام و پیام محبوب کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔

فقیر اویسی غفرلہ نے سرائیکی زبان میں عرض کیا ہے۔

ھوا ویندی مدینے پئیں
میڈے ڈھکڑے سناویں چا

یعنی اے صبا مدینے جارہی ہے تو میرے دکھ درد بھی سنا دینا۔ سیدنا محبوب الٰہی حضور خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہٗ نے عرض کی۔

صبا بسوئے مدینہ روکن
ازیں دعا گو سلام برخواں

اے صبا! مدینہ کی طرف رخ کر اور اس دعا گو کی طرف سے بصد احترام سلام عرض کر۔

بگردِ شاہِ مدینہ گردد بصد تضرع پیامِ برساں

Marfat.com

حضور رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کا طواف کرا در الحاح وزاری کے ساتھ میرا پیغام پہنچا دو۔

بہ بابِ رحمت گہے گزر کن ؎

بہ باب جبریل گہ جبین سا

اے صبا! کبھی بابِ رحمت کی طرف سے حاضر ہو اور کبھی بابِ جبریل پر اپنی پیشانی جھکا دے۔

سَلَامُ رَبِّیْ عَلٰی نَبِیٍّ گہے بہ بابِ السلام برخواں۔

کبھی باب السلام پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کر۔

بہ گو ز من صورتِ مثالی نماز بگدار اندر آں جا

(اے صبا) میری طرف سے صورتِ مثالی اختیار کر اور مسجدِ نبوی میں حاضر ہو کر نماز ادا کر۔

بہ لحنِ خوش سورۂ محمد تمام اندر قیام برخواں

اور خوشحانی کے ساتھ کھڑے ہو کر سورۂ محمّد کی تلاوت کر۔

بنہ بہ چندیں ادب طرازی

سرِ ارادت بہ خاکِ آں کو

(اے صبا) اس درِ اقدس پر ادب و احترام کے ساتھ سرِ ارادت کو جھکا۔

صلوٰۃ وافر بہ روحِ پاکِ جنابِ خیر الانام برخواں

کثرت سے درود شریف روحِ مقدس حضور خیر الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

بہ لحنِ داؤد ہم نوا شو، بہ نالۂ درد آشنا شو

(اے صبا) لحن داؤدی کے ساتھ ہم نوا ہو جا اور نالۂ درد سے واقف ہو جا۔

بہ بزمِ پیغمبراں غزل را، ز عبدِ عاجز نظام برخواں

Marfat.com

اسکے بعد حضور سیدالانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بزم مقدس میں اس غزل کو عبد عاجز نظام کی طرف سے پیش کر۔

پھر نہ کروٹ لی مدینہ کی طرف
ارے چل جھوٹے بہانے والے

حل لغات کروٹ پہلو۔ طرف۔ جانب، ڈھنگ۔ طور۔ ارے حرف ندا۔ تعجب ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ارے کیا ہوا۔ کروٹ نہ لینا۔ خبر نہ ہونا۔ بھول کر بھی یاد نہ کرنا۔ واپس نہ پھرنا۔

شرح بھول کر بھی مدینہ کی جانب یاد نہ کی اب کس لیے عذر کرتا ہے یہ غلط طریقہ ہے اے جھوٹے اور فضول بہانے بنانے والے دیر نہ کر بس اب چل مدینہ۔

اس شعر میں عاشق مدینہ کو تنبیہ فرمائی ہے کہ عرصہ تک تو یاد مدینہ سے غافل رہا۔ یاد دلانے پر بہانے بناتا ہے ایسے جھوٹے حیلے بہانے عشق کے مفتی کے ہاں قابل قبول نہیں۔

تحقیق لفظ مدینہ مدینہ کے لغوی معنی ہیں شہر۔ یہ بات متفقہ طور پر تسلیم شدہ ہے کہ دنیا میں آج تک کوئی ایسا شہر نہیں ہوا ہے جسکا نام کسی زبان میں شہر ہے۔
یہ عظمت و رفعت صرف حضور سید الاولین و آخرین علیہ افضل الصلوات

Marfat.com

والمکمل التحیات کے دارالہجرت اور آخری آرام گاہ کو ہی حاصل ہے کہ آج صرف مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی اسکو مدینہ شہر کہتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ مدینہ عربی زبان میں اسم نکرہ ہے اور گرامر کے لحاظ سے مدینہ کسی شہر کو بھی کہا جا سکتا ہے اسے اسم معرفہ بنانے کے لیے یعنی مخصوص شہر مراد لینے کے لیے المدینہ کہنا ہوگا اس کے باوجود جب بھی کوئی مطلقاً مدینہ کہے گا اس سے یہی شہر معظم یعنی مدینہ منورہ مراد ہوتا ہے۔

اسماء مبارکہ

ایک سو کے قریب اس شہر کے نام ہیں فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" پڑھیئے۔

ایام قدیم میں مدینہ

تاریخ قدیم کے مطابق جب نمرود بن کنعان نے بابل میں بادشاہی کے دوران کفر و سرکشی اختیار کی تو ان میں سے ایک جماعت نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے الہام سے عربی زبان وضع کی اور بابل سے چل کر مدینہ کے گرد ونواح میں سکونت اختیار کی یہ لوگ عملاق بن ارفخشند بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اس لیے ان کو عمالقہ یا عمالیق کہتے ہیں۔ شام کے جبابرہ اور مصر کے فراعنہ انہی کی اولاد میں سے ہیں عمالیق نے صدیوں تک مکہ معظمہ، یثرب (مدینہ منورہ) حجاز وغیرہ پر حکومت کی پھر انکی اولاد میں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرکشی اور تکبر جیسی برائیاں شامل ہو گئیں ایک عرصہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے غرق ہونے کے بعد ملک شام فتح کر لیا اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد عمالیق کے قلع قمع کے لیے ملک حجاز کی طرف فوج روانہ کی ایک۔ دوسری روایت کے مطابق یہودیوں کا یثرب آنا بخت نصر کے ظلم تشددکی وجہ سے تھا عمالیق کے ساتھ ساتھ یمن میں شالخ بن ارفخشند بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد نے سکونت اختیار کی۔ عمالیق کی تباہی کے

Marfat.com

بعد یمن سیل عرم (عرم کا سیلاب) کے بعد ان کی اولاد میں سے یمن سے عمرو بن عامر نے یثرب میں آکر سکونت اختیار کی اس کے بڑے لڑکے کا نام ثعلبہ بن عمرو بن عامر تھا۔ یہی اوس وخزرج (قبائل انصار مدینہ) کے مورث اعلیٰ تھے۔

تبع حضور سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً ایک ہزار برس پہلے تبع بادشاہ ممالک شرقیہ فتح کرتا ہوا جب یثرب پہنچا تو اسکے ساتھ چار ہزار یہودی علمار وحکمار تھے ان میں سے ایک مشہور عالم اور حکیم کا نام شامول تھا۔ جس نے حساب لگاکر تبع بادشاہ کو بتایا کہ یہ جگہ نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کا دار الہجرت اور آخری آرام گاہ ہوگی اور باقی علمار نے تصدیق کرنے کے ساتھ ہی بادشاہ سے وہیں رہنے کی اجازت حاصل کی تاکہ ان کی اولاد میں سے کسی کو شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے۔

بادشاہ نے ان کے علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کرائے اور ایک نہایت نفیس کتاب میں حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں نہایت عاجزی سے اپنے ایمان لانے کا اظہار کرکے شفاعت کی درخواست کی تھی۔ خط پر سونے کی مہر لگاکر شامول یہودی عالم کے سپرد کیا اور اسکو پشت در پشت سپرد کرنے کی درخواست کی۔ تاآنکہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جو شامول کی اکیسویں پشت سے تھے نے وہ خط حضور سید الانبیار وعلیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

(معارج النبوۃ جذب القلوب)

مدینہ اقدس ایسا پیارا شہر ہے کہ خود حضور سرور عالم اپنی برزخی زندگی کے لیے مکہ معظمہ پر مدینہ طیبہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ دعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ لَا

Marfat.com

تَجْعَلْ مَنَایَا بِمَکَّۃَ۔

اے اللہ ہماری موت مکہ میں واقع نہ ہو (جذب القلوب)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے ایک حج فرض کے اور حج نہیں کیا اور پھر کبھی بھی مکہ شریف نہ گئے صرف اس ڈر سے کہ مدینہ شریف کے سوا کہیں اور موت نہ آجائے۔ آپ نے ساری زندگی مدینہ شریف میں ہی گزاری اور آخرکار آپ کو وہیں موت آئی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہوئے (ایضاً)

نفس میں خاک ہوا تو نہ مٹا
۸۔ ہے مری جان کے کھانے والے

حل لغات: جان کو کھانا۔ تنگ کرنا۔ بہت باتیں کر بناکر پریشان کرنا۔ دق کرنا۔ ہے کلمہ تاسف۔ کلمہ ایجاب و تعجب۔

۸۔ شرح: اے نفس میں بہت خوار و ذلیل ہوا لیکن تو نہ مٹ سکا مجھے افسوس کہ تو تو مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔

حقیقت نفس: نفس انسان کے لیے بہت بد بلا ہے۔ حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ نے ایک حکایت لکھی ہے۔ پہاڑ کے دامن میں ایک گاؤں تھا ایک دن گاؤں کے کچھ لوگ پہاڑ کے اوپر گئے تو وہاں ایک بہت بڑا اژدہا برف میں بے حس و حرکت پڑا پایا۔ وہ اسے مردہ سمجھ کر رسوں سے باندھ

Marfat.com

کے نیچے لے آئے۔ گاؤں کے لوگ اسکے گرد جمع ہو گئے اور اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگے۔ دھوپ تیز ہوئی تو اسکی حرارت سے اژدہا میں زندگی کے آثار نمودار ہوتے۔ آہستہ آہستہ وہ پورے ہوش میں آگیا پھر اس نے رسے توڑ ڈالے اور جوش سے پھنکارنے لگا۔

حضرت رومی اس حکایت سے ہمیں یہ بات ذہن نشین کرتے ہیں کہ انسان کا نفس جو حیوانی جبلتوں (غصہ، شہوت لالچ تکبر وغیرہ) کا مخزن ہے، مجاہدوں اور ریاضتوں سے مرتا نہیں وقتی طور پر بے حس ہو جاتا ہے۔ جب کبھی اسے تھوڑی سی گرمی پہنچے وہ سارے بندھن توڑ کے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

مشہور نعتیہ قصیدہ بردہ شریف کے مصنف امام بوصیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ نفس دودھ پیتے بچے کی مانند ہے جب تک اسے دودھ پلاتے جائیں وہ پیتا جائے گا۔ اگر دودھ چھڑا دیں تو چھوڑ دے گا۔ یعنی اس کی بات مانتے جائیں تو وہ اپنی عادتیں نہیں چھوڑ یگا۔ اسکی بات نہ مانیں تو وہ اپنی عادات چھوڑ دیگا۔

حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں جس کسی کی بات مانی جائے وہ احسان مند اور مطیع ہوتا ہے لیکن نفس ایسی چیز ہے کہ اسکی بات مانیں تو یہ اور زیادہ دشمنی پر اتر آتا ہے اس لیے اسکی بات ایسے سن جیسے کسی دیوانے بے عقل کی بات سنتے ہیں یعنی اسکی بات پر مطلقاً توجہ نہ دے ظاہر ہے کہ دشمن کی بات سننا یا ماننا سخت حماقت ہے اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔

سائیں توکل شاہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرا نفس مجھے بہت تنگ کرتا ہے اس نے کہا یہ میری بات سنتا ہے تو میں اسے تنگ کرتا ہوں اگر یہ میری بات نہ سنے تو میرا اس پر کوئی زور نہیں۔

یاد رہے کہ کسی شخص میں جس حیوانی جبلت کا زور ہو اسکا نفس وہی صورت اختیار

Marfat.com

کر لیتا ہے۔

کسی صاحبِ دل کی ملاقات ایک ایسے مجذوب سے ہوئی جو ہوش میں آچکا تھا۔ اس نے بتایا کہ جذب کے دوران اسے سڑکوں پر گھومتے انسانوں میں سے بیشتر بھیڑیں۔ کتوں۔ سوروں وغیرہ کی شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ خال خال کوئی انسان دکھائی دیتا تھا۔ جنگلی جانور خوبصورت لباس پہنے بڑی بڑی کاروں میں بیٹھے اِدھر اُدھر جا رہے تھے۔ کیا عجیب منظر ہے۔

اسی طرح ایک حکایت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے کہ آپ جب گھر سے جامع مسجد دہلوی کو جاتے تو چادر اوڑھ کر آنکھیں نیچے رکھ کر چلتے کسی نے وجہ پوچھی تو آپ نے اسے اپنی چادر میں لیکر فرمایا آنکھیں بند کر کے دیکھو جو منظر سامنے آئے مجھے بتایئے اس نے آنکھیں بند کیں دیکھا کہ بندر، گدھے۔ خچر۔ بھیڑیئے وغیرہ نظر آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان میں جو بڑا گدھا اسکے کان پکڑ کر آنکھ کھول دیجیئے اس نے ایسا کیا تو اسکے ہاتھ اپنے کان پکڑے ہوئے تھا۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ اسی لیے میں آنکھیں نیچی کر کے چلتا ہوں کہ مجھے اہل دنیا یونہی نظر آتے ہیں۔ جیسے تم نے دیکھے یاد رہے کہ جس نے اپنے کان پکڑ لیے تھے وہ بھی منجملہ اہل دنیا میں سے ایک تھا۔

فائدہ:۔ شیطان بھی انسان کو نفس ہی کے ذریعے پھسلاتا ہے انسان کی حیوانی جبلتوں کو ابھار کر اسے برے کاموں پر آمادہ کرتا ہے ایک حدیث شریف کے مطابق شیطان انسان کے بدن میں اسکے خون کے ساتھ گردش کرتا ہے چونکہ حیوانی جبلتیں انسان کا حصّہ ہیں اسکے خون میں داخل ہیں اور شیطان انکے ساتھ مل جاتا ہے۔

Marfat.com

نفس کو مارا نہیں جا سکتا نہ اسے مارنا چاہیئے اسے ضبط کے تحت لانا چاہیئے۔ الہڑ بچھڑے کو ضبط کے تحت لا کر اوپر سواری کرتے ہیں اور اس سے کام لیتے ہیں۔

شیطان سے بچنے کا نسخہ

صوفیہ کرام نے فرمایا کہ نفس اور شیطان کی تباہی اور بربادی کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی ہتھوڑا، گرز، تیر توپ یا کوئی بم نہیں ہے حدیث میں آتا ہے کہ جب مومن پڑھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے اور اسکو جگہ نہیں ملتی، میلوں بھاگ جاتا ہے نفس اور شیطان کی فنائیت کے لیے لا الہ الا اللہ سے زیادہ کوئی بڑا وظیفہ نہیں ہے۔

حکایت:۔ حضرت ابو سعید خراز رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو خواب میں دیکھا تو اسے اپنے اعصائے سے مارنے کا ارادہ فرمایا۔ شیطان نے عرض کی اے ابو سعید میں عصا کی مار سے نہیں ڈرتا۔ ہاں آفتاب معرفت کی شعاع سے ضرور کانپ جاتا ہوتا ہوں۔ یعنی وہ آفتاب معرفت جو قلب مبارک کے نورانی آسمان سے طلوع کرتا ہے۔

س. شیطان سے پناہ مانگنا غیر اللہ سے ڈرنا ہے اور یہ عبودیت کے خلاف ہے۔

ج۔ دشمن کو دشمن سمجھنا بھی محبت کی نشانی اور غیر اللہ سے بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا بھی عبودیت کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں طاعت کے لیے تیار رہنا یونہی نصیب ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا ہو اس سے ڈرنا اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے جیسا کہ

Marfat.com

منقول ہے اَخَافُ مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ سے ڈرتا ہوں یعنی اسکے عذاب وغضب سے اور منقول ہے اَخَافُ مِمَّنْ یُخَافُ اللّٰہَ۔ اس سے ڈرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا یعنی اسکے برُے افعال سے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

آدمی را دشمن پنہاں بسیست
آدمی با حذر عاقل کسیست

ترجمہ:۔ آدمی کے پوشیدہ دشمن بہت ہیں۔ خوف والا آدمی ہی عقلمند ہے

لطیفہ:۔ شیطان وغیرہ سے ڈرنے کا مسئلہ اس قوم کے لیے بھاری ہے جو انبیاء و اولیاء سے منسوب افعال و امور کو شرک کہتے ہیں شیطان بھی غیر اللہ ہے اور دیگر اعداء مثلاً نفس وغیرہ ان سے ڈرنے کا کیا معنیٰ جب کہ ڈرنا تو صرف اللہ سے چاہیئے لیکن یہ عجیب برادری ہے کہ وہ شیطان کے لیے تو گوارہ کر جاتے ہیں لیکن انہیں ناگوار ہیں تو انبیاء و اولیاء بالخصوص امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم۔

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو طیبہ سے خلد میں آنے والے ۹۔

۹ شرح اے حورو تمہیں دیکھ کے ان عشاق کی کیا زندگی ہے جو مدینہ پاک چھوڑ کر بہشت میں آ گئے ہیں بہشت

Marfat.com

کتنا ہی عظیم شے سہی لیکن مدینہ مدینہ ہے۔ عشاق کا مقولہ مشہور ہے۔ جس نے مدینہ نہیں دیکھا اس نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔

گنبد خضریٰ مسجد نبوی میں جہاں آج کل گنبد خضراء ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور خاتم النبیین علیہ افضل الصلوات، اکمل التحیات کی ناقہ مبارک (اونٹنی) ہجرت کے موقعہ پر بیٹھی تھی۔ مسجد نبوی کے متصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا حجرہ تعمیر ہوا۔ دیگر حجرات مصطفویہ کی طرح اسکی دیواریں کچی اینٹ کی، چھت کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔ بلندی قدِ آدم سے ذرہ زیادہ تھی۔ اور دروازہ پر کمبل لٹکا رہتا تھا۔ مشیت ایزدی کے بموجب امام الانبیاء علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی روح پر فتوح اسی جگہ سے اعلیٰ علیین کو تشریف لے گئی تو آپ کا مدفن اور آخری آرامگاہ بمطابق حدیث قدسی یہی حجرہ شریف قرار پایا۔ اس وقت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی اسی حجرہ میں قیام فرما تھیں۔

جب مرقد اقدس پر لوگوں کی آمدو رفت کی کثرت ہو گئی تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی سکونت اور مرقد اقدس کے درمیان دیوار بنوا لی۔ اور عموماً قبر شریف پر حاضری دیتی رہتیں اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی وہاں پر دفن ہو گئے تو کامل پردہ کے بغیر قبروں پر نہیں جایا کرتی تھیں

قبور شریف کے متعلق صحیح قول یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے مقابل اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کے بالمقابل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے

Marfat.com

تو سب سے پہلے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کا اہتمام فرمایا اور ساتھ ہی حضرت عائشہ اور حضرت سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے بنوائے گئے اس وقت تک یہی دونوں ازواج مطہرات داخل حرم ہو کر امہات المومنین کا شرف حاصل کر چکی تھیں۔ حضرت حفصہ اور بعد میں شامل حرم ہونے والی ازواج مطہرات کے حجروں کے ایک ایک اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دو دروازے تھے جو منشائے ایزدی کے مطابق تھے کہ اللہ کے حبیب کا وصال حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ پاک اور آپکی گود میں ہونا تھا۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دیدار اور بعد ازاں زیادہ اونچی کردی گئی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ کی اجازت اور بارگاہ رسالت میں بہ تقاضائے ادب حجرہ مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا تھا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر نے روضۂ انور کو چاروں طرف سے محفوظ کردیا۔

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں شدید بارش کی وجہ سے مزارات مقدسہ کی دیواریں منہدم ہوگئیں۔ خلیفہ نے جب اس حالت میں مزارات کو دیکھا تو بہت روئے اور انتہائی عقیدت و محبت سے اپنی موجودگی میں انکی مرمت و تزئین کا اہتمام کیا۔

عباسی خلفاء میں خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ نے روضہ اقدس اور مسجد نبوی کے لیے ایک خاص قسم کی خوشبو اور خلیفہ المتوکل نے روضۂ اقدس کے اردگرد سنگ مرمر کا فرش بچھانے کا بطور خاص اہتمام کیا۔

خلیفہ المقتفی نے ۵۴۸ھ میں ان تعمرات پر اضافہ کیا اور از سر نو سنگ مرمر بچھایا صندل و آبنوس کی نہایت خوبصورت پھولدار کھڑکیاں لگائی گئیں۔ المقتفی کے وزیر کے لیے شمع نبوت کے پروانوں نے ایک دروازہ سے داخل ہو کر زیارت کرتے اور

Marfat.com

براق پتھروں سے حرم نبوی کو مزین کر دیا اسی دور میں شاہان مصر کی طرف سے ریشمی پردے لٹکائے گئے جن پر سورہ یٰسین لکھی گئی تھی۔ خلیفہ المستضی نے ۵۷۰ھ میں بنفشی رنگ کے ریشمی پردے تیار کرائے گئے جنکے چاروں کونوں پر ابو بکر عمر عثمان اور علی لکھوا کر روضہ اقدس پر لٹکائے خلفائے عباسیہ کے علاوہ دیگر سلاطین بھی اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور مظاہر کرتے رہے

سلطان رکن الدین بیبرس نے ۶۶۷ھ میں حج ادا کیا اور روضہ اقدس پر حاضری کے بعد اسکے اردگرد نہایت خوبصورت جالی دار جنگلہ مزارات مقدسہ کے چاروں طرف لگوا دیا۔

مصر کے فرمانروا قلاؤون خاندان جس کا دور اقتدار ۷۹۲ھ تک رہا۔ روضہ اقدس کے سلسلہ میں نمایاں خدمات انجام دیتا رہا۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اس خاندان کے ایک سلطان قلادون صالحی کے صاحبزادے الملک الناصر محمد کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں اور انکی عظمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خادم حرمین شریفین ہیں۔

ایک اور مشہور سیاح ابن جبیر نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ ہم نے روضہ اطہر کی زیارت کی اسکی چوڑائی ہر طرف سے بہتر بالشت ہے۔ سنگ مرمر کے ایسے حسین اور دلکش پتھر نصب ہیں جنکی نفیس کاری اور خوبی و دلآویزی کی شرح نہیں کی جاسکتی۔ دیواروں پر مسک وطیب کی تہیں چڑھی ہیں اور لاجوردی پردے عجب شان سے لہراتے رہتے ہیں۔ ان پر چہار پہلو اور ہشت پہلو حلقے اس نفاست اور مہارت سے بنائے گئے ہیں کہ اندر گول دائرہ اور باہر سفید نقطے ہیں ان کی اشکال ایسی بدیع اور حسین ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتیں۔

جو مقام مہبط جبریل کہلاتا ہے وہاں اظہار علامت وعقیدت کے طور پر

Marfat.com

صلواۃ و سلام پیش کرتے ہوئے دوسرے دروازہ سے گزرنا تھا۔

کائنات کے مالک و مختار کے حجرے کتنے بڑے اور عالیشان تھے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے سنیئے فرماتے ہیں کہ۔

"میں ابھی نابالغ ہی تھا ان بابرکت حجرات میں جاتا تو آسانی سے ان کی چھتوں کو چھو لیا کرتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا عقد نکاح مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ اور مدینہ منورہ میں رخصتی ہو کر اس حجرۂ شریف میں آئی تھیں جسے گنبد خضریٰ کے مکین کی آخری جلوہ گاہ بننے کی شوکت و سعادت حاصل ہونا تھی۔ اور یہ وہ عظمت و رفعت ہے جس پر عرش عظیم بھی ہمیشہ رشک کناں رہے گا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد روضۂ اقدس کی مجاورت اور تولیت کی پہلی سعادت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصّہ میں آئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے حجرۂ مبارک میں ہوا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق نبی کا جس مقام پر وصال ہوتا ہے۔ وہیں آخری آرام گاہ ہوتی ہے۔

سیدنا صدیق اکبر کی وصیت کے مطابق آپکو بھی اسی حجرہ شریف میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ سرکار دوعالم اور اپنے والد کے مزارات تک حضرت عائشہ کی بلا جھجک آمد اور موجودگی رہی لیکن جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ اور آپکا مزار مبارک بھی اسی حجرہ میں بنا تو پردہ کا خاص اہتمام کیا گیا۔ حجرہ شریف کو ابتدا میں لکڑی کی دیوار سے اور پھر پختہ دیوار سے تقسیم کر دیا۔ مزار انور کے ارد گرد جو دیوار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بنوائی تھی۔

جمال الدین نے بڑی غیرت و محبت اور دلچسپی کا مظاہرہ کر کے شغاف اور

Marfat.com

الگ پردہ لٹکایا گیا ہے۔

مواجہہ شریف کے سامنے چاندی کی ایک سلاخ ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رخِ پرنور اس طرف ہے اور جدھر صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے مبارک چہرے ہیں ادھر بیس قندیلیں چاندی کی آویزاں ہیں اور دو سونے کی ہیں۔

سلاطین مصر نے خانہ کعبہ کے غلاف اور روضہ نبوی کے پردوں کے لیے خاصی جایئداد وقف کر دی تھی جس کی آمدنی سے ہر سال غلاف کعبہ اور پانچ سال کے بعد روضۂ رسول کے پردے تیار ہوتے ہیں۔

گنبد خضریٰ اور روضۂ پاک کی موجودہ صورت ۸۸۶ھ میں موجود میں آئی جو اب تک قائم ہے۔

مصر کے قلادون خاندان کے سلاطین کی طرح ترک سلاطین نے بھی روضۂ اطہر کی تعمیر و تزئین میں حسن اہتمام کی تمام دلنوازیوں کے ساتھ حصّہ لیا گنبد پاک کا سبز رنگ ترک سلاطین کی پسند ہے جو ذوقِ نظر کے ساتھ ان کے حسن انتخاب وحسنِ عقیدت کا مظہر ہے۔ عثمانی خلیفہ محمود خان پاشا نے ۱۲۳۳ھ میں ذاتی طور دلچسپی لیکر گنبد پاک پر سبز رنگ کرایا جو آج تک نظر نواز ہے۔

محمود خان پاشا کو اس اہتمام اور خصوصی توجہ کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ ماضی قریب میں متشدد گروہ مزارات منہدم کرنے میں پیش پیش تھا جس کے نتیجہ میں پورا عالم اسلام مضطرب ہو گیا تھا۔

مدینہ کا سفر ایک صدی پہلے

ایک صدی پہلے مکہ مکرمہ میں عرفات میں یوں ہوتا کہ مسجد کے دروازہ کے سامنے امام صاحب ناقہ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھتے چند آدمی ناقہ کے گرد جھنڈے

Marfat.com

ہاتھوں میں لیکر کھڑے ہو جاتے۔ یہاں لاکھوں آدمی خطبہ میں مصروف۔ جہاں خطبہ میں لفظ لبیک آتا ہے جھنڈیاں ہلائی جاتی ہیں جب تک جھنڈیاں متحرک رہتی لبیک پکارا جاتا جھنڈیاں نیچے ہوئیں تو خاموشی طاری ہو جاتی یہی کیفیت غروب تک رہتی ہے یہ وہ دور ہے جب نہر زبیدہ چلتی اور مزدلفہ میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی اسکا علاقہ سر سبز شاداب تھا۔ حج کی فراغت کے بعد حجاج مدینہ منورہ روانہ ہوتے جسکے لیے بارہ منزلیں مقرر تھیں۔

۱۔ وادیٔ فاطمہ:۔ یہاں آب شیریں کی نہر ہے اور پانی مفت ملتا ہے۔

۲۔ بئر عصفان یہ چار کنویں میٹھے ہیں۔ پانی مفت۔

۳۔ ملتوکا۔ یہاں میٹھا پانی دور ہے بدو لاکر بیچتے ہیں۔

۴۔ گدیر یعنی قدیمہ۔ یہاں بھی پانی قیمت سے ملتا ہے اگرچہ ۱۵، کنویں میٹھے ہیں۔

۵۔ رابغ۔ سمندر کے کنارے پر ہے سلطانی قلعہ میں فوج رہتی ہے کھاری بکتا ہے مگر دور سے۔ میٹھا پانی بھی گراں قیمت پر آسکتا ہے۔

۶۔ بئر مستورہ۔ پانی کنوؤں کا گدلا ہے مگر مفت مل جاتا ہے۔

۷۔ بیر الشیخ۔ یہ ایک کنواں گدلے پانی کا ہے۔

۸۔ بیر احسان یا بیناء بن حصانی۔ یہاں گدلا پانی مفت مل جاتا ہے۔

۹۔ آبیار خلط۔ پانی شیریں ہے۔

۱۰۔ بیئر عباس۔ پانی گدلا اور قیمت سے ملتا ہے۔

۱۱۔ فریش۔ پانی نایاب ہے گزشتہ منزل سے منکوں اور صراحیوں میں بھر لاتی ہیں۔

Marfat.com

۱۲۔ مدینہ منورہ

یعنی قرش سے روانہ ہو کر ایک پہاڑ ملتا ہے جسکو کوہ مفرح کہتے ہیں۔ یہاں سے مدینہ سات کوس رہ جاتا ہے وہیں سے روضہ مبارک نظر آنے لگتا ہے

جنہیں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں تو یہیں سے زیارت کر لیتے ہیں ورنہ چار آگے بڑھ کے تورستہ ہی ہے یہاں سے لوگ اونٹوں سے اتر کر ہو لیتے ہیں۔ مدینہ جب کوس ڈیڑھ کوس رہ جاتا ہے تو پہاڑوں کے سلسلے میں اور بہت لمبی لمبی سیڑھیاں ملتی ہیں اور اترتے ہی اکابرین شہر

نیم جلوے میں دو عالم گلزار

۱۰۔ واہ وا رنگ جمانے والے

حل لغات واہ وا سبحان اللہ۔ شاباش۔ رنگ جمانا رنگ چڑھانا رنگنا اثر قائم کرنا۔

۱۰۔ شرح اے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے نیم جلوے میں جملہ عالم باغ و بہار ہے۔ سبحان اللہ آپکی عظیم الشان

Marfat.com

آپ کیا ہی خوب رنگ چڑھاتے ہیں۔

جملہ عالم گلزار

احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے عرش بریں کو پیدا فرمایا تو اس پر نور سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ ساق عرش پر شجر طوبیٰ کے پتوں پر سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر حوروں کے سینوں پر۔ فرشتوں کی دونوں آنکھوں کے درمیان غرضیکہ ہر جگہ نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسم اللہ کے ساتھ ملا ہوا ہے رب کی بارگاہ میں عرض کی الٰہی یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہیں! خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ تیرا وہ فرزند ہے اگر یہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اس فرزند کے صدقے اس کے باپ پر رحم فرما اس پر خدا تعالےٰ نے فرمایا۔

يَا آدَمُ لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ۔	اے آدم! اگر تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کی شفاعت کرتے تو ہم تمہاری شفاعت قبول فرماتے۔

(سیرۃ نبویہ ص ۶ ج ۱) (جواہر البحار ص ۲۰۵ ج ۱)

آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند شیث علیہ السلام سے فرمایا اے میرے پیارے فرزند تو میرے بعد خلیفہ ہے خلافت میں تقوی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا جب تو اللہ کا ذکر کرے تو ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بھی رطب اللسان رہنا اس لیے کہ میں نے اس وقت ان کا نام ساق عرش پر لکھا دیکھا جبکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی منزل میں تھا، پھر میں نے آسمانوں کا طواف کیا میں نے

Marfat.com

آسمانوں کی کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی جہاں آپکا نام مبارک تحریر نہ ہو۔ پھر خدا تعالیٰ نے مجھے جنت میں ٹھہرایا وہاں میں نے جنت کے محلات پر نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا، علاوہ ازیں حوروں کے سینوں پر فرشتوں کی دونوں آنکھوں کے درمیان درخت طوبیٰ اور سدرہ کے پتوں پر اس نام اقدس کو لکھا دیکھا اے میرے فرزند تو محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کثرت سے کر اس لیے کہ فرشتے اپنے اکثر اوقات میں آپکا ذکر کرتے ہیں۔

(خصائص کبریٰ ص۹ ج۱)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا

۱۱۔ کہتے ہیں اگلے زمانے والے

حل لغات سا۔ حرف تشبیہ۔ مانند جیسے کالا سا۔ گورا سا۔ اگلا۔ پہلے کا آگے کا۔ قدیم۔

۱۱۔ شرح اے حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے حسن و جمال جیسا نہ کسی نے دیکھا نہ سنا۔

پہلے زمانے والے بھی کہتے ہیں ؎

رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ آئینہ کہ نہیں کوئی دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

Marfat.com

حسن محمدی علیٰ صاحبہ السلام

حسن یوسفی کی دھوم تو چار دانگ عالم ہے
مفسرین رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑ گیا۔ آپ نے شاہی خزانے کی گندم بھوکوں اور قحط زدہ لوگوں میں تقسیم فرمانا شروع کر دی ابھی آئندہ فصل کو تین مہینے باقی تھے۔ کہ خزانے کی گندم ختم ہو گئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام سوچنے لگے کہ یہ تین مہینے کیسے گزریں گے؟ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہیں کہ اپنے رُخ سے نقاب اٹھا دیجئے اپنے چہرہ انور کے دیدار سے بھوکوں کو سیراب فرمایئے جو بھوکا بھی چہرہ انور کا دیدار کرے۔ سیر ہوتا جائیگا گویا بھوکے پیاسے لوگ دیدار کی سیرابی سے اپنی بھوک کے احساس سے بے نیاز ہو جائیں گے اور کیوں نہ ہوئے ہونگے۔ جب قرآن یہ بتا رہا ہے کہ زنان مصر نظارہ حسن یوسف علیہ السلام کے غلبے میں اپنے ہاتھوں کے کٹ جانے کے احساس سے بے نیاز ہو گئیں جسمانی اعضاء کا کٹ جانا صاف ظاہر ہے کہ بھوک کے احساس سے کہیں زیادہ شدید تکلیف کا باعث تھا اگر دیدار حسن یوسف ان کی توجہ اس تکلیف کی شدت سے ہٹا سکتا ہے تو بھوک کے احساس سے بے نیاز کیوں نہیں کر سکتا۔

نظارۂ حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم یوسف علیہ السلام کا نظارہ حق اور اس سے بھوک کا ختم ہو جانا بجا لیکن ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے سرشار ہو کر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ صرف بھوک کا علاج بلکہ ہر دکھ اور درد کا مداوا آپکے دیدار پر انوار کو سمجھتے یہاں صرف بھوک کے متعلق چند واقعات عرض کروں

۱۔ بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے ہی بارگاہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں

Marfat.com

حاضر ہوئے مگر آپ کے نزدیک اس بھوک کا علاج کھانا نہیں دیدار محبوب تھا سو جس علاج کی غرض سے حاضر ہوئے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر وہی عرض کر دیا۔

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ اس لیے آئے تھے کہ آپ کی زیارت سے اپنی بھوک کو دور کر سکیں جس طرح اہلِ مصر حسنِ یوسف علیہ السلام سے اپنی بھوک کو دور کر لیتے تھے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عمل میں بھی راز یہی تھا۔ مگر انہوں نے اپنا مدعا نہایت لطیف انداز میں پیش کیا اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نور ولایت کی وجہ سے واضح ہو چکا تھا کہ اس وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار ضرور نصیب ہو گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپکی ذات سے کس قدر محبت تھی۔

آپ نے فرمایا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ اٰبَائِنَا	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے اموال، اولاد، آباؤ اجداد وامہات سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ کسی پیاسے کو شدید
اِلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ	پیاس میں ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے ہمیں اس

Marfat.com

سے کہیں بڑھ کر اپنے آقا سے محبت تھی (الشفاء شریف صـ۵۶۸ ج ۲)

یعنی لوگوں کی پیاس ٹھنڈے پانی سے بجھتی ہے مگر ہماری آنکھیں اور دل زیارت چہرۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے سیراب ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اپنے آقا کے حضور کہا کرتے یا رسول اللہ!

اِنِّیْ اِذَا رَأَیْتُکَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَیْنِیْ۔	جب میں آپکو دیکھ لیتا ہوں دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

(سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صـ۲۰۷ مطبوعہ مصر)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی آپکا چہرۂ اقدس دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھا۔

اِنَّکَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ وَّالِدَیَّ وَ مِنْ عَیْنِیْ وَ مِنِّیْ وَ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ بِدَاخِلِیْ وَ خَارِجِیْ وَ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ۔	آپ مجھے میرے والدین سے زیادہ محبوب ہیں آقا میرے ظاہر و باطن اور خلوت و جلوت میں آپ کی ہی محبت کی حکمرانی ہے۔

(تاریخ ابن کثیر، صـ۱۴۵ ج ۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے جو آپکے پرانوار چہرۂ اقدس کو اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے

فَلَیَنْظُرُ اِلَیْهِ لَا یَطْرِفُ	کہ وہ آنکھ جھپکتے ہی نہ تھے۔

Marfat.com

ایک دن حضور نے ان سے پوچھا۔

مَا بَالُكَ — اس طرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے

دست بستہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان۔

اِنِّیْ اَتَمَتَّعُ بِكَ — میں آپکی زیارت سے لذت

بِالنَّظَرِ اِلَیْكَ — حاصل کر کے لطف اندوز

(ترجمان السنہ رواہ الطبرانی) — ہو رہا ہوں۔

اس روایت میں یَنْظُرُ اِلَیْہِ لَا یَطْرُفُ (اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آنکھ بھی نہ جھپکتا اور اِنِّیْ اَتَمَتَّعُ بِكَ بِالنَّظَرِ (آپ کی زیارت سے لذت حاصل کر رہا ہوں) کے دونوں جملے بار بار پڑھیے اور ان خوش بخت عشاق پر رشک کیجئے جن کی ہر ہر ادا نے انسانیت کو عشق و محبت رسول کا درس دیا۔

زیارت نہ کروں تو مر جاؤں

امام شعبی حضرت عبداللہ بن زید انصاری کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم آپ مجھے اپنی جان، مال، اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔

وَلَوْ لَا اِنِّیْ اٰتِیْكَ — اگر مجھے آپ کا دیدار نصیب

فَاَرَاكَ اِنِّیْ اَمُوْتُ — نہ ہو تو میری موت واقع ہو جائے

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی

اسی صحابی کے بارے میں ہی منقول ہے کہ جب انہیں انکے بیٹے نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دی وہ اس وقت

Marfat.com

اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ وصال کا سن کر نہایت ہی غمزدہ ہو گئے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھَبْ بَصَرِیْ	اے اللہ میری آنکھیں واپس
لَا اَرٰی بَعْدَ	لے لے تاکہ میں اب اپنے پیارے
حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ اَحَدًا	حبیب آقا محمد کے بعد کسی دوسرے
فَکُفَّ بَصَرُہٗ	کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ بس ان کی
(المواہب اللدنیہ ۲ : ۹۴)	نظر اسی وقت ختم ہو گئی۔

چہ کنم چشم بدمن نخند بکس بنگاہے

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انکی بینائی جاتی رہی لوگ انکی عیادت کے لیے گئے اور افسوس کا اظہار کرنے لگے انہوں نے جواب میں کہا۔

کُنْتُ اُرِیْدُ بِھِمَا	مجھے ان آنکھوں سے فقط اس
لَاَنْظُرَ اِلَی نَبِیّ صلی	لیے محبت تھی کہ ان کے ذریعے
اللّٰہ علیہ وسلم	مجھے اپنے پیارے آقا کا دیدار
فَاَمَّا اِذَا قُبِضَ النَّبِیُّ	نصیب ہوتا اب چونکہ آپ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم	کا وصال ہو گیا اس لیے اگر مجھے
فَوَاللّٰہِ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ بِھِمَا	ہرن کی آنکھیں بھی مل جائیں
بِظَبْیٍ مِنْ ظَبَاءِ تَبَالَۃَ	تو بھی مجھے کیا خوشی۔

(الادب المفرد للبخاری، ۱۴۱)

Marfat.com

۱۲۔ وہی دھوم ان کی ہے ماشاءاللہ
مٹ گئے آپ مٹانے والے

حل لغات دھوم۔ شہرہ۔ افواہ۔ غل غپاڑہ۔ ماشاءاللہ خدا بُری نظر سے بچائے۔ کیا کہنا ہے۔

۱۲۔ شرح وہی انکی شہرت کا کیا کہنا وہ جو انکو مٹانے کی فکر میں تھے خود ہی مٹ گئے۔

مٹ گئے مٹانے والے حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اعدار کفار ومشرکین نے آپکے نام ونشان کے مٹانے کے لیے ہزاروں جتن کیے لیکن اب وہ خود رہے نہ ان کا نام ونشان۔

کتب سیر میں ہے کہ ایک روز آپ خانہ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے عقبہ نے آپکے دونوں شانوں کے درمیان اونٹ کی اوجھ رکھدی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو یوں دعا فرمائی۔

یا اللہ تو گروہ قریش کو پکڑ۔ یا اللہ! تو ابوجہل بن ہشام۔ عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ۔ عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف کو پکڑ" اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سب کو بدر کے دن مقتول دیکھا اور امیہ کے سوا سب چاہ بدر میں پھینک دیئے گئے۔ امیہ موٹا تھا۔ جب اسے کھینچنے لگے تو چاہ میں ڈالنے سے پہلے ہی اسکے اعضاء ٹکڑے

Marfat.com

ٹکڑے ہو گئے مزید واقعات دیکھئے فقیر کی کتاب ''گستاخوں کا بُرا انجام''

لبِ سیراب کا صدقہ پانی

۱۳۔

اے لگی دل کی بُجھانے والے

حل لغات لب ہونٹ۔ کنارہ۔ طرف، جانب۔ تھوک، رال۔ سیراب پانی سے بھرا ہوا۔ بھرپور، پھولا پھلا۔ لگی۔ خواہش۔ پریت لگن۔ راگ۔ لپیٹ، آگ، آتش۔ بجھانے، ٹھنڈا کرنا۔ دھیما کرنا۔

۱۳۔ شرح اے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیراب ہونٹوں کے صدقے رحمت کا پانی عطا ہو اے جلی ہوئی دل کی آگ کو ٹھنڈا کرنے والے۔

اس شعر میں تمنائے زیارت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میٹھی میٹھی باتیں سننے کا اشتیاق ظاہر کیا ہے جیسا کہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض کیا۔

آپکے اشعار فقیر اس شرح میں لکھ چکا ہے۔

Marfat.com

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں

۱۴۔ راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

حل لغات تھانے والے، پولیس کی چوکی والے

۱۴۔ شرح میں مجرم ہوں مجھے بھی اپنے دامن کی پناہ میں لے لو۔ اس لیے کہ راستہ میں پولیس کی چوکیاں ہیں کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

ہو گیا دھک سے کلیجا میرا

۱۵۔ ہائے رخصت کی سنانے والے

حل لغات دھک۔ دل کی ناگہانی حرکت۔ جھوٹ جول۔ پہلا معنی مراد ہے کلیجہ۔ انسان کا جگر، ہمت دلیری۔ حوصلہ پیار۔ پونجی مطلق دل۔ کلمہ تنفر مثلاً کسی نے پوچھا یہ کیا ہے۔ دوسرے نے کہا تمہارا کلیجہ۔ چھاتی سینہ۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ ہائے۔ افسوس، کلیجہ دھک سے ہو جانا۔ ایک محاورہ ہے۔ اس سے مراد دل پر خوف چھا جانا۔ حیرت چھا جانا۔ دل کو رنج دینا۔

Marfat.com

۱۵۔ شرح میرے دل پر خوف چھا گیا ہائے رخصت (الوداع) کی بات کرنے والے مدینہ پاک سے الوداع کے وقت ہجر مدینہ کا حال ظاہر فرمایا ہے کیونکہ مدینہ پاک سے الوداع عاشق کے لیے موت سے کم نہیں ہوتا۔ ہم نے آنکھوں سے عاشقان زار کو دیکھا کہ جونہی الوداعی زیارت کو جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا انکی جان لبوں پر ہے۔ روتے آنسو بہاتے، ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔ بڑی مشکل سے فراغت پاکر مسجد نبوی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر نکلتے ہیں۔

> خلق تو کیا ہیں کہ خالق کو عزیز
> ۱۶۔ کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے

حل لغات عجب۔ انوکھا۔ نیا۔ عمدہ۔ نادر۔ بھانا مرغوب ہونا۔ دل کو لگنا

۱۶۔ شرح نہ صرف مخلوق بلکہ خالق کو بھی عزیز ہیں کچھ عجیب سے محبوب ہیں کہ ہر ایک کو مرغوب اور دلپسند ہیں۔

قرآن مجید! اللہ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ پ۳	فرمایئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تمہیں محبوب بنالیگا۔

Marfat.com

حدیث شریف:۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رب تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل خود بھی محبت کرتے ہیں۔ اور تمام آسمانوں میں اعلان فرماتے ہیں کہ فلاں بندے سے رب محبت فرماتا ہے سارے آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر دنیا والوں کے دلوں میں اسکی محبّت ڈالدی جاتی ہے جس سے مخلوق کے دل خود بخود اسکی طرف کھچنے لگتے ہیں۔ اسی طرح آیت کریمہ میں اشارہ ہے۔ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا - ربّ تعالیٰ ان کی محبّت دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

خلق کو عزیز

بعض اولیاء اللہ جیسے حضور خواجہ اجمیری یا سرکار بغداد یا خواجہ سہروردیا خواجہ نقشبند قدس سرّہم کہ لوگوں نے اگرچہ ان حضرات کی زیارت نہ کی۔ مگر خود بخود لوگ انکی طرف کھچ رہے ہیں۔ بلکہ ناسمجھ مخلوق بھی اللہ کے پیاروں سے محبت کرتی ہے۔

حضور سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے تو کتب سیر میں معجزات بکثرت ملتے ہیں مثلاً سوکھی لکڑی آپکے فراق میں روتی رہی۔ کنکروں نے کلمہ پڑھا۔ جانوروں نے سجدے کیے وغیرہ وغیرہ۔

اولیاء کرام سے محبّت

اولیائے کرام کے لیے بھی بے شمار اس قسم کے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔

Marfat.com

کشتہ دشت حرم جنت کی

۱۷۔ کھڑکیاں اپنے سرہانے والے

حل لغت کشتہ فارسی اسم مفعول از کُشتن قتل کیا ہوا۔ لاش بوتھ۔ عاشق مٹا ہوا۔ ماری ہوئی دھات۔ یہاں عاشق مراد ہے کھڑکیاں کھڑکی کی جمع۔ جھروکا۔ چھوٹا دروازہ۔ بگڑاہ کے اوپر کا حصہ جو موکھا سا کھلا ہوا ہوتا ہے سرہانہ وہ چیز جس پر تکیہ رکھ کر لیٹتے ہیں

۱۷۔ شرح صحرائے حرم کے عاشق کا مرتبہ ہے کہ جس کے سرہانے جنت کی کھڑکیاں مشتاق کھڑی ہیں۔

کیوں رضا آج گلی سونی ہے

۱۸۔ اٹھ مرے دھوم مچانے والے

حل لغت سونی۔ خالی، ویراں، دھوم مچانا، غل مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔

۱۸۔ شرح اے رضا (امام اہلسنت رحمہ اللہ) آج گلی کیوں ویران ہے،

Marfat.com

اٹھ کھڑا ہوا اے ہنگامہ برپا کرنے والے۔

اس شعر میں امام اہلسنت محدث بریلوی قدس سرہٗ پہلے مصرعہ میں انسانی فطرت کا ذکر فرمایا ہے کہ انسان عموماً غفلت اور سستی کی زندگی بسر کرتا ہے دوسرے مصرعہ میں کچھ کام کرنے کی ترغیب وتحریص دلائی ہے کہ انسان جب مرد مجاہد بنکر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ تو ہر سو دین اسلام کی دھوم مچ جاتی ہے جس سے اسکو اپنی ذات کو بھی خطاب کرنا پڑتا ہے گویا دوسرے مصرعہ میں یوں فرمایا۔ ؎

اے مردِ خُدا کچھ کر کے دکھا

مثلاً دیکھئے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ دین و اسلام کو زندہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو ساری دنیا میں دین و اسلام کی دھوم مچادی۔

سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے پنجاب میں دھوم مچائی تو سیدنا غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کو رنگ دیا۔

خود امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کو دیکھئے کہ کیسی دھوم مچائی کہ عرب وعجم کا کونسا کونہ ہے جہاں آپکی دھوم نہیں عرب وعجم میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ کی شہرت کے متعلق پروفیسر مسعود احمد صاحب مدظلہ کی تصنیف کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

نعت ۶۳

> کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
> ۱۔ بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

حل لغات مہکنا۔ معطر ہونا۔ خوشبو دینا۔ بھٹکنا۔ راستہ بھولنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔

۱۔ شرح کیا ہی محبوب پیارا ہے کہ جب وہ مہکنے والے مہکتے اور خوشبو پھیلاتے ہیں تو آپ کی خوشبو سے راستہ پا لیتے ہیں وہ جو راستہ بھولنے والے ہوتے ہیں۔

خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شعر میں ان احادیث مبارکہ کی طرف اشارہ ہے جس میں مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں خوشبو ہی خوشبو تھی آپ جس راہ سے گزرتے ہفتوں خوشبو مہکتی رہتی تھی اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ہوتے انہیں آپ کی

Marfat.com

خوشبو سے راستہ مل جاتا تو وہ بغیر پوچھے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ جاتے۔

جسم کے پسینہ کی خوشبو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے توصیف کرنے والے نے سوائے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی اور جب کبھی آپکو پسینہ آتا تو آپکے چہرہ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے تھے جو مشک وعنبر وکستوری سے زیادہ خوشبودار تھے

(زینت المجالس۔ خیر البشر۔ بے مثل بشر)

س۔ یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اسکے راوی ثقہ ہیں؟

ج ۱۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے کیونکہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف) رحمہ اللہ نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کرلیں وہ حدیث قابلِ حجت ہوتی ہے۔ صاحب روض الفت رحمہ اللہ کا مندرجہ ذیل کا واقعہ لکھ کر ایک شعر لکھا کہ ایک صحابی کا قصتہ ہم لکھ آئے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ وہ لایا۔ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھر دی اور فرمایا یہ شیشی بیٹی کو دو۔ اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسے ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیبین (عطر والے) سے ہو گی۔

Marfat.com

يَفُوحُ مِنْ عَرَقٍ مِثْلُ الْجُمَانِ لَهُ شَذٌ تَضل
الفرانی منه تقطف۔

ترجمہ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسینہ مبارک (موتیوں کے متشابہ تھا) سے خوشبو مہکتا۔ حسین عورتیں اسے بجائے عطر کے لگاتی تھیں۔

کوچے بسا دیئے | حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی راہوں میں سے کسی راہ سے گزرتے تو اہل مدینہ ان راہوں میں مہکتی ہوئی خوشبو پاتے تھے اور کہتے تھے کہ اس راستے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں (اس حدیث کو ابو یعلیٰ اور بزار نے صحیح السند سے روایت کیا) (المواہب الدنیہ ص ۸۲)

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک
۲۔ تیرے قربان چمکنے والے

حل لغات | جمگمگانا، روشن ہونا۔ گور۔ قبر۔ روشنی دینا۔ کوندنا۔ رونق پکڑنا۔

۲۔ شرح | میری قبر کی خاک روشن ہو گئی جب آپ میری قبر میں تشریف لائے۔ نفسی الفداء اے میرے کریم، تاریکیوں کو روشنی بخشنے والے۔

ہر قبر میں جلوہ گری | اس عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر قبر میں حضور سرور

Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے اس سے مومن کو اور کیا چاہیئے کہ قبر کی کالی رات میں آقائے کونین جلوہ گر ہوں تو اسکی گور کی خاک جگمگا نہ اٹھیگی تو اور کیا ہوگا۔ زیارت ہر قبر کے متعلق اس شرح میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور فقیر کی علیحدہ تصنیف القول المؤیدہ فیما تقول فی ھذا الرجل لمحمد۔ بھی خوب ہے۔ اسکا مطالعہ کیجئے۔

مہ بے داغ کے صدقے جاؤں
۳۔ یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

حل لغات مہ۔ چاند۔ بے داغ۔ صاف۔ پاک بے گناہ۔ دمکنا۔ چمکنا۔ جھلکنا۔

۳۔ شرح محبوب صاف چہرے والے پہ قربان جاؤں دیکھو لوگو چمکنے والے پھول چمکتے ہیں آسمانی چاند چمکتا ہے لیکن اسکے چہرے میں چھائیاں ہیں اور ہمارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی صفائی کا کیا کہنا اس میں داغ کا تصور ہی نہیں ہوسکتا۔

مہ بے داغ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو بے داغ کہہ کر گویا اس شاعر کو ادب سکھایا ہے جس نے آپکو چاند سے تشبیہ دی۔ جیسے کسی دوسرے شاعر نے کہا ہے کہ ؎

Marfat.com

چاند سے تشبیہ دینا کیا یہی انصاف ہے
چاند کے منہ پر چھائیاں عربی کا چہرہ صاف ہے

اسکی اصل وجہ یہ ہے جو کسی نے فرمایا۔ ؎

مصطفےٰ آئینۂ روئے خدا است
منعکس در روئے ہمہ خوئے خدا است

ترجمہ:۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم - اللہ کا آئینہ ہیں آپ میں تمام صفات خداوندی منعکس ہیں۔

جو ذات ذات وصفات خداوندی کا آئینہ ہو اس میں داغ (عیب) وغیرہ کیسا. بلکہ اس میں داغ (عیب) کا تصور بھی کفر ہے۔ دوسرے مصرعہ میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں کی شان بیان فرمائی کہ جو تہ دل سے آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام لیوا ہے اسکی شہرت چار دانگ عالم ہے مثلاً خود امام احمد رضا محدث بریلوی کو دیکھ لیجئے کہ

الحمد للہ کہ آج انکا نام چار دانگ عالم میں ایک "عاشق رسول" صلے اللہ علیہ وسلم اور عالم اسلام کے ایک عظیم مفکر کی حیثیت سے دمک رہا ہے۔ اور عشق وعلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی اور خوشبوئیں تمام عالم میں بکھیر رہا ہے۔

ایسے ہی سیدنا اویس رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیجئے۔ کہ انھوں نے خود کو اتنا چھپایا کہ امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے دین کے ستون جیسے امام بھی آپکے ہم زمان ہو کر آپ سے بے خبری کا اظہار کر رہے ہیں لیکن انکے نام کو عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا روشن کیا کہ آپ نہ صرف عالم سفلی میں مشہور ہیں بلکہ عالم بالا میں ہی آپکا نام روشن ہے۔ ایسے ہی ہر عاشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ہے۔ کس کس کا حال لکھوں۔

Marfat.com

عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض

۴۔ کیا جھلکتا ہے جھلکنے والے

حل لغات

تاب روشنی، چمک، عارض، رخسار، گال، جھلکنا جلوہ دکھانا۔ کوندنا۔

۴۔ شرح

چہرہ اقدس کی چمک عرش تک پھیلی ہوئی ہے سبحان اللہ کیا جلوہ دکھانے والے جلوہ دکھاتے ہیں۔

نورٌ علیٰ نورٍ ۱۔ چونکہ آپ سراپا نور ہی نور تھے بشری لباس ایک حجاب تھا جس سے آپکی نورانیت کا ظہور محسوس نہ ہوتا ورنہ حقیقت وہی تھی جو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فرمائی ہے۔ ع

عرش تک پھیلی ہے تاب عارض

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ﴿المائدہ﴾

بیشک تمہارے پاس اللہ سے نور آیا ہے۔

سے آپکی نورانیت کا ثبوت کافی ہے اس پر احادیث مبارکہ کے شواہد حاضر ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل احادیث روایت کرتے ہیں۔ تحقیق میں اللہ کے نزدیک اس

Marfat.com

حال میں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے۔
یعنی انکا پتلا زمین پر بے جان پڑا تھا اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی تھی۔
ایک روایت میں ہے کہ آدم زمین پر اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی آدم علیہ السلام آب وگل کے درمیان تھے یعنی ان کا پتلا بن رہا تھا ابھی مکمل طور پر تیار نہ ہوا تھا اور اس میں روح نہ پھونکی گئی تھی)

فائدہ:- اس حدیث سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ چلتا ہے کہ آپ تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل خاتم النبین لکھے جا چکے تھے اور آپ کی نبوت فرشتوں اور روحوں کو ظاہر کردی گئی تھی۔ جیساکہ وارد ہے کہ آپکا اسم مبارک عرش آسمان محلات، بہشت اسکے بالاخانوں۔ حورعین کے سینوں، جنت کے درختوں کے پتوں شجر طوبی، فرشتوں کی آنکھوں اور بھوؤں پر لکھا ہوا تھا۔ بعض عرفاء کا کہنا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک، عالم ارواح میں روحوں کی اس طرح تربیت کرتی تھی جس طرح دنیا میں تشریف لانے کے بعد جسم مبارک کے ساتھ اجسام کی مربی تھی اور ارواح کا ابدان سے پہلے پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہے۔

۲- حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپکا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا اور یہ کہ آپ اللہ کے نور سے ہیں۔ اور تمام دنیا آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہے۔

۳- جبریل علیہ السلام سے آپ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ اے جبریل آپ نے اپنی تخلیق کے بعد کیا دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ہر ستر ہزار سال بعد ستر ہزار مرتبہ ایک نور دیکھا۔ ارشاد ہوا یہ میرا ہی نور تھا۔
(روح البیان)

Marfat.com

۴۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَرَجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرِيْنَ اِلٰى اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ۔ میں پاک صلبوں سے ہوتا ہوا پاک رحموں میں آیا ہوں

فائدہ:۔ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نور محمدی پاکیزہ اصلاب وارحام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے پاس آیا۔ جو ہر دور میں پیشانیوں میں چمکتا رہا اور جب دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی ولادت ہوئی تو اس نور کا پیرہن ہی جسم اطہر بنا جس نے آپکے طیب و طاہر وجود کو سراپا نور بنا دیا یہی وہ نور تھا کہ آپکی ولادت کے وقت ظہور میں آیا تھا۔

۵۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں حضور فرماتے ہیں

وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔	اور تحقیق میری ولادت کے وقت میری والدہ کے لیے ایک نور ظاہر ہوا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

یعنی انہوں نے اپنی جگہ (مکہ) ہی سے شام کے محلات کو ملاحظہ فرمایا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ اسی طرح پیدا ہوئے ہیں جس طرح ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ درست نہیں بلکہ سوء ادبی ہے

فائدہ:۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلقے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم باوجود

Marfat.com

منشاء عنصری از نورِ حق جل وعلی مخلوق گشتہ است کما قال علیہ
الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔
ترجمہ:۔ جاننا چاہیئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تمام انسانی افراد
کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم افراد سے کسی فرد
کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لیے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم باوجود
عنصری پیدائش میں مناسب نہیں رکھتے اس لیے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم
باوجود عنصری پیدائش کے اللہ جل وعُلیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں

مسئلہ:۔ امام الفقہا حضرت علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جس شخص
نے حضور صلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرنے کے دوران یہ کہا کہ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم مخرج بول سے نکلے ہیں۔ تو اسے قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ قبول
نہیں کی جائے گی اور اگر آپ کا ذکر صلحا کے ذکر میں کیا یا ارادہ کیا کہ آپ بشر
ہیں پھر ایسی بات کہی تو اسے قتل تو نہیں کیا جائیگا۔ مگر سخت مار پیٹ کی جائے
گی اور اگر کسی کے جواب کے بغیر محض اپنے کلام میں کیا تو وہ قتل کیا جائیگا۔ یعنی اسے
سزا ضرور ملے گی۔

صحیح حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں میری مانند
کوئی نہیں۔ کہیں فرمایا تم میں کون میری مانند ہے؟ میں رات کو اپنے رب کا مہمان
ہوتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے کہیں فرمایا تم میں کوئی میری طرح نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کھلانے پلانے والا مقرر کیا جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے
کہیں فرمایا اللہ تعالےٰ کے ساتھ میری ملاقات کا ایک ایسا وقت مقرر ہے
کہ اس میں کسی نبی یا رسول یا مقرب فرشتے کی رسائی نہیں۔ کہیں فرمایا کہ میں

Marfat.com

جسم کی ساخت میں بھی تم جیسا نہیں ہوں۔

فائدہ:۔ احادیث سے ثابت ہے کہ آپ کے بول و براز کا نشان زمین پر نظر نہیں آتا تھا۔ زمین اسے جذب کر لیتی تھی۔ آپکے لعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا۔ بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کے وقت آپکے گرد جمع ہو جاتے تھے جن سے مشک و عنبر جیسی خوشبو آتی تھی آپ جس طرح اپنے سامنے دیکھتے اسی طرح اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے جیسے قریب سے دیکھتے اسی طرح دور سے بھی دیکھتے تھے۔ تاریکی اور روشنی میں آپ یکساں دیکھتے تھے آپکی انگشت مبارک کے اشارے سے سورج پلٹا۔ چاند دو ٹکڑے ہوا انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے بہے۔

یہ معجزات تھے کس کے؟ آپکے نورانی اور روحانی وجود جس کا مادیت سے کوئی واسطہ دور کا بھی نہ تھا۔

فائدہ:۔ آپکی جسمانی پیدائش کے بارے میں ارباب سیر نے لکھا ہے کہ آپ ناف بریدہ، ختنہ شدہ، سرگیں، آنکھوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔

حکماء کی تحقیق یہ ہے کہ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اپنی غذا ناف کے ذریعہ حاصل کرتا ہے ماں جو کچھ کھاتی ہے اسکا کچھ حصہ ناف کے ذریعے سے بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے اور اس غذا سے اسکے نشوونما ہوتی ہے۔ پیدا ہونے کے بعد یہ ناف کاٹ دی جاتی ہے پھر بچہ منہ کے ذریعہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔

حکماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حمل کے دوران عورت کی ماہواری ختم ہو جاتی ہے اور یہ خون بھی بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب ناف بریدہ پیدا ہوتے تو اس سے یہ ثابت

Marfat.com

ہوتا ہے کہ شکم مادر میں آپ کی پرورش بچوں کی طرح نہیں ہوئی اور کوئی ایسی غذا ماں کے ذریعہ سے آپکو نہیں ملی جو بطن مادر میں بچوں کو ملا کرتی ہے یہاں بھی آپکے جسم کی نشو ونما ایسی روحانی غذا سے ہوئی جس میں کوئی بچہ آپکا شریک نہیں لہذا یہ کہنا درست ہوگا کہ آپکی جسمانی ولادت بھی ایک معجزہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مثال ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے کیونکہ آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا کہنا ہے کہ میں ان تمام کیفیات سے دوچار نہیں ہوئی جنکا عام طور پر تمام عورتوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ آپ کی جسمانی ولادت کے وقت میں نے کوئی آلائش دیکھی جیسے کہ بچوں کی ولادت کے وقت دیکھنے میں آتی ہے ۔

۵۔ گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے

حل لغات گل ۔ پھول ۔ طیبہ ۔ مدینہ طیبہ کا نام ۔ ثنا ۔ تعریف ۔ مدح گائے از گانا ۔ مشہور کرنا ۔ سراہنا ۔ نخل ۔ کھجور ۔ مطلق درخت طوبیٰ ۔ نہایت خوشبودار بیری کا درخت ۔ بہشت کے مشہور درخت کا نام ۔ چہکنے والے از چہکنا ۔ چہچہانا ۔ چہ چہ کرنا ۔

شرح نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے ملائکہ طیبہ کے گل کی تعریف اور مدح وثنا گاتے ہیں ۔

Marfat.com

جملہ عالم کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جملہ عالم کے ذرہ ذرہ کے رسول ہیں اسی لیے ہر امتی کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کا ذکر کرے اور آپ سے ہر امتی کی محبت فرض ہے اور محبت کی علامت میں سے ہے کہ محبوب کی ہر شے محبوب ہو۔ اور محب محبوب کو زیادہ کرتا ہے حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ جو کسی سے محبت کرتا ہے اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ نخل طوبی پر ملائکہ ہی ہیں اور کون ہوگا ظاہر ہے کہ ملائکہ بھی ہمارے طرح حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں اور انکا کام عبادت کے سوا اور کیا ہے جب مسلم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں تو یہ قاعدہ بھی مسلم ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ۔ جب میرا ذکر ہوگا اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم آپکا ذکر بھی میرے ساتھ ضرور ہوگا۔

عاصیو تھام لو دامن ان کا

۶۔

وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

حل لغات | تھام لو از تھامنا۔ روکنا۔ پکڑانا۔ کھڑا کرنا۔ مدد کرنا۔ جھٹکنا زور سے ہاتھ چھڑانا۔ جھٹکا دینا۔ ہاتھ جھلانا۔ ہاتھ ہلانا۔

Marfat.com

۶۔ شرح اے عاصیو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑ لو آپکی عادت کریمہ ہے کہ آپ دامن پکڑنے والے سے ہاتھ نہیں چھڑاتے۔

اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے اس شعر کی کسی نے پنجابی میں ترجمانی کی ہے۔ ؎

لجپال پریت نوں توڑ دے نہیں
جیدی بانہہ فڑے اونوں چھوڑ دے نہیں

یعنی حبیب خدا لجپال اور پیت پال ہیں۔ جسے گلے لگالیں اسے نہیں ہٹاتے بلکہ جسکا ہاتھ پکڑتے ہیں پھر اسے کبھی بے وارث کر کے نہیں چھوڑتے

بڑھیا کا قصہ مکہ معظمہ میں ایک بڑھیا کو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سخت عداوت تھی۔ ادھر آپ کے کمالات کا شہرہ بڑھ رہا تھا۔ سنتی رہی کہ جو بھی آپکے قریب لگتا ہے آپ کا ہی ہو جاتا ہے خیال کیا کہ مکہ شہر سے باہر کہیں جا بسوں۔ تا کہ میں انکے دین کو قبول نہ کر سکوں کہیں آباؤ اجداد کے دین سے ہاتھ دھونا پڑے اپنا اثاثہ (پونجی) ایک گٹھڑی میں باندھ کر باہر جانے کو تیار بیٹھی ہے لیکن نہ خود اٹھا سکتی ہے نہ کوئی دوسرا اس کی مدد کرتا ہے۔ ادھر سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ نے بڑھیا سے حال پوچھا اس نے کہا مجھے شہر سے باہر کسی جنگل میں چھوڑ آیئے حضور علیہ السلام نے گٹھڑی اٹھائی اور بڑھیا نے آپکے دامن پکڑا کہ کہیں یہ نوجوان میرا سامان لیکر بھاگ نہ جائے۔ بڑھیا نے آپکی شفقت اور لطف وکرم دیکھ کر نام پوچھا۔ آپ نے نام بتایا تو قدموں مبارک پر گری اور اسلام قبول کر لیا۔

Marfat.com

۷۔ ابرِ رحمت کے سلامی رہنا
پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

حل لغات
ابر۔ بادل۔ گھٹا۔ سلامی۔ ہتھیار اٹھا کر سلام کرنا۔ لچکنا۔ جھکنا مڑنا۔ بل کھانا۔ ہلنا۔ کانپنا۔ اثر قبول کرنا۔

شرح
ابر رحمت ہمیشہ آپ کی سلامی میں ہیں جھکنے والے پودے ہمیشہ پھلتے پھولتے رہتے ہیں یعنی جو غلامیٔ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرلیتے ہیں وہ دائمی طور شاد و آباد رہتے ہیں۔ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لیکر تاحال غلامی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا طوق گلے میں ڈالنے کا حال شاہد عدل ہے۔

۸۔ ارے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے
کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے

حل لغات
ارے۔ تعجب کے لیے پھڑکنا، بے چین ہونا۔ نہایت آرزومند ہونا۔

Marfat.com

۸۔ شرح

ارے یہ محبوب کی جلوہ گاہ ہے اے بے چین ہونے والو کچھ ادب بھی ملحوظ رکھو۔

تادیب عاشقاں

مدینہ طیبہ میں جالی مبارک کے سامنے عاشقان زار کی عجیب حالت ہوتی ہے بیقرار عشاق چاہتے ہیں کہ جالی مبارک کو تھام کر جی بھر روئیں اور اپنے کریم صلے اللہ علیہ وسلم درد کی داستان سنائیں۔ بلکہ ہم نے آنکھوں سے کئی عاشقوں (مردہوں یا عورت) کو دیکھا کہ پہریداروں کی پرواہ کیے بغیر تڑپ کر جالی تک پہنچ جاتے ہیں۔ کئی عشاق کو یہاں پر جان دیتے بھی سنے گئے۔ لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے عشاق کو ادب سکھایا کہ ضبط سے کام لیکر ادب کا دامن ہاتھ میں تھامئے اسی میں عشق کا امتحان ہے۔ آداب حاضری فقیر نے اسی شرح حدائق بخشش اور کتاب محبوب مدینہ) میں تفصیل سے لکھ دیتے ہیں۔

حکایت:۔ ۱۴۱۴ھ میں فقیر مدینہ طیبہ ماہ رمضان میں حاضر ہوا ایک دوست نے سنایا کہ کل ایک عاشق زار تڑپ کر جالی کو چومنے لگا اسے پہریداروں نے ہٹا کر دور کھڑا کر دیا۔ لیکن اس سے رہا نہ گیا۔ پھر تڑپ کر جالی تک پہنچا اب بھی پہریداروں نے نرمی سے ہٹا دیا۔ پھر تیسری بار بھی جالی کے قریب پہنچ گیا پہریداروں نے سختی کی تو غلیظ قسم کی گالی دینے لگا۔ اسے پولیس کے حوالے کیا گیا۔ کسی صاحب کے منہ سے نکلا کہ اسے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے گرفتار کرایا ہو گا اس لیے کہ یہ عاشق سہی لیکن بے ادب عاشق کہ اس نے اپنے آقا کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حیا و شرم نہ کی کہ آپکے سامنے غلیظ گالی بکنے لگا۔

Marfat.com

سُنّیو ان سے مدد مانگے جاؤ
۹- پڑے بکتے رہیں بکنے والے

حل لغات

سنیو۔ اہلسنت کے عقیدہ والوں کو خطاب ہے۔
پڑے ہے۔ پڑنا۔ گرنا۔ لیٹنا۔ یہاں تحقیر مطلوب ہے۔ بکتے
از بکنا۔ بیہودہ بولنا۔

۹۔ شرح

اے سنی بھائیوں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء واولیاء سے مدد مانگتے رہو۔ مخالفین بکتے ہیں تو انکو بکتے ہیں یہ ایسے ہی بکتے رہیں گے۔

سُنی :- وہی قدیم الایام کے مسلمان جنہیں اسلاف صالحین سے عقائد ومسائل وراثۃ نصیب ہوئے لیکن دور حاضرہ میں خوارج زمانہ نے انہیں بدنام کرنے کے لیے بریلوی کے نئے نام سے بدنام کرنے لگے ہیں اور واہیات سے واہیات عقیدے گھڑ کر انکے نام منسوب کرتے ہیں ہمارے رفقاء وعلماء وفضلاء کو اللہ شاد وآباد رکھے کہ ان کے جملہ ہفوات کے دندان شکن جوابات لکھے اور لکھتے رہتے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ فقیر صرف اتنا عرض کرتا ہے۔

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ جھوٹوں پر خدا تعالے کی لعنت۔

اور ان کے افتراء کے جواب میں کہتا ہوں۔

Marfat.com

اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ (پ ۱۴)

بیشک وہ جو جھوٹے افترار کرتے ہیں وہ بے ایمان ہیں۔

انتباہ ۱۰۔ بریلوی کسی مذہب و مسلک کا نام نہیں اور نہ ہی کسی نئے عقائد و مسائل کے مجموعہ کا نام بریلوی ہے الحمد للہ عالم اسلام بالخصوص ہند و پاکستان میں اکثریت ان مسلمانوں کی ہے جو سُنّی حنفی عقائد و مسائل کے کاربند ہیں ہاں میں دورِ حاضرہ میں ان عقائد و مسائل کی تحقیق و توضیح امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے قلم سے انکی تصانیف بطریق اتم واکمل موجود ہے اسی لیے اب جو بھی ان عقائد و مسائل کو ظاہر کرتا ہے اسے خوارج بریلوی ہونے کا نام دیتے ہیں خواہ وہ عرب میں ہو یا عجم میں اگرچہ وہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے نام سے بھی واقف نہ ہو۔

تجربہ شاہد ہے۔ یا رسول اللہ کہو۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یا گیارھویں اور عرس کرو مزارات پہ جاؤ میلاد شریف کرو۔ خود ٹولہ کہیگا یہ بریلوی۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی امام احمد رضا محدث بریلوی کی کرامت ہے کہ اپنا بیگانہ حق عقائد و مسائل کی وجہ سے ان سے منسوب ہونے پہ مجبور ہے یا مشہور ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا مسلک و عقیدہ وہی ہے جو قرآن و سنت و اجماع امت و تعلیمات ائمہ دین متین سے ثابت ہے۔ اس لیے بریلوی کوئی مسلک نہیں ہے اور نہ ہی عقیدہ اور نہ ہی بریلوی کوئی فرقہ ہے بلکہ ہم اور مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ اور ہمارے دیگر علمائے عظام جس عقیدہ و مسلک پر ہیں وہ سو فیصد بعینہٖ وہی مسلک و عقیدہ ہے جو سلف صالحین کا ہے اور جو فرمان مصطفےٰ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ کا واحد مصداق ہے اس مسلک کو بریلوی مسلک کہنا نادانی ہے یا تعصب و مخاصمت۔

ہمارا دعویٰ ہے کوئی اہل علم مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں بتا سکتا۔ جو امت مصطفےٰ علی صاحبہا التحیۃ والثنار کے سلف صالحین کے عقیدہ و مسلک سے مخالف ہو چونکہ ہم مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے ان کے عاشق رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سچے متبع سُنّۃ ہونے کی وجہ ہے عقیدے و محبت کا معاملہ ہے تو مخالفین کو معلوم ہو کہ ہمیں تو چاروں سلسلوں کے بزرگوں مثلاً غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و بغداد رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت ہے و حضرت معین الدین اجمیری سے بہار الدین نقشبند علیہ الرحمۃ و دیگر جملہ فقہار و علمار و اولیار سے محبت و عقیدت ہے اسی لیے ہمیں قادری، چشتی، نقشبندی سہروردی، وغیرہ بھی کہا جاتا ہے تو جیسے ان نسبتوں میں قباحت نہیں تو بریلوی نسبت میں قباحت کیوں؟ بہرحال امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے ہم مسلک لوگوں (سُنّیوں) کو ڈھارس بندھائی کہ انبیار اولیار سے مدد مانگے جاؤ اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں مخالف بکتا ہے تو اسے بکنے دو۔ مخالف کے غل غپاڑے سے مسئلہ کی حقیقت مٹ نہیں سکتی۔

> شمع یادِ رُخِ جاناں نہ بجھے
>
> خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

Marfat.com

حل لغات

شمع - موم کی بتی - چربی کی بتی - بجھے بجھنا - دھیما ہونا - ٹھنڈا پڑنا - خاک ہوجانا - ذلیل وخوار ہونا - بھڑکنے والے بھڑکنا - شعلہ زن ہو - غصّہ آنا -

۱۰ - شرح

وہ شمع جو میرے دل میں رخ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد میں روشن ہے خدا کرے نہ بجھے وہ لوگ ذلیل وخوار ہوں جو میری اس شمع روشن سے غصّہ میں ہیں -

۱۱-

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اب ذرا سولیں بلکنے والے

حل لغات

بلکنے والے از بلکنا (بکسر الباء) بے چین ہونا بے قرار ہونا - پھوٹ پھوٹ کر رونا -

۱۱ - شرح

موت کہتی ہے کہ اے عاشقو جلوہ (دیدار محبوب) عنقریب ہونے والا ہے کہ قبر میں ہی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے فراق میں پھوٹ پھوٹ کر رونے والو - ذرا سی دیر انتظار کر لو - پھر قبر میں زیارت میسر ہو کر رہنا - پھر اسکے بعد داعیٔ الی اللہ کا دیدار ہی دیدار ہوگا -

Marfat.com

کوئی ان تیز رووں سے کہہ دو

۱۲ کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے

حل لغات | تیز رووں۔ تیز رفتار لوگ

۱۲۔ شرح | ان جلد بازوں تیز رفتاروں سے کہہ دو کہ ہمت کرو آگے بڑھو اس لیے کہ تھک کر رہ جانے والے کس کھاتے میں ہونگے یعنی بیکار ہو کر رہ جائیں گے جب تک منزل مقصود تک نہ پہنچو بڑھتے رہو۔

دل سلگتا ہی بھلا ہے اے ضبط

۱۳۔ بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے

حل لغات | سلگنا۔ جلنا۔ دھواں نکلنا۔ غم یا غصہ میں اندر ہی اندر بھسم ہو جاتا ہے۔ بھلا ہے بہتر ہے۔ ضبط۔ حفاظت۔ ہوشیاری انتظام۔ بجھ جانا۔ دھیما ہونا۔ ٹھنڈا پڑنا۔ دہکنا آگ۔ بھڑکنا۔ بدن گرم ہونا۔

Marfat.com

۱۳۔شرح دل کا جلنا ہی بہتر ہے اے ہوشیاری تمہیں معلوم ہو کہ بہت سخت بھڑکنے والے گرم انگارے کبھی ٹھنڈے بھی پڑ جاتے ہیں ذرا صبر کر لے انشاء اللہ فراق کی آگ وصال کے پانی سے ٹھنڈی ہو جائے گی۔

ہم بھی کمھلانے سے غافل تھے کبھی
۱۴۔ کیا ہنسیں غنچے چٹکنے والے

حل لغات کہلانا۔ مرجھانا۔ خشک ہونا۔ دبلا غمگین ہونا۔ چٹکنا سخت چیز پر گر کر اچٹنا۔ آگ پر جل کر کسی چیز کا آواز دینا۔ کلی کھلنا چلدینا۔ الگ ہونا۔

۱۴۔شرح ہم بھی مرجھانے سے کسی وقت غافل تھے لیکن وہ غنچے کیا کھلیں جو اصل پودے سے الگ ہو چکے ہوں۔

یہ مضمون مولانا رومی رحمہ اللہ کی مثنوی شریف کے اشعار مع شرح کی تفصیل فقیر کی شرح صدائے نوی کا مطالعہ فرمایئے۔

نخل سے چھٹکے یہ کیا حال ہوا
۱۵۔ آہ او پتے کھڑکنے والے

Marfat.com

حل لغات چھٹ حرف استثنا۔ چھوٹا ہوا۔ علیحدہ۔ جدا۔ آہ۔ افسوس ہائے۔ پتہ۔ پات۔ ورق۔ کات کے ایک زیور کا نام۔ یہاں پہلا۔ دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ کھڑکنا درخت کے سوکھے پتوں کا بجنا۔

۱۵۔ شرح نخل (اصل) سے جُدا ہونے کے بعد کیا حال ہوا۔ ہائے اے جدائی کے بعد سوکھے پتے بجنے والے۔

صدائے نوی یہ شعر حضرت مولانا رومی قدس سرہ کی مثنوی شریف کے شعر کا ترجمان ہے مولانا رومی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ ؎

بشنو از نے چوں حکایت می کند
وز جدائیہا شکایت می کند

فقیر نے اسی شرح حدائق میں لکھا ہے کہ ارواح اجساد سے ایک مدت پہلے پیدا کی گئیں بعد تخلیق ایک عرصہ ازل کے ساتھ رہنے کے مزے لوٹے لیکن جدائی کا دور یوم الست سے شروع ہوا۔

صاحب تفسیر روح البیان نے قدس سرہٗ پ ۹ آیت الست بربکم کے تحت لکھا ہے کہ۔

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ پر رحمت کا ہاتھ پھیر کر اُن سے پھر کر ان سے ہر پیدا ہونے والی روح کو ظاہر کر کے فرمایا۔ الست بربکم۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اس وقت جف القلم،، کا اعلان ہوا یعنی اب کے بعد کسی کو اقرار وانکار فائدہ نہ دیگا۔

فائدہ:۔ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی تمام ارواح بالذات آدم علیہ السلام سے نکالیں بلکہ اس طرح ہوا کہ پہلے ان کی پشت مبارک سے

Marfat.com

وہ نکالے جو ان سے بلاواسطہ پیدا ہونگے۔ پھر ان ارواح سے جتنے پیدا ہوں گے۔ اسی طرح تا قیامت کے سلسلہ کی ترتیب رہی۔

حضرت علامہ کاشفی نے فرمایا کہ یہی آیت الست کے عہد کا مرکز ہے تاکہ بے خبر کو متنبہ کرے ورنہ ہوشمند اور بیدار دِل حضرات اس روز کے سوال وجواب سے غافل نہیں۔

شعر
ندائے الست ہمچناں شان بگوش
الفریاد قالو بلیٰ در خروش!

ترجمہ:۔ الست کی آواز تا حال انکے کانوں میں گونج رہی ہے وہ تو قالوا بلیٰ میں تا ہنوز بول رہے ہیں۔

خلاصہ:۔ جب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ان کی اولاد کے ذرات نکالکر انکی پشتوں سے ان کی ذریات اور قیامت تک آنے والی ارواح (جن ذرات میں امانت رکھے گئے تھے) کو ظاہر کیا تو اس وقت وہ تین گروہ تھے۔

۱۔ صفِ اول میں سابقین کی ارواح
۲۔ اصحاب میمنہ
۳۔ اصحاب مشئمہ

ف:۔ ۱۔ وہ ذرات ارواح کے انوار سے چمک اٹھے۔ انہیں ذرات موجودہ نے وجود ربّانی سے لباس روحانی پہنا۔ اس طرح ان کے کانوں اور آنکھوں اور قلوب کو روحانی لباس پہنایا گیا۔ اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا خطاب فرمایا۔ سابقین کی ارواح نے سمع نورانی و روحانی سے حق تعالیٰ کا خطاب سنا اور نورانی آنکھوں سے ذاتِ حق کے جمال کا مشاہدہ فرمایا۔ اور روحانی، نورانی

Marfat.com

ربانی قلوب میں نورِ محبت کے ساتھ ذاتِ حق کے دیدار کا عشق پیدا کیا محبت بھرے انداز میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے خطاب کے جواب میں عرض کی۔ بیشک اے رب کریم تو ہمارا محبوب معبود ہے ہم نے تیری محبوبیت ومعبودیت کا مشاہدہ کر لیا۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے وعدہ لیا کہ سوائے میرے نہ کسی سے محبت کرنا اور نہ کسی کی عبادت کرنا اسکے بعد اصحابِ میمنہ کی باری آئی تو انہوں نے خطاب حق کو سمع روحانی سے سُنا اور اسکے جلال کا ابصارِ روحانی سے مطالعہ کیا۔ قلوب ربانیہ الٰہیہ کے ساتھ ایمان لاکر عبودیت کے رنگ میں عرض کی کہ اے ربّ کریم ہم نے مانا کہ تو ہمارا معبود ہے ہم نے تیرا خطاب سن لیا۔ اور پورا الیقین کر لیا۔ ان سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ لیا کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اسکے بعد اصحاب مشئمہ کی نوبت آئی انہوں نے بھی خطاب حق کو سمع رُوحانی سے سنا لیکن انکے آگے عزت کا حجاب تھا۔ اور انکے کانوں میں عزت الٰہی کا بوجھ رکھا گیا۔ اور ان کی آنکھوں پر شقاوۃ کی پٹی باندھ گئی اور اُن کے دلوں پر لعنت کی مہر لگائی گئی جس کی وجہ سے نہایت تکلف سے جواب دیا کہ یا اللہ ہم نے مانا کہ تو ہمارا رب ہے لیکن ہم مجبور ہو کر کہہ رہے ہیں لیکن دل نہیں مانتا۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے عبودیت کا وعدہ لیا۔

> جب گرے مونھ سوئے میخانہ تھا
>
> ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے ۱۶

Marfat.com

حل لغات

بہکنے والا۔ بھٹکنا۔ راہ بھولنا۔ لڑکھڑانا۔

۱۶۔ شرح

جب دنیا میں قدم رکھا تو ہمارا منہ میخانۂ حق کی جانب تھا لیکن جونہی ہوش سنبھالا بھٹک گئے بھٹکنے والے۔

عالم ارواح سے عالم اجسام تک

انسان عالم ارواح میں ایک طویل مدت تک رہا۔ انسانی روح کو عالم دنیا سے اسی ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔ (روح البیان)

اس عالم کی تصدیق قرآن مجید نے فرمائی۔ روز میثاق اللہ تعالےٰ نے ارواح سے فرمایا۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ قَالُوْا بَلٰی انہوں نے کہا ہاں یا رب تو ہمارا رب ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے انکی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا۔ جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہوں گے اور ان کے لیے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دیکر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی۔ (خزائن)

سنی مذہب

یہی مذہبِ حق ہے کہ واقعی بروز میثاق بندے کی حقتعالیٰ سے گفتگو ہوئی۔ صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ یہ شرافت

Marfat.com

صرف حضرت انسان کو نصیب ہوئی کہ عالم عدم میں اسے ہمکلامی کا شرف ملا۔ (روح البیان پ ۱)

معتزلہ واہل ظواہر یہ اس میثاق کے منکر ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ اخذ میثاق بصورت مذکور محال ہے اس لیے کہ اخذ میثاق کے لیے جسمانیت وحیاۃ اور عقل وادراک شرط ہے اہلسنت فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنی قدرت سے یہ امور اخذ میثاق کے وقت پیدا فرما دیئے۔

معتزلہ اور اہل ظواہر کا رد ان بیوقوفوں کو کون سمجھائے کہ قادر قدیر کی قدرت کاملہ سے بعید نہیں۔ یہ تو معمولی اجساد واشخاص کا معاملہ ہے اگر وہ کریم چودہ طبقات آسمان وزمین کے علاوہ تمام پہاڑ اور اشجار اور تمام دریا ودیگر اشیاء ایک انڈے میں سمودے اور انڈے میں نقص بھی نہ آئے تو وہ قادر ہے۔

اہلسنت کے اولیاء کرام کی گواہیاں نفحات میں مذکور ہے کہ حضرت علی سہل اصفہانی سے سوال ہوا سے سوال ہوا کہ الست کے دن کی کوئی بات آپکو یاد ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دن بھی کوئی بھولنے کا ہے اس لیے کہ وہ میرے لیے کل کی بات محسوس ہوتی ہے۔

فائدہ ۱۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ انصاری نے فرمایا یہ جواب ابھی ناقص ہے اس لیے کہ صوفی کو شب وروز سے کیا مطلب صوفی تو حال اسی الست کی گھڑی میں ہے۔

روز امروز است اے صوفی وشان
کے بود ازدی و فرد انشان

Marfat.com

آنکہ از حق نیست غافل یک نفس
ماضی و مستقبل و حال است و بس

حکایت بادہ خوار الست

حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے کسی نے پوچھا کہ آپکو بھی الست کی گھڑی یاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں وہی آواز میرے کانوں میں تاحال گونج رہی ہے۔

الست کی صوفیانہ تحقیق

بعض کاملین کی ارواح کو اس مزاج جزری عنصری کے تعین سے پہلے علمی اوصاف حاصل ہوتے ہیں یعنی یہی عنصری مزاج جو مرتبہ عین اور خوارج میں ہے اس سے بھی پہلے وہ باخبر ہوتے ہیں جیسے امام احمد رضا قدس سرہٗ نے پہلے مصرعہ میں بیان فرمایا کہ۔ ع

جب گرے منہ سوئے میخانہ تھا

ہمجنس باہمجنس

اس عالم ارواح کی زندگی کا سماں خود حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

بخاری شریف میں ہے۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔ (بخاری شریف)	روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی۔ دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

اسی کو حضرت سید پیر بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔

Marfat.com

کُنْ فیکون جدّوں فرمایا اساں وی کدے وسدے ہاسے۔ (پنجابی)
یعنی جب کلمہ کن فرمایا اللہ نے تو ہم بھی (عالم ارواح) اس وقت موجود تھے
یہی بزرگ گوڑاہ رحمتہ اللہ بھی فرمایا۔

کن فیکون تے کل دی گل لے اساں پہلے پریت لگائی

ترجمہ: کن فیکون تو کل کی بات ہے ہم نے اس سے بھی بہت پہلے محبت و بخشش کا سودا کیا ہے بلکہ ہمیں تو ابھی کی بات کی طرح اس ملک کے جملہ حالات سامنے نظر آتے ہیں۔

دیکھ اور زخمِ دل آپے کو سنبھال ۱۷۔ پھُوٹ بہتے ہیں تپکنے والے

حل لغات آپے کو سنبھال، اپنے آپکو سنوارنا۔ بالغ ہونا۔ جوان ہونا جسم کو قابو میں رکھنا ہی آخری معنیٰ مراد ہے، پھوٹ بہنا۔ زور زور سے رو پڑنا۔ بھید کھول دینا۔ پانی کا دیوار کو توڑ کر نکل جانا۔ تپکنا بہت گرم۔ جلنا۔

۱۷۔ شرح اے زخم خود کو سنبھال ورنہ سخت سزا ہو گی۔ اور تم نے دیکھا ہے کہ تر لکڑی جب جلتی ہے تو جب اسے جلایا جاتا ہے۔ آگ سے تپش سے اس سے تری خوب بہتی ہے اس لیے قیامت میں جو زیادہ غلط کار ہونگے آگ کی تپش سے خوب رو دیں گے۔

Marfat.com

جرائم کی سزا

اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے ہر مجرم کو جرائم سے پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ساتھ ہی سزا بھی بتا دی ہے۔ اور احادیث مبارکہ میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفصیل سے ہر جرم اور اسکی سزا کو بیان فرمایا فقیر کا اس موضوع پر ایک کتابچہ ہے "جرائم کی سزا"، اس کا مطالعہ کیجئے۔ چند نمونے یہاں عرض کردوں۔

شب معراج حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو چند مجرموں کے حالات دکھائے۔ روح البیان پارہ نمبر ۱۵۔ آیت اسراء میں ہے کہ

خیانتی کا بُرا حال

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیانتی انسان کی مثال دکھائی گئی کہ ایک مرد لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھاتا ہے لیکن اٹھا نہیں سکتا باوجود ایں ہمہ گٹھڑے میں اور لکڑیاں ڈالنا چاہتا ہے یہ اس خیانتی کی مثال دی گئی جو لوگوں کی امانتوں کی حفاظت نہیں کرسکتا لیکن مزید امانتوں کو اپنے پاس رکھنے کی جدوجہد کرتا ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے؟ عرض کی یہ آپکا وہ امتی ہے جسکے پاس امانتیں رکھی جائیں اور وہ انہیں ادا نہیں کرتا۔ الٹا دیگر امانات کے درپے رہتا ہے۔

اعجوبہ:۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں۔

اِتَّقُوا الْوَاوَاتِ

یعنی ان امور سے ڈرو جن کے اول لفظ واؤ آتا ہے جیسے ولایت (حاکم بننا) وزارت، وصایت (کسی کی وصیت کا بوجھ اٹھانا) وکالت۔ ودیعت یعنی امانت رکھنا

بے نماز کا بُرا حال

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بے نماز کی کیفیت دکھائی گئی کہ ایک قوم کے سر پتھروں سے

Marfat.com

پھوڑا جاتا ہے جب تک ان کے سر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں تو پہلے کی طرح صحیح وسالم جوڑ دیئے جاتے ہیں آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نمازوں کے وقت بوجھل ہو جاتے تھے۔

تارک زکوٰۃ

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تارک زکوٰۃ کا حال دکھایا گیا جن کے آگے پیچھے بہت بڑے زخم ہیں وہ اونٹ بکریوں کی طرح بھاگتے ہیں اور انہیں تھوہر کا درخت کھلایا جاتا ہے الضریع ایک خشک درخت کو کہا جاتا ہے جو کانٹے دار ہوتا ہے الزقوم اسکے ثمر کو کہا جاتا ہے جو کانٹوں کے ساتھ سخت کڑوا بھی ہے بعض کے نزدیک ایسا درخت دنیا میں نہیں بلکہ یہ صرف جہنم میں ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں یوں بیان فرمایا۔

اِنَّـهَا تَخْرُجُ مِنْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۔ وہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔

جن لوگوں کو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ اور بکریوں کی طرح دوڑتا دیکھا انہیں جہنم کے انگارے کھلائے جا رہے ہیں آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں۔ عرض کی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔

زانیوں کا بُرا انجام

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانی دکھائے گئے جن کے سامنے بھنے ہوئے بہترین گوشت ہانڈیوں کے اندر رکھے ہیں اور دوسری طرف کچا اور بدبودار گوشت پڑا ہے وہ لوگ بھنے ہوئے گوشت کو چھوڑ کر کچا اور بدبودار گوشت کھا رہے ہیں آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی کہ یہ آپ کے وہ امتی ہیں جو

Marfat.com

جو شادی شدہ ہو کر غیر عورتوں کے پاس شب باشی کرتے اور اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے اور انکے ساتھ وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کے بجائے غیر مردوں کے پاس رات گزارتی تھیں یعنی زنا کار مرد اور زانی عورتیں۔

ڈاکوؤں کا حشر

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈاکوؤں کا حال دکھایا گیا کہ ایک لکڑی ایسی ہے کہ وہ جس کپڑے یا کسی شے سے گزرتی ہے تو اسے چیر پھاڑ دیتی ہے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہے عرض کی کہ یہ آپکے اس امتی کی مثال ہے جو لوگوں کے راستے پر چھپے رہتے تھے جونہی لوگ وہاں سے گزرتے تو وہ ان سے مال چھین لیتے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اس برے فعل سے روکا تھا۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ۔ ایسے راستوں پر مت بیٹھو کہ تم لوگوں کو ڈراتے ہو۔

بدعمل علماء اور پیر

حضرت امام (اسماعیل حقی) فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا حالات ظاہری زانی اور ڈاکوؤں کے تھے کچھ یہی حال معنوی زانی اور باطنی ڈاکوؤں کا ہے۔ وہ علماء اور پیر ہیں جو اندرونی طور پر قوم کو تباہ و برباد کرتے ہیں اور ظاہری شکل علماء و مشائخ کی دکھاتے ہیں ایسے لوگ دجال و کذاب ہیں ایسے لوگ اپنی ظاہری صورتیں نیک اور بہتر رکھتے ہیں حالانکہ ان کی طلب کی استعداد غلط ہوتی ہے۔ جو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ایسے مکار پیر اور غدار (بدعمل) علماء کو ایسے زانیوں اور ڈاکوؤں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

سود خوار

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ السلام کو سود خوار کی حالت اس شخص کی سی دکھائی گئی جو خون کی نہر میں تیرتا جا رہا تھا اور اس

Marfat.com

کے منہ میں جہنم کے پتھر ڈالے جا رہے ہیں آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یہ آپکا سود خوار امتی ہے۔

بے عمل واعظ و مبلّغ اور مقرر

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو واعظ بے عمل کی کیفیت دکھائی گئی کہ ایک قوم کی زبانیں اور ہونٹ جہنم کے مقراضیوں سے کاٹے جا رہے ہیں ایک دفعہ کاٹ لیے جاتے ہیں تو وہ پھر پہلے کی طرح صحیح سالم ہو جاتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ آپکی امت کے وہ خطباء مقررین، مبلغین اور واعظین ہیں جنکی تقریر سے فتنے اٹھ کھڑے ہوتے اور جو خود بے عمل ہوتے اور دوسروں کو اعمال صالحہ کی تلقین کرتے۔

از من بگوئے عالم تفسیر گوئی را
گر در عمل نکوشی تو نادان مفسرے

باز درخت علم ندانم بجز عمل
با علم اگر عمل نکنی شاخ بے برے

ترجمہ:۔ تفسیر دان عالم کو میری طرف سے کہہ دو کہ اگر تم عمل میں کوشش نہ کرو گے تو تم بے وقوف مفسر ہو۔ علم بے عمل اس درخت کی طرح ہے جس پر پھل نہ ہو

غیبت کرنے والے

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو غیبت کرنے والوں کی صورت دکھائی گئی کہ وہ اپنے چہرے اور سینے تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ آپکی امت کے وہ لوگ ہیں جو غیبت کرنے اور لوگوں کی عزت کو گھٹانے کے در پے رہتے تھے۔

Marfat.com

فحش بکنے والے

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فحش بکنے والے دکھائے گئے کہ ایک پتھر سے ایک بہت بڑا بیل نکلتا ہے پھر وہ ارادہ کرتا ہے کہ جہاں سے نکلا ہے وہاں واپس لوٹ جائے لیکن بڑی جدوجہد کے باوجود نہیں جا سکتا آپ نے پوچھا یہ کون ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ آپکا وہ امتی ہے جو چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق تھا یعنی ایسی بات کرتا جو اسکے لائق نہیں ہوتی تھی۔ پھر اس پر پچھتاتا کہ کاش وہ نہ کہتا لیکن اب اسے لوٹانا چاہتا ہے لیکن بات گئی ہوئی کیسے واپس ہو۔

مسئلہ :۔ جرائم کی سزا حتمی ہے ہاں جسے اللہ اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دے یا مرنے سے پہلے مجرم اپنے جرم سے پکی اور سچی توبہ کرے اور اللہ بھی اس کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ ہمیں جرائم سے بچائے اور سچی پکی توبہ کی توفیق بخشے۔ (آمین)

مے کہاں اور کہاں ہیں زاہد

۱۸۔ یوں بھی تو چہکتے ہیں چہکنے والے

حل لغات

مے۔ شراب۔ چہکنا۔ چہچہانا۔ چہچہ کرنا۔

اے زاہد کہاں شرب نجس اور کہاں میں میرا شراب تو عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی مستی ہے ایسے شراب والے یوں چہکتے ہیں جیسے تو مجھے چہکتا مہکتا دیکھ رہا ہے۔

شراب حرام جس شراب کا زاہد کو تصور ہے وہ واقعی نہ صرف حرام بلکہ

Marfat.com

بلکہ دنیا و آخرت میں سخت سزا کا موجب ہے۔

حرمت شراب کی احادیث مبارکہ:۔

ا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور اسکے پینے والے پر پلانے والے پر فروخت کرنے والے پر خریدنے والے پر اور کشید کرنے والے اور کرانے والے پر اور اٹھا کر لیجانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لیے اٹھا کر لیجائی گئی ہو۔

۲۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے ایک روایت میں ہے

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ	ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے
وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ	حرام ہے۔

ایک مقام پر فرمایا

وَ اَنَا اَنْهٰى عَنْ	اور میں ہر نشہ آور چیز سے
كُلِّ مُسْكِرٍ۔	منع کرتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا

اَلْخَمْرُ مَا خَمَرَ	خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو
الْعَقْلَ۔	عقل کو ڈھانک لے۔

نقصانات | فقیہہ ابوالليث فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کے دس نقصانات ہیں۔

Marfat.com

۱- شرابی پر مجنونانہ حالت طاری ہو جاتی ہے جو عقل مندوں کے نزدیک مذموم تصور ہوتی ہے۔

۲- عقل اور مال کو ضائع کرنے والی ہے۔

۳- شراب نوشی بھائیوں اور مخلص دوستوں کے درمیان عداوت کا سبب بنتی ہے۔

۴- شراب ذکر خدا سے روکتی ہے۔

۵- شراب انسان کے دل میں زنا کی تحریک پیدا کرتی ہے۔

۶- شراب شر کی کنجی ہے شرابی سے ہر قسم کے گناہ کا صدور ممکن ہے۔

۷- شرابی اپنے ساتھ رہنے والے فرشتوں کو اذیت دیتا ہے۔

۸- شرابی اسی کوڑوں کی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے اگر یہ کوڑے اسے دنیا میں نہ مارے جائیں تو آخرت میں اسے آگ کے کوڑے مارے جائیں گے اور یہ سزا اسے تمام رشتہ داروں اور دوستوں کے سامنے دی جائے گی۔

۹- شرابی کی کوئی نیکی اور دعا چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی۔

۱۰- شرابی کے لیے دنیا سے بے ایمان ہو کر جانے کا شدید خطرہ ہے۔

فائدہ:۔ یہ تو دنیا کی زندگی کے نقصانات ہیں آخرت کی سزا اسکے علاوہ ہو گی حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے۔

۱- شراب نوشی پر مداومت کرنے والا

۲- رشتہ داری منقطع کرنے والا۔

۳- جادو کی تصدیق کرنے والا۔

پھر فرمایا جو آدمی شراب نوشی پر مداومت کرتا ہے خدا تعالے اسے نہر غوطہ سے پلائے گا اور نہر غوطہ میں زانی عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والا خون اور

Marfat.com

پیپ ہوگا جس کی بدبو سے دوزخیوں کو سزا دی جائے گی۔

۳۔ حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شراب پئے اسکے ساتھ نکاح نہ کرو۔ وہ بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی نہ کرو۔ اگر مر جائے تو اس پر نماز جنازہ نہ پڑھو اور شرابی پر چاروں آسمانی کتابوں میں لعنت کی گئی ہے اور جو شرابی کے پاس بیٹھے گا، قیامت کے دن خدا اسے اندھا کر کے اٹھائے گا۔ (درۃ الناصحین ص۴۷)

فائدہ:۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں شراب پینے والے کے لیے کوئی سزا مقرر نہ تھی۔ جو شخص اس جرم میں گرفتار ہو کر آتا تھا اسے جوتے، لات، مکے بل دی ہوئی چادر کے سونٹے اور کھجور کے سنٹے مارے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس ضربیں اس جرم پر لگائی گئی ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ کے زمانے میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی ابتداً یہی سزا جاری رہی بعد میں جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اس جرم سے باز نہیں آتے تو انہوں نے صحابہ کرام کے مشورے سے اسی کوڑے سزا مقرر کر دی۔ اسی سزا کو امام اعظم رحمتہ اللہ اور امام شافعی رحمتہ اللہ شراب کی حد قرار دیتے ہیں۔

حکایت:۔ شریعت کی رو سے ہر اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ شراب کی بندش کے اس حکم کو بزور اور قوت سے نافذ کرے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بنی ثقیف کے ایک شخص رُوَیشد نامی کی دوکان اس بنا پر جلوا دی گئی کہ وہ خفیہ طور پر شراب فروخت کرتا تھا۔ ایک دوسرے موقعہ پر ایک پورا گاؤں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس قصور پر جلا دیا گیا کہ وہاں خفیہ طور پر شراب کی کشید اور فروخت کا کاروبار ہو رہا تھا۔

Marfat.com

انتباہ:۔ کون نہیں جانتا کہ شراب از روئے اسلام شدید حرام ہے مگر افسوس کہ قیام پاکستان کے بعد بجائے اسکے کہ اس ام الخبائث کو ختم کر دیا جاتا اور شراب نوشی پر درے لگائے جاتے بتدریج شراب اور منشیات میں اضافہ ہو گیا ہے اور غیر مسلم، بیماری اور مہمان نوازی کے نام پر وطن عزیز میں شراب نوشی کو جائز تصور کر لیا گیا ہے۔ نیز عام شراب نوشی کے علاوہ بکثرت انگریزی ادویات میں بھی بطور دوا شراب کا استعمال عام ہوتا ہے۔ حالانکہ حرام چیزوں میں شفا نہیں۔

عقلی دلیل

شراب انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے دنیا میں جنگ وبا یا مرض سے اس قدر انسان ہلاک نہیں ہوتے جس قدر انسان شراب کی وجہ سے لقمۂ اجل ہوتے مغرب کی جدید ترین تحقیق کے مطابق تو شراب کی قلیل مقدار بھی انسانی جسم کے لیے بے حد مضر ہے مغرب کا سب سے ترقی یافتہ ملک امریکہ ہے۔ امریکہ میں شراب نے انفرادی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا ہے امریکہ میں ساڑھے نو لاکھ شرابی عادی مجرم ہیں۔ اڑتیس لاکھ امریکی شراب پی کر ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ امریکہ کے ہر بارہ آدمیوں میں ایک شخص دماغی اختلال کا شکار ہے۔ دماغی مریضوں کی تعداد میں ہر سال اڑھائی لاکھ مریضوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ شراب اعصاب دماغ دل معدہ اور جگر کے لیے تو بالخصوص مضر ہے اسکے استعمال سے اعصاب شل ہو جاتے ہیں۔ دماغی قوتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ معدہ میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ دل کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اور جگر خراب ہو جاتا ہے۔ شراب سے خون کا دباؤ، پاگل پن، عرق النساء وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ شراب پینے والے کی عمر کم ہوتی ہے اسکے جسم میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے اور کسی بیماری کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ شرابی کی دماغی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

فائدہ ، کوئی قوم جب شراب اور عیش و عشرت کی عادی ہو جاتی ہے تو وہ قوم تباہی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے گویا شراب اجتماعی زندگی کی تباہی کی بھی ذمہ دار ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کا مطمع نظر آپکا مطمع نظریہ شراب نہیں آپکے تصور میں شراب عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہر ولی کامل اس شراب کی مستی میں مست ہے۔

> کفِ دریائے کرم میں ہیں رضا
>
> ۱۹۔ پانچ فوّارے چھلکنے والے

حل لغات کفِ۔ ہتھیلی۔ فوّارہ۔ زور سے بہنے والا چشمہ۔ چھلکنا کناروں تک بھر کر ٹپکنا۔ ڈھلنا۔ نیچے گرنا۔

۱۹۔ شرح اے رضا (امام اہلسنت) پانچ فوارے اس لیے چھلک رہے ہیں کہ وہ بحرِ کرم کی ہتھیلی پاک سے جڑے ہوئے ہیں۔

نبوی جود و سخا حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود و سخا کی طرف اشارہ ہے جو دریا سے بھی بڑھ کر سخاوت میں چلتے تھے۔ کہ ہر وقت بحرِ جود و سخا زور سے جاری ہے کیونکہ ؎

ایک دینے والا ہے اور سارا جگ سوالی ہے۔

Marfat.com

عرش کی چوٹی سے لیکر تحت الثریٰ کے نچلے حصّے تک ہر شے آپکے در کی بھکاری ہے اور ہر ایک کو ہر وقت ہر آن اپنے جود و عطا سے نواز رہے ہیں کیونکہ آپ اپنے رب تعالٰے کے خزینوں کے قاسم ہیں جو بھی جسے ملتا ہے آپ کے دست کرم سے عطا ہوتا ہے

پانی کے پانچ فوارے اس سے پانی کے پانچ فوارے بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی کی ضرورت پڑے تو آپ نے انگلیاں اقدس پیالے میں رکھیں تو پانچوں انگلیوں سے دریا بہ نکلے جن کی تفصیل اسی شرح حدائق کی جلد دوم میں گزر چکی ہے ان انگلیوں اقدس کے فوارہ ہونے کی دلیل یہ دی کہ ان کا تعلق بحر کرم کی ہتھیلی سے تھا۔ اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سراپا بحر کرم ہی ہیں۔

Marfat.com

نعت ۶۴

۱۔ راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات پُرخار۔ کانٹوں سے بھرا ہوا۔ افگار۔ زخمی

۱۔ شرح راستہ کانٹوں سے پُر نامعلوم انجام کیا ہونا ہے میرے پاؤں بھی زخمی ہیں واللہ اعلم کہ منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہوں یا نہ۔

اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ دنیا میں زندگی بسر کرنے کی دشواریاں بیان فرمائی ہے اور انجام بخیر زندگی گزر جانے پر انتباہ فرمایا ہے کہ ہشیاری سے کام لیا جائے تاکہ انجام برباد نہ ہو۔

تزکیہ نفس اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے تزکیہ نفس کا درس دیا ہے جو انسان کی تخلیق کی اصل غرض و غایت ہے۔

Marfat.com

یہ تو سب کو مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت فی الارض۔ (اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً) دیکر اس دنیا کی طرف بھیجا تو ان کی آمد سے بیشتر ہی اس عالم کو ان تمام سامانوں سے مزین کر دیا جن سے استفادہ کر کے یہ اور انکی اولاد زندگی کے کٹھن دن آسانی کے ساتھ گزار سکیں۔ اس عالم کی تخلیق سے پہلے ہر جگہ پانی تھا۔ اور عرش خداوندی پانی کے اوپر تھا۔

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ — اور تھا اس کا عرش پانی پر (پ ۱۲ ع ۱)

ظاہر ہے کہ اس کمزور و ناتواں انسان میں یہ قدرت نہ تھی۔ کہ پانی کے اوپر زندگی کے دن گزار سکتا۔ اس لیے اس کی بود و باش کے سامان اور آسائش کے ذرائع بہم پہنچائے۔ زمین اس کے لیے مسکن اور سامان خورد و نوش زیب و زینت اور دیگر ضروریات زندگی حاصل کرنے کے لیے آسمان اپنے حسین و جمیل رنگ سے اسکی آنکھوں کو ترو تازگی پہنچانے کے لیے رات اس کے آرام کے لیے اور دن کام کاج کرنے کے لیے ہو۔ اسکو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے اور سورج اسکو گرمی پہنچانے کے لیے اور ابرو باراں اسکے گردو پیش کو لالہ زار بنانے کے لیے غرضیکہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ اعلان کر رہا ہے کہ اے مست و بیخود انسان میری تخلیق صرف تیری خاطر کی گئی ہے اور اس سارے نظام کی تخلیق و تربیت سے مقصود تیرا جسمانی تغذیہ اور امتحان ہے کہ کہاں تک اس عجیب و غریب نظام اور سلسلہ مصنوعات میں غور و فکر کر کے خالق و مالک کی معرفت حاصل کرتا ہے اور مخلوقات ارضی و سماوی سے منتفع ہو کر محسن شناسی اور سپاس گزاری کا فطری فرض بجا لاتا ہے۔

Marfat.com

ابرو باد و مہ و خورشید و فلک در کار ند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری

روح کی پرورش کے لیے انبیاء و رسل بھیجے گئے اپنے حبیب کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی	وہی ہے خدا) جس نے مبعوث
الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا	کیا امیوں میں سے ایک رسول
مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ	پڑھ کر سناتا ہے انکو اس
اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ	کی آتیں اور انکو پاک وصاف
یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	کرتا ہے اور سکھاتا ہے انکو
وَالْحِكْمَةَ ۔	کتاب وحکمت ۔

فائدہ:- آیت میں رسولِ کریم کے فرائض چار بتلائے گئے ہیں

۱- قرأتِ قرآن
۲- تزکیۂ نفس
۳- قرآن کے علوم و معارف
۴- اور حکمت کی تعلیم۔

قرآن کا پڑھنا اور اسکے علوم کے متعلق واقفیت حاصل کرنا علم ظاہر سے تعلق رکھتا ہے۔ اور تزکیۂ نفس علم باطن سے بعض علماء ظاہر نور باطن سے محرومی کی وجہ سے علم باطن کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے علم ظاہر یعنی علوم فقہ حدیث تفسیر، فلسفہ وغیرہ کے کوئی دوسرا نہیں۔ کسی حد تک وہ اپنے اس نظریہ میں حق بجانب بھی ہیں اس لیے کہ علم باطن خدائے قدوس کی طرف سے ایسا فیضان ہے جو آسانی سے ودلیعت نہیں کیا جاتا اور جس کسی کو اس علم کی ایک

Marfat.com

رمق بھی حاصل ہو جاتی ہے وہ اس دنیا و مافیہا سے بیزار ہو جاتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ

آں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

اگرچہ علوم ظاہر کا حاصل کرنا بھی بڑا ضروری ہے لیکن باطن کی اصلاح بہت زیادہ اہم ہے کیونکہ اگر کسی کو فساد خون کی بیماری ہو اور اسی وجہ سے پھوڑے پھنسی وغیرہ جسم پر نکلیں تو زخم کے بھرنے کے لیے مرہم پٹی کرنا فائدے سے خالی نہیں لیکن یہ علاج مرض کو دفع نہ کر سکیگا۔ بلکہ فساد خون کے واسطے مسہل اور مصفی ادویات کارآمد ثابت ہونگی۔ تاکہ مادۂ فساد اندرونی کو دفن کریں اور پھر ظاہر جسم پر مزید پھوڑا پھنسی نہ نکلے۔ اسی طرح باطن کی خرابیوں کا علاج علم باطن ہے تاکہ پھر ظاہری اعضاء آنکھ کان، زبان ہاتھ پاؤں وغیرہ میں معصیت کا مادۂ فاسد پیدا نہ ہو اور جسم و جان دونوں پاک و صاف ہو جائیں۔ اس جہان میں ہر چیز کا ظہور اسماء صفاتِ الٰہی کا پرتو ہے چنانچہ ہوالظاہر سے جسم ہے۔ ہوالباطن سے قلب و روح۔ ہوالباطن سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوالظاہر سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہوالظاہر سے شکل دوا ہے۔

ہوالباطن سے ملائکہ کرام۔ تو جس دوا میں شفا نہیں وہ بیکار ہے اور جس جسم میں روح نہیں وہ جسم مٹی کا ڈھیر ہے اور جس دل میں نور تصدیق نہیں۔ وہ دل نہیں پتھر ہے۔ بقول مولانا روم

چوں ندارد نورِ دل۔ دل نیست آں
چوں نباشد روح جز کل نیست آں
آں زجاجہ کو ندارد نور جہاں

Marfat.com

تزکیۂ نفس کیا ہے

اسلام خدا کی طرف سے بندوں کے حق میں ایک کامل دین ہے۔ انسان کی جسمانی، روحانی انفرادی و اجتماعی، اخلاقی و معاشری تمام ضرورتوں کا کفیل اور ہر شعبہ حیات میں ترقیوں کا ضامن ہے۔ خدارسی و خداشناسی کی تعلیم اسکا اصلی مقصود ہے شریعت میں دو قسم کے اعمال کا ذکر ہے ایک کا تعلق ظاہر بدن سے ہے جیسے کلمہ، نماز حج، زکوٰۃ، روزہ، ماں باپ کی خدمت انکو مامورات کہتے ہیں اور کفر و شرک زنا۔ چوری، سود خواری رشوت وغیرہ مناہی کہتے ہیں۔ بعض اعمال کا تعلق باطن سے ہے مثلاً ایمان و تصدیق۔ عقائد صحیح، صبر و شکر۔ تسلیم و رضا، توکل، اخلاص و محبت جنکو فضائل کہتے ہیں۔ اور برے عقائد بے صبری، ناشکری، ریا و تکبر عجب وغیرہ رذائل کہلاتے ہیں۔ قلب سے ذکر اللہ کے ذریعے رذائل کو دور کرنے اور ان کی جگہ اسکو فضائل کے نور سے منور کرنے کا نام تزکیۂ نفس یا اصلاح باطن ہے اور اصطلاحِ صوفیہ میں ولایت کے معنی بھی یہی ہیں۔ تزکیہ نفس کا حاصل یہ ہے کہ بلاکسی امید و بیم کے صرف رضائے مولیٰ کے لیے خدا کی یاد دل میں ایسی مستحکم ہو اور ذاتِ اقدس کی محبت کی طرف دل کا لگاؤ ایسا مضبوط ہو جائے کہ راحت و آرام، رنج و مصائب کی حالت میں قلب غافل نہ ہو اور یہ ہر لمحہ اپنے محبوبِ حقیقی کا والہ و شیفتہ رہے مختصر الفاظ میں تزکیۂ نفس مقام احسان کے متعلق فرماتے ہیں کہ انسان خدا کی اس طرح عبادت کرے جیسے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر اس کے لیے یہ ناممکن ہو تو کم از کم تصور یہ رہے کہ وہ یعنی خدائے تعالیٰ اس بندے کو دیکھ رہا ہے بندے پر جب محبت خدا غالب آتی ہے۔ کہ صوفیا کی اصطلاح میں اسکو فنائے قلب کہا جاتا ہے اسکا دل محبوب حقیقی کے دیدار میں ہمہ تن مصروف ہوتا ہے

Marfat.com

اور اسکی توجہ ما سوا اللہ سے منقطع ہوتی ہے اس حالت میں حقیقتاً خدا کو نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں سے اللہ کا دیدار اسی دنیا میں محال ہے اس لیے کہ وہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے لیکن بندے پر اس وقت ایسی حالت طاری ضرور ہوتی ہے کہ جیسے واقعی بغیر تکلف کے خدا کو دیکھ رہا ہے۔

تزکیہ نفس کے لوازمات | تزکیۂ نفس کے حصول کے لیے تین چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

اوّل۔ شریعت پر کلی عمل۔

دوم۔ کاملین و مقبول بارگاہ حضرات کہ جنہیں قرآن حکیم نے صدیقین، مقربین و صالحین کے مبارک ناموں سے یاد کیا ہے کی صحبت۔

سوم۔ ذکر اللہ پر مداومت۔

۱۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ	یعنی اگر تم اللہ کی محبت کے
اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ	دعویٰ میں حق بجانب ہو تو میرا
یُحْبِبْکُمُ	(یعنی رسول کریم کا) اتباع کرو۔
اللّٰہُ۔	تاکہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے

متبع شریعت وہی شخص کہلاتا ہے کہ جو تمام ظاہری احکامات مثلاً نماز، روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ میں ہی نہیں بلکہ واجبات، مستحبات سنن، رسومات اور روزانہ کے حوائج ضروریہ تک میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت کرے۔

معمولات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ | حضرت عبداللہ بن عمر جب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو جایا کرتے

Marfat.com

تھے تو جس جس جگہ رسول کریم پیشاب کے لیے بیٹھے ہیں یہ صرف اتباعِ سنت کی خاطر بیٹھا کرتے تھے۔ خواہ انہیں حاجت ہو یا نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کا نام علمِ حدیث میں نمایاں و روشن ہے۔ اور قیامت تک اسی طرح درخشاں رہے گا۔ اولیائے امت کی بڑائی بھی اتباع شریعت کے راز میں مضمر ہے آپ سب جانتے ہیں کہ حضرت خواجہ اجمیری قدس سرہٗ کا رتبہ اولیائے ہند میں کیا ہے بلا شبہ وہ ہند کے کفر و شرک کے ظلماتی ماحول میں پہلے چراغ ہیں جنکے ذریعے اسلام کی روشنی کی ضیا باریوں نے انسانی قلوب کو جلا دی۔ ان بزرگ سے ایک دفعہ دورانِ وضو ہاتھوں کا خلال جو سنت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے رہ گیا۔ اس لغزش پر جو بادی النظر میں نہایت سرسری معلوم ہوتی ہے سخت گرفت ہوئی بارگاہِ صمدیت سے ان کے سینہ پر القا ہوا کہ ہم سے محبت کا دعوی کرتے ہو اور آج ہمارے محبوب کی ایک سنت کو دورانِ وضو ترک کر دیا۔ اس واقعہ کا خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ پر اس قدر اثر ہوا کہ ہفتوں فرطِ حزن و ملال میں اپنے دوستوں تک سے گفتگو ترک کر دی۔ اور قسم کھا لی کہ آئندہ کوئی سنت ترک نہ کریں گے اور واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ اپنے محبوب کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے اور عاشق کے دل کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ قول و فعل گفتار و کردار عبادت و معاملات، جنگ و صلح، حکومت و غلامی غرضیکہ ہر چیز میں دنیا والے اسی کا اتباع کیا کریں۔

۲- نیک صحبت بھی عجیب نعمت ہے۔ صحبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل صحابہ کرام افضل الایمان ہو گئے صحابہ تو انبیاء کے بعد سب سے بالا و برتر ہیں۔ تابعین بھی قربِ رسول کے باعث اولیائے امت سے اعلیٰ و بالا ہیں حدیث شریف میں ہے۔ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ وَ لَوْ کَانَ سَاعَۃً صحبت اثر کرتی ہے خواہ ایک ساعت کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ بقول مولانا روم

Marfat.com

علیہ الرحمۃ۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

عطار فرماتے ہیں۔

گر ترا عقل است با دانش قرین
باش درویش و بدر دلیشاں نشین

تنہا ذکر حق سے صحبت اہلِ دل افضل ہے کیونکہ الاعمال بالنیات کے مصداق عاصی کا ذکر ریا کی امیزش کے باعث چنداں قابل قبول نہیں ہوتا۔ اسی لیے مولانا روم فرماتے ہیں۔

صحبتِ مرداں اگر یک ساعت است
بہتر از صد چلہ و صد طاعت است
یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

ارشاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَہْلِ التَّصَوُّفِ۔

جو خُدا کی ہمنشینی چاہے اسکو اولیاء اللہ کے پاس بیٹھنا چاہیئے۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خُدا
او نشیند با حضورِ اولیاء

پس بندگانِ خاص کی صحبت بندۂ خاص بناتی ہے انکا کلام دوا کا اثر رکھتا

Marfat.com

ہے اور انکی نظر امراض ظاہر و باطن کے لیے بہ منزل شفاء کے ہے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک نانبائی نے حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی خدمت کی تھی حضرت اس سے بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں تیرے واسطے کیا دعا کروں اس نے عرض کیا کہ اپنا جیسے کر دیجئے۔ چنانچہ حضرت حضرت رحمتہ اللہ اسکو حجرۂ مبارک میں لے گئے اور ایسی توجہ فرمائی کہ وہ نانبائی تھوڑی دیر میں قد و قامت، رنگ خط و خال لباس اور قرب مولیٰ میں آپ جیسا ہو گیا۔ مولانا رومؔ فرماتے ہیں۔

گر تو سنگِ خارہ و مرمر شوی
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

حضرت سعدی کا ارشاد ہے۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم
و لیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہم نشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

۳۔ خدائے قدوس نے ذکر کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی۔ ولذکر اللہ اکبر۔ اور ذاکروں کو فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ کی بشارت دی ہے دنیا میں جب کسی حاکم کو جب اپنے کسی ماتحت کے ساتھ

Marfat.com

اُنس ہوتا ہے تو وہ ماتحت فرطِ مسرت و انبساط میں پھولا نہیں سماتا۔ اور اپنے آپ کو فخر کے لائق تصوّر کرنے لگتا ہے یہ تعلق ہمارا دنیاوی آقاؤں کے ساتھ ہے جو ہمارا خُدا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو اس احکم الحاکمین کے ساتھ جو کہ ہماری موت وزلیست، سفید وسیاہ، ترقی وخوشحالی تکلیف وراحت کا فاعلِ حقیقی ہو۔ ہمارا تعلق حقیقی غلاموں کا ہونا چاہیئے ۔

زندگی آمدبرائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

حدیث میں ہے کہ جنّت والوں کو کوئی حسرت نہ ہوئی مگر صرف ان ساعات پر جو دنیا میں ذکر اللہ کے بغیر بسر کیں۔ خُدا کی یاد اور اطاعت نہ کرنا نہایت ناشکری ہے۔ ہم ازل کے دن اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں قَالُوْا بَلٰى شَہِدْنَا کہہ چکے ہیں اور اس وعدے کو ایفا نہیں کرتے اور ہم مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط کہ خداوندی فرمان کو بھی فراموش کیے بیٹھے ہیں۔

حدیث قدسی ہے کہ ذاکر اس شخص سے بہتر ہے جو گود بھر کر اللہ کی راہ میں سونا چاندی خیرات کرے۔ ذکرِ خُدا جہاد کرنے اور صدقہ دینے سے افضل ہے دشمنانِ اسلام سے جہاد، جہادِ اصغر ہے کیونکہ اسکے ذریعہ کفار کو قتل کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو دنیاوی غلبہ اور حکومت حاصل ہوتی ہے اور ذکر جہاد اکبر ہے کیونکہ اسکے ذریعہ نفس وشیطان کو مسخر کیا جاتا ہے اور نفس وشیطان انسان کے سخت ترین اور بدترین دشمن ہیں۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ایں جہادِ اصغر است ایں اکبر است
ہر دو در کارِ رستم است و حیدر است
سہل شیرے داں کہ صفہا بشکند
شیر آن است آں کہ خود را بشکند

فائدہ:۔ ایک صحابی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس پر میں بھروسہ کر سکوں۔ حضور نے فرمایا اپنی زبان ذکر اللہ سے ہمیشہ تر و تازہ رکھو۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن جاتے وقت معلوم کیا کہ اللہ کے نزدیک کیا عمل زیادہ مقبول ہے آپ نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں مرے کہ تیری زبان ذکر سے تر ہو۔

یہی ذکر بندے کو اللہ تک پہنچاتا ہے یہ دل کے آئینہ کے لیے صیقل ہے اور روح کی غذا ہے۔

حضرت عطار فرماتے ہیں۔ ؎

ذکرِ حق آمد غذا ایں روحِ را
مرہم آمد ایں دلِ مجروح را

حضرت مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ ایں چہ شیریں است نام
شیر و شکر می شود جانم تمام
خود چہ شیریں است نامِ پاک تو
خوشتر از آبِ حیات ادراک تو

رسول کریم صلی اللہ

تزکیہ نفس کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

Marfat.com

علیہ وسلم نے نفس کی اصلاح کی خاطر نہ کوئی بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم کیں اور نہ اس کے لیے بڑی بڑی کتابیں تصنیف کیں۔ یا کرائیں جس میں اس فن کے اصول جمع کرائے جاتے آپ نے یہ نہ کیا کہ قرآن مجید کے مختلف اجزاء کی نقلیں کرا کے اپنے ملک کے ہر حصہ میں بھیج دیتے یا اپنے اقوال کو دائرہ تحریر میں لا کر اپنے صحابہ کے تزکیہ نفس کے لیے اشاعت کرا دیتے بلکہ آپ نے ایک بہت بڑی جماعت اپنے صحابیوں رفیقوں، شاگردوں، مریدوں ہی کی پیدا کی۔ اشخاص ہی تیار کیے جو اپنی زندگیوں کے لحاظ سے آپکی تعلیم اور آپ کے عمل دونوں کے جیتے جاگتے نمونے چلتے پھرتے نقشے اور بولتے چالتے مرقعے تھے اپنی صحبت کے فیض سے ان کے سینوں کو منور کیا۔ ان کے قلوب کو روشن کیا ان کے نفسوں کا تزکیہ کیا اور انہیں صحبت یافتوں کے ذریعے جو کہ دین اسلام کی زندہ مشعلیں تھیں۔ دین اسلام کی روشنی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی۔ آپ نے یہ نہ کیا۔ کہ کسی گوشہ میں خلوت نشین ہو کر سکوت و عافیت کی فضا میں قلم و دوات لیکر بیٹھ جاتے تصنیف و تالیف میں مشغول ہو جاتے اور اعتقادات، عبادات اور معاملات پر بڑے بڑے مقالے لکھتے۔ بلکہ آپ نے نور ہدایت سے براہ راست قلوب ونفوس کو منور کیا آپکی یادگار آپکی کوئی کاغذی تصنیف نہیں بلکہ گوشت پوست کے بنے ہوئے وہ انسانی مجسمے ہیں۔ جو تقویٰ و طہارت، فضل و کمال، تسلیم و رضا زہد و ریاضت، ایمان و یقین میں کامل ترین ہیں۔ ان زندہ تصانیف کی تعداد ہزار ہا تک پہنچی جنہوں نے اپنے اپنے زمانے میں دوسروں کی اصلاح کی اور انسانی قلوب کو اپنے نمونہ پر ڈھالتے رہے اور اپنے چراغ سے دوسرے چراغ کو روشن کرتے رہے ان میں سے مشہور ترین گے نام ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہیں انکے بعد اہل بیت کا نمبر آتا ہے اور پھر اصحاب صفہ کا

Marfat.com

حضرت صدیق کی سب سے بڑی خصوصیات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے حاصل ہوئیں۔ ایمان ولقین تھیں۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق کی نمایاں خصوصیات ترک شہوات اجتناب شبہات اور تمسک بالحق تھیں اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثبات واستقامت تھیں اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ علمِ لدُنی کے سب سے بڑے حصہ دار تھے یہ مراتب توحید و معرفت اور علم میں کامل ترین تھے اصحابِ صُفہ کی زندگی کا ایک جُز دوسروں کے لیے درس ہدایت ہے یہ وہ مقدس گروہ تھا جو تزکیۂ باطن کی خاطر دنیا ومافیہا سے بے خبر ہوکر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک چبوترے پر زندگی گزارتا تھا یہ مقدس گروہ طلب دنیا کی راہوں سے بیگانہ اور شمع نبوت کے گرد پروانہ وار نثار رہتا ہے۔ ان کے ہاں نہ کھانے کا سامان تھا نہ اوڑھنے پہننے کا اور انکی زندگی فقر و فاقہ کے ساتھ تمام تر توکل وصبر اور عشق و محبت کا ایک نمونہ تھی۔ ان حضرات میں طلحہ بن عبید اللہ۔ معاذ بن جبل، عمران بن حصین سلمان فارسی۔ ابودردا۔ ابوذر غفاری۔ ابو عبیدہ بن جراح۔ عبداللہ بن مسعود۔ براء بن مالک۔ عبداللہ بن عباس۔ کعب حارثہ۔ ابوہریرہ۔ انس بن مالک۔ عبداللہ بن عمر۔ حذیفہ۔ عبداللہ بن جحش۔ اسامہ۔ بلال۔ مصعب بن عمیر۔ عبدالرحمن بن عوف حاکم بن حزام۔ عبداللہ بن رواحہ۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہم اجمعین مشہور ترین ہیں نماز پنجگانہ کے اوقات میں تمام صحابہ مسجد میں جمع ہو جاتے تھے۔ ان اوقات کے علاوہ حسب ضرورت بلا لیے جاتے تھے ان مجالس میں نہ کوئی باقاعدہ درس ہوتا تھا اور نہ کوئی خاص تعلیم۔ لیکن ہر شخص اپنی صلاحیت اور اپنے نور باطن کے ظرف کے مطابق قلب محبوب خدا سے جو آفتاب کی طرح روشن تھا۔ اپنے دل کی نورانی شمع کو روشن کرتا تھا ہر شخص اپنی ضرورت کے مطابق سوال کرتا تھا اور حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دیدیا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ اگر کسی کی کوئی نازیبا حرکت آپکے نوٹس میں آجاتی تھی۔ تو آپ اسکی اصلاح کے لیے جو مناسب سمجھتے تھے حکم فرمادیا کرتے تھے اس طرح آپکے اخلاق کے جملہ محاسن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں جمع ہو گئے تھے۔ کسی کو فہم و فراست ملی تھی اور کسی کو یقین وایمان کسی کو عقل و جہانداری نصیب ہوئی تھی تو کسی کو علم و معرفت اور اسی طرح کسی کو خوف و دہشت ذوق اطاعت و عبادت الٰہی ملا تھا۔ تو کسی کو شوق شہادت۔ کسی کے حصے میں شجاعت و جرأت آئی تھی تو کسی کے حصے میں علم دین کی اشاعت کسی نے تسلیم ورضا کا سبق پڑھا تھا تو کوئی دوسرا خوف رجار کی تصویر مجسم تھا۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ہر حیثیت سے مساوی نہ تھے اپنا اپنا ظرف تھا۔ اور اسی کے مطابق اکتساب فیضِ نور خالد رضی اللہ عنہ جانباز میدان جہاد کے شہسوار تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت حدیث کی اشاعت میں لگے رہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمان قرآن بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عمر نے ترویج سنت خوش نصیبی پائی۔ حسین بن علی نے شہادت کا حق ادا کیا۔ غرض ہر ایک نے اپنی طبیعت کے مذاق کے مطابق حصہ پایا۔ انکی نظریں احکامات کے ظاہری رُخ پر ہی نہیں رہتی تھیں بلکہ ظاہر سے زیادہ باطن پر رہتی تھیں انہوں نے غزوۂ بدر اور فتح مکہ کا جلال نہیں دیکھا۔ بلکہ غار حرا کی خلوت آرائیوں کا مزہ بھی چکھا انکا عرفان مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ کی حقیقت سے آشنا تھا انکی نگاہیں محدود نہیں تھیں کہ نماز میں کتنی رکعتیں ہیں بلکہ نماز کے ذوق وشوق اور خضوع وخشوع کی کیفیات کی تہ تک پہنچیں اور زبان کے ساتھ انکا دل بھی معرفت الٰہی کی اعلیٰ منزلوں سے روشناس ہوتا رہا اس نعمت کے حصہ دار سب صحابہ تھے لیکن جو خصوصیات کے ساتھ اس دولت سے مالامال رہے

Marfat.com

وہ حضرت ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت صدیق اکبر ایمان ویقین کامل کے علاوہ صحبت وخلوص وقرب وجان نثاری میں چونکہ دوسرے صحابہ سے سبقت لے گئے اس لیے امت میں خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق کے مرتبہ پر فائز ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق فرمایا ہے۔

مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ	اللہ تعالےٰ نے کوئی چیز
صَدْرِیْ شَیْئًا	میرے سینے میں نہیں ڈالی۔
اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِیْ	مگر میں نے اس کو ابو بکر رضی اللہ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔	عنہ کے سینے میں ڈالدیا۔

حضرت ابو بکر کے علاوہ یہ شرف کسی دوسرے صحابی کو نصیب نہیں۔ کہ رسول کریم کے سینے کے تمام علوم ومعارف اسکے سینے میں بھی سما گئے ہوں۔

ایک دوسری جگہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام امت کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو وہی پلڑا بھاری رہے گا جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے صحابہ کی شان تو بہت اعلیٰ ہے۔ تابعین اور تبع تابعین اور وہ بھی جو دنیا کے لحاظ سے حسب نسب میں کم ہیں ایک امام شریعت وطریقت سے مرتبہ میں بہت زیادہ ہیں اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ انکو نبی کریم کی صحبت مبارکہ ملی یا وہ زمانہ نبوت کے بہت قریب گزرے ہیں جو خلوص نورانیت اور حقانیت انکے دلوں میں آفتاب نبوت نے ڈالی وہ کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

خواجہ عبید اللہ الاحرار فرماتے ہیں۔ —

علم آموزی طریقش قولیست
حرف آموزی طریقش فعلیست

Marfat.com

فقر خواہی آں بصحبت قائم است
نے زبانت کار می آید نہ دست

اور بعد میں اولیاء اللہ بھی مردانِ خدا کے فیضِ باطن کے ذریعہ ہی اپنے قلوب کی تزیین کرتے رہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

نتیجہ:- دنیا جانتی ہے کہ رسول کریم کی صحبت سے عرب کی کایا پلٹ گئی۔ عرب والوں کے قلوب آفتاب نبوت کے فیض سے روشن ہو گئے آپکی تعلیم کے ذریعے نہ صرف انکے قلوب سے رذائل دور ہوئے بلکہ وہ فضائل سے مزین ہو گئے جن کی دنیا میں نظیر نہیں یہ فیض نبوت کا ایک ادنیٰ اعجاز تھا کہ عرب کی جاہل قوم بڑی بڑی تہذیبوں کی سربراہ بنی علوم جہاں داری سے بے نیاز اور جاہل عربوں نے وہ مثالی حکومت قائم کی جسکو آج دنیا خراج تحسین ادا کر رہی ہے یہ دین و دنیا کی سرفرازی انہیں اسی وقت حاصل ہوئی جبکہ انہوں نے تعلیم صحبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اس تعلیم و تربیت کا یہ ادنیٰ کرشمہ تھا کہ بدکاری کا نام و نشان تک مٹ گیا تھا مشہور سیکسولوجسٹ ہیولاک ایلس۔

SEXOlOgIST HAVELOCK Ellis کہتا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو سال بعد تک اسلام میں بردہ فروشی کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور آج ہم تزکیہ نفس کو پس پشت ڈال کر قعر مذلت کی انتہائی گہرائیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ہمارے وجود سے دنیا متنفر ہے اور ہم تہذیب یافتہ قوموں کے کاسہ لیس ہیں لیکن ان تمام پستیوں کی موجودگی کے باوجود ان اخلاقی اور معاشرتی پستیوں کی وجہ سے اسلام پر ایک بدنما داغ ہے کاش ہم رسول کریم

Marfat.com

کی زندگی سے کچھ سبق حاصل کریں تاکہ ہم اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و دولت پا سکیں

عزت ہے چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

(ماہنامہ سالک راولپنڈی)

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم
۲۔ سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات خشک ہے خون۔ خون خشک ہونا اور محاورہ ہے بمعنی دم خشک ہونا۔ خوف چھانا۔ خونخوار۔ ظالم۔ جلاد۔

۲۔ شرح خوف چھایا ہوا ہے اس لیے کہ دشمن ظالم ہے سخت خونخوار ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔

اس شعر میں راہ کے پُرخطر ہونے کا ایک نمونہ بتایا ہے وہ یہ کہ ہمارا نفس و شیطان ہر وقت ہمارے لوٹنے اور ہماری تباہی کی تاک میں ہیں اور یہ دشمن بھی نہ صرف ظالم بلکہ خونخوار جلاد قسم کے ہے۔

نفس کی دشمنی کے متعلق سابقہ جلدوں میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے یہاں شیطان کے متعلق کچھ عرض کر دوں۔

۱۔ انسان کا اصلی اور حقیقی دشمن صرف اور صرف شیطان ہی ہے وہ ہر وقت

Marfat.com

تاک میں رہتا ہے کہ وہ کسی طرح انسان کو اپنے ساتھ جہنم کا ایندھن بنالے اسکی تفصیل فقیر نے "ابلیس کی کہانی" میں عرض کردی ہے یہاں صرف ان واقعات پر اکتفا کرتا ہوں جو بزرگانِ دین اور عوام اہلِ ایمان کو موت کے وقت پیش آئے۔ شیطان زندگی میں جب انسان کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو آخری وار یعنی انسان کی موت کے وقت پر سخت سے سخت زور لگاتا ہے اس لیے کہ موت ہی ایک ایسا وقت ہے جس میں انسان کئی مصائب و مشکلات میں گھرا ہوتا ہے اس وقت جان بچانا نہیں ایمان بچانا ضروری ہے اسی لیے امتی کی خیر خواہی کے لیے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَحْضِرُوْا أَمْوَاتَكُمْ وَلَقِّنُوْهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَبَشِّرُوْا هُمْ بِالْجَنَّةِ فَإِنَّ الْحَلِيْمَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يَتَحَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ مِنِ ابْنِ آدَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعِ (رواہ ابونعیم فی الحیلۃ عن واثلۃ رضی اللہ ۔ کنز العمال ص۸ ج ۸)

جو (مسلمان) قریب المرگ ہوں انکے پاس رہو اور ان کو کلمہ لاالہ الا اللہ کی تلقین کرو اور انکو جنت کی بشارت دو، کیونکہ اس سخت وقت میں بڑے بڑے عقلمند مرد و عورت حیران ہو جاتے ہیں اور شیطان اس وقت انسان کے ساتھ سب اوقات سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

فائدہ: افسوس ہے کہ عموماً انسان کی موت کے وقت اقربار بجائے تلقین کلمہ شریف کے رونے دھونے میں لگ جاتے ہیں جو اصلی ضرورت ہے وہ

Marfat.com

ضائع کردیتے ہیں ورنہ یہی وقت تو ہے کہ موت کے منہ میں آنے والے کو بہشت یا دوزخ میں جانے کا وہ ہے خاتمہ۔ اگر ایمان پر ہوا تو بہشت ورنہ دوزخ۔ بہشتی بنانا ہمارے لیے اس وقت آسان ہے کہ ہم رونے دھونے یا کوئی اور کارروائی کے بجائے کلمہ کا ورد بالجہر شروع کردیں۔ لیکن خبردار مردہ کو کلمہ پڑھنے کا نہ کہو کیونکہ ممکن ہے موت کی کشمکش اور اسکی سختی سے کلمہ کا انکار نہ کردے۔

فائدہ :۔ میت دنیاوی قیود سے پاک ہوجاتی ہے اس لیے ایسے امور دیکھتا سنتا ہے جو عام طور پر ممکن نہیں یہی ہم کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء دنیاوی قیود سے پاک ہوتے ہیں تبھی وہ امور دیکھتے سنتے جانتے ہیں

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حَضِّرُوا اَمْوَاتَا	اپنے قریب المرگ لوگوں کے
کُمْ وَ ذَکِّرُوا	پاس رہو۔ اور ان کو اللہ کا نام
هُمْ فَاِنَّهُمْ یَرَوْنَ	یاد دلاؤ اس لیے کہ وہ ایسی
مَا لَا تَرَوْنَ۔	چیزوں کو دیکھتے ہیں جنکو تم نہیں
خرج ابن ابی الدنیا فی کتاب	دیکھتے۔

المختصر (کنز صلا ج ۸)

۳۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں یہ الفاظ منقول ہیں۔
فَاِنَّهُمْ یَرَوْنَ وَ یُقَالُ لَهُمْ۔ کنز برمز ابن ابی شیبہ سعید بن منصور فی سنتہ (کنز صلا ج ۸)

اس لیے کہ وہ کچھ چیزیں دیکھتے ہیں اور ان سے کچھ باتیں کی جاتی ہیں۔ مراد غالباً یہ ہے کہ شیاطین ان سے گمراہ کرنے والی باتیں کرتے ہیں۔

Marfat.com

شیطان کی انسان دشمنی کے نمونے

ذیل میں انسان سے شیطان کی دشمنی ملاحظہ ہو۔

۱- حضرت حسن بصری نقل فرماتے ہیں کہ جب حق تعالے نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کو دنیا میں اتارا تو ساتھ ہی ابلیس بھی خوشی منانے کے لیے اترا اور کہا کہ جب میں نے ماں باپ کو بہکا لیا تو ان کی اولاد تو ضعیف در ضعیف ہے انکا بہکانا کیا مشکل ہے۔ اسکے عزائم قرآن مجید کے الفاظ میں پڑھیے۔

مکالمہ رحمٰن بہ شیطٰن

اللہ ۱- وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

بے شک ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنے گمان کو سچا کیا کہ وہ اسکے متبع ہو گئے مگر سچے مومنین کی جماعت (محفوظ رہی)

ابلیس اس پر ابلیس نے کہا کہ میں بھی انسان سے اس وقت تک علیحدہ نہ ہو نگا جب تک اسمیں روح کا رمق) باقی ہے اس سے جھوٹے وعدے کر کے اور امیدیں دلا کر دھوکا دیتا رہوں گا۔

حق تعالے حق تعالے نے ارشاد فرمایا۔

وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا اَحْجُبُ عِنْدَ التَّوْبَةِ مَا يُغَرْغِرُ بِالْمَوْتِ وَلَا يَدْعُوْنِيْ اِلَّا اَجَبْتُهٗ وَ لَا

Marfat.com

يَسْأَلُنِيْ اِلَّا أُعْطِيَهٗ وَلَا يَسْتَغْفِرُنِيْ اِلَّا غَفَرْتُ لَهٗ۔ (رواہ ابن حاتم)

مجھے قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں بھی اس سے توبہ کو بند نہیں کروں گا۔ جب تک کہ وہ غرغرہ موت تک نہ پہنچ جائے اور وہ جب مجھے پکارے گا میں اس کی فریاد کو پہنچوں گا۔ جب مجھ سے سوال کرے گا اسکو دونگا جب مغفرت طلب کرے گا اسکی مغفرت کردونگا۔

فائدہ: اس سے شیطان کی انسان دشمنی کا اندازہ لگالیں لیکن افسوس کہ اسکی اتنی سخت دشمنی کے باوجود ہم زندگی بھر شیطان سے دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ ہاں پھر بھی اس کریم کے کرم سے ہم شیطان کے مکروفریب سے بچ جاتے ہیں ورنہ ہمارا حال بُرا ہے۔

سکرات کے وقت

امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب مختصر تذکرہ للقرطبی صـ۱۲ میں اور المدحل صـ۲۳ ج الاستعاذہ صـ۱۴۰) میں بھی ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ جب انسان نزع کے عالم میں ہوتا ہے تو دو شیطان اسکے داہنے اور بائیں آکر بیٹھتے ہیں۔ داہنی جانب والا اسکے باپ کی شکل میں آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ بیٹا میں تجھ پر مہربان و شفیق ہوں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو نصارٰی کا مذہب اختیار کرکے مرنا۔ کیونکہ وہی بہترین مذہب ہے اور بائیں جانب والا شیطان میت کی ماں کی شکل میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ بیٹا میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا اور دودھ پلایا، گود میں پالا ہے۔ میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ یہود کا مذہب اختیار کرکے مرنا کیونکہ وہی بہترین مذہب ہے۔

(ف) چونکہ نزع روح کا وقت نہایت سخت ہوتا ہے اس وقت ماں باپ

Marfat.com

پیار سے بڑھ کر اور کونسی شے پیاری ہو گی اس لیے شیطان وہی کرتا ہے

دوسرا حوالہ امام غزالی نے اپنی کتاب الدرۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرہ صہ ۵ میں لکھا ہے جس میں یہ ہے کہ جب انسان نزع روح کی ایسی شدید تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے عقلاء و حکماء کی عقلیں اس وقت بیکار ہوتی ہیں جو انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان اپنے اعوان و انصار کو لیکر پہنچتا ہے اور سب ان لوگوں کی شکل میں آتے ہیں اور اسکے خیر خواہ دوست واحباب تھے پھر اس سے کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے پہلے اس موت کی گھاٹی سے گزر چکے ہیں۔ اسکے نشیب و فراز سے واقف ہیں۔ اب تیرا نمبر ہے۔ ہم تجھے خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو یہود کا مذہب اختیار کر لے وہی خیر الادیان ہے۔

مزید کوشش اگر میت نے انکی بات نہ مانی تو دوسری جماعت اسی طرح دوسرے احباب واقرباء کی شکل میں آکر کہتی ہے کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر لے کیونکہ یہی مذہب ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دین کو منسوخ کیا ہے۔ اسی طرح عقائد باطلہ ہر مذہب و ملت کے اسکے دل میں ڈالتے ہیں۔ پس جس کی قسمت میں دینِ حق سے پھر جانا لکھا ہوا ہے وہ اس وقت ڈگمگا جاتا ہے اور باطل مذہب کو اختیار کر لیتا ہے۔

مکر ابلیس سے محفوظ رہنے کی دعاء اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی دشمنی سے بچنے کی دعاء یوں سکھائی ہے کہ بندے دعا مانگا کریں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔

Marfat.com

ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہمارے قلوب کو ہدایت کے بعد باطل کی طرف مت کر اور ہمیں اپنی جانب سے رحمت عطاء فرما۔ شاید حضرت مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ اسی کے متعلق فرماتے ہیں ؎

۱۔ تا چہ دارد ایں حسود اندر کدو
اے خدا فریاد مارا زیں عدو

۲۔ ایں حدیثش ہمچو در دست اے اللہ
رحم کن ورنہ گلیم شد سیاہ

۳۔ گر یکے فضل دگر در من دمد
برد خواہد از من ایں رہزن نمد

۴۔ من بجحت بر نیا مم با ابلیس
کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

ترجمہ۔ یہ حاسد کتنا ضد رکھتا ہے۔ اے اللہ اس دشمن سے ہماری پناہ۔

۲۔ اسکی بات ہمیشہ درد اور دکھ کی ہے۔ اے اللہ رحم فرما ورنہ ہمارا حال خراب ہے۔

۳۔ اگر تیرا مجھ پر فضل و کرم ہو گیا تو یہ دشمن مجھ سے ناامید ہو کر بورہ بستر اٹھا کر چلا جائیگا۔

۴۔ میں ابلیس سے کسی قسم کی حجت بازی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر شریف اور کمینے کے لیے فتنہ ہے۔

نیک خاتمہ کی علامت

جس شخص پر حق تعالٰے کی رحمت ہوتی ہے تو اللہ تعالٰے اسکو ثابت قدم رکھتا ہے۔

Marfat.com

اور رحمت خداوندی حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آتی ہے اور شیاطین کو دفع کرتی ہے اور اس وقت بسا اوقات میت فرطِ خوشی کی وجہ سے تبسم کر دیتا ہے۔

ملاقات جبریل علیہ السلام

ایک روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے فلاں کیا تو مجھے نہیں پہچانتا میں جبریل ہوں۔ اور یہ سب تیرے دشمن شیاطین ہیں تو انکی بات نہ سن۔ اپنے دین حنیف شریعت محمدیہ ابراہیمیہ پر قائم رہ۔ اس وقت مرنے والے کے لیے کوئی چیز اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور راحت دینے والی اور نہیں ہوتی۔

ایسے لوگوں کے لیے اللہ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا	جو لوگ ایمان لائے اور اللہ
یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی	تعالےٰ سے ڈرتے ہیں ان
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	کے لیے خوش خبری ہے حیات
وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۔	دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

شیطان کی انسان دشمنی کا دوسرا نمونہ

كتاب الاستفاذة

لابن قدامہ ص ۱۳۹ میں ہے کہ۔

اِنَّ اِبْلِیْسَ یَقُوْلُ	شیطان انسان کی موت کے وقت
لِاَعْوَانِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ	اپنے رفقاء کو کہتا ہے کہ اسکا
عَلَیْكُمْ بِهٖ فَاِنْ فَاتَكُمْ	ایمان ساتھ نہ جانے دو اگر وہ
اَلْاٰنَ	اس وقت بچ نکلا تو پھر تم اس پر

Marfat.com

لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِ — قابو نہ پا سکو گے۔

شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان کی شرارت کا پتا کرامت کو اسکے شر سے بچنے کے لیے دعا ذیل بتائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ میں تیری ذات کے ساتھ غرق ہونے اور جلنے اور موت کے وقت شیطان کے پھسلانے کی پناہ چاہتا ہوں۔

(کتاب الاستعاذ صہ ۱۴۱)

تائید از حدیث شریف

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِیْ اَحَدَكُمْ قَبْلَ مَوْتِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ مُتْ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔

شیطان تمہارے بعض کے پاس آکر کہتا ہے یہودی مر یا نصرانی۔

(مختصر تذکرہ قرطبی صہ ۱۲)

حکایات

امام ابو جعفر قرطبی (رحمہ اللہ)

امام ابو جعفر قرطبی کا نزع شروع ہوا تھا تو حاضرین نے کہا لا الٰہ الا اللہ پڑھیئے وہ انکے جواب میں کہتے

Marfat.com

تھے لا نہیں (نہیں) کچھ دیر کے بعد ان کو افاقہ ہوا۔ آنکھ کھولی تو لوگوں نے عرض کیا کہ کلمہ طیبہ کی تلقین کے جواب میں آپ لا (نہیں) کہہ رہے تھے یہ کیا ماجرا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں تمہارے جواب میں یہ کلمہ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ دو شیطان میرے سامنے کھڑے تھے ایک یہ کہہ رہا تھا کہ یہود کے مذہب پر مرنا۔ میں انکے جواب میں کہتا تھا کہ کیا تم مجھے اس وقت یہ سبق پڑھاتے ہو، حالانکہ میں نے اپنے قلم سے کتاب ترمذی ونسائی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث لکھی ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ	شیطان تم میں سے بعض کے
اَحَدَکُمْ قَبْلَ	پاس اس کی موت سے پہلے
مَوْتِہٖ فَیَقُوْلُ مُتْ	آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی
یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا۔	ہوکر مرو، نصرانی ہوکر مرو۔

امام قرطبی نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اسی قسم کے واقعات بہت سے صالحین امت کو پیش آئے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ کی تلقین کے وقت انکار کرتے تھے اور وہ شیطانی کلمات پر انکار کر رہے تھے اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ہر مومن جب مرتا ہے تو اسکے ہم نشین وہم مجلس لوگ اسکے سامنے کئے جاتے ہیں۔

(مختصر تذکرہ قرطبی صـ ۱۲)

فوائد ۱۔ نزع طاری ہو تو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنی چاہیئے یعنی خود جہر سے پڑھنا چاہیئے۔ نزع والے کو یوں نہ کہنا چاہیئے کہ پڑھو لا الہ الا اللہ کیونکہ وہ اس وقت موت کی کشمکش میں ہے ممکن ہے وہ کسی سختی میں مبتلا ہوکر لا کہہ دے تو اسکا خاتمہ برباد ہو جائیگا۔

Marfat.com

۲۔ اللہ والوں کا ماجرا عوام جیسا نہیں ہوتا جیسے حضرت قرطبی رحمہ اللہ نے
لَا کہا تو وہ عامیانہ حیثیت سے نہ تھا۔ بلکہ وہ تو دشمن شیطان کے مقابلہ
کے لیے فرما رہے تھے۔

۳۔ امام قرطبی رحمہ اللہ سے پہلے بھی اس قسم کے لوگوں (بزرگوں) ایسی حالت
پیش آئی بلکہ عموماً ہر انسان کو پیش آتی ہے اللہ ہم سب کا خاتمہ ایمان
پہ فرمائے۔ آمین

چوں عنایاتت شود با ما مقیم
کے بود بیمے ازاں دزدِ لئیم
گر ہزاراں دام باشد برقدم
چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

ترجمہ:۔ جب تیری عنایات ہماری رہبری کریں۔ تو پھر دشمن بدبخت کا کیا خطرہ
اگر اس وقت ہزاروں قدم قدم پر پھانسی لٹکی ہوئی اگر تیری مہربانی ہمارے ساتھ
ہے تو پھر کیا غم۔

۴۔ مسکین اور ضعیف انسان پھر مدتوں کا بیمار، رگ رگ زخمی ہوش و حواس
پہلے سے بجا نہیں اس پر نزع روح اور سکرات موت کی شدید ترین
تکلیف اس ہولناک منزل میں، دشمنوں کے لشکر کا حملہ
اور وہ بھی دشمنوں کے لباس میں نہیں بلکہ ماں باپ اور احباب
و اقرباء کے بھیس میں، خیر خواہانہ مشورہ کے انداز میں اس مجموعہ کا تصوّر
کیجئے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ شاید ایک آدمی بھی اس منزل میں ثابت قدم
نہ رہے۔ لیکن ؎

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

Marfat.com

(ترجمہ) دشمن کیا کریگا جب دوست مہربان ہو۔

۵- جیسا وقت سخت، منظر ہولناک منزل خطرناک ہے، ویسا ہی رحیم وکریم جل شانہٗ نے اس ضعیف انسان کے لیے امداد و اعانت کے سامان کافی مہیا فرما دیئے ہیں۔

امام احمد بن جنبل کی وفات کا واقعہ

۶- حضرت عبداللہ جو حضرت امام احمد بن جنبل کے لڑکے ہیں فرماتے ہیں کہ جب میرے والد امام احمدؒ کی وفات کا وقت آیا میں آپ کا جبڑا باندھنے کے لیے ہاتھ میں کپڑا لیے ہوئے تھا۔ آپ کی اس وقت یہ حالت تھی کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے پھر ہوش میں آجاتے اور فرماتے تھے۔ لَا بَعْدُ لَا بَعْدُ۔ جب آپ نے یہ الفاظ کئی مرتبہ کہے تو میں نے عرض کیا ابا جان! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ شیطان میرے سامنے کھڑا ہوا ہے اور دانتوں میں انگلیاں دبائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ افسوس اے احمد تم ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ رہے ہو۔ میں اُسے یہ جواب دے رہا تھا۔

لَا بَعْدُ مَا دَامَتِ	ابھی نہیں جب تک میری
الرُّوْحُ فِي الْحُلْقُوْمِ	روح حلقوم میں موجود ہے
لَا اَسْلَمُ مِنْكَ	میں تیرے شر سے مامون نہیں

(مدخل الشرع صفحہ ۲۳ ج۱ تذکرہ قرطبی ص۱۲) ہوں۔

حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن عقیل کی شہادت

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ جنگِ موتہ میں جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ میں علم لیکر لڑنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ تو شیطان حضرت زید رضی اللہ عنہ کے سامنے ظاہر ہو کر ان کو دنیا کی زندگی پر فریفتہ کرنے لگا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے شیطان کو جواب دیا۔

ایں وقت است کہ ایمان	یہ وہ وقت ہے کہ کامل مومن
دردِل مومن کامل و ثابت	کے دل میں اس وقت ایمان
مے شود تو آمدہ کہ حیات	کامل اور مضبوط ہوتا ہے اسے
دنیا را بمن دوست	مردود! تو اس وقت مجھے دنیا کی
گردانی۔	زندگی محبوب بنا کر دکھا رہا ہے۔

اس جواب کے بعد آپ آگے بڑھے اور شہید ہو گئے اسکے بعد جعفر بن عقیل رضی اللہ عنہ علم اٹھا کر جنگ کرنے لگے انکے پاس بھی اسی طرح شیطان آکر دنیا کی محبوب زندگی پر فریفتہ کرنے لگا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے اسی طرح جواب دیا اور شہید ہو گئے اسکے بعد شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

و ازیں جا معلوم مے شود کہ	اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت
شیطان در وقتِ موت بوسوسہ	کے وقت شیطان آتا ہے
می آید و محبتِ حیات را بر	اور میت کو محبت زندگی کا
میت می اندازد۔	وسوسہ ڈالتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ص ۳۶۴ ج ۲)

فائدہ:۔ ان واقعات و روایات کو پڑھ کر آپ اندازہ لگائیں کہ جب آئمہ اور صحابہ جیسے مقدس نفوس کو موت کے وقت شیطان پھسلانے سے دریغ نہیں کرتا تو ہم جیسے ناقص نفوس اس ظالم شیطان کے فتنہ سے کیسے مامون ہو سکتے ہیں۔ اب عوام جہلاء کا اندازہ لگائیے کہ جنہیں کلمہ تک صحیح نہیں آتا۔ علامہ ابن الحاج

Marfat.com

لکھتے ہیں کہ

هٰذَا اَمْرٌ خَطَرٌ عَظِيْمٌ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُكْثِرُوْا لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ وَاَنْ يَجْتَنِبُوا اللَّغَطَ وَالْقِيْلَ وَالْقَالَ

(کتاب المدخل صفحہ ۲۳۰ ج ۳)

عالمِ نزع میں شیطان کی ابتلار ایک عظیم خطرہ ہے اس وقت میّت کے لیے دعا کی کثرت کرنی چاہیئے اور اس کے نزدیک بے ہودگی اور آوارہ گفتگو سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

شیطان کا موت کے وقت یہودیت اور نصرانیت کی ترغیب دینا اور اس کی حکمت

موت کے وقت شیطان میّت کو یہودیت اور نصرانیت کی کیوں ترغیب دیتا ہے۔ حالانکہ ایک فہمیدہ مسلمان یہودیت و نصرانیت کے ظاہری الفاظ سے بھی نفرت کرتا ہے۔ اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسلام میں علمار سوء نے جتنے باطل عقائد کی بنیاد ڈالی ہے یا اس دور میں تیار کر رہے ہیں آپ اگر تدبر و تفہیم سے کام لیں تو ان سب کا ماخذ یہودیت اور نصرانیت کے عقائد باطلہ ہیں۔ کیونکہ آخرت میں نجات کا دارومدار عقائد صحیحہ پر ہے اور عقائد باطلہ وہی ہیں جو اہلسنت کے خلاف ہیں اسی لیے اسلاف صالحین نے بڑا زور لگایا ہے کہ عوام اہلسنت کے عقائد سے سرمو نہ ہٹیں۔

شیطان کی سب سے بڑی تبلیس یہ ہے کہ زندگی میں جن عقائد و اعمال کے ساتھ

Marfat.com

محبت ہوتی ہے موت کے وقت انہیں عقائد واعمال کو پیش کرتا ہے۔ اسی لیے اہلسنت میت کو شیطان کی شرارت سے بچانے کی تدبیریں کرتے ہیں۔

موت کے وقت شیطان کی شرارت سے حفاظت کے اسباب احادیث مبارکہ اور اقوال اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے موت کے وقت کی شرارت سے بچنے کے مختلف اسباب بتائے ہیں چند مندرج ذیل ہیں۔

۱۔ تلقین۔ محدث ابونعیم حلیتہ الاولیاء میں ایک حدیث لکھتے ہیں۔

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبَشِّرُوْهُمْ بِالْجَنَّةِ فَاِنَّ الْحَلِيْمَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يَتَحَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعِ وَاَنَّ الشَّيْطٰنَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعُ الْحَدِيْث۔ (عن واثلۃ) (کتاب الاستعاذہ ص۱۳۹ وکنز العمال ص۲۸ ج۸)

اپنے قریب المرگ لوگوں کو کلمے کی تلقین کرو اور انکو جنت کی بشارت دو۔ کیونکہ اس وقت بڑے بڑے عقلمند عورت و مرد حیران ہو جاتے ہیں اور شیطان اس وقت انسان کے تمام اوقات سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۲۔ سورہ یسین شریف اور سورہ رعد وغیرہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ

مزید تفصیل وتحقیق فقیر کی کتاب " قبر کا سفر پڑھیئے "

Marfat.com

ہم کو بدکرد ہی کرنا جس سے
۳۔
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

حل لغت
بدکر۔ بدکردار

۳۔شرح
جس عمل سے دوست بیزار ہے ہم اسی کے ارتکاب کے خوگر ہیں ایسے سنگین جرم کے بعد نا معلوم ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے انسان کی اصل عادت کا بیان فرمایا ہے کہ عام انسان عموماً گھاٹے کا کام کرتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا (الایۃ)

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ	حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں فرمایا رسول
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ	اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	میری مثال اس شخص کی سی ہے
وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ	جس نے آگ روشن کی۔ پس
رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا	جب آگ نے چاروں طرف

Marfat.com

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا
جَعَلَ الْفَرَاشُ وَ هٰذِهِ
الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ
يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُ
هُنَّ وَ يَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ
فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِ
كُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ
تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ
رِوَايَةُ الْبُخَارِيْ وَ فِيْ
مُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَ قَالَ فِيْ
اٰخِرِهِمْ وَ ذٰلِكَ مَثَلِيْ وَ
مَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ
عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا.

روشنی پھیلادی تو پروانے
اور دوسرے گروہ جانور جو آگ
میں گرتے ہیں آنے لگیں اور آگ
میں گرنے لگیں آگ روشن کرنے
والے شخص نے انکو روکنا شروع
کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور میری
کوششوں پر غالب رہتے ہیں
آگ میں گر پڑتے ہیں اسی طرح
میں تم کو آگ میں پڑنے سے
روکتا ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش
کرتے ہو (متفق علیہ)

یہ روایت بخاری کی ہے اور مسلم نے بھی ایسی ہی روایت کی مسلم کی روایت کے آخری حصہ میں ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بالکل ایسی ہی میری اور تمہاری شال ہے کہ میں تمہاری قبروں کو آگ سے بچاتا ہوں تاکہ تم دوزخ کی آگ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آجاتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔

Marfat.com

تن کی اب کون خبر لے ہے ہے
۴۔
دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

حل لغت ہے ہے کلمہ تاسف۔ حیف صد حیف۔ ہائے افسوس رونے پیٹنے کی آواز۔ آزار۔ دکھ۔ تکلیف۔ بیماری

۴۔ شرح ہائے افسوس کہ جسم کو کون سمجھائے اس لیے کہ اسے دل کا سہارا تھا اب خود دل تو دکھ درد میں مبتلا ہے نا معلوم کیا ہوتا ہے۔

اس شعر میں اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے۔

اَلَا فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً	خبردار جسم میں ایک لوتھڑا ایسا
اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ	ہے جب وہ صحیح تو تمام جسم
الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ	صحیح اگر وہ خراب تو تمام جسم
فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ (مشکوٰۃ)	خراب۔

میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی
ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات ضد - مخالف - برعکس - کینہ - ہٹ - پیچ

شرح حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان کہ زندگی کے ہر موڑ پر میٹھے شربت تیار رکھتے ہیں اور پلاتے ہیں لیکن نفس کینے کو ضد ہے ہمیشہ آپکے احکام کی خلاف ورزی بلکہ انکار کرتا ہے نامعلوم کیا ہوتا ہے

شریعت پاک کے اعمال صالحہ اس شعر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان جملہ ارشادات کی طرف اشارہ ہے جو کم خرچ بالانشین کی طرح ہیں کہ کام تھوڑا لیکن اسکا صلہ وانعام بڑا۔ انہی کو امام اہلسنت نے شربت سے تعبیر کیا ہے۔ ان سے اہل فہم خود نتیجہ نکالیں کہ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے کتنے آسان امور عطا فرمائے کہ ان معمولی امور کو بجا لانے سے بہشت کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں نصیب ہوں۔

> دل کہ تیمار ہمارا کرتا
>
> آپ بیمار ہے کیا ہوتا ہے

حل لغات تیمار - بیمار کا خدمتگار

شرح دل کا کام تھا کہ وہ ہم بیماروں کی خدمت کرتا لیکن وہ خود بیمار ہے خاک خدمت کریگا اس حال میں نامعلوم

Marfat.com

کیا ہوتا ہے۔

پر کٹے تنگ قفس اور بلبل
نو گرفتار ہے کیا ہوتا ہے

حل لغات
پر (بالفتح) جانور کا پر۔ کٹے از کٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ قفس پرندوں کا پنجرہ۔ جسم۔ نو گرفتار تازہ پکڑا ہوا۔

شرح
بلبل کے پر کٹ گئے اور پنجرہ تنگ ہے اور وہ نیا گرفت میں آیا ہے۔ نامعلوم کیا ہے۔

چھپکے لوگوں سے کئے جسکے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہوتا ہے

حل لغات
چھپ کے، چھپکر۔ خبردار، باخبر۔ خبیر

شرح
جس ذات سے کہ ہم نے چھپ کر گناہ کیے ہیں۔ حالانکہ وہ

Marfat.com

وہ تو ہر امر سے باخبر اور آگاہ ہے نامعلوم اب کیا ہونا ہے۔

احمقوں کی حماقت کا جواب

عموماً ہر ناصح و واعظ کا طریقہ ہے کہ وعظ و نصیحت کے کلمات میں غلطیوں و خامیوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے یہ اسکی تواضع و انکساری ہوتا ہے اگرچہ وہ حقیقتاً ان خامیوں اور غلطیوں سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنے بعض اشعار میں یہی طریقہ اختیار فرمایا تو بعض احمقوں نے آپ پر منجملہ اعتراضات کے ایک اعتراض یہ بھی کہہ دیا کہ امام بریلوی قدس سرہٗ تو چھپکر بہت بڑے گناہ کرتا تھا جسکا اعتراف اس نے خود کیا ہے اور دلیل پر یہی شعر پڑھ دیا۔ ایسے احمقوں کو قاعدہ مذکورہ سے کیا کام لیکن ایسے بیوقوفوں کو کم از اتنا معلوم ہونا چاہیئے کہ امام بریلوی قدس سرہٗ بچپن سے ہی اتقاء پرہیزگاری اور خشیت الٰہی جیسے اعمال صالح سے مزین تھے۔

ارے او مجرم بے پرواہ دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

حل لغت

ارے ـ حرفِ ندا۔ تعجب ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے جیسے ارے کیا ہوا۔ یہاں ندائیہ ہے۔

او ـ حرف ندا۔ اپنے سے کم رتبہ آدمی کو بلانے کی آواز۔

Marfat.com

شرح اے مجرم تو بڑا بے پرواہ بنا ہوا ہے ذرا دیکھ تو سہی تیرے سر پر تلوار لٹک رہی ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔ موت سر پر ہے مرنے کے بعد فوراً حساب وکتاب کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔

> تیرے بیمار کو میرے عیسٰی
>
> غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات غشی۔ بیہوشی۔ مورچھا۔ فرلفتہ۔ عاشق۔ لگاتار۔ برابر۔ متواتر پاس۔ پاش۔ ناہمہ توڑ۔

شرح اے عیسٰی (حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکے بیمار کو توسلسل بیہوشی طاری رہتی ہے اسکا نامعلوم کیا ہونا ہے یعنی غفلت ہی غفلت کا شکار ہے اسے اپنے انجام کا کوئی خیال نہیں اس کی شکایت ابھی سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کردی کیونکہ ایسے بیماروں کی شفا آپکے ہاتھ میں ہے بلکہ سرے سے بیماری کو بالکل ختم کردینا بھی یعنی نگاہِ کرم سے گناہوں سے بچا لینا بھی آپکے لطف وکرم سے بعید نہیں اور پھر کل قیامت میں بھی ایسے مجرموں کی شفاعت آپ ہی کریں گے۔

Marfat.com

نفس پُر زور کا وہ زور اور دل

زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات زیرؔ کمزور۔ زار یہ لفظ جب نحیف کمزور کے ساتھ آتا ہے تو لاغر اور دبلے کے معنیٰ ہوتے ہیں جیسے یہاں آیا ہے۔

شرح نفس قوت وطاقت سے بھرپور ہے اسکے زور کے بالمقابل میرا دل کمزور اور لاغر ہے اسکے باوجود نامعلوم کیا ہونا ہے ہر دشمن کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے لیکن نفس ایسا دشمن ہے کہ اس کا مقابلہ نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے جب تک کہ شیخ کامل کی نگاہ نہ ہو اسی لیے مشائخ کرام نے شیخ کامل کا دامن پکڑنا اور اسکی بیعت ہونا ضروری سمجھا ہے۔

قرآن مجید مَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا۔ جسے اللہ گمراہ کرے تو پھر تم اسکے لیے کوئی مددگار اور رہبر نہیں پاؤ گے۔ صاحب روح البیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ضرورت مرشد سالک کے لیے ضروری ہے کہ کسی شیخ کامل اکمل کا دامن تھامے لیکن وہ بھی رسمی پیر نہ ہو بلکہ وہ خود واصل اور دوسروں کو ذات حق تک پہنچانے والا ہو تاکہ ایسے شیخ کامل کی

Marfat.com

تربیت سے کامیابی سے نوازا جائے اور اس کی ولایت کے نور سے اسکا دل تقویت حاصل کرے اور اسی کی نگرانی سے منزلِ مقصود پر پہنچے جیسے اصحاب کہف کو منزلِ مقصود نصیب ہوئی مثنوی شریف میں ہے۔

گرچہ شیری چوں روی راہ بے دلیل
خویش بینی در ضلالی و ذلیل
ویں مبرا لاکہ با پر ہائے شیخ
تا بینی عون لشکر ہائے شیخ

ترجمہ:۔ اگرچہ تم راہ سلوک میں جانے کے شیر ہو لیکن رہبر کے بغیر چلو گے تو تم شتر بے مہار ہو کر ذلت و خواری سے چاہ ضلالت میں گر و گے شیخ کامل کی وساطت کے بغیر مقصد تک نہیں پہنچ سکو گے۔ تمہارے شیخ کے لشکر سے ہی تمہارا کام بنے گا۔

کام زنداں کے کیے اور ہمیں
شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات | زنداں، قید خانہ۔ جیل۔ گلزار۔ پھلواڑی پھولوں کی کیاری خوب آباد۔ پُر رونق۔

شرح | ہم نے وہ کام کیے جو قید خانہ میں جانے کے ہیں ادھر شوق

Marfat.com

کا یہ حال ہے کہ جنّت کے گلزار میں جاؤ۔ اجتماع الضدین محال ہے دیکھو کیا بنتا ہے بظاہر حال تو خراب ہے کردار بتاتے ہیں جہنم کے سوا چارہ نہیں ادھر نفس کی خواہشات ہیں کہ گلزار جنّت نصیب ہو۔

> ہائے رے نیند مسافر تیری
>
> کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات ہائے رے کلمہ افسوس و تحسین یہاں افسوس مراد ہے کوچ بضم قاف واؤ معروف روانگی رحلت ایک مقام سے جانا و بضم القاف واو مجہولہ ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔ بفتح القاف ایک قسم کا پلنگ جو بید سے بنا ہوتا ہے۔ یہاں یہ مراد نہیں پہلا معنیٰ مراد ہے دوسرا معنیٰ بھی مراد ہو سکتا ہے۔

شرح اے مسافر تجھ پر صد افسوس کہ تیری روانگی و رحلت یا روانگی کے لیے تیری سواری تیار ہے ادھر نیند ادھر تیاری اس کیفیت میں نامعلوم کیا ہونا ہے۔

> دور جانا ہے رہا دن تھوڑا
>
> راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات دشوار۔ مشکل

شرح بہت دور جانا ہے اور دن تھوڑا رہ گیا ہے ادھر راستہ بھی مشکل واللہ اعلم کیا ہونا ہے۔

> گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں
>
> مت یہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات کہ نہیں۔ مت کلمہ نفی۔ شہنام جیسے یہ خطا تمہاری کہ میری (مونث) نہ۔ نہیں۔ ہوش عقل رائے۔ ذکر۔ مذہب دھرم۔ فرقہ۔ مار حاصل مصدر، مرنا کا۔ چوٹ۔ مارپیٹ۔ دکھ نقصان۔ خیانت لوٹ۔ توڑ۔ زد۔ دھوکہ۔ سزا۔ دھمکی۔ کوشش۔ زیادتی ۔امر کا صیغہ۔ قتل کر چوٹ لگا۔

شرح اے مسافر گھر بھی جانا ہے یا نہ۔ ہوش یہ کیا مار پڑی ہے کہ آخرت کی کوئی فکر نہیں نامعلوم کیا ہونا ہے۔

فکر فردا امام احمد رضا قدس سرہٗ نے دنیاوی زندگی کو مسافر خانہ اور آخرت کی زندگی کو اصلی گھر بتایا ہے آیت کا ترجمہ ہے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ — اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود۔ اور بیشک

Marfat.com

وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ

آخرت کا گھر وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے (پ ۲۱)

جان ہلکان ہوئی جاتی ہے

بار سا بار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات ہلکان۔ ہلاک۔ مضمحل۔ تھکا ماندہ۔ بار سا بار۔ بار بوجھ۔ اسباب دخل۔ اجازت پھل مرتبہ۔ غم۔ حمل۔ بزرگ۔ سا حرف تشبیہ مثل مانند۔ جیسے کالا سا گوار سا وغیرہ۔

شرح جان تھکی ماندی اور مضمحل ہوتی جارہی ہے اور بوجھ بھی بوجھ ہے یعنی سخت بوجھ۔ پھر بوجھ بھی سر پر ہے دیکھو کیا ہونا ہے۔

پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ

زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغت پار۔ دوسری طرف۔ پرے، ناؤ۔ لمبی اور درمیان میں
خالی جسم کشتی۔ ڈونگی، دھار لکیر۔ تیلی، فوارہ باڑھ
پانی کا تیز بہاؤ۔

شرح پار جانا اور کشتی بھی نہیں ملتی۔ ادھر پانی کا بہاؤ تیز اور زوروں پ
ہے نامعلوم کیا ہوتا ہے

راہ تو تیغ پر اور تلوؤں کو
گلہ خار ہے کیا ہونا ہے

حل لغت تیغ۔ تلوار۔ تلوؤں کی جمع پاؤں کی ایڑی اور پنجے کے
بیچ کا حصہ۔ گلہ۔ شکوہ۔ شکایت

شرح جو راستہ طے کرنا ہے وہ تلوار کی دھار پر ہے اور
تلوؤں کو کانٹے کا شکوہ ہے۔ دیکھئے کیا ہونا ہے۔

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر
تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات تیرہ بکسر التاء وسکون اولیساء۔ اندھیرا۔ کالا۔ تار، اندھیرا چھلا۔

شرح ہماری عادت ہے کہ روشنی کے بغیر گذارہ نہیں لیکن گھر میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔

> بیچ میں آگ کا دریا حائل
>
> قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات بیچ۔ بکسر الباء وسکون الیاء (وسط۔ درمیان۔ حائل بیچ میں آنے والا۔ روکنے والا۔ آڑ، روک۔ قصد ارادہ نیت۔ منشاء مرضی۔ کوشش۔ پار۔ دوسری طرف۔ پرے

شرح درمیان میں آگ کا دریا حائل ہے اور ہمارا ارادہ اس سے دوسری طرف جانے اب کیا ہونا ہے۔

> اس کڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں
>
> شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات کڑی۔ سخت۔ مضبوط۔ تیز۔ سختی اٹھانیوالا۔ جھیلیں از جھیلنا۔ برداشت کرنا۔ اٹھانا شعلہ زن۔ لپٹ اور بھڑک مارنے والا۔

شرح ہم اس سخت دھوپ کو کس طرح برداشت کریں جہاں آگ بھڑک مار رہی ہے اور پورے جوش پہ ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔

> ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ
> عین منجدار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات ہائے۔ افسوس وغیرہ کے موقع پر بولتے ہیں۔ بگڑی از بگڑنا۔ خراب ہونا۔ نکما ہونا۔ خفا ہونا۔ ناؤ۔ کشتی۔ عین ہر چیز کی ذات۔ آنکھ۔ پانی کا چشمہ۔ منجدار دریا کے بیچ کی دھار۔

شرح اے کشتی افسوس ہے تو کہاں آکر خراب ہوئی نہیں دیکھا کہ یہ دریا کے بیچ کی دھار ہے۔ اب کیا ہونا ہے۔

> کل تو دیدار کا دن اور یہاں
> آنکھ بیکار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات

کل (مؤنث) گزرا ہوا دن۔ آج سے دوسرا دن جو آئیگا
قیامت کا دن قربت کا زمانہ۔

شرح

کل تو زیارت کا دن ہے اور یہاں یہ حال ہے کہ
آنکھ بیکار ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر
عام دربار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات

منہ دکھانا۔ سامنے آنا۔ سحر صبح کا وقت سویرا۔

شرح

سامنے حاضر ہونے کے لائق نہیں ہوں لیکن صبح سویرے
عام دربار ہوگا جس میں سامنے ہونا ضروری ہے دیکھو کیا ہونا
ہے۔

ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات کڑی۔ سخت۔ مار۔ مارنا کا حاصل مصدر

شرح انہیں ہمارے حال زار پر رحم آجاتے تو ہماری قسمت ورنہ وہاں تو مار سخت ہے نامعلوم کیا ہونا ہے۔

> لے وہ حاکم کے سپاہی آئے
> صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے!

حل لغات لے حرف تنبیہ خطاب سن۔ جان۔ معلوم کر جیسے لے وہ خفا ہوگیا۔ سپاہی۔ (فارسی) تلنگا از سپاہ لشکر فوج۔ سینہ یار نسبت کی ہے ایک پر اطلاق ہوتا ہے جیسے عربی میں عسکری کہتے ہیں۔

شرح اے مخاطب جان اور دیکھ وہ حاکم کے سپاہی آئے صبح کے وقت تمام کردار ظاہر ہونے دیکھو کیا ہونا ہے

> واں نہیں بات بنانے کی مجال
> چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات واں۔ وہاں۔ بات بنانا۔ جھوٹ بولنا۔ مجال۔ چکمہ کا میدان۔ طاقت۔ بس۔ قابو۔ چارہ۔ تدبیر اپائے۔ علاج۔

شرح وہاں جھوٹ بولنے کی مجال نہیں۔ وہاں تو سوائے اقرار کے اور کوئی تدبیر نہیں اسی لیے خوفزدہ ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔

> ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
>
> بیکسی یار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات ساتھ والا۔ ہمراہی۔ سازندہ۔ بیکسی۔ عاجزی۔ غریبی۔

شرح رفقاء نے یہیں چھوڑ دیا اب بے کسی و عاجزی ساتھی ہے دیکھو کیا ہونا ہے۔

> آخری دید ہے آؤ مل لیں
>
> رنج بیکار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات آخری دید، مرتے وقت دیکھنا

شرح موت کا وقت سر پر ہے آؤ یار مل لیں۔ صلح وسلوک کر لیں اب ایک دوسرے سے رنج ان بن بگاڑ بے سود اگر ہو بھی تو کیا ہونا ہے۔

> دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
> اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات دل لگانا۔ محبت کرنا۔ دل جما کر کام کرنا۔

شرح تم سے اے دنیا والو محبت نہ کرنا بہتر تھا۔ اب تو سفر بھی بوجھ محسوس ہو رہا ہے لیکن اسکے سوا اب کیا ہونا ہے۔

> جانے والوں پہ یہ رونا کیسا
> بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

حل لغات لاچار ۔ مجبور ۔ عاجز ۔ ضروری۔

شرح جانے والوں پر یہ رونا کیسا اور اس سے فائدہ ہی کیا کیونکہ بندہ مجبور ہے اس نے جانا ہے۔ رونے سے کیا ہونا ہے۔

> نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں
> یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات نزع ۔ جان کنی۔ دم توڑنا، دھیان ۔ خیال ۔ تصور ۔ توجہ بٹ جانا ۔ تقسیم ہو جانا ۔ عبث ۔ بیکار ۔ بے فائدہ فضول ۔ بلاوجہ

شرح نزع کے وقت کہیں دھیان نہ بٹ جائے کیوں کہ یہ پیار فضول ہے اگر ہو بھی تو اس سے کیا ہونا ہے ۔

> اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت
> گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے !

Marfat.com

حل لغات گلے کا ہار ہونا، گلے کا تعویز۔ سر ہونا۔ چمٹنا اجیرن ہونا۔

شرح اب جاتے وقت یہ غم ہے کہ ہر ایک شے کا خیال مجھے چمٹا ہوا ہے اس لیے خوف ہے کہ کیا ہونا ہے۔

> باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے
> پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات وار، دن۔ باری۔ داؤ۔ موقع

شرح یارو تم سے کچھ باتیں اور بھی کرتے لیکن اب موقع ہی کہاں، آگے کی فکر ہے کہ کیا ہونا ہے۔

> کیوں رضاؔ کڑھتے ہو ہنستے اٹھو
> جب وہ غفّار ہے کیا ہونا ہے

حل لغات کڑھتے از کڑھنا۔ کلپنا۔ رنجیدہ ہونا۔ افسوس کرنا۔ رحم آنا

Marfat.com

ہمدردی کرنا۔

شرح اے رضا (امام اہلسنت رحمہ اللہ) افسوس کیوں کر رہے ہو اور رنج میں کیوں ہو۔ قبر سے ہنستے اٹھو۔ جب تمہارا عقیدہ ہے کہ تمہارا رب غفار بخشنے والا ہے تو پھر کیا ہونا ہے۔

یہ تمام غزل کے اکثر اشعار کا جواب ہے وہ یہی ہے کہ واقعی امور تو ایسے ہی ہیں کہ ہمارا حال زبوں سے زبوں تر ہے لیکن اللہ کی رحمت کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہم بجائے غمگین اور اندوہگین ہونے کے ہنسیں خوش ہوں کیونکہ ہمارا خدا غفار ہے، اور ایسا رحیم کہ معافی دینے پر خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

نعت ۶۵

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

۱۔ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

حل لغات جلوہ ۔ ظاہر ہو کر آنا۔ لوگوں کو اپنے تئیں دکھلانا۔ کسی خاص طرز سے اپنے آپکو ظاہر کرنا سامنے آنا۔ رونق۔ نور۔ وداع کے روز دولہا دلہن کو آمنے سامنے بٹھا کر آرسی مصحف دکھانا۔ جھلک ۔ چمک روشن۔ روپ۔ جلوہ۔ جھپکی۔ جھپکنا۔ چمکنا۔ کوندنا۔ جلوہ دکھانا۔ اجالا۔ روشنی۔ دیدہ آنکھ۔ دیری۔ بیباکی۔ حیرت بسبب تعجب ایک ہی حال پر رہ جانا، بھونچکا پن تکتا از تکنا۔ گھورنا۔ دیکھنا آسرا۔ رکھنا۔ انتظار کرنا۔ لینے کا ارادہ رکھنا۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔

۱۔ شرح عالم کائنات میں کس کے جلوہ کی جھلک ہے اور یہ اجالا کیا ہے حیرت زدہ آنکھ سے ہر طرف کیوں گھور گھور کر دیکھ رہا ہے

Marfat.com

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وَجُهُهٗ خُلِقَ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَاللَّوْحُ وَالْقَلَمُ وَالشَّمْسُ وَالْحِجَابُ وَالْكَوَاكِبُ وَمَا كَانَ فِي السَّمَاءِ۔

عرش و کرسی، لوح و قلم۔ سورج حجاب، ستارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے آپکے عرق روئے مبارک سے پیدا ہوئے۔

خود حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَكُلُّ خَلَائِقَ مِنْ نُوْرِيْ

سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا۔ اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

اس لیے کسی شاعر نے کہا۔ ؎

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔

مانگ من مانتی مونھ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں نہ ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے

حل لغات مانگ۔ سوال کر۔ من۔ (الفتح المبین اردو) دل مانتی جو دل کو بھاتی ہو مونھ مانگی۔ من مانا۔ مرضی کے موافق۔ دوسرا نہ یعنی

Marfat.com

لانا فیہ ہے۔ منگتا۔ بھک منگا فقیر کیا ہے۔ (استفہام)

۲۔شرح اے امتی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو جی چاہے مانگ یہاں سے ہر منہ مانگی مراد حاصل کریگا اس لیے کہ یہاں نہیں ہے اور نہ ہی سوالی سے کہا جاتا ہے یہ کیا مانگا۔ یعنی تیرا یہ سوال ہم سے پورا نہ ہوگا جو بھی جس نے مانگا مل گیا۔

منہ مانگی مراد اسی شرح حدائق میں فقیر نے مضبوط دلائل سے اس مسئلہ کو عرض کیا اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا کہ یہاں ہر منہ مانگی مراد نصیب ہوتی ہے اس مقام پر اولیائے کرام و مشائخ عظام کے چند حوالے سپرد قلم کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت شیخ سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ العزیز کو ۵۵۵ ہجری میں جب روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور سے ندا آئی وعلیک السلام یا ولدی یہ آواز سن کر آپ وجد میں آگئے تمام حاضرین نے اس سلام کے جواب کو سنا آپ نے روتے ہوئے یہ دو شعر بارگاہ رسالت میں پڑھ کر عرض کیے۔

فِی حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
قَبِّلَ الارض عنّی و ھی نائبتی
وھٰذہٖ دَوْلَۃُ الْاِشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کی تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ:۔ جدائی (دوری) کی حالت میں تو اپنی روح کو روضۂ مطہرہ پر بھیجتا تھا تاکہ میری طرف سے آپکی آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے۔ اور جبکہ یہ دولت دیدار مجھے اصالتاً حاصل ہے تو آپ اپنا ہاتھ مبارک دیجئے تاکہ میں اسے بوسہ دیکر عزت حاصل کروں۔ اسی وقت مزار مقدس سے ہاتھ مبارک باہر نکلا اور آپ نے

Marfat.com

اسکو بوسہ دیا اس وقت روضۂ مقدس پر تقریباً نوے ہزار عاشقان جمال محمدی و مشتاقانِ روضۂ مقدس کا مجمع تھا۔ جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک کی زیارت کی۔ اس وقت حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت شیخ عدی بن مسافر الاموی اور حضرت شیخ عبدالرزاق حسینی واسطی جیسے جلیل القدر بزرگ بھی موجود تھے۔ (البنیان المشید ص ۸) تصنیف مولوی اشرف علی تھانوی)

فائدہ:۔ یہ حکایت اتنی مشہور ہے جتنا مخالفین کا انکار اور اس سے نہ صرف منہ مانگی مراد کی دلیل ہے۔ حیاۃ النبی علم غیب حاضر و ناظر امداد وغیرہ تمام اختلافی مسائل کا حل اس حکایت میں ہے۔

۲۔ امام محمد بن منکدر محدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے باپ کے پاس اسی دینار امانت رکھ کر جہاد کو چلا گیا اور اذن دے گیا کہ اگر تم کو ضرورت پڑے تو اس میں سے خرچ کرنا۔ میرے والد نے وہ سب دینار اپنی ضروریات میں خرچ کر ڈالے جب وہ شخص آیا اور اس نے اپنے دینار طلب کیے تو میرا والد انکے ادا کرنے سے عاجز ہوا۔ پس میرے والد نے اس شخص سے کہا کہ تو کل آنا۔ رات کو میرا والد مسجد نبوی میں گیا اور بغایت اضطراب سے کبھی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر شریف کے مقام پر حاضر ہو کر اور کبھی روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر آپ سے استغاثہ اور فریاد کرتا۔ ناگاہ تاریکئ شب میں ایک مرد ظاہر ہوا اور اسّی دینار کی تھیلی میرے والد کے ہاتھ میں دیکر چلا گیا۔ انہوں نے صبح یہ اسّی دینار اس شخص کو ادا کیے اور زحمت مطالبہ سے خلاصی پائی۔ (جذب القلوب شاہ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ)

فائدہ:۔ اس حکایت سے نہ صرف منہ مانگی مراد کی دلیل ہے بلکہ اس میں

Marfat.com

یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلاف صالحین مشکل حل کرانے کے لیے مزارِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر ہر مشکل کا حل چاہتے۔

۳۔ پندِ ناصح لگے کڑوی نہ ترش ہوائے نفس
زہرِ عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

حل لغات پند نصیحت بھلائی کی بات۔ نیک مشورہ۔ کڑوی۔ تند۔ تیز تلخ۔ کڑبی۔ ترش (بضم التاء وسکون الراء) کھٹا۔ ناراض / بدمزاج۔ ہوائے نفس۔ لذائذ نفسانی کا غلبہ عیش ونشاط۔ نفسانی خواہشات۔ زہر کڑوا۔ غصہ۔ خلاف۔ طبع۔ عصیاں گناہ۔ باپ۔ ستمگر۔ تکلیف پہنچانے والا۔ ظلم کرنے والا۔ میٹھا مزہ دار شیریں مٹھاس۔ حلوہ۔ ہلکا۔ برباد۔

۳۔ شرح اے نفسانی خواہشات تمہیں نصیحت کرنے والے کی نصیحت کڑوی اور ترش نہیں لگنی چاہیئے اس لیے کہ اس میں ہی تیرا فائدہ ہے بھلا بتایئے اے ظالم گناہ تو زہر ہیں تجھے اسکا کون سا مٹھاس میٹھا لگا ہے۔ کہ تو اس زہر کا خوگر بن گیا ہے۔

۴۔ ہم ہیں اُنکے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اِس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

Marfat.com

حل لغات | سمت راہ روشن ۔ جانب ۔ رخ ۔ وسیلہ ذریعہ ۔ وساطت ۔ آسرا

۴۔ شرح | ہم ان کے یعنی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اے الہ العلمین وہ تیرے محبوب ہیں اسی واسطہ سے ہم بھی تیرے ہوئے ۔ بھلا بڑھ کر اس سے اور کوئی وسیلہ ہے جو ہم تیری بارگاہ میں لائیں ۔

یہ خطاب اللہ کو ہے اس شعر میں اللہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ ہم بندے تیرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام امتی ہیں انہوں نے صرف ہمارے لیے فرمایا ہے ۔ الطالحون لی ۔ برے غلط بندے میرے ہیں ۔ اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تیرے ہیں یعنی تیرے محبوب ہیں ۔ اس نسبت سے ہم بھی تیرے ہوئے اے الہ العلمین اگرچہ ہم جیسے ہیں لیکن وسیلہ تو بڑا ہے ۔

س ۔ جب بندہ ہونے سب اللہ تعالےٰ کے ہیں تو پھر درمیان میں نبوت کے وسیلہ کا کیا معنیٰ ۔

ج ۔ خود اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے اور بندوں کے درمیان وسیلہ مقرر فرمایا ہے چنانچہ حضرت علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ

كُلُّ نَبِيٍّ اسْتَخْلَفَهُمْ	ہر نبی علیہ السلام کو اللہ نے زمین
فِي عِمَارَةِ الْأَرْضِ	کی تعمیر اور سیاست انسان
وَسِيَاسَةِ النَّاسِ وَ	اور تکمیل نفوس و تنفید امور
تَكْمِيلِ نُفُوسِهِمْ	کے لیے خلیفہ بنا کر بھیجا اللہ کو
وَتَنْفِيذِ أَمْرِهِ فِيهِمْ	اس سے اپنی کوئی غرض نہیں
لَا لِي حَاجَةٍ بِهِ تَعَالَىٰ	تھی ۔ لیکن چونکہ جن کی طرف

Marfat.com

وَلٰكِنْ لِقُصُوْرِ الْمُسْتَخْلَفِ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ فِیْ غَايَةِ الْكُدُوْرَةِ وَالظُّلْمَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَذَاتُهٗ تَعَالٰى فِیْ غَايَةِ التَّقَدُّسِ وَالْمُنَاسَبَةِ شَرْطٌ فِیْ غَايَةِ التَّقَدُّسِ وَ الْمُنَاسَبَةِ شرط فی قبول الفیض مِنْ جہتہ و بفیض اخری۔ (روح المعانی پ۱ ص۲۰۲ ج۱)

انبیاء بھیجے گئے وہ انتہائی کدورت و ظلمہ جسمانیہ کی وجہ سے اللہ براہ راست فیض حاصل نہیں کر سکتے تھے اس لیے کہ وہ انتہائی تقدس و تنزہ میں ہے اسی لیے انبیاء مبعوث فرمائے تاکہ وہ اللہ کا فیض اس کے بندوں تک پہنچائیں۔

علامہ سید آلوسی رحمہ اللہ کی تائید قرآن مجید سے بھی ملتی ہے اللہ فرماتا ہے

لو شاء لہدا کم اجمعین۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ہدایت دیتا۔

لیکن براہِ راست ہدایت کا سلسلہ نہیں رکھا بلکہ اپنے محبوب بندوں کو درمیان میں وسیلہ مقرر فرمایا تھا۔ تاکہ عام بندوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء بھی یہی ہے کہ ؎

پہلے بن بندے دا بندہ مجھے ملدی ہے سلطانی

یعنی اللہ کے بندوں کا غلام (نیاز مند) بن اسکے بعد تمہیں دارین کی بادشاہی نصیب ہو۔

وسیلہ عظمیٰ | ہمارے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم تو ہر وسیلہ کا وسیلہ یہاں تک خود سیدنا آدم علیہ السلام کے بھی وسیلہ ہیں۔

Marfat.com

انکی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا

۵۔ یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

حل لغات امت۔ جماعت۔ فرقہ۔ بال بچے۔ رحمت۔ مہربانی۔ بارش۔ دعویٰ۔ خواہش۔ مانگ۔ نالش۔ حق۔

۵۔ شرح اے اللہ العلمین تو نے ہمیں اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا اور انہیں رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا اس دلیل قوی کی موجودگی اب اے کریم یہ نہ فرمایئے کہ اے فلاں تو جواب رحم کی درخواست کرتا ہے کس منہ سے اس پر تیری کوئی دلیل ہے وہی جو میں نے عرض کیا ہے کہ مجھے امتی بنایا اور انہیں رحمۃ للعلمین۔ اس سے بڑھ کر میرا دعویٰ اور کیا ہو سکتا ہے جو پیش کروں۔

دعویٰ مع الدلیل یہ شعر پہلے شعر کی دلیل۔ پھر اسکا مصرعہ اولی دعویٰ مع الدلیل دوسرا مصرعہ نتیجہ ہے یعنی گویا سوال اٹھایا گیا کہ تم حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ہو جواب میں کہا ہم آپکے امتی ہیں اور یہ کرم الٰہی از خود ہوا کہ ہمیں آپکا امتی اس نے خود بنایا ہے ورنہ وہ اگر ہمیں کسی دوسرے نبی علیہ السلام کا امتی بناتا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ یہ اسکا کرم وفضل ہوا کہ اس نے ہمیں آپ کا امتی بنا دیا اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس مضبوط دلیل کے پیش نظر اب ہمارا دعویٰ

Marfat.com

مضبوط سے مضبوط تر ہے۔

امتی ہونا

یہ بھی کوئی معمولی مرتبہ نہیں بہت سارے انبیاء علیہم السلام اس رتبہ کے خواہاں رہے اور قیامت میں تو یہ منظر سب کو سامنے نظر آئے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمنا

ابونعیم "حلیہ" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَوحیٰ اللّٰہُ تعالیٰ اِلیٰ مُوسیٰ نبیِّ بنیٓ اسرائیلَ اَنَّہٗ دبُّ وَ مَنْ اَحمَدَ قالَ ما خلقتُ خلقاً اکرمَ علیَّ مِنہُ کتبتُ اِسمَہٗ مَعَ اِسمی فی العرشِ قبلَ اَنْ اَخلُقَ السمٰواتِ والارضَ اِنَّ الجنّۃَ مُحرَّمۃٌ علیٰ جمیعِ خلقی حتّٰی یدخُلَہا ھُوَ وَ اُمّتُہٗ قالَ وَ مَنْ اُمّتُہٗ قالَ الحمّادُونَ (و ذکر

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی۔ بنی اسرائیل کو خبر دے دے کہ جو احمد کو نہ مانے گا۔ اسے دوزخ میں ڈالونگا۔ عرض کی اے میرے رب احمد کون ہے فرمایا میں نے کوئی مخلوق اپنی بارگاہ میں اس سے زیادہ عزت والی نہ بنائی۔ میں نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جب تک وہ اور اسکی امت داخل نہ ہو لے جنت کو تمام مخلوق

Marfat.com

صِفَتُہُمْ ثُمَّ قَالَ — پر حرام کیا ہے۔ عرض کی الٰہی
قَالَ قَالَ اجْعَلْنِیْ — اس کی امت کون ہے فرمایا
مِنْ اُمَّۃِ ذٰلِکَ — وہ بڑی حمد کرنے والی اور ان
النَّبِیِّ قَالَ — کی اور صفات جلیلہ حق تعالیٰ
اِسْتَقْدَمْتَ — نے ارشاد فرمائیں۔ عرض کی
وَاسْتَاْخَرَ وَ لٰکِنْ — الٰہی مجھے اس امت کا نبی کر۔
سَاَجْمَعُ — فرمایا ان کا نبی انہیں میں سے
بَیْنَکَ وَ — ہوگا۔ عرض کی الٰہی مجھے اس
بَیْنَہٗ — کی امت میں سے کر۔ فرمایا
فِیْ — تو زمانے میں مقدم اور وہ متاخر
دَارِالْخُلْدِ۔ — ہے مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے
اور اسے جمع کرونگا۔

کہ جل شانہٗ کا سب سے پہلا جلوہ نورِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنی خلاقِ مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجودات سے ایک کروڑ چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نور سے اللہ پاک نے فرمایا۔ کُوْنِیْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ یعنی اس سے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہو جا بس وہ ایک نور کا ستون ہو گیا اور بلند ہوا کہ حجابِ عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تیرا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھا ہے اور تجھ سے خلق کی ابتداء اور پیغمبروں کی انتہا کرونگا۔ پھر اس نور کی چار حصوں پر بانٹ

Marfat.com

دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصے کئے جن سے عرش و کرسی لوح قلم، چاند، سورج، ستارے اور فرشتے، جنت، دوزخ، زمین و آسمان شجر و حجر، جمیع مخلوقات او[illegible] موجود ہوئے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کُونِیْ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا صلے اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم یعنی ہو جا اے محمدؐ حبیب میرا۔ یہ سُن کر نورِ محمدی شاد ہوا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ نورُ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو طاؤس کی شکل میں پیدا کیا اور ہری زمرد کی قندیل میں رکھ کر شجرہ الیقین میں لٹکا دیا۔ نو ہزار برس تک بعبادت معبودِ عالم تجرد میں مشغول رہا۔ پھر حق تعالےٰ نے آئینہ حیا پیدا کر کے اس طاؤس کے مقابل کیا جس وقت اس طاؤس نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل و جمیل تھی۔ اتنا خوش ہوا کہ وجد میں آگیا اور جھوما اور سر سجدہ معبود میں رکھ کر پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا۔ اس وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض ہو گئی۔ پھر اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ نے نورُ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ فَطَافَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِالْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام سے پچاس ہزار برس پہلے عرش مجید کے طواف میں مشغول رہا۔ اور الحمد للہ کہتا تھا۔ حق سُبحانہ تعالیٰ نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دونگا اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالامال کر دونگا اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ کہدو بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے

Marfat.com

احمد کا منکر ہوکر ملاقات کریگا تو میں اسکو دوزخ میں ڈالدوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اپنے نزدیک میں احمد صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا اور زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اسکا نام اپنے نام سے ملاکر عرش پر لکھا اور اسکے اور اسکی امت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کی امت کون کون ہیں اللہ نے فرمایا بڑے حمد کرنے والے ہونگے دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے۔ اور میں ان سے تھوڑا سا عمل قبول کرونگا اور انکو جنت میں داخل کرونگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بہت عرض کی خدایا انہیں میری امت بنادے اللہ نے فرمایا اس امت کا نبی تو میرا پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مجھے اس نبی علیہ السلام کا امتی بنا۔

اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں
موسیٰ سے کوئی پوچھے رتبے تیری امت کے

اللہ نے فرمایا اے موسیٰ میں تمہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اکٹھا کروں گا۔

شفا شریف میں منقول ہے۔

اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَكُوْنَ	کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم وعیسٰی
اِبْرَاهِيْمُ وَعِيْسٰى	کلمتہ اللہ روز قیامت تم میں
كَلِمَةُ اللّٰهِ فِيْكُمْ	شمار کیے جائیں۔ پھر فرمایا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَ	وہ دونوں روز قیامت میری
اِنَّهُمَا فِيْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	امت ہوں گے۔

Marfat.com

امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی۔

وَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَيَرْغَبُ فِيْ دُعَائِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔ یعنی حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے محتاج ہوں گے۔

فضائل امّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے

اُمتی ہونے کی نسبت اس لیے ظاہر کی کہ اللہ نے امت کو افضل بنایا۔ چنانچہ ابن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں میں راوی ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

كُلُّكُمْ اَثْنٰى عَلٰى رَبِّهٖ وَاَنَا مُثْنٍ عَلٰى رَبِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ اَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِيْ خَيْرَ اُمَّةٍ (تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور کافہ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب اُمتوں

Marfat.com

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ	سے بہتر اور امت عادل اور
أُمَّتِيْ أُمَّةً وَّسَطًا	زمانے میں موخر اور مرتبے میں
وَّجَعَلَ أُمَّتِيْ هُمُ	مقدم کی اور میرے لیے سینہ
الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ	کھولدیا اور مجھ سے میرا بوجھ
وَشَرَحَ لِيْ صَدْرِيْ وَوَضَعَ عَنِّيْ	اتار لیا اور میرے لیے میرا ذکر
وِزْرِيْ وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ	بلند فرمایا اور مجھے فاتح باب
وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔	سالت وخاتم دور نبوت کیا۔)

(ابن جریر ابن مردویہ۔ ابوحاتم۔ بزار۔ ابویعلی بطریق ابوالعالیہ)

جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرات انبیاء سے فرمایا۔

بِهٰذَا أَفْضَلَكُمْ (اسی لیے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مُحَمَّدٌ۔ تم سے افضل ہوئے)

پھر جب حضور اپنے رب سے ملے۔ رب تبارک تعالیٰ نے فرمایا سَلْ (مانگ کیا مانگتا ہے) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اور انبیاء کے فضائل عرض کیے کہ تو نے انہیں یہ یہ کرامتیں دیں۔ حق جل وعلا نے حضور کے فضائل اعلیٰ و اشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا۔

فَضَّلَنِيْ رَبِّيْ۔ مجھے میرے رب نے افضل کیا

پھر اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے (یہ طویل حدیث ہے)

حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی وابونعیم "دلائل النبوۃ" میں اور ابن عساکر ودیلمی وابن لال ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہا سے راوی ہیں۔ حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

قَالَ جِبْرِیْلُ قَلَّبْتُ	جبریل نے مجھ سے عرض کی ہیں
الْاَرْضَ مَشَارِقَهَا وَ	نے پورب پچھم ساری زمین الٹ
مَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ	پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی
رَجُلًا اَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ	اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہ
وَلَمْ اَجِدْ بِبَنِیْ اَبٍ	پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان
اَفْضَلَ مِنْ بَنِیْ	بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا) امام ابن
هَاشِمٍ۔	حجر عسقلانی فرماتے ہیں، صحت
(المواہب)	کے انوار اس متن کے شنوں پر جھلک
	رہے ہیں۔ (المواہب)

ابو نعیم "کتاب المعرفہ" میں اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی ہیں ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَلَّمَ عَلَیَّ مَلَكٌ قَالَ	مجھ سے ایک فرشتہ نے
لَمْ اَزَلْ اِسْتَاذَنَ رَبِّیْ	سلام کے بعد عرض کی مدت
فِیْ لِقَائِكَ حَتّٰی کَانَ	سے میں اپنے رب سے قدم
هٰذَا اَوَ اَذِنَ لِیْ اَنِّیْ	بوسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت
اُبَشِّرُكَ اَنَّهُ	مانگتا تھا۔ یہاں تک کہ اب اس
لَیْسَ اَحَدٌ اَکْرَمُ	نے اذن دیا۔ میں حضور کو مژدہ
عَلَی اللّٰهِ	دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے
مِنْكَ۔	زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

Marfat.com

٦۔ صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

٦۔ حل لغات صدقہ۔ طفیل۔ پیارے۔ محبوب لاڈلا۔ چاہتا۔ دوست قریبی رشتہ دار۔ خوبصورت۔ دل پسند۔ بے پوچھے بغیر سوال کے لجاتے از لجانا شرمندہ ہونا۔ شرمندہ کرنا لجائے بمعنی شرمسار اسم مفعول ہے۔

٦۔ شرح پیارے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حیا کے طفیل اے کریم مجھ سے حساب نہ لے پوچھے بغیر مجھے بخش دے کیونکہ میں سخت شرمندہ ہوں اس کی غلطیوں کا مجھے اعتراف ہے۔ جب مجھے اعتراف ہے تو پھر شرمندہ کو بار بار شرمانا کیا اور کیوں۔

۷۔ زاہد اُن کا میں گنہگار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

حل لغات زاہد۔ پرہیزگار۔ دنیا سے بے رغبت یہاں اپنے زہد پر

Marfat.com

اترانے والا اور گنہگاروں کو بنظر حقارت دیکھنے والا مراد ہے جسے عرف عام میں زہد خشک کہا جاتا ہے۔ شافع۔ شفاعت کرنے والا۔

شرح: اے زاہد خشک میں گنہگار سہی لیکن حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مجھے ناز ہے وہ شفیع المذنبین ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ نسبت اتنی عظیم ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی باوجود نبوت کے اعلیٰ مرتبہ کے اس کی تمنا و آرزو کرتے ہیں۔ یہ نسبت جب مجھے نصیب ہے تو پھر کون لگتا ہے مجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے والا۔ اس عظیم نسبت کی قدر و منزلت سے تو بے خبر ہو کر تو نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔

احادیث مبارکہ:۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَتُرَوْنَہَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ۔ (رواہ ابن ماجہ) واحمد بسند صحیح وطبرانی بسند جید۔	کیا تم سمجھتے ہو کہ شفاعت متقیوں مومنوں کے لیے ہو گی نہیں نہیں وہ گنہگاروں آلودہ روزگاروں اور سخت خطاکاروں کے لیے ہے۔
۲۔ عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرَ الصَّادِقِ عَنِ الْاِمَامِ الْبَاقِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت امام باقر حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے جابر یہ حدیث

Marfat.com

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ فَمَالَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ

بیان کر کے فرمایا جو کبیرہ گناہوں والا نہیں تو پھر اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

(رواہ ابوداؤد الطیالسی فی مسندہٖ)

فائدہ:۔ اس سند میں اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم کے دو بزرگ راوی ہیں کیا ہی پیاری سند ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ ایسی روایات کی پیش نظر زاہد خشک کو جھڑک رہے ہیں یاد رہے کہ یہاں زاہد خشک سے منکر شفاعت مراد ہے کہ وہ زاہد صرف اور صرف اپنی نیکی بل بوتے بہشت کا شوقین ہے اسے شفاعت بھی اسی لیے ہے کہ وہ اعمال کو نجات کا دار و مدار سمجھتا ہے۔ شفاعت کے اقرار و انکار پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بھی مزید بحث غزل۔ دشمن احمد پہ شدت کیجئے میں آئیگی۔ انشاء اللہ العزیز

بے بسی ہو جو مجھے پرسش اعمال کے وقت
(ق)
۸۔ دوستو کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے

حل لغات بے بسی۔ کمزوری۔ مجبوری۔ بے اختیاری۔ پرسش۔ پوچھ۔ پوچھ گچھ۔ تمنا آرزو خواہش۔ شوق۔

Marfat.com

شرح: اعمال کی پوچھ گچھ کے وقت جب مجھے مجبوری ہو تو دوستو ہیں کیا کہوں۔ اس وقت تمنا کیا ہو گی۔ اس تمنا کو آگے والے اشعار میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ ان تمام اشعار بند کو قطعہ بند (ق) سے ہم نے اشارہ کر دیا ہے۔ اور یہ تمام مضمون ایک حدیث میں کسی گنہگار کا واقعہ ہے جو قیامت میں ہو گا اسے امام رضا محدث بریلوی قدس سرہ اپنی طرف منسوب کر کے مفصل بیان فرمایا۔

لطیفہ ۱۔ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ ایسے مضامین امام احمد رضا رحمہ اللہ اپنے نام منسوب کر کے تواضع وانکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ مخالفین اسے بیشک اس پر طنز کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑا مرتبہ ہے کہ انسان کتنا ہی بلند قدر ہو۔ خود کو لاشئ سمجھے۔ فقیر اویسی غفرلہ نے حضرت مولانا محمد یار بہاولپوری گڑھی اختیار خاں کے ایک مصاحب سے سنا کہ آپ اس حدیث شریف کو بیان کر کے بڑی لجاجت اور عاجزی سے تمنا کرتے کہ کاش وہی مجرم یہی فقیر محمد یار ہو (رحمتہ اللہ علیہ)

کعب احبار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کو امت محمدی سے دیکھیں گے کہ فرشتے اسے دوزخ میں لیے جاتے ہیں آپ ہمارے آقا نامدار غمگسار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آواز دیں گے۔ حضور ارشاد فرمائیں گے۔ لبیک یا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں گھسیٹے لیے جاتے ہیں۔ حضور یہ سن کر بے قرار ہو جائیں گے اور بے اختیار دوڑ کر اسکے پاس تشریف لائیں گے اور فرشتوں سے فرمائیں گے اے میرے رب کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ فرشتے جواب دیں اے محمد صلے اللہ

Marfat.com

تعالےٰ علیہ وسلم کیا آپ نے اپنے رب کا حکم نہیں سنا کہ فرماتا ہے لایعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یومرون۔ پس بمجرد اس جواب کے کہ ندا آئے گی اطیعوا محمدا پس آپ ان سے ارشاد فرمائیں گے کہ اسکو میزان کی طرف لے چلو وہ بموجب ارشاد حضور اس شخص کو میزان پر لائیں گے آپ اسکے اعمال وزن کرائیں گے گناہوں کا پلہ بھاری اور نیچا اور نیکیوں کا ہلکا اور اونچا ہوگا تب آپ ایک پرچہ اپنی جیب مبارک سے نکالکر پلہ حسنات میں رکھیں گے۔ فوراً وہ پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اور وہ شخص خوش ہو کر عرض کریگا کہ

میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں اور یہ پرچہ جو میرے پلہ حسنات میں آپ نے رکھا کیسا تھا۔ آپ ارشاد فرمائیں گے۔ کہ میں محمد ہوں (صلے اللہ علیہ وسلم) اور یہ وہ پرچہ ہے جو تونے درود لکھا تھا۔ اور میں نے اسے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا پھر وہ شخص آپکے قدموں کو بوسہ دیگا۔

۹

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور

ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

حل لغات کاش کلمہ تمنا بمعنی خدا کرے خدا ایسا کرے۔ حضور بلفتح المار حاضر۔ موجود صیغہ صفت مشبہ ان لوگوں پر تعجب ہے کہ ایک طرف تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب حضور اکثر زبان پر جاری رکھتے ہیں ادھر آپکو حاضر ماننے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ غل۔ شور ملڑ۔ بھیڑ۔ ہجوم۔

Marfat.com

شرح ۷۔ کاش میری فریاد سن کر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ اے فرشتو دیکھو تو سہی یہ کیا شور ہے اور لوگوں کا ہجوم کس پر ہے۔ اس شعر میں ان روایات کی طرف اشارہ ہے کہ میدان حشر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار نہ ہوگا گنہگاروں کے لیے کبھی اس گوشہ میں کبھی اُس گوشہ میں تاکہ کوئی امتی گرفتار ہو کر عذاب میں مبتلا نہ ہو۔

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے ۱۰۔ کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

حل لغات آفت۔ مصیبت۔ دُکھ۔ آسیب۔ مشکل۔ ظلم۔ چالاک۔ غل غور غصہ۔ وبا۔ قحط۔ غضب الٰہی۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ بلا مصیبت دکھ۔ ٹوٹی از ٹوٹنا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پھوٹنا کسی پر ہجوم کرنا۔ مل کر حملہ کرنا۔ گرنا جھکنا۔ پڑنا۔ جدا ہونا۔ تہ نکلنا توڑا ہونا۔ کمزور ہونا، جوڑوں میں درد ہونا۔ پھل اترنا۔ صدمہ۔ دھکا۔ ٹکر۔ تکلیف۔ چوٹ۔ رنج زخم۔ حادثہ۔ نقصان مصیبت۔

شرح ۹۔ کون غریب امتی مصیبت زدہ ہے کس مسکین پر دکھ کا حملہ ہوا وہ بیچارہ کس مصیبت میں گرفتار ہے دیکھو تو سہی اسے کون سی رنج و مصیبت پہنچی ہے۔

Marfat.com

کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے مری
۱۱ - کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا ہے

حل لغات للہ - خدا کے لیے میری خبر لو۔ بیتاب۔ بے چین - بے چینی۔ بے کلی۔ بے آرامی۔

شرح وہ بیچارہ کسے کہتے ہیں - خدارا میری خبر لیجئے وہ غریب بے چین کیوں اور لسے یہ بیقراری اور بے آرامی کیوں ہے۔

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں کی بے قراری واضطراب سے خود مضطرب ہو جاتے یہاں تک کہ جب تک اس بیقرار ومضطرب کو سکون وقرار سے ہمکنار نہ فرماتے اس وقت تک آپ بے قرار رہتے جیساکہ غزوۂ بدر میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ آپ قیدیوں میں تھے رات کو بیڑیوں کی سختی سے کراہ رہے تھے۔ آپ نے جب تک انکو کراہنے سے آرام نہ دلوایا۔ آپ بے قرار رہے حالانکہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ حالت کفر میں تھے اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ ملکر جنگ کرنے آئے تھے۔ کچھ یہی حال قیامت میں ہوگا کہ جب تک ایک مجرم بھی دوزخ میں ہوگا۔ آپ بیقرار رہیں گے جب تک کہ اسے دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل نہ فرمائیں۔

Marfat.com

اسکی بے چینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال

۱۲- بیکسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

حل لغت خاطر۔ جو دل میں گزرے۔ اقدس، زیادہ پاک۔ ملال رنجیدگی۔ طبیعت کا اکتا جانا۔

۱۲۔ شرح اس بیچارے امتی کی بے چینی سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب اقدس پر ملال ہے اس سے پوچھو یہ بے کسی کیسی ہے اور تجھ پر کوئی صدمہ تو نہیں گزرا تاکہ اسکی چارہ جوئی کی جائے

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مُجرم ہے

۱۳- اس سے پُرسش ہے بتا تو نے کیا کیا ہے

حل لغت ملائک۔ ملک کی جمع۔ فرشتے۔ معروض۔ عرض کیا گیا۔ درخواست پرسش، پوچھ گچھ۔ کیا کیا۔ استفہام کون کون سا۔ کیا ہے ماضی از کرنا۔

۱۳۔ شرح میرا حال بارگاہ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں ملائکہ یوں

Marfat.com

عرض کریں کہ ایک مجرم ہے اس سے سوال جواب ہو رہا ہے کہ بتا تو نے زندگی میں کیا اور کون سا عمل کیا۔

سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہیں پیش
۱۴- ڈر رہا ہے کہ خُدا حکم سناتا کیا ہے

حل لغات سامنا۔ مقابلہ۔ آنکھوں کا چار ہونا۔ دفتر۔ محکمہ کے کاغذات کی کتاب۔

۱۴ شرح اس غریب کو قہر کا سامنا ہے اعمال کا رجسٹر اسکے آگے ہے اب وہ ڈر رہا ہے کہ واللہ اعلم اسے خُدا تعالیٰ کیا حکم سناتا ہے۔

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل
۱۵- بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

حل لغات یا شاہ رسل اسے رسولوں کے بادشہ (صلے اللہ علیہ وسلم) بیکس۔ بیچارہ۔ شہا اے شاہ۔ وقفہ۔ مہلت دینا۔ ٹھہرنا

Marfat.com

ٹھہرنا۔ موقع دینا۔

۱۲۔ شرح اے محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ غریب امتی آپ سے فریاد کرتے ہوئے عرض کر رہا ہے کہ اے شاہ رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ مجبور ہے اے شاہ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے رحم و کرم میں دیر کیوں ہے۔

> ۱۶۔ اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں
> آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

حل لغات کھٹکا۔ ٹکرانے یا گرنے کی آواز، آہٹ۔ چبھن۔ خوف اندیشہ۔ چٹخنی

۱۳۔ شرح اب چند لمحات سے گرفتار بلا ہوتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے گناہ مجھے سزا دلوائیں گے۔ لیکن اگر آپ حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) تشریف لائیں تو پھر مجھے کیا خوف ہے۔

> ۱۷۔ سُن کے یہ عرض مری بحرِ کرم جوش میں آئے
> یُوں ملائک کو ہوا ارشاد ٹھہرنا کیا ہے۔

Marfat.com

۱۴۔ شرح میری عرض سنکر آپکا بحر کرم جوش میں آئے تو ملائکہ کو ارشاد فرمائیں کہ ٹھہر جاؤ معلوم کریں کہ اسکا ماجرا کیا ہے۔

کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو ۱۵۔ ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

حل لغات مورد۔ اسم ظرف از ورد و چشمہ پانی پینے آدمیوں کا اور بہائم کا اور جگہ وارد ہونے کی یہاں یہی مراد ہے اور بمعنی گھاٹ آفات۔ آفت کی جمع بمعنی مصیبت۔ دکھ۔ تماشا۔ سیر کرنا باہم مل کر چلنا عربی لفظ ہے مصدر تفاعل باب ناقص دراصل تماشیٌ تھا۔ بقاعدہ صرف تماش ہوا۔ کثرت استعمال کی وجہ اس قسم کے دوسری مصادر کی طرح بوجہ غلبۂ اسمیت تماشا۔ ہوا۔ فارسی اور اردو میں تماشہ (ہاء) کے ساتھ لکھا پڑھا جاتا ہے۔

۱۵۔ شرح اے فرشتو تم نے کسے دکھ اور مصیبت کا نشانہ بنا رکھا ہے اور اس غریب سے تم چاہتے کیا ہو۔ مجھے آنے تو دو میں بھی ذرا حالات دیکھوں کہ اصل میں بات کیا ہے

Marfat.com

اُنکی آواز پہ کر اُٹھوں میں بے ساختہ شور
۱۹۔
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

۱۹۔ شرح آقائے کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سُن کر میں بے ساختہ اٹھ کر شور مچاؤں اور تڑپ کر کہوں اے فرشتو۔ میرے فریاد رَس تشریف لائیں گے۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ بے سہاروں کا سہارا آ گیا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

لو وہ آیا مرا حامی مرا غمخوارِ اُمَم
۲۰۔
آ گئی جان تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

۲۰۔ شرح اے فرشتو دیکھو میرا حامی تشریف لایا ہے اور آپ نہ صرف میرے حامی و مددگار ہیں بلکہ آپ تو تمام انبیاء ورسل علیہ السلام کی امتوں کے بھی غمخوار ہیں اسی لیے رب میرے تن بے جان میں جان آ گئی ہے اس لیے کہ آنحضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا ہے بھی اسی لیے کہ ہم مجرموں کو نجات نصیب ہو۔

Marfat.com

۲۱۔ پھر مجھے دامن اقدس میں چھپالیں بر در
اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

حل لغات تقاضا۔ تماشہ۔ کی طرح بمعنی خواہش مانگنا۔ سوال کرنا۔

۱۸۔ شرح حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں مجھے اپنے دامن اقدس میں چھپا کر فرشتوں سے فرمائیں اب بتاؤ اس پر کیا سوال ہے اور اس سے تم کیا چاہتے ہو۔

۲۲۔ بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

۱۹۔ شرح اے فرشتو! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ تو ہمارے دروازہ اقدس کا آزاد شدہ غلام ہے اور جو ہمارے درِ اقدس سے آزادی کا پروانہ پالیتا ہے اس سے حساب کیسا۔ اب بتاؤ تم اس سے کیسا حساب لیتے ہو اور تمہارا اس پر حساب ہے بھی کیا۔

Marfat.com

۲۳- چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

۲۳. شرح

حل لغات:۔ زہرہ۔ طاقت وقوت۔

مجھے فرشتے چھوڑ کر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں۔ حضور ہم آپکے محکوم اور غلام ہیں آپکے حکم والا کی تعمیل نہ کریں ہم میں کیا طاقت اور ہم ہیں کون کہ آپکے ارشاد گرامی پر عمل نہ کریں۔

۲۴- یہ سماں دیکھ کے محشر میں اُٹھے شور کہ واہ
چشم بد دور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

حل لغات

سماں۔ کیفیت۔ واہ خوب۔ چشم بد دور۔ بد نظر دور ہو۔

۲۴. شرح

میری نجات کی کیفیت دیکھ کر میدان حشر میں ایک شور اٹھیگا اور سب مجھے کہیں کہ بد نظر دور ہو۔ کیا خوب واہ واہ۔ تیرا کتنا بڑا رتبہ ہے کہ خود شافع امم تشریف لیجا کر تجھے چھڑا کر لائے ہیں۔

Marfat.com

صدقہ اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار

۲۵- اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

۲۵۔ شرح اے حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم آپکے رحم وکرم پر قربان اور آپکے سایہ دامن پر واری واری جاؤں کہ اپنے غلام کو ایسی سخت مصیبت سے بچایا اور خود اسکی مصیبت گاہ میں پہنچ کر نجات دلاکر ساتھ لے آئے ہیں۔

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار

۲۶- بُلبُلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

حل لغات عنادل۔ عندلیب کی جمع۔ بلبلیں۔ نغموں۔ نغمہ کی جمع۔ عربی لفظ ہے عربی میں اُسکی جمع نغمات ہے یعنی خوش آوازیں سہانی آوازیں۔ نثار۔ کسی کے سر پر روپیہ یا نقدی بطور صدقہ بکھیرنا۔

۲۶۔ شرح اے امام اہلسنت احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تیرے وہ نغمے جو تو نے حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل

Marfat.com

وکمالات میں لکھے پڑھے ہیں۔ بلبلیں اپنی جانیں پر بکھیر رہی ہیں۔ اے بلبل باغ مدینہ (احمد رضا) تیرا کیا کہنا خوب سے خوب تر ہو۔

اعلحضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی کی نعت گوئی پر تحسین

مذکورہ بالا شعر میں خودستائی نہیں اور نہ ہی مبالغہ آرائی ہے بلکہ تحدیث نعمت ہے بلکہ بنظر حقیقت غائرانہ نگاہ سے دیکھا جائے تو تمام حقیقت سامنے آجائے گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر ملک ہر زمانہ ہر زبان میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی ہوئی اور ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ اسی طرح برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر طبقۂ علماء میں بڑے بڑے عظیم علم و دانش اور علم دینی و دنیاوی کے فاضل پیدا ہوئے لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو ایک سو چھ[106] سے زائد علوم و فنون پر کامل دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ صفِ اول کا قادر الکلام نعت گو شاعر بھی ہو۔ اس اعتبار سے اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت بالکل منفرد اور بے مثال نظر آتی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے فن نعت گوئی میں جو اعلیٰ وارفع مقام حاصل کیا وہ بہت کم شعراء کے حصے میں آیا ہے، نعت شریف اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ سے پہلے بھی کہی جاری تھی۔ اور ان کے بعد بھی نعت گوئی کا چشمۂ فیض جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ العزیز ابد تک جاری رہے گا۔

میدان نعت گوئی میں رسماً اور روایتاً دنیا کے تقریباً تمام مذاہب کے شعراء نے حصہ لیا ہے لیکن امام نعت گویاں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے جس جذب و کیف سے نعت کا ایک ایک لفظ عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے اور آپ کی اکثر نعتیں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے حوالوں سے مزین

Marfat.com

ہیں۔ مقامِ حیرت ہے کہ آپ نے فن نعت گوئی میں کسی کی شاگردی تک اختیار نہیں کی بلکہ صرف دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقبول شاعر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر ثابت قدم رہے۔ خود فرماتے ہیں۔ ؎

رہبر کی رہِ نعت میں اگر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بس ہے

اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے کوئی نعت شریف کسی مشاعرے میں پڑھ کر سننے والوں سے داد وصول کرنے کے لیے نہیں لکھی بلکہ جس وقت جان جاناں صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی تو زبان پر نعت شریف جاری ہو جاتی۔ قادر الکلام شاعر ہونے کے باوجود آپ نے کبھی بھی شاعر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ فرماتے ہیں۔

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جذبہ مجھ کو
مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کے خلاف
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ؎

ثنائے سرکار ہے وظیفہ، قبول سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے۔

امامِ نعت گویاں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی نعتیں قرآن وحدیث کی تشریحات پر مبنی ہیں۔ سراسر حال اور وارداتِ قلب پر مشتمل ہیں۔ بعض شعراء نعت شریف میں بھی مبالغہ آرائی پر اتر آتے ہیں لیکن اعلحضرت علیہ الرحمۃ نے کبھی نعت شریف میں مبالغہ آرائی کو سننا بھی گوارا نہیں فرمایا۔ مولانا محمد محبوب علی خان قادری علیہ الرحمۃ ایک چشم دید واقعہ اس طرح لکھتے ہیں۔

Marfat.com

یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دوسرے بھی اسکو دیکھنے والے بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں کہ ایک حافظ صاحب جو حضور پُر نور امام اہل سنت قدس سرہٗ کے مخلصین میں سے تھے، کچھ کلام لکھ کر بغرض اصلاح سنانے کے لیے حاضر ہوئے، اجازت عطا ہوئی، سنانا شروع کیا درمیان میں اس مضمون کے اشعار تھے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حضور کی محبت میں دن رات تڑپتا ہوں، کھانا پینا سونا سب موقوف ہو گیا ہے۔ کسی وقت مدینہ طیبہ کی یاد دل سے علیحدہ نہیں ہوتی۔

اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حافظ صاحب، اگر جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب واقعہ ہے تو ہمیں شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ فنا ہو چکے ہیں اور اگر یہ محض شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمایئے کہ جھوٹ اور کون سی سرکار میں جنہیں دلوں کے ارادوں، خطروں قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے جن سے اللہ عزوجل نے۔ مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ۔ کا کوئی ذرہ نہ چھپایا اور اسکے بعد اس قسم کے اشعار کو کٹوا دیا۔ (قلادہ بخشش ص ۱۰۹)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ کی نعتیں صفحۂ قرطاس پر کب آنا شروع ہوئیں اور نعتیہ دیوان کب منصۂ شہود پہ آیا۔ اس سلسلے میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی یوں انکشاف فرماتے ہیں۔

ابتدا میں مولانا بریلوی (علیہ الرحمتہ) کا کلام مختلف رسائل میں شائع ہوتا رہا مثلاً ماہنامہ الرضا (بریلی) ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) وغیرہ وغیرہ ان رسائل کے چند شمارے نظر سے گزرے جن میں عربی اردو اور فارسی کا کلام شامل ہے ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں مولانا بریلوی (علیہ الرحمتہ) کے کلام کا ایک مجموعہ "حدائق بخشش"

Marfat.com

کے نام سے دو حصوں میں پٹنہ اور بریلی سے شائع ہوا اب تک دیوان ۔ ”حدائق بخشش“ کو مولانا بریلوی (علیہ الرحمۃ کے) تمام کلام کا مجموعہ سمجھا جاتا رہا مگر یہ صحیح نہیں۔ ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) میں ایک اشتہار نظر سے گزرا جس میں ”حدائق بخشش“ کو انتخاب دیوان لکھا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا بریلوی (علیہ الرحمۃ) کا کلام ہنوز پورا جمع نہ ہو سکا، مطالعہ کے دوران جو حقائق و شواہد سامنے آئے ان سے اس خیال کی مزید تصدیق ہو گئی (امام اہلسنت ص ۵۶)

”حدائق بخشش“ نے دنیائے نعت میں تہلکہ مچا دیا جس نے بھی اسے پڑھا بے اختیار جھوم اٹھا۔ درد اور سوز و گداز میں مبتلا ہو گیا اسکے اشعار دل میں اترتے چلے گئے مولانا حسرت موہانی علیہ الرحمۃ نے بھی اچھے شعر کی یہی تعریف کی ہے ۔

شعر دراصل ہیں وہی حسرت
دل میں سنتے ہی جو اتر جائیں

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے سوانح نگار علامہ بدر الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ نے ”حدائق بخشش“ کے بارے میں یوں بصیرت افروز تبصرہ فرمایا ہے۔

آپکا نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ حمد و نعت، دعا و التجا، سلام و منقبت عشق و محبت، حقیقت و معرفت، معجزات و کرامات شرع آیات و احادیث وغیرہ مضامین کا ایک ایسا بحر ذخار ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کرنا اہل بصیرت حضرات ہی کا کام ہے جس طرح آپ امام اہلسنت ہیں اسی طرح آپ کا کلام بھی کلام و سخن کا امام ہے چنانچہ آپکے دیوان حدائق بخشش پر کلام الامام امام الکلام کا مقولہ حرف بحرف صادق آتا ہے اور کیوں نہ صادق آئے کہ حدائق بخشش، حسان العصر، خسرو اقلیم سخن، شہنشاہِ نعت گویاں، اعلیحضرت عبد المصطفےٰ

Marfat.com

احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کے عشق بھرے دل کی آواز اور مداحان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شمع ہدایت ہے۔ (امام احمد رضا اور انکے مخالفین صہ ۳۵)

دبستان نعت میں فن شاعری کے لحاظ سے بھی اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کا دیوان "حدائق بخشش" اپنی مثال آپ ہے بلند پایہ ادیب، کہنہ مشق شاعر اور نقاد علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ، نے جب "حدائق بخشش" کا تحقیقی اور ادبی جائزہ لیا تو اپنا منصفانہ فیصلہ یوں سنایا۔

میں آپکے سامنے "حدائق بخشش" کا ادبی اور تحقیقی جائزہ پیش کر رہا ہوں آپ یقین فرمائیے کہ میں نے عقیدت و ارادت کو اس راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے اور میرے قلم نے عقیدت کے سامنے سر نہیں جھکایا ہے یہ دوسری بات ہے کہ امام اہل سنت (علیہ الرحمۃ) کی ذات گرامی اور آپکا علو مرتبت آپکا تبحر علمی اور آپکی یگانۂ روزگار ہستی کا فاضلانہ وقار قدم قدم پر عنان گیر رہا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اسکے محبوب ذیشان صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ التفات میرے شاملِ حال رہی اور میں نے حضرت رضا قدس سرہٗ کی شاعری کا ہر ہر نوع اور ہر ایک پہلو سے جائزہ لیا۔ میری فکر رسا نے ہر چند تفحص و تلاش میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ لیکن میں کیا کروں کہ اس وحید عصر اور یگانۂ روزگار کی بے مثال نعتیہ شاعری میں باعتبار زبان و بیان مجھے کہیں کوئی سقم نظر نہیں آیا۔ اور مجھے کہیں یہ کہنے کا موقع نہیں ملا۔ کہ فنِ شاعری کے اعتبار سے حضرت رضا قدس سرہٗ کے کلام میں یہ سقم یا یہ خامی موجود ہے۔

ڈاکٹر سرور اکبر آبادی ایم۔ اے پی ایچ ڈی یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

"حدائق بخشش" میں ایسی بے شمار نعتیں ہیں جن کی سادگی و برجستگی اور فصاحت و بلاغت کی مثالیں دوسرے شعراء کے ہاں نہیں ملتیں۔ جیسی جیسی نئی و نادر تشبیہات

Marfat.com

جیسے جیسے عجیب وغریب استعارات جیسے جیسے رموز و علائم اور جوجو صنایع بدایع آپ نے استعمال کیے ہیں۔ وہ دوسروں کے ہاں کم ہی نظر آتے ہیں۔
(معارف رضا ۸۳ ۱۹ء کراچی)

جناب اشفاق احمد رضوی بی اے کہتے ہیں کہ۔

اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا کلام مالا کلام ہے، شریعت و قرآن پاک کی روشنی میں ہر شرعی نقائص و ہر طرح عیب وغلو سے پاک وصاف ہے سردست اعلیٰحضرت کے نعتیہ کلام ایوان کے متعلق انہی کا مصرع لکھ کر خاموش ہو رہا ہوں۔ ع

وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیان نہیں

پروفیسر فاروق احمد صدیقی (چکیا کالج۔ بارا چکیا۔ ایسٹ چمپارن۔ بہار۔ انڈیا) نے جب "حدائق بخشش" کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا تو آپ نے جذبات کا یوں اظہار فرمایا۔

"حدائق بخشش" پر از اول تا آخر تنقیدی نظر ڈال جایئے۔ دوست کی نظر سے نہیں، دشمن کی نظر سے جانبداری کی نظر سے نہیں غیر جانبداری کی نظر سے دوربین نہیں، خوردبینی نظر سے، کہیں ایک شعر بھی ایسا نہیں ملے گا جو کتاب وسنت سے متصادم اور احکامِ شریعت سے مزاحم ہو۔ نہ کہیں افراط نہ تفریط۔ ایک خوشگوار اعتدال، و توازن کی چاندنی ہر جگہ چھٹکی نظر آتی ہے اور لاریب اتنی کامیابی اور خوش اسلوبی سے وہی عہدہ برآ ہو سکتا ہے جو بارگاہِ رسالت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ادب شناس اور مؤید من اللہ ہو۔ ہر چند اعلیٰحضرت (علیہ الرحمتہ) نے شعر گوئی کو کبھی مقصود بالذات نہیں سمجھا۔ مقصد حیات مداحیٔ سرکار تھے انہوں نے کبھی کسی سے "ستائش کی تمنا" نہیں کی اور "صلہ کی پروا"، کی ہے تو اسی دربار

Marfat.com

گوہر بار سے جس کی شان انہیں کی زبان میں یہ ہے۔

؎ مانگیں گے مانگیں جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے۔
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے
لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

مزید تبصرے و تعریفی دستاویز یں " القول السدید لاہور۔ مضمون حضرت سید صابر حسین صاحب کا دیکھئے۔

Marfat.com

نعت شریف ۶۶

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے ۱۔ باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

۱۔ شرح: حبیب کبریا شہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اوصاف جمیلہ اتنے ان گنت ہیں کہ جن کے لیے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ بس یہی ہیں جو بیان ہوئے بلکہ کہنے والا کہتے کہتے آخر میں کہہ اٹھتا ہے ع

تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

اس شعر میں چار صفات بیان فرمائی ہیں۔

۱۔ سرور ۲۔ مالک ۳۔ مولیٰ ۴۔ باغ خلیل علیہ السلام کے گلِ زیبا۔ سرور۔ سیّد کا ترجمہ ہے اور کون سے عالی مراتب ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیادت نہیں۔ تبرکاً چند احادیث حاضر ہیں۔

۱۔ ابن سعد و حسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی ہیں۔ حضرت آمنہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہا سے فرمایا مجھ سے خواب میں کہا گیا۔

اِنَّكِ سَتَلِدِیْنَ غُلَامًا	عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا
فَسَمِّیْهِ اَحْمَدَ وَهُوَ	ان کا نام احمد رکھنا۔ وہ تمام
سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ ۔	عالم کے سردار ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

اے کہ بر تخت سیادت زازل جا داری
آنچہ ہمہ دارند تو تنہا داری

۲۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ہاتف سے آواز سنی۔

اِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَیِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
فَاِذَا وَضَعْتِهِ فَسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا

تو سردار امت کی ماں بننے والی ہے جب اس مقدس بچہ کو جنو تو اس کا محمد نام رکھنا۔

مالک یہ صفت بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب سجتی ہے اس لیے کہ اللہ تعالے آپ کو اپنی مملکت کا مالک و مختار بنایا ہے۔ اسی لیے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اس مضمون کو دوسری جگہ یوں ادا فرمایا ہے ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک خزائن اللہ و مختار مملکۃ اللہ کی مفصل تشریح اسی شرح حدائق شریف کی جلد اول اسی شعر کے تحت ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

۳۔ مولیٰ لغت و عرف میں متعدد معانی میں آتا ہے یہاں مددگار کے معنیٰ میں ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا مددگار قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ	بیشک تمہارے مددگار نہیں.
رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ	مگر اللہ و رسول اور مومن
اٰمَنُوْا (پ۶ المائدہ ۵۵)	

اس کا شان نزول بھی اس کی دلیل ہے کہ یہاں ولی بمعنی مددگار ہو۔

شان نزول آیت کریمہ حضرت عبداللہ ابن سلام کے حق میں نازل ہوئی کہ جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں ہماری قوم نے چھوڑ دیا ہے اور لوگ بھی ہمارا بائیکاٹ کریں گے اس میں فرمایا گیا کہ تم کیوں غمگین ہوتے ہو اگر تم سے یہودی چھوٹ گئے تو تمہیں اللہ، رسول اور وہ مسلمان مل گئے جو زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور رکوع والی نماز بھی پڑھتے ہیں۔

فائدہ والی، مولیٰ بمعنی دوست بھی ہے مزید تشریح و تفصیل فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن پڑھیے۔

۴۔ گل زیبا سیدنا خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جد الانبیاء ہیں آپ کے باغ کا ہر گل زیبا ہمارے نبی کریم رؤف رحیم ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف تجلی الیقین صرف اسی موضوع میں ہے۔ قابل مطالعہ ہے تبرک کے طور ایک حدیث حاضر ہے۔

"افضل القریٰ" میں فتاویٰ امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے عرض کی۔

Marfat.com

اَبْشِرْ فَاِنَّكَ خَيْرُ خَلْقِهٖ وَصَفْوَتِهٖ مِنَ الْبَشَرِ حَبَاكَ اللّٰهُ بِمَا لَمْ يُحِبَّ بِهٖ اَحَدًا مِنْ خَلْقِهٖ لَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَنَبِيًّا مُرْسَلًا (الحدیث)

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں، اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتے، نہ کسی مرسل نبی کو۔

حرماں نصیب ہوں تجھے امیدگہ کہوں
۲۔ جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

حل لغات

حرماں (عربی مصدر) محروم رہنا۔ کچھ نہ ملنا۔ ناامیدی
کان (فارسی) کھان۔ معدن۔

۲۔ شرح

اپنے نصیب سے محروم ہوں لیکن اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہماری امیدگاہ ہیں اسی لیے محرومی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ ہماری مرادوں کی جان اور ہماری تمناؤں کا معدن اور کان ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ ذلک)

Marfat.com

گلزارِ قدس کا گل رنگین ادا کہوں
۳۔
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

حل لغات گلزار باغ قدس پاکیزگی، پاک۔ عرب میں ایک پہاڑ کا نام لیکن یہاں عالم قدس مراد ہے۔ رنگین رنگ کیا ہوا، درمان علاج دوا۔ دارو۔ شیدا

۳۔ شرح آپ کو عالم قدس کے باغ کا رنگین ادا والا پھول کہوں۔ ہر درد کی دوا کہوں اور بلبل شیدا کہوں اس شعر میں تین اوصاف بیان کئے ہیں۔

۱۔ عالم قدس کے باغ کا رنگین ادا پھول۔ یہ صفت آپ کو یوں سجتی ہے کہ عالم قدس میں بھی آپ اسی طرح محبوبانہ انداز رکھتے تھے جیسے عالم دنیا میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب پروردگارِ عالم نے حضرت آدم علیہ السلام نے اُن میں نہایت نمایاں اور چمکدار ایک نور دیکھا عرض کیا الٰہ العالمین یہ چمکدار نُور کس کا ہے۔ ارشاد ہوا

ھٰذَا ابْنُكَ اَحْمَدُ وَھُوَ اٰخِرُ وَھُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ ۔	یہ تیرا بیٹا (حضرت) احمد ہے (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) یہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور یہ پہلا شفیع بھی (الخصائص الکبریٰ للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

ازالۂ وہم

مشکوٰۃ شریف میں سیدنا داؤد علیہ السلام کے متعلق مروی ہے یہاں تم نبی علیہ السلام کے لیے لکھ رہے ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اولاد پیش کرنے کے مختلف مواقع ہیں. مشکوٰۃ شریف میں ایک موقعہ کا ذکر ہے۔ دوسرے موقعہ کا ذکر نہ ہونا مضر نہیں اس لئے کہ قاعدہ ہے۔

عَدَمُ ذِکْرِ الشَّیْئِ	شے کا عدم ذکر اس کے
لَا یَسْتَلْزِمُ عَدَمَ	وجود کے عدم کو مستلزم نہیں.

۲۔ ایک اور روایت میں ہے۔

لَمَّا خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَنْوَارِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ تَغْشِیْہِمْ مِنْہُ مَا اَنْطَقَہُمُ اللّٰہُ بِہٖ فَقَالُوْا یَا رَبَّنَا مَنْ غَشِیَنَا نُوْرُہٗ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اِنْ اٰمَنْتُمْ بِہٖ جَعَلْتُکُمْ اَنْبِیَاءَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِہٖ وَبِنُبُوَّتِہٖ ۔

امام احمد قسطلانی شارح بخاری اپنی کتاب مواہب اللدنیہ ص۲۹ ج ۱ میں نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب یکتا صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا تو حکم فرمایا کہ باقی انبیاء کرام علیہم السّلام کے انوار کو ملاحظہ کرو جب حضور سراپا نور پاک تمام انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے انوار پر غالب آگیا. انبیاءِ کرام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا الٰہی. یہ کس ہستی کا نورِ عظیم ہے جس میں ہمارے

Marfat.com

انوار گم ہوگئے ہیں۔ ارشاد باری ہے

هٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ یہ نور محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔

اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تم سب کو نبوت و رسالت سے سرفراز کروں گا۔ سب انبیاءِ کرام نے عرض کیا۔ اِلٰهُ الْعَالَمِیْن ۔ ہم صدق دل سے اس کی نبوت وقیادت کو تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ اس شعر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صفت ہے دردمندوں کے درماں۔ اور یہ صفت بھی آپ کو خوب سجتی ہے۔

حضرت امام نووی شارح مسلم شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کتاب الاذکار میں اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں مفلوج ہوا تو یا مُحَمَّدَاہٗ کہا اچھا ہوگیا اور یہ امراد دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔

اہل مدینہ کا عمل

اہل مدینہ میں قدیم سے یَا مُحَمَّدَاہُ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔

علامہ شہاب خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالےٰ نسیم الریاض شرح شفائے میں فرماتے ہیں هٰذَا مِمَّا تَعَاهَدَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ: یہی اہل مدینہ کی عادت میں شامل ہے یعنے جب مشکل پڑی یا محمد کا نعرہ لگایا۔ یعنے ہر مشکل نام محمد سے ٹلی ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

۴۔ صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

حل لغات شام غریباں۔ مصیبت کی شام جو بحالت سفر ہو۔ بیکس نواز۔ عاجز نواز۔ غریب نواز۔

۴۔ شرح وطن کی صبح پر شام غریباں کو شرافت دوں۔ اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو غریب نواز کہوں اور محبوب گیسو والا کہوں جو کہوں آپ ہر محبوب صفت کے لائق ہیں۔

شام غریباں کی شرافت صبح وطن سے شام غریباں کو شرافت اس لیے ہے کہ مصیبت کے وقت اپنے آقا کو پکارنے کا موقعہ ملے گا۔ مصیبت نہ بھی ٹلے تب بھی یاد محبوب کی سعادت تو نصیب ہو گی اور اس سے بڑھ کر اور شرافت کیا ہو کہ اوقات تو یاد محبوب میں بسر ہوں۔

دوسرے مصرعہ میں دو صفتوں کا بیان ہے۔

۱۔ بیکس نواز:۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیکس نوازی چاردانگ عالم ہے۔ بیشمار واقعات میں سے ایک نابینا کا واقعہ بیکس نوازی کی دلیل کافی ہے کہ اس بیچارے کو بینائی عطا فرمادی صحاح ستہ میں سے تین کتابوں میں یہ حدیث شریف مذکور ہے۔

Marfat.com

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ اَعْمٰی قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّکْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ قَالَ فَانْطَلِقْ فَتَوَضَّاءْ ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّھُکَ بِکَ اِلٰی رَبِّہٖ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْ بَصَرِہٖ ۔	عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھے نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ میری آنکھ کھول دے آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا مانگو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی رحمت کے وسیلہ سے توجہ کرتا ہوں اے محمد میں آپ کو آپ کے رب کی بارگاہ میں وسیلہ سے لاتا ہوں کہ میری آنکھ کھل جائے یا اللہ ان کی سفارش میرے بارے میں قبول فرمالے تو وہ اس حال میں لوٹا کہ آنکھ روشن ہو گئی ۔
(شفائے قاضی عیاض جلد ۱ ص ۲۷۳)	

ابن ماجہ نے اپنی سنن کے باب صلوۃ الحاجۃ میں یہ حدیث ذکر کر کے یہ تحریر کیا قال ابو اسحاق ھذا حدیث صحیح ۔ ابو اسحاق کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ۔

Marfat.com

گیسوؤں والا

کیسا گیسوؤں والا جس کی قسم خود خالق تعالےٰ قرآن مجید میں یاد فرمائے "وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی" اس سے بڑھ کر اور محبوبی شان اور کیا ہوگا۔

۱۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا سر اقدس اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ آپ کے بال مبارک خمدار تھے۔ ان میں اگر خود مانگ نکل آتی تو اسے رہنے دیتے ورنہ خود مانگ کے لیے تکلف نہ فرماتے۔

یُجَاوِزُ شَعْرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ اِذَا ھُوَ وَفَرَۃٌ۔	آپ کے مبارک بال جب لیے ہوتے تو کانوں کی لو سے ذرا نیچے ہوجاتے۔

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کا مبارک قد میانہ تھا اور

یَبْلُغُ شَعْرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ مَارَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْہُ۔ (البخاری۔ کتاب المناقب)	آپ کے مبارک بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے سرخ جبہ میں آپ سے بڑھ کر حسین کوئی نہیں دیکھا۔

آپ ہی سے شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مروی ہے کہ

مَارَاَیْتُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ جُمَّتَہٗ تَضْرِبُ مِنْ مَنْکِبَیْہِ۔	میں نے مخلوقِ خدا میں سرخ جبے میں آپ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک اور زلفیں کاندھوں کو چوم رہی ہوتی تھیں۔ (رواہ مسلم)

Marfat.com

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی یہ بات بیان کرتے

مَا حَدَّثَ بِهٖ قَطُّ   تو بیان کرنے کے بعد ہمیشہ

اِلَّا ضَحِكَ .   مسکرا دیتے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی صـ ۲۳۳)

اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں

۵۔

اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

حل لغات اللہ رے۔ سبحان اللہ۔ منوّر نورانی تابشیں تابش کی جمع چمک تجلاّ روشنی۔ آشکار ہوتا۔ نورِ الٰہی۔

۵۔ شرح سبحان اللہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے نورانی کی چمکیں کیا خوب ہیں۔ آپ میری جان کی بھی جان ہیں آپ کے لیے جی چاہتا ہے آپ کو انوار الٰہی کی جان کہوں۔

اس شعر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو نورانی اور انوار الٰہی کی جان اور اصل کہا گیا ہے۔

جسم نورانی:۔

دیگر آیات نورانیہ کے علاوہ آیت" قد جاءکم من اللہ نور"

Marfat.com

بیشک تمہارے پاس نور آیا۔ ہمارے دعویٰ کی دلیل ہے۔

فائدہ اس آیت کو اہل سنّت نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو نورٌ علیٰ نور بشکل بشر دلیل بنایا ہے۔ اس میں کسی قسم کا کسی کو شک وشبہ نہ تھا۔ وہابی تحریک سے متاثر لوگوں نے معتزلہ فرقہ کا مدفونہ حوالہ نکال لائے اور شور مچا دیا کہ آیت میں نور سے مراد قرآن ہے اور کتاب سے بھی، فقیر اس آیت کے متعلق قدرے تفصیل عرض کرتا ہے۔

تفاسیر آیت نور آیت مذکورہ میں نور سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لینا اہل سنت کا اتفاق ہے۔ اس اتفاق میں بعض دیوبندی اور وہ علماء بھی شامل ہیں۔ جنہیں دیوبندی اپنے اکابر سمجھتے ہیں مثلاً شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور اشرف علی تھانوی کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

مراد نُور سے ہیں موضح القرآن میں ہے۔ روشنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب قرآن۔

تھانوی نے رسالہ النور ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۳۱ھ میں اسے مزید تفصیل سے لکھا۔

عقیدہ معتزلہ اور جو دیوبندی وہابی آیت میں نور سے قرآن مراد لیتے ہیں وہ عقیدہ معتزلہ کے ترجمان ہیں۔ اس لیے کہ آیت میں نور سے قرآن فرقہ معتزلہ نے مراد لیا ہے۔ چنانچہ علامہ محمود آلوسی صاحب اپنی تفسیر روح المعانی جلد ششم میں لکھتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْعَلِی اَلجُبَائِیُ اَعْنِیْ بِالنُّوْرِ الْقُرْاٰنُ

Marfat.com

بِكَشْفِهٖ وَاَظْهَارِهٖ طَرِيْقَ الْهُدٰى وَالْيَقِيْنِ
وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذٰلِكَ الزَّمَخْشَرِيُّ۔

یعنی ابو علی جبائی اور زمخشری نے نور اور کتاب مبین کا مصداق قرآن عظیم کو قرار دیا ہے ہر اہل علم خوب جانتا ہے کہ ابو علی جبائی رئیس المعتزلہ اور زمخشری بھی تھا۔

عقیدہ اہلسنّت آیت میں اہل سنّت نے کہا کہ نور سے حضور علیہ السّلام اور کتاب سے قرآن مراد ہے اس مراد پر تمام سنی مفسرین کا اتفاق ہے بلکہ کمال کیا ملا علی قاری نے یہی ملا علی قاری حنفی شرح شفا شریف ج ۱ ص ۴۲ پر فرماتے ہیں۔

وَقَدْ حَاوَلَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ بِاَنَّهٗ مِنْ
بَابِ الْجَمْعِ مِنَ الْوَصْفَيْنِ بِاعْتِبَارِ تَغَائُرِهِمَا
اللَّفْظِيِّ وَاَنَّ الْمُرَادَ بِهِمَا الْقُرْاٰنُ وَقَدْ يُقَالُ
فِیْ مُقَابِلِهِمْ وَاَیُّ مَانِعٍ مِنْ اَنْ يَّجْعَلَ النَّعْتَانِ
لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ
عَظِيْمٌ لِكَمَالِ ظُهُوْرِهٖ بَيْنَ الْاَنْوَارِ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ
مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ جَامِعٌ لِجَمِيْعِ الْاَسْرَارِ وَمُظْهِرٌ
لِلْاَحْكَامِ وَالْاَحْوَالِ وَالْاَخْبَارِ۔

اور تحقیق بعض مفسرین نے کہا ہے کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے اور عطف میں تغائر لفظی بلحاظ صفات کے ہے اور بلا خوف وخطر ان کے مقابلہ میں یہ بات کہی جائے گی کہ اس سے کیا چیز مانع ہے کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے رسول اللہ کی ذات گرامی

Marfat.com

مراد لی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورِ عظیم اس لحاظ سے ہیں کہ جملہ انوار میں کامل ظہور رکھتے ہیں اور کتاب مبین اس اعتبار سے ہیں کہ آپ جمیع اسرار آلہیہ کے جامع، احکام شریعیہ کے بیان کرنے والے اور اخبار و حالات کے بتانے والے ہیں۔

اور علامہ سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحقیق کا خلاصہ یوں لکھا ہے۔ ؎

وَلَا یُبْعَدُ عِنْدِیْ اَنْ یُّرَادَ بِالنُّوْرِ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِہٖ اِطْلَاقُ کُلٍّ عَلَیْہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (روح المعانی)

میرے نزدیک نور اور کتاب مبین دونوں سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیے جائیں تو کوئی بعید از عقل بات نہیں۔ اور کیونکہ ہر صفت مذکورہ کا اطلاق بلا شک وشبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر صحیح و درست ہے۔ ہمیں قرآن عظیم کو نور کہنے سے انکار نہیں بلکہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خداوند قدوس نے قرآن مجید کو بھی نور فرمایا ہے۔ لیکن جمہور مفسرین اور مشاہیر محدثین کے نزدیک اس آیت کریمہ میں نور سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اور کتاب مبین سے قرآنِ عظیم مراد ہے نور اور کتاب کے درمیان واؤ عاطفہ موجود ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ان دونوں سے مراد الگ الگ وجود ہوں کیونکہ معطوف اور معطوف الیہ میں مغایرت مسلّمہ حقیقت ہے۔ مثلاً "جَاءَ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ" حامد اور محمود آیا۔ حامد اور محمود دو الگ الگ وجود ہیں۔ دونوں کی مصداق

Marfat.com

ایک ذات نہیں۔ اس طرح یہاں بھی نور اور کتاب دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ جن کا مصداق الگ الگ وجود ہے۔

فائدہ ان دونوں محققین مفسروں نے مخالفین کا ہر طرح سے عذر ختم کر دیا کہ قاعدہ کے رو سے بھی اور جمہور مفسرین کے حوالہ سے بھی لیکن کوئی انکار سے باز نہیں آتا تو اپنی قسمت کا ماتم کرے۔

تفسیر کبیر صفحہ ۳۸۴ ج ۳ ان دو محققین کے علاوہ اور دو حوالے ملاحظہ ہوں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔
اَنَّ الْمُرَادَ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صلى الله عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وسلم وَبِالْكِتَابِ الْقُرْآنُ۔

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔

تفسیر ابن جریر الطبری صفحہ ۱۶۱ ج ۶ میں

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ يَعْنِي
بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِي اَنَارَ اللهُ
بِهِ الْحَقَّ وَاَظْهَرَ بِهِ الْاِسْلَامَ وَمَحَقَ الشِّرْكَ فَهُوَ نُوْرٌ
لِمَنْ اسْتَنَارَ۔

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب بیان کرنے والی یعنی نور سے مراد محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے کائنات میں حق کو روشن کیا اور جن کے طفیل اسلام کو چار دانگ عالم میں حاضر فرمایا اور کفر و شرک کو مٹایا۔ بیشک آپ نور ہیں اس کے لیے

Marfat.com

جو آپ سے نور حاصل کرتا ہے۔

بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

حل لغات بے داغ: دھبہ اور داغ کے بغیر لالہ ایک قسم کا پھول مشہور ہے۔ کلف (عربی) چھائیاں یعنی جو منہ پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ بے خار کانٹوں کے بغیر، گلبن۔ درخت گلسرخ۔ چمن آرا۔ کیاری۔ سبزہ وغیرہ کا سنگار۔

شرح اے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بے داغ لالہ یعنی بے عیب محبوب کہوں یا چھائیوں کے بغیر چاند کہوں اور باغ کا سنگار بے خار گلاب کا پھول کہوں۔

اس شعر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یکتائی اور بے مثالی کا بیان ہے۔ اس میں شک ہی کیا ہے کہ ہر عیب اور نقص سے پاک اور منزہ ہیں اسی لیے آپ کا اسم گرامی محمد ہے "اَلَّذِیْ حُمِدَ حَمْدًا مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ۔ کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ۔" وہ ذات جس کی تعریف بار بار بتکرار تعریف کی جائے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ متعدد کتابوں کے حوالے سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ کا اسم گرامی مُشَفَّعٌ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور محمد سے ہم وزن

Marfat.com

اور ہم معنیٰ ہے۔ یعنی بکثرت و بارہا سراہا گیا (تجلی الیقین مطبوعہ لاہور ص ۶۹)
یہی وجہ ہے کہ جو شخص آپ کی ذات وصفات کے عیوب و نقائص بیان کرے وہ عندالشرع واجب القتل ہے اگرچہ توبہ کرے تو بھی سزا شرعی سے نہ بچ سکے گا۔ یہاں چند حوالہ جات سپرد قلم کر دوں تاکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عیب و نقص بیان کرنے والوں کے لیے اہل اسلام اجرائے حکم قتل نہ کر سکیں تو کم از کم اس بدنہاد سے نفرت و کراہت تو کر سکیں۔

> مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
>
> یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے۔

شرح: میں مجرم ہوں اور اے میرے سائیں (مالک و مولیٰ) میں اپنی معافی کے لیے سامان کروں۔ یعنی یہی پیارا وصف زبان پہ جاری کر کے آپ کو قیامت کے دن کا شفیع کہوں۔
مصرعہ اوّل میں ہر مسلمان کو یہ درس دیا کہ یہ عقیدہ رکھو کہ غفور و مغفرت کا سامان صرف اور صرف شفاعت ہے اور بس۔ نیکیوں کا بھروسہ ہی کیا ہے کہ نامعلوم وہ قبول بھی ہوئیں یا نہ لیکن عقیدہ شفاعت تو نقد سودا ہے۔ جن لوگوں کو صرف اور صرف نیکیوں پر بھروسہ ہے اور شفاعت کا انکار وہ سیدھے جہنم میں جائیں گے۔ جیسا کہ فقیر اویسی غفرلہ نے ایسی شرح حدائق میں متعدد مقامات

Marfat.com

پر تصریحات اسلاف لکھی ہیں۔

شفیع روزِ جزا
صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ صفت ہے ہی صرف آپ کے لیے جملہ انبیاء و اولیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کی شفاعت آپ کے طفیل ہے بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے اوروں کے تردد منقول ہے۔

حضرت امام شعرانی قدس سرہ الیواقیت والجواھر میں لکھتے ہیں قَالَ الشَّیْخُ تَقِیُّ الدِّیْنِ السبکی وَ اِنَّمَا یَتَرَدَّدُ النَّوَوِیُ فِیْ شَفَاعَۃٍ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ لِاَنَّہٗ لَمْ یَرِدْ فی السنۃ تصریح بذلک ولا ینفعہ"
امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اور جسے چاہے شفیع کرنے ذکر احادیث میں اصلاً نہیں لہٰذا امام نووی نے اس کے وقوع میں تردد فرمایا لیکن یہ تردد نافع نہیں اس لیے کہ احادیث میں تصریحات موجود ہیں۔ جنہیں فقیر نے بار بار ذکر کیا ہے۔

۸۔
اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

حل لغات
مژدہ خوشخبری۔ مبارکباد۔ تاب و توان طاقت۔ قدرت۔ صبر و قرار۔ برداشت۔

Marfat.com

۸۔ شرح

اے حبیب کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس مردہ دل کو دائمی زندگی کی خوشخبری دوں آپ کو جان مسیحا کی قوت وطاقت کہوں کہ مسیح علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی جان کی قوت وطاقت عطا کرنے والا بنایا ہے۔

المحی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل وجان کے زندہ کرنیوالے

یہ صفت آپ کے لیے بہت زیادہ موزوں ہے کہ آپ کے امتی اس اس وصف سے موصوف بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آج بھی شامل ہیں اور کل قیامت میں تو سب آنکھوں سے دیکھ لیں گے آپ کی صفت احیاء قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ منصوص ہے اور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی وصف احیاء الموتٰی کو بھی دنیا مانتی ہے جن کے امتیوں میں یہ کمال ہے ان کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطریق اعلیٰ واولیٰ واکمل واتم یہ کمال حاصل ہوگا بلکہ امتی بلکہ ہر شے کا کمال حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہے اسی کو امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے مصرعہ ثانیہ میں ادا فرمایا ہے اس کے باوجود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی قرآن مجید میں صریح نص موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (الانفال)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں ملا اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی

Marfat.com

صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں تاکہ وہ زندہ کریں۔ حضور علیہ السلام کا زندہ کرنا کئی قسم کا ہے منجملہ اُن کے آپ کا علوم کے ذریعہ مُردہ دِلوں کو زندہ کرنا ہے اس لیے علم قلب کی زندگی اور جہل اُس کی موت ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

لَا تَعْجَبَنَّ الْجُهُوْلُ حُلَّةٌ
فَذَاكَ مَيِّتٌ وَثَوْبُهُ كَفَنٌ

ترجمہ۔ جاہل کی زرق برق پوشاک سے تعجب نہ کیجئے اس لیے کر وہ مردہ ہے اور یہی کپڑے اس کا کفن ہیں۔

سوال؛ دَعَاکُمْ میں صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کیوں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا نام کیوں نہیں لیا۔

جواب :۔ تاکہ معلوم ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ اسلام دینا درحقیقت یہ بھی امرِ ربّانی ہے اس لیے واحد کی ضمیر لائی گئی ہے۔

حضرت مولانا مفتی اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ شان حبیب الرحمٰن میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں فرمایا گیا لِمَا یُحْیِیْکُمْ نبی کریم علیہ السلام تم کو زندگی بخشتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام مردہ کو زندہ کے دل کو۔ جان کو، خیالات کو زندہ فرمانے والے ہیں اور کیوں نہ ہو، حضرت جبریل گھوڑی پر سوار ہو کر غرق فرعون کے گھوڑے کے لیے آگے ہو گئے گھوڑا گھوڑی کے پیچھے لگا اس گھوڑی کی ٹاپ جہاں پڑتی تھی۔ اس جگہ گھاس اُگ آتی تھی۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا سامری، اُس نے یہ خاک اٹھالی اور غرقِ فرعون کے بعد یہ خاک سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے منہ میں ڈال دی تو اُس سونے کے بچھڑے میں جان پیدا ہو گئی۔ حضرت

Marfat.com

جبریل کا جسم لگا گھوڑی سے گھوڑی کا خاک [illegible]
بچھڑے کے منہ میں، وہ زندہ ہوگیا [illegible]
ان سے روح ملتی ہے اور حضور علیہ [illegible]
ہیں تو ان کے اشارے سے مُردے [illegible]
میں ہے ؎

اے ہزاراں جبریل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر

مدارج النبوۃ میں بہت سے ایسے واقعات لکھے ہیں جن میں حضور علیہ السلام نے مردوں کو زندہ فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے

کے گھر حضور علیہ السلام کی دعوت تھی۔ انہوں نے بکری ذبح کی۔ ان کے بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو ذبح کردیا اور ذبح کرکے والد کے ڈر سے چھت پر بھاگ گیا۔ وہاں سے پاؤں پھسلا تو وہ بھی گر کر مرگیا۔ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیوی نے دونوں بچوں کی نعشوں کو چھپادیا تاکہ دعوت میں حرج نہ ہو۔ جب کھانے پر سرکار نے تشریف رکھی، تو فرمایا کہ جابر اپنے بچوں کو بلاؤ، ہم اُن کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ حضرت جابر نے سارا واقعہ عرض کیا۔ تب حضور نے اُن کو زندہ فرمایا اور ساتھ کھانا کھلایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ایک دعوت میں دسترخوان سے حضور علیہ السلام نے ہاتھ مبارک پونچھ لیا۔ اس کے بعد جب کبھی وہ دسترخوان میلا ہوجاتا تھا، تو اس کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیتے تھے، وہ اس میں نہ جلتا تھا بلکہ صاف ہوجاتا تھا۔

Marfat.com

مثنوی شریف ایک جگہ دعوت میں حضور علیہ السلام تشریف لے گئے بکری ذبح کی گئی، فرمایا کہ گوشت تو آپ لوگ کھالو مگر ہڈی نہ توڑنا کھانا کھا کر ان ہڈیوں کو جمع فرما کر دعا کی، وہ بکری دوبارہ زندہ ہوگئی (مدارج فضل المعجزات)

غرضیکہ جانوروں کو، انسانوں کو، پتھروں کو، لکڑیوں کو جان بخشی ہے، کنکریوں کو جان بخش کر کلمہ پڑھوا لیا۔ لکڑی فراق میں روئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف مُردہ انسانوں کو زندہ کیا، مگر حضور علیہ السلام نے ان بے جان چیزوں میں جان بخشی۔ یہ ہیں معنی اس آیت کے کہ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔

مزید جواہر البحار اردو صہ ۵۴، ج ۲ میں ملاحظہ ہو۔

۹۔ تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

حل لغات

تناہی۔ ختم ہونا۔ بری۔ بیزار۔ پاک۔ مبرا۔

۹۔ شرح

آپ کے اوصاف تو ختم ہونے کے عیب سے مبرا ہیں۔ میں حیران ہوں۔ میرے سائیں (مالک و مولیٰ) کہ آپ کو میں کیا کیا کہوں فقیر اویسی غفرلہ اسی شرح حدائق میں تحقیق لکھ چکا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات اور مناقب کمالات کی کوئی انتہا نہیں ویسے فقیر کی اس موضوع پر ایک علیحدہ تصنیف ہے۔

Marfat.com

۹ یمکن الثناء بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان دلائل کو سامنے رکھ کر اپنے اسلاف کی پیروی فرمائی ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

ندانم کدامیں سخن گویمت
کہ والا تیری زانچہ من گویمت
ترا عز لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است
چہ وصفت کند سعدیؔ ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

ترجمہ: میں نہیں جانتا کہ میں آپ کی تعریف میں کون سا سخن عرض کروں آپ اس سے بلند تر ہیں۔ جو بھی میں آپ کی صفت کہوں آپ کو لولاک کی عزت و مرتبہ کافی ہے آپ کی تعریف طٰہٰ و یٰسین ہی کافی ہے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ناقص آپکی کیا تعریف کرے آپ کو صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ و نذرانہ پیش کر کے بات کو ختم کرتا ہے۔

کہہ لیگی سب کچھ ان کو ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
۱۰۔

Marfat.com

حل لغات

خامشی - خاموشی کا مخفف ہے

۱۰۔ شرح

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدح خوانوں کی خاموشی سب کچھ کہہ چکی ہو گی اور میں بھی خاموش ہو رہا ہوں کہ آپ کو کیا کیا کہوں کیونکہ جو کچھ بھی کہتا ہوں آپ اس سے ورا ہیں۔ حضرت شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا ؎

ندانم کدامیں سخن گویمت
کہ والا تری زانچہ من گویمت

کونسی آپ کی پسندیدہ تعریف عرض کروں آپ ہر میری بیان کردہ تعریف سے بالا تر ہیں۔

> **۱۱۔ لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا**
> **خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے**

۱۱۔ شرح

لیکن رضا نے اس سخن پہ بات ختم کر دی کہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اپنے خالق بندہ اور جملہ مخلوق کا آقا کہوں۔ بس اس سے بڑھ کر میرے سے آپ کی مدح و ثنا کیا ہو سکتی ہے۔

اس شعر میں اعلحضرت قدس سرہ نے تمام مشکل مسائل یا یوں کہو کہ

Marfat.com

بہت بڑے اختلافات مذہبی کو صرف دو لفظوں میں حل فرما دیئے۔

۱۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عبد مقدس ہیں۔ اس کے شریک یا جزو (معاذ اللہ) وغیرہ نہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی دین وعطاء اور اس کے اذن برانتہاء سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے آقا و مولیٰ ہیں۔ خواہ وہ انبیاء ورسل ہوں یا ملائک ہوں یا جن وبشر۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مخلوق کے ہر فرد کے آقا ہیں۔

بندہ خدا اس وصف سے منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغلیں بجاتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام بھی عبد ہیں اور ہم بھی عبد صرف فرق یہ ہے کہ وہ نبی عبد ہیں اور ہم امتی۔ لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ تم مغضوب عبد ہو اور وہ محبوب۔ فرق صرف غضب اور محبت ہے اور بس۔

عبد کے اقسام

مفردات امام ابن راغب نے عبد کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں لیکن تین قسموں کو مخصوص کیا ہے۔

(۱) عبد رقیق (۲) عبد آبق (۳) عبد ماذون۔

عبدِ رقیق: وہ غلام ہوتا ہے جو مکمل طور پر اپنے مالک کے قبضے میں ہو اور مالک اس میں مکمل تصرف کر سکے۔

عبدِ آبق:۔ وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا سے بھاگ جائے اور اس کا مالک اس پر سخت ناراض ہو۔

عبد ماذون: وہ غلام ہے جو اپنے کمال شرافت، شان نجابت اور استعداد وصلاحیت کی وجہ کے سبب سے اپنے مالک کا معتمد اور

Marfat.com

مقرب ہو کر مالک اس کو اپنی جائداد کا مختار و ماذون بنا دے کر اس کو اس بات کی اجازت ہو کر وہ اپنے مالک کی ملکیت میں جائز تصرف کر سکے چنانچہ ایسے ماذون غلام کی خرید و فروخت اور دین متصور ہو گا۔ اب یہ سمجھیں کہ تمام مسلمان اللہ کے لیے عبد رقیق کی طرح ہیں کہ ان پر اللہ کا قبضہ اور تصرف ہے۔

کفار، مشرکین، منافقین عبد ابق یعنی بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہیں کہ وہ احکامات الٰہیہ سے دُور، کفر و ضلالت کے عمیق غاروں میں گرے ہوئے ہیں۔ عبد ماذون وہ مقبولان الٰہی ہیں جو مقام ولایت حاصل کر کے قرب خداوندی کا درجہ حاصل کرتے ہیں اور شرافت ماذونیت سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔

تمام مقربان بارگاہ الٰہی میں سب سے بڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجے پر فائز ہیں کہ آپ کو اللہ کریم نے عبدہٗ کے لفظ سے خطاب فرما کر ماذونیت کا شرف عطا فرمایا اور چونکہ عبد ماذون کا ہر قول و فعل اس کے مالک کا قول و فعل سمجھا جاتا ہے اس لیے آنحضرت کا بولنا خدا کا بولنا ہے کہ (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ)

بلکہ اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے کہ ان کا ہر کام اللہ تعالٰی کا کام ہے اس لیے امام احمد رضا قدس سرہٗ نے دوسرے مقام پہ کہا ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

صاحب روح البیان نے فرمایا کہ بعبدہٖ سے معلوم ہوا کہ عبدیت کو اللہ تعالٰے کے ہاں بہت بڑا مقام حاصل ہے۔ اسی لیے امام صاحب

Marfat.com

نے اپنی تفسیر میں لکھا:

اَلْعُبُوْدِیَّۃُ اَفْضَلُ مِنَ الرِّسَالَۃِ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبودیت ان کی رسالت سے افضل ہے اس کی دلیل یوں بیان فرمائی کہ عبودیت میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم). خلق سے حق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور یہ مرتبہ مقام الجمع ہے اور رسالت میں حق سے خلق کی طرف توجہ۔

Marfat.com

نعت شریف ۶۷

> مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے
> ا۔ تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفار ہے

حل لغات مژدہ (خوشخبری) عاصیو (عاصی کی جمع ہے) گنہگار (شافع (شفاعت کرنے والا) شہ ابرار (نیکوں کے بادشہ) تہنیت (مبارکبادی) مجرمو (مجرم کی جمع ہے قصوروار) غفار (بہت بخشنے والا) اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

شرح اے گنہگار دتمہیں خوشخبری ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے جیساکہ حدیث شریف میں ہے۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ — کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کیلئے میری شفاعت ہوگی۔

اور یہ حق ہے۔ شفاعت کا انکار گمراہی ہے اور مجرموں کو مبارکباد کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی بہت بخشنے والی ہے چنانچہ خود فرمایا۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہِ۔ — اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔

Marfat.com

ادھر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرمایا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔	عنقریب تیرا رب تجھے اتنا عطا فرمائے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

حکایت ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ علمائے (صحابہ وتابعین) سے فرمایا کہ تمہارے نزدیک کون سی آیت زیادہ امید افزا ہے سب نے کہا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ آپ نے فرمایا ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے۔

اِنَّ اَرْضٰى آيَةً فِى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَسُوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔	بیشک سب سے زیادہ امید افزا آیۃ وَلَسُوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے۔

فائدہ امام قرطبی مذکورہ بالا واقعہ لکھ کر تحریر فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذًا وَاللّٰهِ لَا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِىْ فِى النَّارِ (قرطبی ص ۹۶ ج ۱۰)	اب خدا کی قسم میں اس وقت تک راضی نہ ہونگا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں شفاعت کرتا رہوں گا اور لوگ جنت میں داخل ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ندا آئے گی۔

لَقَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ	اے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم راضی ہو

Marfat.com

گئے یا نہ۔

میں عرض کروں گا۔

میرے رَب قَدْ رَضِیْتُ۔ ہاں اے میرے رب اب میں راضی ہوں

اس شعر کے مطابق ایک شعر فارسی بہت مشہور ہے

تو کریمی و رسول تو کریم

صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تو کریم ہے تیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کریم ہے۔ شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں۔

۲۔ عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نامِ خدا رفتار ہے

حل لغات سا حرف تشبیہ۔ مثل۔ مانند جیسے کالا سا۔ گورا سا۔ بریں بلند و بالا۔ نرالی۔ انوکھی طرز روش طریقہ ہیبت۔

۲۔ شرح فرش زمین عرش جیسا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پہ رونق افروز ہیں اور جب معراج پہ تشریف لے گئے تو عرش بریں آپ کے قدموں مبارک تلے فرش زمین کی طرح تھا۔ آپ کی رفتار کیسی انوکھی طرز ہے اللہ۔ اللہ۔ سبحان اللہ

Marfat.com

عرش سا فرش

زمین تب رشک عرش بنی جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ کیونکہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے اس دھرتی پر ہر طرف کفر۔ ظلمت و جہالت کا دور دورہ تھا۔ آپ کی تشریف آوری سے اس دھرتی پر نور توحید جگمگایا تو اس سے کفر و جہالت کی تمام تاریکیاں چھٹ گئیں آپ کی نگاہ کرم سے لوگوں کے ظاہر و باطن معطر ہو گئے اور اسی دھرتی پہ ایسی بہار آئی جس کی مثال کہیں نہیں نہ عالم بالا میں نہ کسی دیگر عالم میں۔

دلائل

(۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نماز و عبادت مخصوص خطوں کے علاوہ جائز نہ تھی لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے تمام روئے زمین پر عبادت اور نماز جائز ہو گئی۔ حدیث شریف میں ہے۔

جُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ	اللہ نے میرے لیے تمام روئے
مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا (مشکوٰۃ)	زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا۔

۲۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ہی ہر شے کو فضیلت نصیب ہوئی۔ جہاں آپ نے قدم رکھا اس وقت وہ شے ہر افضل سے افضل تر ہو گئی اسی لئے علمائے کرام نے فرمایا جب آپ مکہ معظمہ میں رونق افروز تھے تو مکہ شہر افضل تھا لیکن ہجرت کے بعد شہر مکہ سے شہر مدینہ افضل ہو گیا۔ اسی لیے مسجد نبوی شریف میں

مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ	میرے گھر اور منبر کے درمیان
رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ	والی جگہ باغات بہشت میں سے ایک باغ ہے۔

Marfat.com

وہ صرف اس لیے کہ اس جگہ نے آپ کے سب سے زیادہ قدم چومے۔
۳- اب آپ جہاں آرام فرما ہیں وہ تمام مقامات سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ عرش و کرسی اور کعبہ بیت المعمور سے بھی جیسا کہ بارہا یہ حوالہ گزرا۔

اِنَّ الْبُقْعَةَ الَّتِیْ دُفِنَ	زمین کا وہ حصہ جس میں آپ
فِیْهَا اَفْضَلُ مِنْ جَمِیْعِ	رونق افروز ہیں وہ بالاتفاق تمام
الْبِقَاعِ بِالْاِجْمَاعِ وَمِنَ	مقامات یہاں تک کہ کعبہ اور
الْكَعْبَةِ وَالْعَرْشِ (جواہر البحار وغیرہ)	عرش سے بھی افضل ہے۔

اس کی نفیس بحث یہاں تک زمین و آسمان کا مناظرہ بھی فقیر نے اسی شرح حدائق کی جلد اول میں تفصیل سے لکھا ہے۔ (فلینظر)

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
۳- بارک اللہ مرجعِ عالَم یہی سرکار ہے

۳- شرح چاند ٹکڑے ہوا۔ درخت بولے اور جانوروں نے سجدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے جملہ عالم کا مرجع ہماری سرکار حبیب کردگار ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
شعر کا مصرعہ ثانی دعویٰ اور مصرعہ اوّل میں دلائل ہیں۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جملہ عالم کا مرجع اور ملجا و ماویٰ ہیں۔ اس

Marfat.com

دعویٰ کے تین دلائل دیئے۔ ایک دلیل عالم علوی سے دو دلیلیں عالم سفلی سے۔
عالم علوی کی دلیل چاند کا شق (ٹکڑے) ہوجانا۔

عالم سفلی کی دلیل اول درختوں کا بولنا دلیل دوم جانوروں کا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کرنا۔ ہر تینوں معجزات فقیر تفصیل سے اس شرح حدائق کی ابتدائی جلدوں میں لکھ چکا ہے۔

۱۔ چاند کا شق ہونا۔ فقیر کی اس موضوع میں مستقل تصنیف "تحقیق شق القمر" ہے۔ اس کا مطالعہ فرمائیے۔ دورِ سابق اور دورِ حاضرہ کے تمام منکرین کے اعتراضات کے جوابات درج کیے گئے ہیں۔

(شق القمر حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلي الله تعالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا۔
(بخاری، مسلم۔ مشکوٰۃ ۵۲۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا۔ یہاں تک کہ مکہ والوں نے حرا پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

فوائد:۔

۱۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور ...

Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند کا ٹکڑے ہونا یقیناً واقع ہے۔ جس کو صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کثیر جماعت نے بیان کیا ہے اور پھر ان سے محدثین کے جم غفیر نے روایت کیا ہے اور مفسرین کرام کا اتفاق رہا ہے کہ آیت کریمہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

میں یہی چاند کا دو ٹکڑے ہونا مراد ہے۔ جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ واقع ہوا۔ وہ انشقاق مراد نہیں ہے جو قرب قیامت میں واقع ہوگا اور اسی سے متصل دوسری آیت کریمہ

وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

اسی مضمون کو بتاتی ہے کہ حضور سید عالم نے چاند کے دو ٹکڑے کیا ہے۔
(اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص۵۱۸)

۲۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے دعوائے نبوت کی تائید میں جو بات خلاف عادت ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں حضرت میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلْمُعْجِزَةُ اَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ دَاعِیَةٌ اِلَی الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ مَقْرُوْنَةٌ بِدَعْوَی النُّبُوَّةِ قَصْدَ بِهٖ اِظْهَارُ صِدْقِ مَنِ ادَّعٰی اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

(التعریفات ص۱۹۵)

۳۔ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر، ملحد اور زندیق ہے۔

۴۔ جو معجزہ دلیل قطعی سے ثابت ہو جیسے معراج کی رات میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر فرمانا، اس پر ایمان لانا

Marfat.com

فرض اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (اشعۃ اللمعات ص۵۲۷ ج۴)

۵۔ جو معجزہ احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہو جیسے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات میں آسمانوں کی سیر فرمانا، اس کا ماننا لازم و ضروری ہے۔ اور اس کا منکر گمراہ بدمذہب ہے۔ (تفہیمات احمدیہ ص۳۲۸)

شجر کا سلام

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف کی وادیوں میں جا رہا تھا تو آپ کو درخت اور پہاڑ دیکھ کر عرض کرتے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

(رواہ الحاکم فی صحیحہ ورواہ الترمذی)

کھجور کا گچھہ

ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں کیسے سمجھوں کہ آپ پیغمبر خدا ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں تو پھر تو میری رسالت کی گواہی دے گا عرض کی ہاں آپ نے انہیں بلایا تو وہ گچھہ کھجور سے جدا ہو کر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے اسے فرمایا لوٹ جا۔ وہ واپس لوٹا تو اعرابی نے کہا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(واللہ اعلم وصلے اللہ علی سیدنا محمد) معجزات لابن سلمان ص ک

حاشیہ دلائل الخیرات از مولانا عبدالحق شیخ الدلائل مہاجر مدنی)

اس قسم کے متعدد واقعات کے لیے فقیر کی کتاب المبشرات فی المعجزات میں مطالعہ فرمائیے۔

Marfat.com

حجر کی حاضری

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ پانی کے کنارے تشریف فرما تھے کہ عکرمہ بن ابوجہل وہاں آ نکلا۔

فَقَالَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَادْعُ ذَالِکَ الْحَجَرَ الَّذِیْ فِی الْجَانِبِ الْاٰخِرِ فَلْیَسْبَحْ وَلَا یَغْرُقْ فَاَشَارَ اِلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَانْقَطَعَ الْحَجَرُ مِنْ مَکَانِہٖ وَسَبَحَ حَتّٰی صَارَ بَیْنَ یَدَیِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَہِدَ لَہٗ بِالرِّسَالَۃِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْفِیْکَ ہٰذَا؟ فَقَالَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَکَانِہٖ

(زرقانی ص ۱۹۱ ج ۵)

اور کہنے لگا کہ اگر آپ سچے ہیں تو اس پتھر کو بلائیے جو پانی کے دوسرے کنارے پر پڑا ہوا ہے کہ وہ پانی پر تیرتا ہوا آجائے اور ڈوبے نہیں پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پتھر کو اشارہ فرمایا تو وہ اپنے مقام سے اکھڑا اور پانی کے اوپر تیرتا ہوا آپ کے پاس آگیا اور بزبان فصیح اللہ کے ایک ہونے اور آپ کے رسول برحق ہونے کی شہادت دی۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عکرمہ سے فرمایا کیا یہ تیرے لیے کافی ہے، بولا ہاں بشرطیکہ اسی طرح وہاں چلا جائے۔ جہاں سے آیا ہے تو وہ پتھر پھر وہاں چلا گیا۔

فائدہ یہ واقعہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے۔

Marfat.com

ہاں فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب

"مشہد سے میٹھا محمد نام"

اسلاف کے نقش قدم

امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے اسلاف صالحین کے عقائد کی ترجمانی فرمائی ہے یہ شعر اسی طرح ہے جیسے حضرت امام بوصیری علیہ الرحمۃ صدیوں پہلے فرما گئے ؎

نَطَقَ الْحَجَرُ، سَلَكَ الشَّجَرُ شُقَّ الْقَمَرُ بِاشَارَتِهٖ

یعنی خواجۂ کون ومکاں علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اشارے میں یہ اثر و قوت ہے کہ پتھر بولے درخت چلے اور چاند پھٹے۔ ؎

بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
۴۔
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

حل لغات

سوئے طرف، جل تھل (ہندی) پانی ہی پانی درکار۔ ضرورت خواہش کا جتہ

۴۔ شرح

اے حبیب کبریا شہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن مقدس ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلا کر اہل مدینہ کو پانی ہی پانی عطا فرما دیا۔ اے کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں بھی ان مقدس ہاتھوں کی خیرات کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

اس شعر میں وہ تمام احادیث جمع فرما دی ہیں جن میں طلب بارش کے وقت حضور علیہ السلام نے دعا مانگی تھی۔

احادیث مبارکہ

(۱) حدیث اعرابی بہت مشہور ہے۔ جس نے جمعہ کے دن آپ کے ہاں حاضر ہو کر بارش کا عرض کیا تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے درمیان دعا فرمائی تو بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ دوسرے جمعہ اس کے بند ہونے کیلئے عرض کرنا پڑا۔

(۲) امام مالک نے موطا میں غزوۂ تبوک کے قصہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک ایسے چشمہ پر اترے۔ جس میں جوتے کے تسمہ کی طرح پانی نکلتا تھا۔ صحابہ چلو لگا دیتے جب وہ بھر جاتا تو کسی میں جمع کر لیتے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس پانی سے اپنا چہرۂ انور اور دست مبارک دھو لیے تو اس غسالہ مبارکہ کو اس چشمہ میں لوٹا دیا پھر تو پانی بکثرت جاری ہو گیا۔ سب نے خوب پیا۔ ابن اسحق حدیث میں کہتے ہیں پھر تو پانی زمین پھاڑ کر اس تیزی اور شور سے نکلا جیسے کڑک کی آواز ہوتی ہے۔ پھر کہا اے معاذ اگر تمہاری زندگی ہوئی تو دیکھو گے اس جگہ سرسبز و شاداب باغ ہوں گے۔

۳۔ براء اور سلمہ بن اکوع کی حدیث میں ہے۔ اور یہ حدیث قصہ حدیبیہ میں زیادہ مکمل ہے۔ کہ صحابہ کرام چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اور وہ کنواں صرف اتنا تھا کہ اس سے پچاس بکریاں پانی پیتی تھیں تو ہم نے اس سے پانی بھر لیا۔ اور اس میں ایک قطرہ پانی نہ چھوڑا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے کنارے تشریف فرما ہوئے۔ براء کہتے ہیں کہ اس میں سے ڈول لایا گیا۔ آپ نے لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ تو اس نے جوش مارا پھر تو تمام اس

Marfat.com

سے سیراب ہوئے اور اپنے جانوروں کو پلایا۔

۴۔ مروی ہے کہ آپ نے ترکش سے تیر نکالا اور اس کو ایسے گڑھے کے وسط میں رکھا۔ جس میں پانی نہ تھا۔ تو سب لوگ خوب سیراب ہوئے۔ یہاں تک کہ اونٹوں کو پانی پلا کر دوبارہ پینے کے لیے بٹھا دیا (اسی کو عطن کہتے ہیں)

لب زلالِ چشمۂ کن میں گندھے وقتِ خمیر ۵۔ مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

حل لغات لب ۔ ہونٹ ۔ کنارہ طرف ۔ جانب ۔ تھوک ۔ رال ۔ یہاں پہلا معنی مراد ہے۔ زلال (عربی) ستھرا ہوا پانی (صاف و شفاف ۔) چشمہ پانی کی سوت ۔ تالاب ۔ عینک ۔ یہاں تالاب مراد ہے یعنی حوض "کُن"،، امرکُن گندھے از گندھنا آٹے کو ٹکی اور پانی سے روٹی کے قابل بنانا ۔ بالوں یا ہار کا گتھنا خمیر (عربی) جو گندھا ہوا آٹا سڑا کر پھلا لیا ہو یا اور کوئی سڑا لی گئی ہو ۔ دشوار ۔ مشکل ۔ دو بھر ۔

۵۔ شرح جب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت مقدسہ کا خمیر گوندھا گیا تو آپ کے لبِ اطہر چشمۂ کن سے گوندھے گئے ۔ پھر مردے زندہ کرنا اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے لیے کیا مشکل ہے ۔ بلکہ آپ کے اسم مبارک کے زبان پر لانے سے بھی مردے زندہ ہو گئے بلکہ آپ کے غلاموں نے موت کے بعد زندہ

Marfat.com

ہونے کا ثبوت دیا۔ شفاء شریف میں ہے کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان فوت ہو گیا اُس کی ایک اندھی بوڑھی ماں تھی۔ ہم نے اس جوان کی تجہیز و تکفین کی اور اس کو تسلی دی اس بوڑھی نے کہا کیا میرا بیٹا مر گیا ہے ہم نے کہا ہاں۔ بوڑھی نے کہا اے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے رسول کی طرف اس امید پہ ہجرت کی ہے کہ تو میری ہر مصیبت میں مدد کرے گا تو تو مجھے اس مصیبت کے بوجھ میں ہرگز نہ ڈالے گا۔ پھر کچھ دیر نہ گزری کہ جوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اس نے کھانا کھایا اور ہم نے بھی کھایا۔

عبداللہ بن عبید اللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا۔ جنہوں نے ثابت بن قیس بن سماس کو دفن کیا تھا اور وہ ہمالیہ میں شہید ہوا تھا۔ جب ہم نے اس کو قبر میں اتارا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول اور ابوبکر صدیق، عمر شہید، عثمان نیکوکار اور رحیم ہیں۔ پھر ہم نے جب غور سے دیکھا تو وہ مردہ تھے۔ حضرت نعمان بن بشیر سے منقول ہے کہ زید بن خارجہ مدینہ منورہ کی ایک گلی میں مردہ ہو کر گر پڑے۔ ان کو اٹھایا گیا اور کپڑا ڈال دیا گیا۔ مغرب و عشاء کے درمیان جب عورتیں اس کے گرد بین (چیخنا چلانا) کر رہی تھیں تو یہ کہتے سُنا خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ اس وقت اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا۔ تب اس نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نبی امی اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ بات پہلی کتابوں میں مکتوب ہے۔ پھر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، سچ فرمایا۔ اور اس نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر دوبارہ مردہ ہو گئے جیسے تھے۔

Marfat.com

خمیر اقدس اس شعر میں خمیر بشریت کی حقیقت کا اظہار فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشریت مبارکہ کا نوری خمیر کہاں اور کیسے گندھا گیا۔ روایات میں ہے کہ کتب سیر میں ہے کہ جب حضرت صمدیت کو ذات مستجمع کمالات کا اظہار منظور ہوا۔ جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور پیدا کر کے فضائے قربت میں رکھا پس وہ نور کرامت ظہور ایک مدت تک بساط تقریب پر طواف میں مشغول رہا۔ بعد ازاں سجدے کے لیے مامور ہوا۔ چنانچہ ایک سال کامل (ہر سال تین سو ساٹھ دن کا اور ہر روز یہاں کے ایک برس کے برابر ہوتا ہے۔ سجدے میں خدائے عز وجل کی تسبیح میں مشغول رہا۔ پس اس نور سے ایک جوہر بنایا اور اس جوہر فیض مظہر کے دس حصے کیے ایک حصے سے عرش دوسرے سے لوح تیسرے سے قلم بنایا اور حکم کیا قلم کو لکھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اس نے ہزار برس میں بسم اللہ لکھی۔ بعد اس کے لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جس وقت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہزار برس تک سربسجدہ رہا پھر سر اٹھا کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ حق تعالےٰ اپنے حبیب کی طرف سے جواب دیا۔ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَعَلَیْہِ مِنِّی الرَّحْمَۃُ۔ اسی طرح حصہ چہارم، پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نہم سے ماہتاب آفتاب بہشت اور جن اور ملائکہ اور کرسی بنائی دسویں حصے سے روح محمدی کو پیدا کر کے عرش کے داہنی طرف اسے ہزار برس تک تسبیح اور تقدیس میں مشغول رکھا۔ الغرض وہ نور کرامت ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار سال کرسی پر جلوہ افروز رہا۔

Marfat.com

پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام بموجب حکم ربانی زمین پر آئے اور پارہ خاک طلب کیا۔ زمین نے جس وقت خواجہ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا نام سُنا شق ہوگئی۔ اور خاک سفید کافور کی طرح ظاہر ہوئی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مثقال خاک اس مقام سے (جو اب جائے تربت مزار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہے) لے آئے پھر اُس خاک کو مشک اور زعفران اور سلسبیل اور مائے معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے خمیر کر کے مادہ بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتب کیا اور جبرئیل علیہ السلام نے اُس دُرج نورِ منظر کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اصناف ملائکہ میں پھرا کر مژدہ سنایا

هٰذَا طِينَةُ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَشَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ مَشْهُورٌ فِي الْأَوَّلِينَ وَمَذْكُورٌ فِي الْآخِرِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غرض وہ مادہ بشریت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم بصورت ایک قندیل کے چند مدت خلقت آدم تک ساق عرش سے متعلق رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق میں جلوہ گر ہوا۔ ان سے منتقل ہو کر تا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تشریف لایا۔ اسی لیے ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت بھی نوری مانتے ہیں اگر کسی کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشری خمیر کا سمجھ آجائے وہ آپ کی نور بشکل بشر ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔

لب زلال چشمۂ کن میں گوندھا گیا

جیسا کہ اوپر معلوم ہوا کہ آپ کا خمیر بشریت انوار و تجلیات کے چشموں میں گوندھا گیا تو ہر ایک عضو کو کسی نہ کسی فعل و صفت سے مزین فرمایا گیا۔ اسی طرف امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اشارہ فرمایا کہ

Marfat.com

لب اطہر چشمہ کُن کے صاف و شفاف پانی میں گوندھا گیا۔ اسی لیے آپ کے لب اطہر سے کُن کے نظارے ہوتے۔

اسی لیے ہم کہتے ہیں ع

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی۔

دوسری جگہ یہ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے یوں ادا کیا ہے۔

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام۔

اس موضوع پر فقیر کا ایک رسالہ ہے "کن کی کنجی"

۶۔ گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

حل لغات گورا۔ سرخ و سفید رنگ والا۔ خوبصورت چمکا دو روشن کر دو۔ تڑکا صبح۔ بہت سویرا۔ گور قبر شب تار اندھیری رات۔

۶۔ شرح اے حبیب کریم رؤف و رحیم خدارا اپنے گورے گورے پاؤں، میری قبر میں چمکا دو۔ تشریف لے آؤ۔ پھر میری اندھیری قبر میں منور کے سویرا کا ساماں ہو گا۔ اس شعر میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ہر عاشق کو سبق دیتے ہیں کہ مرنے سے پہلے آرزو

Marfat.com

رکھو کر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں تشریف لائیں اور جب تشریف لائیں گے تو بیڑا پار ہے۔

سوال:۔ اہلسنت کا مسلم مسئلہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قبر میں لامحالہ تشریف لائیں گے تو جو چیز ملنی ہی ملنی ہے اس کی آرزو کا کیا معنیٰ۔

جواب:۔ تشریف لانے کے ساتھ اپنا بھی بنالیں تب مزا ہے۔ ورنہ بیگانے تو کہیں گے ہم نہیں جانتے۔ حالانکہ آپ قبر میں اسے بھی نظر آرہے ہیں لیکن وہ کہہ رہا ہے میں نہیں جانتا۔ شرح الصدور للسیوطی میں طبرانی کی روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر سے گزرتے ہوئے فرمارہے ہیں۔ "میں بھی نہیں جانتا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ کیا فرمارہے ہیں آپ نے فرمایا کہ قبر والے سے میرے متعلق سوال ہوا تو وہ کہتا ہیں نہیں جانتا اس پر میں نے بھی کہا کہ میں بھی نہیں جانتا۔

اس معنیٰ پر اعلیٰحضرت نے عرض کی ؎

گورے گورے پاؤں چمکا دو۔

گورے گورے قدم

ان دو لفظوں میں امام احمد رضا قدس سرہٗ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین کی توصیف و تعریف فرمائی ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ۔

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زانوئے مقدس، دونوں مبارک ساقین، ہر دو پائے مبارک قدم۔ پُر گوشت تھے اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے ایسے نہ تھے۔ جب چلتے تو قدم مبارک کو قوت اور وقار اور تواضع

Marfat.com

سے اٹھاتے جیساکہ اہلِ ہمت و شجاعت کا قاعدہ ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ فِي سَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ۔ (ترمذی مشکوٰۃ ص۵۱۸)

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں لطیف ونازک تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۵۲۰)

اور آپ کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کرکے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قدم اقدس کے لحاظ سے زیادہ حسین تھے۔

(ابن سعد۔ زرقانی علے المواہب ص۱۹۸/۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا

کہ میں نے تیز چلنے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں محسوس ہوتا کہ گویا زمین آپ کے لیے لپیٹی جاتی ہے ہم آپ کے

Marfat.com

وَ اِنَّهٗ لِغَیْرِ مُکْتَرِثٍ۔ (ترمذی شمائل ترمذی مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸)

پیچھے دوڑا کرتے اور تیز چلتے لیکن آپ بآسانی بے تکلف چلتے تھے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں جب پتھروں پر آجاتے تو وہ پتھر آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا مَشٰی عَلَی الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاهُ فِیْهِ۔ (بیہقی، ابن عساکر، زرقانی ص۱۹۷/۴)

کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم پتھروں پر چلتے تو آپ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے (یعنی وہ آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے۔

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَنَّهٗ صلی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْیَانِ اِذَا مَشٰی غَاصَ قَدَمُهٗ فِی الْحِجَارَةِ بِحَیْثُ بَقِیَ ذٰلِكَ اِلَی الْاٰنَ وَاَثَرُ تَسَمَّرَ فِیْهَا مِثَالُهٗ بِعَیْنِهٖ وَالنَّاسُ تَتَبَرَّكُ بِهٖ وَتَزُوْرُهٗ وَتَذَرُوْهُ وَتَعْظِمُهٗ

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی ننگے پاؤں پتھروں پر چلتے تو پتھر آپ کے مبارک قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اور ان میں بعینہٖ نشان قدم پڑ جاتا۔ چنانچہ ان پتھروں کو تبرکاً محفوظ کیا گیا ہے جو کہ اب بھی موجود ہیں۔ بیت المقدس اور مصر میں متعدد جگہ پائے جاتے

Marfat.com

كَمَا فِی الْقُدْسِ وَ نُقِلَ مِنْهُ فِی مِصْرَ فِی اَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ فَاِنَّ السُّلْطَانَ قَاتِبَيَایُ اِشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّاَوْصٰی بِجَعْلِهٖ عَلٰی قَبْرِهٖ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ اِلَی الْاٰنَ۔	ہیں اور لوگ ان کی زیارت و تعظیم کرتے ہیں یہاں تک کہ سلطان قاتبیائی نے بیس ہزار دینار سے ایک پتھر خریدا تھا. اور وصیت کی تھی کہ اسے میری قبر کے پاس نصب کیا جائے چنانچہ وہ اب تک وہاں موجود ہے۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کے نیچے آکر پتھروں کا نرم ہوجانا اور ان میں نشان پڑ جانا یہ ایک حقیقت ہے لیکن آج کل کے بعض لوگ اس حقیقت کا بھی انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کا ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ	بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلْفَضِيْلَةُ الثَّانِيَةُ لِهٰذَا الْبَيْتِ مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ الْحَجَرُ الَّذِیْ وَضَعَ اِبْرَاهِيْمُ قَدَمَهٗ عَلَيْهِ فَجَعَلَ	کعبہ معظمہ کی ایک فضیلت مقام ابراہیم ہے اور یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قدم مبارک رکھا تو جتنا ٹکڑا ان کے زیر قدم آیا تر مٹی

Marfat.com

اللّٰهُ مَا تَحْتَ قَدَمِ
اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مِنْ ذٰلِكَ
الْحَجَرِ دُوْنَ سَائِرِ اَجْزَائِهٖ
كَالطِّيْنِ حَتّٰى غَاصَ فِيْهِ
قَدَمُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهٰذَا مِمَّا
لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا اللّٰهُ
تَعَالٰى وَلَا يُظْهِرُهٗ اِلَّا
عَلَى الْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
قَدَمَهٗ عَنْهُ خَلَقَ فِيْهِ
الصَّلَابَةَ الْحَجَرِيَّةَ مَرَّةً
اُخْرٰى ثُمَّ اَنَّهٗ تَعَالٰى
اَبْقٰى ذٰلِكَ الْحَجَرَ عَلٰى
سَبِيْلِ الْاِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ
فَهٰذِهٖ اَنْوَاعٌ مِّنَ الْاٰيَاتِ
الْعَجِيْبَةِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ
اَظْهَرَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ
ذٰلِكَ الْحَجَرِ۔

کی طرح نرم ہو گیا۔ یہاں تک
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا قدم مبارک اس میں پیر گیا اور
یہ خاص قدرت الٰہیہ و معجزہ انبیاءؑ
ہے پھر جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے قدم اٹھایا، اللہ تعالیٰ
نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر
کی سی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشان
قدم محفوظ رہ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے اسے ہمیشہ کے لیے باقی
رکھا ہے تو یہ اقسام اقسام
کے عجیب و غریب معجزے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر
میں ظاہر فرمائے ہیں۔
(تفسیر کبیر، ص۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اَثَرُ قَدَمَيْهِ فِي الْمَقَامِ آيَةٌ بَيِّنَةٌ (تفسیر ابن جریر، ابن ابی حاتم ابن المنذر)	ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدموں کا پتھر میں نشان ہو جانا یہ ایک آیہ بین معجزہ ہے اسے اللہ آیات بینات فرما رہا ہے۔

اور وہ پتھر ابھی تک مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم موجود ہے۔ ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک قدموں کے نیچے آ کر پتھروں کا نرم ہو جانا حق ہے جس کا انکار جہالت و گمراہی ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ مقام ذی المجاز میں تھے، یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور یہاں ہر سال منڈی لگتی تھی۔ حضرت ابوطالب کو پیاس لگی تو

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَاءٌ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ بِقَدَمِهِ الْاَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءُ فَقَالَ اِشْرَبْ۔ (ابن سعد، ابن عساکر، شفا شریف زرقانی ص ۵)	انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اے بھتیجے! میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے، یہ سن کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری سے اُترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا، فرمایا اے چچا پانی پی لو!

Marfat.com

یہ قدم مبارک کا اثر تھا کہ زمین نے قدم مبارک کے اشارے کو سمجھ کر پانی کا چشمہ بہا دیا۔ حضرت ابو طالب کہتے ہیں میں نے سیر ہو کر پیا۔ جب میں پی چکا تو آپ نے اسی جگہ پر (جہاں سے پانی نکل رہا تھا) اپنا مبارک قدم رکھ کر دبایا تو پانی بند ہو گیا۔ (ابن عساکر، ابن سعد، خطیب)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ مع حضرت ابوبکر و عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُحد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ کانپنے لگا۔

فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ	تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِہٖ	اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا
فَقَالَ قِفْ فَاِنَّ عَلَیْکَ	ٹھہر ارے تجھ پر ایک نبی ایک
نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ شَہِیْدَانِ (بخاری شریف)	صدیق اور دو شہید ہیں ۔

ایک ٹھوکر سے اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ	یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے
(بخاری شریف)	اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کوہ ثُبَیر پر کھڑے تھے میں بھی حاضر تھا کہ وہ لرزنے لگا تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پائے مبارک مارا اور فرمایا ٹھہر جا۔ وہ ٹھہر گیا (نسائی ابوداؤد۔ ترمذی)

Marfat.com

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

حل لغات

بار - بوجھ

شرح

اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے دامن اقدس پہ ہر عاصی کی نگاہ پڑ رہی ہے کہ آپ ہی ہر گنہگار کے شفیع ہیں۔

اللہ اکبر ایک ایسی جان بے خطا ہے کہ جس پر دونوں جہانوں کا بوجھ ہے، اس شعر میں تین امور بیان فرمائے۔

۱- مصرعہ اوّل کا مقصد یہی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پہ ہر مومن کی نگاہ ہے یعنی امید ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمارے دکھ درد ٹلیں گے۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

۲- دوسرے مصرعہ میں ایک جان بے خطا میں عقیدہ ظاہر فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر خطا سے معصوم ہیں۔

۳- مصرعہ ثانیہ میں دو جہاں کا بوجھ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے۔ ان تینوں کے لیے تفصیل میں دفتر درکار ہیں۔ اور وہ یہاں گنجائش نہیں۔ مختصراً عرض ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کی امید گاہ ہیں۔ آخرت

Marfat.com

ہیں تو منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ انہیں دنیا میں انکار ہے لیکن الحمد للہ اہل ایمان ہر دور میں یہی سمجھتے رہے۔ اور اب بھی ایمان والے ملتے ہیں کہ ؎

ہیں بیشک آپ ہی میرا سہارا یا رسول اللہ

دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات تو مشہور ہیں۔
دورِ تابعین کے بعد کی چند روایات حاضر ہیں۔

۱۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَخْتَلِفُ	ایک شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ
اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ	عنہ کی خدمت میں کسی ضرورت سے
فِیْ حَاجَةٍ لَهٗ وَکَانَ عُثْمَانُ	بار بار حاضر ہوتا اور حضرت عثمان
لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْهِ وَلَا یَنْظُرُ	رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ
فِیْ حَاجَتِهٖ فَلَقِیَ عُثْمَانُ بْنُ	ہوئے اس شخص نے حضرت عثمان
حَنِیْفٍ رضی اللہ عنہ فَشَکٰی	بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مل کر یہ
ذٰلِکَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ	ماجرا بیان کیا تو آپ نے اس سے
عُثْمَانُ بْنُ حَنِیْفٍ رضی اللہ	کہا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز
عنہ اِئْتِ الْمِیْضَاةَ فَتَوَضَّأْ	پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو
ثُمَّ اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ	اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا
فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ	ہوں اور تیری جناب میں اپنے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ	نبی محمد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ	کے واسطے سے رجوع ہوتا ہوں۔
صلی اللہ علیہ وسلم	یا محمد میں آپ کے ذریعہ اپنے

Marfat.com

نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ	ربّ کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا
علیہ وسلم اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی	ہوں پس میری یہ حاجت پوری
رَبِّیْ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَتُذْکَرُ	کی جائے اور اپنی ضرورت
حَاجَتُکَ (معجم للطبرانی)	کا ذکر کر دینا۔

اس کے بعد حدیث میں پوری تفصیل یوں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس عمل کے بعد اس شخص کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آئے۔ اس کی ضرورت پوری کی اس آدمی نے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دوبارہ ملاقات کی اور شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میری سفارش

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے

کر دی جس کے نتیجہ میں وہ پوری توجہ سے ملے اور حاجت برآری فرمائی۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سفارش تو نہیں کی مگر میں نے دیکھا کہ حضور ایک نابینا کو یہ دعا بتا رہے تھے تو میں نے تم کو یہ دعا بتا دی اور مولا تعالےٰ نے اسکی برکت سے تمہارا یہ کام پورا کر دیا۔ امام طبرانی اور امام منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بعد وصال دور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کا جواز اسی حدیث سے فراہم کیا۔ جبھی تو ایک ضرورت مند کو اسی حدیث کے حوالے سے یہ دعا تلقین فرمائی۔

۱۔ حضرت ابوعبیداللہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کو قنسرین کی تسخیر کے لیے روانہ کیا۔ راستہ میں دشمنوں کے پانچ ہزار لشکر سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ ابھی مسلمان اس پر غلبہ بھی نہ پا سکے تھے کہ تازہ دم پانچ ہزار دشمنوں کا دستہ کمک بن کر پہنچ گیا اور مسلمان بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ اس وقت نہایت بیقراری میں حضرت کعب ابن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے پکارا۔

Marfat.com

يَا مُحَمَّدَاهُ يَا نَصْرَ اللّٰهِ
اَنْزِلْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ
اِثْبُتُوْا اِنَّمَا هِيَ السَّاعَةُ
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔
(فتوح الشام ص۲۹۸)

یا رسول اللہ، یا رسول اللہ اے اللہ کی مدد اُتر آ اے مسلمانوں کے گروہ ثابت قدم رہو۔ یہ سختی کوئی دم بھر کی ہے پھر تمہیں غالب آؤ گے۔

خیال فرمائیے کہاں شام اور کہاں مدینہ منورہ کی قبر پُرانوار مگر ایک صحابی رسول ہے کہ موت کے قدموں کی دھمک محسوس کر کے، مصیبتوں کی آندھیوں کے بیچ اپنے آقا، اپنے حبیب اپنے فریادرس اور اپنے رحمۃ للعالمین کو پکار رہا ہے سچ کہا ہے۔

۳۔ امام بوصیری نے۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ
اَلُوْذُ بِهٖ سِوَاكَ عِنْدَ
حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے ساری مخلوق سے افضل میں کس کی پناہ لوں سوائے آپ کے مصائب کی گھنگھور گھٹاؤں میں

۴۔ قَالَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ مُزَيْنَةَ
لِصَاحِبِهِمْ وَهُوَ بِلَالُ بْنُ
حَارِثِ الْمُزَنِيُّ رضی اللہ عنہ
قَدْ هَلَكْنَا نَذْبَحُ لَنَا شَاةً قَالَ
لَيْسَ فِيْهِنَّ شَيْءٌ فَلَمْ يَزَالُوْا
بِهٖ حَتّٰى ذَبَحَ فَسَلَخَ عَنْ
عَظْمٍ اَحْمَرَ فَنَادٰى يَا مُحَمَّدَاهُ
فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ اَنَّ

میں کون ہے قبیلہ مزنیہ کے ایک گھرانے والوں نے اپنے سربراہ سے کہا قحط کی شدت سے ہم لوگ تباہ ہو گئے آپ ہمارے لیے ایک بکری ذبح کیجئے سربراہ جو بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ تھے کہنے لگے بکریوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے۔

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَتَاہُ فَقَالَ اِبْشِرْ بِالْحَیَاتِ۔ (کامل لابن اثیر جلد ۲ ص۲۷)

ان لوگوں نے ضد کی تو آپ نے ایک بکری ذبح کی کھال اتاری تو سرخ رنگ کی ہڈی نظر آئی یہ منظر دیکھ کر آپ چیخ اُٹھے یا محمداہ خواب میں حضور تشریف لائے فرمایا خوشخبری ہو فراخ سالی آرہی ہے۔

فائدہ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا امام ابن سنی اور امام بشکوال نے بھی روایت کیا ہے۔

رَوٰی اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ خَدِرَتْ رِجْلَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہُ فَانْتَشَرَتْ (شفاء جلد ۲ ص۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں مفلوج گیا کسی نے ان سے کہا آپ کو جو سب سے پیارا ہو۔ اس کو یاد کرو۔ آپ نے چیخ کر صدا لگائی یا محمداہ تو پاؤں کھل گیا۔

سبحان اللہ مشورہ تو یاد کرنے کا دیا گیا لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چیخ پڑے نعرۂ یا محمد لگایا کیوں نہ ہو۔

یا محمد پکارا جو منجدھار میں خود ہی موجوں نے ساحل پہ پہنچا دیا
جو سمجھتا نہیں ان کو مختار کل وہ اگر ڈوب جائے تو میں کیا کروں

۲۔ عصمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخالفین کو انکار نہیں۔ اسی لیے دلائل کی ضرورت نہیں۔

۳۔ دونوں جہاں کا بوجھ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ماینھی ہے کہ اب بھی آپ مزار پاک میں جملہ عالم کی پناہ ہیں اور آخرت میں

Marfat.com

سب دیکھیں گے۔

۸۔ جوشِ طوفان بحرِ بے پایاں ہوا ناساز گار
نوح کے مولیٰ کرم کر دے تو بیڑا پار ہے۔

حل لغات

طوفان تباہ کر دینے والا پانی۔ نہایت ہی شدت کی ہوا۔ کہرام۔ الزام۔ تہمت بے پایاں۔ بے انتہا ناساز گار ناموافق۔

۸۔ شرح

طوفان کا جوش اور دریا بے پایاں ہے اور ہوا ناموافق ہے اے نوح علیہ السلام کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کرم فرما دیں تو بیڑا پار ہے۔

اس شعر میں۔ اشارہ ہے کہ دنیا ہو یا آخرت ان میں انسان کتنا ہی سخت سے سخت مشکل میں پھنسا ہو اس کی نجات کا واحد حل یہی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم ہو جائے تو بیڑا پار ہے اس پر ہزاروں شواہد ہیں کچھ فقیر اسی شرح حدائق بخشش میں بیان کر چکا ہے۔ مستقل تصنیف۔ ندائے یا رسول اللہ، میں بے شمار واقعات وحکایات عرض کی ہیں۔

Marfat.com

رحمۃ للعالمین تیری دُہائی دب گیا
۹۔
اب تو مولیٰ بے طرح سر پہ گناہ کا بار ہے

حل لغات دہائی۔ فریاد۔ نالش۔ بچاؤ۔ پناہ۔ قسم۔ واسطہ۔ دب از دبنا۔ بوجھ کے نیچے آنا۔ بے طرح۔ بری طرح۔ بہت ہی۔

۹۔ شرح اے رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی پناہ۔ اے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پر گناہوں کا بوجھ ہے۔ اب تو تیرا غلام بُری طرح پھنس گیا۔

حیرتیں ہیں آئینہ دارِ وفورِ وصفِ گل
۱۰۔
ان کے بُلبل کی خموشی بھی لبِ اظہار ہے

حل لغات حیرتیں۔ حیرت کی جمع ہے۔ بسبب تعجب کے ایک حال پر رہ جانا۔ بھونچکا پن۔ آئینہ دار شیشہ دکھانے والا۔ عیب ظاہر کرنے والا۔ وفور وافر ہونا۔ کثرت۔ زیادتی۔ گل سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بلبل سے مراد عاشق نبی صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم ہے۔

۱۰۔ شرح محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کی کثرت پر حیرتیں گواہ ہیں۔ آپ کے مداح اور عاشق کی خاموشی بھی یوں سمجھو کہ وہ ہونٹوں سے آپ کی مدح وثنا کا اظہار ہے۔

فائدہ شعر کا مطلب تو واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بے انتہا ہیں۔ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوصاف بیان کرتے کرتے خاموش ہو کر حیرت زدہ ہو جانا بھی آپ کی مدح وثناء کی دلیل ہے کیونکہ عاشق کی خاموشی بھی محبوب کی مدح وثناء سے خالی نہیں۔

لطیفہ یہ شعر ہم اپنے بزرگ مولانا محمد یار صاحب بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بھی چسپاں کر سکتے ہیں کہ آپ شاعر بھی تھے۔ ان میں ایک بلبل بھی ہے۔ آپ کے ہمعصر جانتے ہیں کہ آپ کا وعظ کتنا پُر لطف ہوتا اور پُر درد ایسا کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا لیکن وہ کبھی چُپ کا وعظ بھی کرتے اور وہ بھی اتنا درد اور لطف سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ حاجی رحیم بخش جلالپوری ثم بہاولپوری مرحوم اپنی آنکھوں دیکھی تقریر کا منظر بیان کیا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اہل جمعہ سے معراج کا وعظ سنانا تھا۔ خطبہ کے بعد فرمایا دوستو! آج میں تمہیں چُپ کا وعظ سناؤں۔ اس کے بعد آدھا گھنٹہ خاموش ہو کر معراج کے واقعات کو ایسے پر لطف اشارات سے نبھایا کہ مجمع سے آہ وفغاں سے پر درد آوازیں سنی گئیں۔

ایک دوسرے صاحب نے فرمایا اللہ آباد ضلع رحیم یار خان کی جامع مسجد

Marfat.com

میں خاموشی برتی یوں کہ سر جھکا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھے تو مجمع آپ کی ہیئت کذائیہ کو دیکھ کر گریہ اور آہ و فغان کرنے لگے تقریباً یہاں بھی آدھا گھنٹہ یہی کیفیت رہی۔

۱۱۔
گونج گونج اُٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

حل لغات

گونج اُٹھے، بہت زیادہ آواز سنائی دیئے۔ نغمات (عربی) نغمہ کی جمع سریلی آواز بوستان۔ باغ۔ مدحت تعریف وستائش۔ وا۔ (فارسی) کھلا ہوا۔ کشادہ۔ پھیلا ہوا۔ منقار (عربی) چونچ یعنی پرندے کا منہ۔

۱۱۔ شرح

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی محبوب آواز سے دلوں کے باغ گونج اُٹھے ہیں۔ کیوں نہ گونج اُٹھتے جب کہ اس نے کیسے محبوب بلکہ تمام محبوبوں کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی کے لیے زبان کھولی ہے۔

اس شعر میں دو بحثیں ہیں۔

۱۔ اعلیٰ حضرت کی گونج چار دانگ عالم میں پھیلی

۲۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی کا لازمہ ہے کہ وہ مدح سرائی کرنے والے کو چار دانگ عالم میں شہرت یافتہ بناتی ہے۔

Marfat.com

اعلٰحضرت قدس سرہٗ کی گونج :- مانا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی اور آپ کے کمالات و معجزات کا اظہار عالم کائنات کے ذرہ ذرہ میں گونج رہا ہے اور گونجتا رہے گا ایسے ہی عالم دنیا میں بھی گونج رہا ہے اور گونجتا رہے گا۔ یہی کیفیت خطۂ ہند میں تھی اور ہے لیکن اس خطّہ میں ایسے جوش و خروش سے عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گونج میں اعلٰحضرت قدس سرہٗ کی آواز نے نفخ صور کا کام کر دکھلایا ہے۔ اہل نظر بنظر انصاف غور فرمائیں کہ میلاد شریف وغیرہ کی یہ محفلیں اور یہ مجلسیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیائے کرام کے متعلق نظریاتی بحثیں اگرچہ پہلے بھی تھیں لیکن ان کی گرما گرمی اعلٰحضرت قدس سرہٗ مجددی کارناموں سے ہوئی۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ ؎

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے"

Marfat.com

نعت شریف ۶۸

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

۱۔ جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

حل لغات دنگ۔ حیران۔ ہکا بکا۔ بھچک۔ چرخ پھرنے والا پہیا۔ چاک چرخ۔ آسمان دہ آلہ جس پر چڑھا کر تانبے کے برتن صاف کرتے ہیں۔ ہائے۔ افسوس تاسف وغیرہ موقع پر بولتے ہیں۔

۱۔ شرح عرش کی عقل حیران اور آسمان سرگرداں ہے کہ اے جان مراد امام الانبیاء والرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کہ اب آپ کا مکان کدھر اور کہاں ہے۔ یہ شعر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شب معراج لامکان کو روانگی کے وقت کی طرف اشارہ ہے۔

سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

چوں برسید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعرش دست برزد عرش بدامان اجلالی وے (مدارج النبوۃ)

جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرش پہ جلوہ گر ہوئے تو عرش نے آپکے دامن رحمت کو پکڑ کر عرض کی۔

Marfat.com

یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی ہی وہ ذات ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جلال حمدیت اور جلال احدیت کا مشاہدہ عطا فرمایا ہے میں جلوہ گاہ ہونے کے باوجود آج تک اس مشاہدہ سے محروم ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو میں ہیبت وجلال سے کانپ اٹھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری پیشانی پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تحریر فرمایا مجھ پر ہیبتِ جلال میں اضافہ ہوگیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا تو مجھ پر طاری شدہ ہیبت ختم ہوگئی۔

گشت اسم تو سبب آرام دل من و باعث میر من ایں بود برکت اسم تو بر من پس چگونہ افتاد بر من نظر تو۔	آپ کا نام میرے دل وجان کا وسیلہ بن گیا یہ تو آپ کے نام کی برکت ہے پھر کیا عالم ہوگا اگر آپ کی نگاہ شفقت نصیب ہو جائے۔

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو

ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

حل لغات

بزم مجلس۔ سبھا۔ عروس دلہن۔ ہشت آٹھ۔ خلد جنت۔ بہشت عطردان عطر رکھنے کا بکس۔

Marfat.com

۲- شرح

محبوب مدنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلف عنبر کی مدح وثنا کی مجلس منعقد ہو تو مجھے اس کی تعریف کے لیے مقرر کیا جائے تو میری فکر کی دلہن کو پہلے تو عطر چاہیئے تب مجلس منعقدہ میں جا کر زلف عنبرین کی وصف بیان کروں. عطر تو جو ہوگا۔ اس عطر کا صرف چھوٹا سا بکس آٹھ بہشتیں ہیں اس کے بعد باقی لوازمات کا خود اندازہ لگائیے کہ کیا اور کتنے ہوں گے. یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اس لیے کہ جس زلف عنبرین کی قرآن مجید میں قسمیں یاد فرمائے. اس کی قدر ومنزلت کتنا ہوگی اور اسے مبالغہ بھی وہی تصور کرے گا جو کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ناآشنا ہے. ورنہ جنہیں زلف عنبرین کی قدر ومنزلت ہے ان سے پوچھیئے۔

قدر نبی دا اللہ جانے یا اصحابی

۱- خادم رسول اللہ وجلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۹۳ھ/ ۷۱۱ء روایت کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَ قَدْ اَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ۔ (صحیح مسلم شریف، ۲/۲۵۶)	میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک شخص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا سر مبارک مونڈ رہا ہے اور صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے بیٹھے ہیں اور نہیں چاہتے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

Marfat.com

ایک موئے مبارک (بال شریف) بھی کسی کے ہاتھ میں آنے کی بجائے زمین پر گرے۔

یاد رہے کہ سر اقدس کے مبارک بال خوب گھنے تھے.... غور کیجئے کہ

۱۔ اس وقت ایک دریا سو دو سو یا ہزار دو ہزار بال شریف تو محفوظ نہ کیے گئے بلکہ لاکھوں کروڑوں موئے مبارک محفوظ کیے گئے.. پھر

۲۔ یہ اہم واقعہ صلح حدیبیہ (۶ھ/۶۲۷) اور حجۃ الوداع (۱۰ھ/۶۳۱) کے عظیم تاریخی موقع پر بھی پیش آیا۔

۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فتح مکہ کے مبارک تاریخی موقعہ پر قریباً ۱۰۰۰۰ (دس ہزار) اور حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر قریباً ۱۲۴۰۰۰ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے۔ بلللہ غور فرمائیں کہ کتنے موئے مقدس کتنے نفوس قدسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کتنی بار محفوظ کئے یاد رہے کہ صحابہ کرام موئے مبارک اور دیگر تبرکات محفوظ فرماتے اور دوست احباب کو بھی تحفہ دیتے۔

۴۔ جلیل القدر تابعی حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ،

ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ بال مبارک ہیں، جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان کے گھر والوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ملے ہیں۔

تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا	میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک (بال شریف) ہونا میرے نزدیک دنیاو مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔
(صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹)	

Marfat.com

اللہ اللہ یہ وفور محبت ... یہ جذبہ عقیدت ..

۳۔ حضرت ملا علی سلطان قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر شریف، لنگی اقدس اور کرتا مبارک تھے۔ ان کے علاوہ کچھ موئے مبارک (بال شریف) اور ناخن پاک کے مبارک تراشے بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقت وصال یہ ایمان افروز وصیت فرمائی کہ،

كَفِّنُوْنِيْ فِيْ قَمِيْصِهٖ وَاَدْرِجُوْنِيْ فِيْ رِدَائِهٖ وَاَزِّرُوْنِيْ بِاِزَارِهٖ وَاحْشُوْا مَنْخَرِيْ وَشِدْقِيْ وَمَوَاضِعَ السُّجُوْدِ مِنِّيْ بِشَعْرِهٖ وَخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَرْحَمِ الرَّاحِمِيْنَ

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد پنجم ص ۶۳۸)

"مجھے کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا مبارک پہنایا جائے حضور مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک میں لپیٹا جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لنگی اقدس پہنا دی جائے۔ اور میرے ناک (مبارک) اور منہ (شریف) اور ان اعضا مقدسہ) پر کہ جن سے سجدہ کیا جاتا ہے، حضور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور تراشہ ناخن اقدس رکھ دیئے جائیں اور مجھے ارحم الراحمین جل شانہ کے رحم و کرم کے سپرد کر دیا جائے۔

فائدہ | ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نسبت امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کی کیسی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ منکرین کی لات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین واقعی، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ دل سے تعظیم و توقیر کرتے تھے لیکن پھر بھی یہی بدقسمت ہیں جو ایسی عقیدتوں کو شرک و بدعت کے فتاویٰ صادر کرتے ہیں۔

جائیداد قربان

شہر بلخ میں ایک سوداگر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے۔ سوداگر کا انتقال ہو گیا۔ اس نے ترکہ میں مال و زر کے علاوہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔ دنیا دی مال آدھا آدھا بانٹ لیا مگر موئے مبارک کی تقسیم پر مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ ان کو کیسے تقسیم کریں۔

بڑے بیٹے نے یہ تجویز پیش کی کہ "دونوں ایک، ایک بال شریف رکھ لیں اور تیسرے بال شریف کو نصف نصف کر کے بانٹ لیا جائے۔

چھوٹا بیٹا جو نہایت ہی عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا، وہ یہ تجویز سن کر کانپ گیا۔ اس نے کہا کہ "میں ہرگز ہرگز ایسی بے ادبی کی جرأت نہیں کر سکتا (یعنی بال مبارک کو توڑنا تو درکنار اس کی اجازت دینا) میرا دل اس کی اجازت نہیں دیتا۔"

بڑے بھائی نے کہا "اگر تجھے موئے مقدس کی عظمت کا اتنا ہی احساس ہے کہ ایسا کر کہ تینوں بال (شریف) تو رکھ لے اور سارا مال و دولت مجھے دے دے"

چھوٹے بھائی نے اس فیصلے کو قبول کرتے ہوئے سارا مال و دولت بڑے بھائی کے حوالے کر کے، بخوشی تینوں موئے مبارک لے لیے اور اپنا یہ مبارک معمول بنا لیا کہ تینوں مبارک بالوں کو سامنے رکھ کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کیا کرتا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے مختصر سے کاروبار میں ترقی عطا فرمائی۔

بڑے بھائی کو دنیاوی مال میں خسارے پر خسارہ آنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ کنگال ہو گیا۔ دریں اثنا چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ پھر کسی نیک صالح آدمی نے اسے اور نبی مکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

"لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت پیش ہو تو اس (مرد صالح) کی قبر پر حاضر ہو کر دعا کریں (اللہ تعالیٰ ان کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری فرمائے گا)"

اس مرد صالح نے اپنا یہ خواب مسلمانوں پر ظاہر کر دیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لائق صد با صد احترام سنایا۔ پھر کیا تھا، تمام مسلمان نہایت ادب و احترام کے ساتھ جوق در جوق اس عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار پر انوار کی زیارت کے لیے آنے لگے اور صاحب مزار رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے لوگوں کے معاملات حل ہونے لگے۔ تمام لوگ اس مزار شریف کا بہت ادب کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزار اقدس کے پاس سے گزرتا تو ادباً سواری سے نیچے اتر کر پیدل چلتا۔ (القول البدیع سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ ص ۱۲۸)

حضرت بل شریف

دو سو سال پہلے مغل بادشاہ شاہجہان کے عہد میں ایک عرب حکمران سے تنگ آکر بھارت آنے والا ایک عرب باشندہ "موئے مبارک" اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ عرب باشندہ پہلے دکن گیا اور پھر دہلی مقیم ہو گیا۔ بادشاہ وقت نے بیجا پور میں اس کو زمین کا ایک وسیع ٹکڑا جاگیر کے طور پر عطا کر دیا لیکن شاہجہان کی وفات کے بعد عرب باشندے "سید عبداللہ" کے بیٹوں اور مغل بادشاہ شاہجہان

Marfat.com

کے بیٹوں میں اختلاف کے باعث سید عبداللہ کے بیٹوں سے جاگیر ضبط کر لی گئی۔
اس طرح سید عبداللہ کی اولاد شدید مالی مشکلات کا شکار ہو کر کشمیری تاجر خواجہ نورالدین رشہ بری سے قرض لینے پر مجبور ہو گئی۔ قرض کی رقم بڑھتی رہی۔ آخرکار جب قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو مجبوراً سید عبداللہ شاہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "موئے مبارک" قرض کے عوض کشمیری تاجر خواجہ نورالدین کے حوالے کر دیا۔ کشمیری تاجر موئے مبارک لے کر دہلی سے براستہ لاہور کشمیر کے لئے روانہ ہوا۔ لاہور میں اورنگ زیب کو اس کی مخبری ہو گئی اور شاہی فرمان پر اہلکاروں نے چھاپہ مار کر موئے مبارک حاصل کر لیا۔ روایت کے مطابق اگلی شب مغل بادشاہ اورنگ زیب کو خواب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ کشمیری تاجر کو "موئے مبارک" کشمیر لے جانے دیا جائے۔ جس پر کشمیری تاجر کو رہا کر دیا گیا۔ اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق موئے مبارک اجمیر شریف سے منگوا کر کشمیر بھیجنے کا بندوبست کر دیا گیا۔ کشمیر میں جیسے ہی پیشوائے انسانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "موئے مبارک" کی آمد کی خبر پہنچی تو ہزاروں عاشقان رسولؐ، خواتین و حضرات

علماء و مشائخ "موئے مبارک" کے استقبال اور زیارت کے لیے "ہیرہ پورہ" پہنچ گئے۔ بعد ازاں ایک بہت بڑے جلوس کی صورت میں ڈل جھیل کے کنارے باغ صادق خاں میں واقع مسجد میں موئے مبارک لایا گیا۔ موئے مبارک کی یہاں منتقلی کے بعد مسجد ایک بڑی درگاہ کی شکل اختیار کر گئی۔

موئے مبارک ایک انچ قطر کی شیشے کی چھوٹی سی نال میں محفوظ ہے۔ اسے درگاہ کے اندر لکڑی کی الماری میں بند کیا جاتا ہے۔ جس کمرے میں یہ موئے مبارک محفوظ

Marfat.com

ہے اس کو چار شخص علیحدہ علیحدہ اپنے قفل لگاتے ہیں اور چاروں اکٹھے ہو کر بیک وقت کھولتے ہیں۔ اور بند کرتے ہیں۔ درگاہ حضرت بل میں درواز ۂ موئے مبارک عید میلاد النبی اور خلفائے راشدین کے ایام شہادت کے مواقع پر سال میں چھ مرتبہ زیارت کے لیے کھولا جاتا ہے۔ شیخ عبداللہ نے اپنے دور میں درگاہ حضرت بل میں ایک دار العلوم بنوایا۔ اور مسجد کو وسعت دی۔ جس کے بعد درگاہ حضرت بل کا علاقہ تحریک آزادی کشمیر کا مرکز بن گیا۔

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آ گیا
۳۔
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

حل لغات غش۔ بیہوشی۔ مورچھا۔ فریفتہ عاشق۔ پرے اس طرف۔ دور۔ الگ۔ آستان۔ چوکھٹ۔ دروازہ مکان درگاہ۔

۳۔ شرح مرغ عقل عرش تک پہنچ کر تھک ہار کر بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے آگے اور بہت بڑی منزلیں ہیں۔ عرش کے بعد تو ابھی آپ کی درگاہ کی یہ پہلی چوکھٹ ہے۔

وہ اس لیے کہ تا عرش عالم خلق کا انتہائی علاقہ ہے اور لامکان غیر منتہی۔ جب عالم خلق کا انتہا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان کو تشریف۔

Marfat.com

لیجانے لگے تو آپ کی روانگی کی ابتداء یہ پہلی منزل کی چوکھٹ ہوئی۔

سفر لامکان کی جھلکیاں

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالمِ سفلی سے عالمِ علوی کی طرف اور عالمِ ملک سے عالمِ ملکوت کی طرف، پھر وہاں سے عالمِ جبروت کی طرف پھر وہاں سے جذبۂ ادن منی کے ذریعہ عالمِ عظموت کی طرف پھر وہاں سے قاب قوسین اور اقرب او ادنیٰ کی طرف وہاں سے ایسے مقام پر پہنچے جہاں آپ کے قلب کا سراج بلا واسطہ ملک اور نبی اللہ تعالیٰ کے نور سے منوّر ہوگیا اسی مقام پر پہنچ کر سرکارِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ	میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے
لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ	اس میں نہ کسی نبی مرسل کو گنجائش
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ	ہے نہ ملک مقرب کو۔

اس لیے کہ یہ مقام الوحدۃ ہے یہاں کوئی بھی قدم نہیں رکھتا سوائے اس ذات کے جو فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہوں۔ فانی ایسا کہ نورِ الٰہیۃ کی نار اس کے وجود کی لکڑیوں کو ایسا جلا کر راکھ بنا دے کہ اس سے نفسی نفسی کا دُھواں بھی نہ نکلے اور یہ مرتبہ صرف ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ چنانچہ سب کو معلوم ہے کہ کل قیامت کو دوسرے انبیاء علیہم السّلام نفسی نفسی پکاریں گے اور آپ اُمتی اُمتی کہیں گے۔

(روح البیان پ۲۲ احزاب)

Marfat.com

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
۴۔ کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

حل لغات چھیڑ چھاڑ بات چیت طرفہ نیا۔ نادر دھوم دھام شان وشوکت۔ شور و غل داستان قصہ کہانی۔ حکایت۔ کان لگانا۔ دھیان سے سننا۔ چھپ کر سُننا۔

۴۔ شرح عرش پہ تازہ اور نئی بات چیت اور جو گفتگو بھی ہو رہی ہے تو آپ کی اور فرش زمین میں بھی کوئی شان وشوکت سے شور وغل ہے تو آپ کا غرضیکہ جہاں بھی ہم کان لگا کر نہایت ہی غور سے سنتے ہیں تو سرف ادھر ف آپ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ آپ جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے رسول ہیں ــ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اُدھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے کہ "اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی" جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں تیرا ذکر بھی ہو گا۔ اور عالمِ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ساتھ ہو رہا ہے۔

احادیث مبارکہ شفا شریف جلد اوّل میں ہے۔ ابن وہب کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا سوال کیجئے۔ اے محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نے عرض کی اے رب میں کیا سوال کروں تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے نوازا، حضرت نوح علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ ملک عطا فرمایا۔ جو اُن کے بعد کسی کو لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو چیز اے محبوب تمکو دی ہے وہ ان سے بہتر ہے آپ کو میں نے کوثر عطا فرمائی آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا کہ اُس کے ساتھ آسمان کے درمیان پکارا جاتا ہے۔ (الحدیث)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ — اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔
(پ ۳۰۔ ع ۱۹)

یحییٰ ابنِ آدم کہتے ہیں کہ (آپ کے ذکر کی رفعت سے مراد) نبوت (کا اعلان) ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اے محبوب جب (بندہ) مجھے یاد کریگا۔ تو میرے ساتھ تمہیں بھی یاد کرے گا۔ (جسطرح) کلمۂ طیبہ میں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور بعض اذان واقامت میں (حضور کا ذکر) مراد لیتے ہیں۔

فقیہ قاضی ابوالفضل فرماتے ہیں کہ:۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی بارگاہ میں عزت وعظمت، شرافت ومنزلت اور آپ کی بزرگی پر بڑی حجت ہے کیونکہ آپ کے قلبِ مبارک کو ایمان وہدایت کے لیے کھول دیا۔ علم وحکمت کی صیانت وحفاظت کے لیے وسیع کر دیا اور جاہلیت کی عادات وخصائل کو جس پر یہ لوگ تھے ان کا دشمن بنا دیا آپ کے دین کو ان کے دینوں پر تبلیغ ورسالت ونبوۃ فرما کر غالب کر دیا، اور آپ کے

Marfat.com

اور پر سے رسالت و نبوت کے شدائد کو جو تبلیغ رسالت کی صورت میں پیش آتی تھیں محفوظ کیا، اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا۔ آپ نے اُن سب کو پہنچا دیا، اور آپ کو اعلیٰ مرتبہ عنایت فرمایا۔ آپ کے نام کے ذکر کو اتنا بلند کیا کہ اپنے نام کے ساتھ آپ کا نام ملا دیا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے ذکر کو دنیا و آخرت میں اتنا بلند کیا کہ کوئی خطیب یا کلمہ شہادت کہنے والا یا نماز پڑھنے والا ایسا نہیں جو اشھد اَنْ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا

اِنَّ رَبِّیْ وَرَبَّکَ	میرا اور تمہارا رب فرماتا ہے
یَقُوْلُ تَدْرِیْ کَیْفَ	کہ اے محبوب جانتے ہو کس
رَفَعْتَ ذِکْرَکَ ؟	طرح تمہارے ذکر کو بلند کیا؟
قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ	حضور فرماتے ہیں اللہ ہی خوب
اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُکِرْتُ	جانتا ہے۔ جبرئیل نے کہا جب
ذُکِرْتَ مَعِیْ۔	میں یاد کیا جاتا ہوں تو میرے
	ساتھ آپ بھی یاد کیے جاتے ہیں۔

ابن عطاء کہتے ہیں کہ ایمان کی تکمیل ہی میرے ساتھ آپ کے ذکر سے ہوتی ہے نیز کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر ہی کو اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس نے آپ کا ہی ذکر کیا، اُس نے میرا ہی ذکر کیا۔

حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

لَا يُذْكَرُكَ اَحَدٌ بِالرِّسَالَةِ اِلَّا ذَكَرَنِیْ بِالرُّبُوْبِيَّةِ.

جو شخص تمہاری رسالت کا اقرار کرے گا اُس نے میری ربوبیت کا اقرار کیا۔

بعض نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے مقام شفاعت بھی مراد کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے قبیل سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ حضور کی اطاعت اور اللہ کے نام کے ساتھ حضور کا نام ملا کر بیان کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (پ ۴ - ع ۵)

اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو۔

وَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ۔

ان دونوں کو واؤ عطف کے ساتھ جو مشترک ہوتی ہے۔ جمع کیا ہے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

اِک ترے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی

۵۔ اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

حل لغات چین راحت۔ آرام۔ سُکھ۔ کل۔ عیش۔ اطمینان۔ انس (بالکسر) انسان (بالضم) محبت و پیار۔

۵۔ شرح اے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے چہرۂ اقدس کی روشنی دو جہان والوں کے لیے راحت و آرام اور سُکھ ہے ہر انسان کی محبت اسی سے ہے اس لیے کہ آپ ہر جان کی جان ہیں۔

اللہ تعالیٰ وجل مجدہ الکریم نے اصل العلمین ، سید المرسلین، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارکہ کو اپنی بے مثل ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا اور دوسری تمام مخلوقات کو حضور کی طفیل، حضور کے واسطے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) صدقے پیدا فرمایا۔ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا جابران اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔ یعنی اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول ما خلق اللہ نوری

Marfat.com

ومن نوری خلق کل شیئ یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے باقی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت جلد۲ ص۴ میں فرماتے ہیں کہ حدیث اول ما خلق اللہ نوری صحیح ہے مطالع المسرات میں ہے کہ اس حدیث کے ہم معنی کئی اور حدیثیں بھی ہیں۔ تیسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کنت اول الانبیاء خلقا و اخرھم بعثا یعنی میں پیدا ہونے میں سب سے اول ہوں اور بعث میں سب سے آخر۔ اسی مطالع المسرات میں ان احادیث کے متعلق لکھا ہے۔ فھذہ احادیث دالتہ علی اولیتہ صلے اللہ علیہ وسلم وتقدمہ علی غیرہ من جمیع المخلوقات دانہ سببھا یعنی یہ احادیث مذکورہ دلالت کرتی ہیں حضور تمام مخلوقات کے سبب ہیں۔ ان احادث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سب سے اوّل ہیں اور اوّل کے لیے ضروری ہے کہ فرد بھی ہو سابق بھی یعنی اکیلا بھی ہو پہلا بھی۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر مالک کہہ دے۔ اوّل مملوك لی اشتریتہ فھو حر یعنی اوّل عبد کا جو خریدوں میں آزاد ہے پھر دو عبد خریدے تو آزاد ہوں گے کہ اول کے لئے فردیت لابدی امر ہے جو یہاں مفقود ہے پھر اگر ایک عبد خریدے تو بھی آزاد نہ ہوگا کہ اب سابق نہیں رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اول کے لیے فرد وسابق ہونا ضروری ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ہیں تو واضح ہوا کہ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرد وسابق ہیں نہ آپ کی ذات میں کوئی شریک اور نہ ہی کوئی صفات میں۔ ولا شک انہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوھر الفرد البسیط جواہر البحار ص ۱۳۷۶ ج ۲ (یعنی اس میں شک نہیں کہ حضور اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم جوہر فرد بسیط ہیں۔

ع ۔ وہم باطل ہے کہ ممکن ہو مثال محبوب،

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں!

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

(قصیدہ بردہ)

(ترجمہ) اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو ان میں جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ الحجر: ۸۵ شیخ عبدالحق محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ ج اول ص ۲۶۰ میں فرماتے ہیں کہ اہل اشارات حضرات فرماتے ہیں۔ ای بمحمد یعنی تمام آسمان اور زمینیں اور ہر وہ چیز جو ان میں ہے انہیں صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہم نے پیدا فرمایا۔ مطالع المسرات ص ۱۱۴ میں ہے کہ شیخ عبدالجلیل قصری رحمۃ اللہ علیہ آیت کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت کی نص سے ثابت ہے کہ سب جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرحوم (محتاج رحمت) ہیں اور تمام خیر، نور اور برکت ابتدائے خلق سے آخر تک جو ظاہر ہوئی یا ہوگی وہ سب کی سب حضور علیہ السلام کے سبب سے ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

زرقانی شریف میں ہے اَنَّ النُّوْرَ النَّبَوِیَّ جِسْمٌ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ یعنی نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آدم

Marfat.com

علیہ السلام کے ظاہر ہونے سے بارہ ہزار سال پہلے جسم تھا۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃِ عَشَرَ اَلْفِ عَامٍ یعنی میں نور تھا اپنے رب کے پاس آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا "بخدا! صرف اتنا جانتا ہوں کہ ہر ستر ہزار سال میں ایک بار ستارہ ظاہر ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جبریل وعزۃ ربی انا ذٰلک الکوکب مجھے اپنے رب کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔ جواہر البحار ص ۸۸۶۔ مواہب اور اس کی شرح زرقانی جلد ا ص ۴۰ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو پیدا فرمایا۔ نبوت اور باقی تمام کمالات اس میں رکھے تو فرمایا ذرا ان انوار انبیاء کو دیکھ۔ جب اس نور معظم نے انوار انبیاء کو دیکھا تو تمام پر غالب آگیا تو ان انوار انبیاء نے عرض کی یا اللہ یہ کس کا نور ہے۔ ارشاد ہوا یہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر اس پر ایمان لاؤ گے تو ہم تمہیں نبی بنائیں گے۔ تمام نے کہا ہم اس پر ایمان لائے۔ آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین (آل عمران: ۸۱) میں یہی عہد مراد ہے۔

فائدہ ان احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام نور حسی اور معنوی کے اصل اور جامع ہیں چنانچہ مطالع المسرات ص ۲۲۰ میں ہے و نورہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسی والمعنوی ظاہر واضع۔ یعنی حضور علیہ السلام کا نور حسی اور معنی ظاہر واضع ہے اور تفسیر صاوی ص ۲۲۹ میں ہے انہ اصل نور حسی ومعنوی یعنی حضور علیہ السلام ہر نور حسی (جو دیکھنے میں آئے جیسے دھوپ) اور نور معنوی

Marfat.com

(جو عقل یا شرع سے معلوم ہو جیسے ایمان) کا اصل ہیں۔ تو تمام نبیوں اور رسولوں، فرشتوں، لوح وقلم، عرش وکرسی، چاند، سورج اور ستاروں کے انوار اسی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پرتو ہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہم از لوح وقلم تا عرش وکرسی
ازاں نور است گر تحقیق پرسی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت ص ۴ میں اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر ج ۲ ص ۲۰۳ میں تحریر فرمایا کہ جب یہ نور حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کی پیشانی مبارک میں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس نور کی برکت سے تمام اشیاء کے اسماء تعلیم فرمائے۔ اور فرشتوں سے سجدہ کروایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

السلام اے آنکہ تا از جبہ آدم تافت
نور پاکت کس نہ برداز نوریاں اورا سجود

سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِہٖ
فِیْ وَجْہِ آدم کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَدَ

یعنی اگر شیطان حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے چمکار کو دیکھ لیتا تو سب سے پہلے سجدہ میں گر جاتا۔

وَلَوْ رَاٰی نَمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِہٖ
عَبْدُ الْجَلِیْلِ مَعَ الْخَلِیْلِ وَلَا عَنَدَ

یعنی اگر نمرود محبوب کے نور جمال کو ابراہیم خلیل اللہ کی پیشانی میں دیکھ لیتا تو خلیل اللہ کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا اور کبھی ضد نہ کرتا ؎

Marfat.com

عِیسٰی وَآدَمَ الرُّسُلُ جَمِیعُھُمْ
ھُمْ اَعْیُنٌ ھُوَ نُوْرُھَا لِمَا وَرَدَ

(زرقانی ج ۱ ص ۶۴)

یعنی وارد ہوا ہے کہ عیسٰی اور آدم باقی تمام رسول علیہم السّلام آنکھیں ہیں اور محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ان کا نور ہیں۔

پھر یہ نور خدا کو سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا چلا آیا۔ ارشاد ہوتا ہے ھُوَ الَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ (البقرۃ: ۱۴۴)
یعنی اللہ وہ ہے جو دیکھتا ہے تجھے جس وقت تو کھڑا ہوتا ہے اور تیرے سجدہ کرنے والوں میں منتقل ہونے کو بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مراد مومنین ہیں اور معنی یہ ہے کہ زمانہ حضرت آدم علیہ السّلام وحوا علیہا السلام سے لے کر حضرت عبداللہ وآمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب وارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباؤ واجداد حضرت آدم تک سب کے سب مومنین ہیں (کنز الایمان) مطالع المسرات میں ہے کہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں چھ تالیفیں تحریر فرمائیں۔ جن میں پر زور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ السّلام کے تمام آباؤ اجداد مسلمان ہیں۔ حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) نے غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ایک نعت پیش کی جس کے تین شعر یہ ہیں ؎

تَنَقَّلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رِحِمٍ
اِذَا مَضٰے عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ

Marfat.com

وَرَدَتْ نَارُ الْخَلِيْلِ مُكْتَتِمًا
فِيْ صُلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ تَحْتَرِقُ
وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

یعنی آپ ایک صلب سے دوسرے رحم تک مختلف طبقوں میں منتقل ہوتے آئے یہاں تک کہ آپ نارِ خلیل میں وارد ہوئے آپ چونکہ ان کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی۔ اور آپ کے انوار سے اطراف منور ہوگئے۔ رب العالمین نے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اس مبارک تشریف آوری کی خبر دے کر فرمایا۔ قد جاء کم من اللہ نورٌ وکتاب مبین، یعنی بیشک آیا تمہارے پاس ایک بڑا نور اور کتاب روشن۔

فائدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور ہے کہ اولیت وانتقال ذات الٰہی کے خاصے ہیں جواہر ص ۸۱۴ میں ہے قَدْ وَرَدَ اَنَّ ذَاتَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَتْ نُوْرًا یعنی ضرور وارد ہوا ہے کہ آپ کی ذات نور ہے، جو کچھ اس حقیقت میں مخفی ہے وہ کوئی نہیں جانتا۔ عارف تیجانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حقیقت احمدیہ غَیْبٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْغُیُوْبِ فَلَمْ یَطَّلِعْ اَحَدٌ عَلٰی مَا فِیْهَا یعنی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سب سے بڑے غیبوں سے ہے تو کوئی بھی مطلع نہیں ہوا ان چیزوں پر جو اس حقیقت میں ہیں۔

کلمہ "کم" سے معلوم ہوا کہ جو ہماری طرف تشریف لایا ہے وہ نور ہے اور ہماری طرف روح و بدن کا مجموع تشریف لایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ

Marfat.com

آپ کا روح و بدن تمام نور ہے ؎

تو جان پاکی سربسر نے آب و خاک اے نازنین
واللہ زجاں ہم پاک تر جانم فداک اے نازنین

(ترجمہ) آپ سربسر جان پاک ہیں آپ آب و خاک کا خمیر نہیں اے نازنین بخدا آپ تو جان سے بھی پاک تر ہیں۔ اے نازنین آپ پر میری جان فدا ہو۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
-۶
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

۶۔ شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم وجود میں تشریف نہ لائے تو محض عدم ہی عدم تھا اگر آپ جہاں میں نہ ہوں تو پھر کچھ بھی نہ رہے عدم ہی عدم ہو۔ اس لیے کہ آپ جملہ عالمین کی جان (روح) ہیں اور ظاہر ہے کہ جان ہو تو جہاں ہے بے جان جہاں کہاں۔

احادیث لولاک اس شعر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ کائنات کی علت نمائی ظاہر کو کیا گیا ہے اور وہ احادیث لولاک سے واضح ہے جسے منکرین کمالات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے موضوع کہہ کر اپنا اور اپنی بدقسمت جماعت کا دل بہلایا۔ حقیقت یہ ہے کہ حدیث لولاک کے بعض اسنادات صحیح ہیں اور بعض حسن

Marfat.com

اور بعض ضعیف ہیں تو دوسری سندات کے لحاظ سے صحیح ہوئی. اس کے بعض اسنادات موضوع ہیں جن کو مخالفین پڑھ سُن کر اپنی عافیت سمجھتے ہیں لیکن ان کے اہل علم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حدیث لولاک بعض سندات سے موضوع سہی لیکن معنیً لازماً صحیح ہے اس موضوع پر فقیر کا رسالہ"

"شرح حدیث لولاک" کا مطالعہ فرمائیے.

تبرکاً چند احادیث مبارکہ ہدیۂ ناظرین عرض کردوں تاکہ عاشق کا دل و دماغ تازہ اور ایمان کو رونق نصیب ہو. اور منافق تو ہے ہی منافق اس کا دل نہیں جلے گا اور کیا ہوگا. سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی بھیجی. میں نے ابراہیم کو خلیل اللہ کہا. تمہیں اپنا حبیب کہا اور تم سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت وکرامت والا کوئی نہیں بنایا. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَ مَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا. میں نے دنیا اور مخلوقاتِ دنیا اسی لیے بنائی کہ میری بارگاہ میں جو منزلت وعزّت تمہاری ہے ان پر ظاہر فرمادوں. اگر (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نہ ہوتے تو میں دنیا نہ بناتا. یعنی دنیا وآخرت کچھ نہ ہوتی کہ آخرت دار الجزاء ہے اور دار الجزاء پر دار العمل کا تقدم ضروری. جب دار العمل بلکہ عالمین ہی نہ ہوتے تو دار الجزاء کہاں سے آتی. حاکم نے صحیح مستدرک میں روایت کی حضرت عزّت جلّ وعلا نے آدم علیہ السلام کو وحی بھیجی لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا اَرْضًا وَلَا سَمَاءً. اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے نہ میں تجھے پیدا کرتا نہ آسمان وزمین بناتا اور امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. حدیث قدسی میں ہے کہ

Marfat.com

حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سِوَاكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ۔ یعنی اے اللہ تو ہے اور میں ہوں اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب کو میں نے تیرے لیے چھوڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَاكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ. اے محبوب میں ہوں اور تو ہے اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب کو میں نے تیرے ہی لیے پیدا کیا ہے.
مکتوبات شریف جلد دوم مکتوبات نمبر ۸ ص ۱۸) اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا. لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ۔ یعنی اے محبوب اگر تم کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں زمین کو پیدا نہ کرتا۔ اگر تمہارا پیدا کرنا مجھے مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔ (مکتوبات شریف ص ۲۳۲ مکتوب نمبر ۱۲۲)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرکار سرہند شریف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ نہ دنیا کو پیدا کرتا نہ آسمانوں کو پیدا کرتا بلکہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے قصیدہ قاسمیہ ص ۵ میں کہا ؎

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہیئے اگر تم کو مبدأ الآثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود
قیامت آپ کی تھی دیکھیئے تو اک رفتار

نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں یا زماں نہیں ؟

Marfat.com

بانی مدرسہ دیوبند قصائد قاسمی صـ۵ پر لکھتے ہیں۔

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہیئے اگر تم کو مبداء الآثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود
قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اِک رفتار

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے۔

حل لغات گود۔ پہلو۔ کولی۔ دامن۔ آنچل۔ شباب۔ جوانی عمر کا تیس سے چالیس برس کا زمانہ گلبن۔ درخت گلسرخ۔ اٹھان۔ اُبھار۔ بلندی۔ ابتداء۔

شرح نبی پاک کی گود میں عالمِ شباب (اعلان نبوت کا آغاز) ہے۔ پھر ہمارے سے آپ کے شباب کا حال نہ پوچھئے کیونکہ ہم تو آپ کی ہر ادا پر قربان ہیں اے مخاطب اگر تجھے کچھ سمجھ ہے تو سن لے کہ گلستانِ نور کے اس گلبن کی کچھ نرالی ہی شان ہے کہ اعلانِ نبوت کے بعد اس کی بلندی و رفعت کچھ عجیب و غریب ہی ہے۔ اگرچہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت ابتدائے آفرینش سے تھی لیکن اس عالمِ دنیا میں تشریف لانے کے بعد حسبِ دستور دیگر انبیاء علیہ السلام آپ

Marfat.com

نے بھی چالیس سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان کو منکرین کمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آغاز سمجھ لیا یہ ان کی غلط فہمی اور کوتاہ اندیشی ہے ورنہ متقدمین ومتاخرین علمائے دین میں اکثریت کا فیصلہ یہی ہے کہ آپ اس وقت سے نبی ہیں جب سے آپ کے نور کو اللہ تعالےٰ نے پیدا فرمایا۔ اس کے بارے میں متعدد مقامات پہ اسی شرح حدائق میں بیان ہوا۔

عالم شباب اور نبوّت کا اعلان

عالم شباب چالیس برس کا زمانہ اور یہی اعلان نبوّت کا زمانہ

جیساکہ دستور انبیاء علیہم السّلام کا رہا اور وہ بھی اکثر۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ ہاں اتنا یاد رکھئے کہ آپ کی ہر دوسری گھڑی پہلی سے بہتر و برتر ہے بالخصوص اعلان نبوت کے بعد یہ کیفیت نمایاں طور نکھر کر سامنے آگئی

تفسیر عزیزی (فارسی) پارہ نمبر ۳۰ زیر آیۃ "وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی صفحہ ۲۱۷ میں استاذ الکل۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں "والبتہ ہرحالت آخر بہتر باشد۔ ترا از معاملتِ اوّل تاآنکہ بشریت ترا اصلا وجود نماند وغلبۂ نورِ حق برتو علی سبیل الدوام حاصل شد،" البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہر آخری حالت آپؐ کے پہلے معاملہ سے بہتر ہے۔ یہاں تک کہ آپ کی بشریت کا اصلاً وجود نہیں رہا۔ اور آپ پُر نورِ حق کا غلبہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہوگیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم پر انوار وتجلّیات کا اس قدر فیضان ہوا کہ بشریت بالکل غائب ہوکر آپ سراپا نُور بن گئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

۸۔
تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

حل لغات سیاہ کار بدکار پاپی۔ بُرے کام آ عادی

۸۔ شرح تجھ سا سیہ کار و بدکار اور کون ہوگا لیکن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا شفیع بھی کوئی نہیں جب وہ بے مثیل شفیع ہیں تو پھر تجھے بھول جائیں یہ محض تیرا اپنا گمان ہے اور تیرا گمان سراسر غلط ہے کیونکہ ان کی شفاعت اور غلاموں کی پہچان ضرب المثل ہے۔

حسبِ عادت امام احمد رضا قدس سرہٗ خود کو مخاطب ہوکر جملہ اہلِ اسلام کو تسلی دے رہے ہیں کہ ہم کتنا ہی گندے بندے سہی لیکن ہمارے آقا لجپال اور امت کے غمخوار و غمگسار ہیں۔ ممکن ہی نہیں کہ آپ ہم غریبوں کو بھولیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

Marfat.com

۹۔ شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تا زمیں جس کی نرم سی اِک اُڑان ہے

حل لغات

شان۔ مرتبہ۔ دبدبہ حق۔ حال عزت طاقت آن۔ خرام۔ ناز و انداز کی چال۔ باز ایک شکاری پرندہ۔ اڑان۔ پرواز

۹۔ شرح

اللہ تعالیٰ کی شان کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرواز اتنا بلند اور تیز۔ اللہ اللہ وہ سدرہ کا باز تیز رفتار یعنی جبرئیل علیہ السلام کہ جس کی سدرہ سے زمین تک ایک معمولی سے پرواز ہے لیکن وہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرواز کے آگے عاجز اور کمزور ہو کر رہ گیا۔

۱۰۔ پیشِ نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

۱۰۔ شرح

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سامنے موجود ہوں تو سجدہ کرنے کو جی چاہتا بلکہ دل بے قرار

Marfat.com

ہے لیکن سر کو سجدہ سے روک لو۔ یہی عاشق کا امتحان ہے کہ دل تو بے قرار ہو کر سجدہ ریز ہونا چاہتا ہے لیکن محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے روکا ہے۔ اسی لیے دل کی بیقراری منظور ہے لیکن محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی منظور نہیں۔ سچے عاشق کی یہی نشانی ہے۔ حدیث شریف میں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ (الحدیث)

بارِ جلال اُٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا

۱۱۔ یوں تو یہ ماہِ سبزہ رنگ نظروں میں دھان پان ہے

حل لغات شق پھٹا ہوا شگاف پڑا ہوا۔ سبزہ رنگ۔ گندمی رنگ۔ دلربا دھان پان (ہندی) دبلا پتلا۔ نازک۔

۱۱۔ شرح حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال الٰہی کا بوجھ اٹھا لیا اگرچہ اس بوجھ برداری پہ آپ کا کلیجہ بھی پھٹ گیا۔ لیکن آپ نے اس کی پرواہ نہ کی ویسے بظاہر دیکھو تو یہ محبوب دلربا کتنا نازک بدن ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شق صدر اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے شق صدر کے واقعہ کی طرف اشارہ فرما کر اس کی حکمت بھی بتا دی اگرچہ شق صدر چار بار ہوا لیکن یہاں شبِ معراج کا موقعہ مراد ہے۔

Marfat.com

حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خواب ناز سے اٹھے تو جبریل نے وصال رب ذوالجلال کا مژدہ ان الفاظ کے ساتھ سنایا۔

یا رحمۃً للعالمین	اے رحمتِ دو جہاں اللہ تعالیٰ
ان اللہ یُقرأ السلام	سلام کے بعد آپ سے کہتا ہے کہ
یقول زرنی وانی مشتاقٌ	میرے ہاں تشریف لائیے میں آپ
الیک)	کی ملاقات کا مشتاق ہوں۔

پھر جبریل نے عرض کیا کہ اے محبوبِ خدا میں نے تمام انبیاء کرام کو معراج کرایا لیکن جیسا رتبہ آج آپ کو نصیب ہو رہا ہے۔ کسی اور کو نہیں ہوا۔

اور نبیوں کو یہ مرتبہ ہی نہیں	عرش اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں	جیسا رتبہ تیرا آج کی رات ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بستر استراحت سے اُٹھے اور جبریل کے ہمراہ حطیم تک آئے تو جبریل نے بحکم کردگار آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا۔ قلبِ اطہر باہر نکال کر اسے چیرا اور خون کا ایک لوتھڑا باہر نکال پھینکا۔ پھر آبِ زم زم سے اسے دھویا۔ اسی اثنا میں آسمان سے ایک زرّیں طشت نازل ہوا جس میں حکمت و ایمان تھا جو قلبِ اطہر میں بھر دیا گیا اور اسے پھر اصلی مقام پر رکھ کر سینہ مبارک کو بند کر دیا گیا۔ (مسلم شریف)

شق صدر میں حکمت

شب معراج شق صدر میں بے شمار حکمتیں تھیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم بالا کی سیر کرنے اور مظاہر قدرت کا مشاہدہ کرنے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب اطہر کو شق کیا۔

Marfat.com

۱۲۔ خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے عبد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم)
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے۔

حل لغات عبد۔ عبادت گار۔ نیازمند۔ غلام۔ نوکر۔ امان پناہ۔ امن حفاظت۔ آرام تسکین۔

۱۲۔ شرح اے احمد رضا (امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ) ذرہ برابر بھی کوئی خوف نہ کرو اس لیے کہ تم تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام ہو اور جو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوتا ہے اس کے لیے امان ہی امان ہے اسی لیے مت گھبراؤ تمہارے لیے بھی امان ہی امان ہے۔

Marfat.com

نعت ۶۹

> اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
>
> ۱۔ زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

حل لغات باری۔ اللہ کا اسم پاک ہے۔ حجاب پردہ۔ تاریک، اندھیرا۔ مہر۔ سورج۔ نقاب، پردہ، وہ پردہ جو منہ پر ڈالتے ہیں یا کسی چیز پر ڈالا جائے۔

شرح اے حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ ہٹا کر اپنے چہرہ مبارک کی زیارت سے ہمیں مشرف فرمایئے کیونکہ اللہ کا نور پردہ میں ہے اور اسی پردہ میں ہونے کی وجہ سے زمانہ اندھیرے میں ڈوب رہا ہے۔ کیونکہ آپکا چہرہ مبارک جو ایک سورج ہے وہ بہت عرصہ سے پردے میں پوشیدہ ہے۔

نور باری تعالےٰ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس صفت سے موصوف کرنے پر کمالات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین نے اعلحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ پر دو بہتان تراشے۔ چنانچہ دھاکہ صـ۲۸ پر اسی شعر کا مطلب لکھا کہ بشریت کے پردہ میں آپ باری تعالیٰ کا نور ہیں پردہ اٹھا دیں تو واضح ہو جائیگا کہ آپ خود خدا ہیں۔ (معاذ اللہ) اسی کتاب میں اہل سنت پر اسی شعر کی وجہ سے دو بہتان تراشے ہیں۔

۱۔ بریلوی مذہب میں بشریت کے پردہ میں خدا۔

Marfat.com

۲۔ حضور علیہ السلام خُدا کے نور کا ٹکڑا تھے۔ بشریت کے پردے میں زمین پر اترا۔

تردید بہتان مذکور حضرت مولانا حسن علی رضوی میلسی (مدظلہ) اس کے رد میں لکھتے ہیں کہ قطع نظر اس سے کہ یہ بات بلا دلیل ہے۔ دو متضاد نظریات علمائے بریلی کے ذمہ لگائے جا رہے ہیں پہلے فقرہ میں تو مصنف یہ کہتا ہے کہ خُدا کے نور کا ٹکڑا علماء بریلی کی کتب (تصانیف) میں تو یہ دونوں ہی باتیں کہیں نہیں ملتیں مگر مصنف کو کم از کم اتنا تو چاہیئے کہ بیک وقت دو متضاد الزام تو عائد نہ کرے۔ جب اسکے بقول علماء بریلی بشریت کے پردہ میں خُدا مانتے ہیں تو پھر خُدا کے نور کا ٹکڑا کا مطلب؟ یہ مصنف دھماکہ کا اندھا پن اور عقل و شعور و شرم و حیا سلب ہونے کی علامت ہے کہ بلا دلیل و ثبوت متضاد الزام لگا کر اپنی آتش انتقام کا مظاہرہ کر رہا ہے اگر علماء بریلی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خدا ہیں تو خُدا کون مانتا ہے؟ اور علماء بریلی کا یہ عقیدہ کہاں مذکور ہے؟ اور اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے۔ میں یہ کس لفظ کا معنیٰ ہے کہ آپ خود خُدا ہیں؟ اس ڈھٹائی اور سینہ زوری کا بھی کوئی ٹھکانہ ہے۔ کچھ تو شرم اور غیرت چاہیئے ایک عام فہم مصرعہ میں اس قدر خیانت آمیز مغالطہ دیا جاتا ہے تو دقیق اشعار میں کیا کچھ بے ایمانی نہ ہوگی۔ قہر خداوندی بر دھماکہ دیو بندی"

فائدہ:۔ یہاں مولانا محمد حسن علی رضوی (مدظلہ) کی ایک جامع تقریر ملاحظہ ہو جو انہوں نے کلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ کے معترضین کے جملہ اعتراضات پر لکھی۔ اگرچہ میرا موضوع صرف اور صرف کلام رضا کو دلائل قرآن وسنّت سے مزین کرنا ہے جس سے اعتراضات کے جوابات خود بخود حل

Marfat.com

ہوتے چلے جائیں گے لیکن جب اعتراضات ہی ایسے ہوں تو پھر ایسے کو تیسا کی مثال بہت بڑی مشہور ہے اسی لیے یہ تقریر ہر اعتراض بے جا کے وقت ملحوظ ہو۔

کَلَامُ الْاِمَامِ اِمَامُ الْکَلَامِ :. کَلَامُ الْمَلِکِ مَلِکُ الْکَلَامِ

اعلحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کی جلالت علمی پر اپنے بیگانے رشک کرتے ہیں ان کی تصانیف میں علم وتحقیق کے بادل گرج رہے ہیں۔ ان کے علمی دینی کارناموں پر عرب وعجم جھوم رہے ہیں۔ جن کی ایمان افروز وجد آور اور کیف وسرور سے بھرپور نعتیہ شاعری سے ارباب عشق ومحبت کے میکدے آباد ہیں جنکے شاعرانہ ادب کی پختہ کاری کا لوہا۔ اقبال وحفیظ جالندھری۔ محسن کاکوروی اور ضیاء القادری اکبر وارثی جیسے مشاہیر زمانہ شعراء نے مانا۔ جو تحدیثِ نعمت کے طور پر خود فرماتے ہیں۔ ؎

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اُسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں!

یہ اعلحضرت کا کلام ہے بہ آدابِ شریعت کی پابندی، زبان کی پاکیزگی محاورات کی لطافت، الفاظ کی وضاحت، کلام کی بلاغت، عبارت کی رنگینی مضامین کی دلکشی و بلندی تشبیہات کی عمدگی اور استعارات کی خوبی سے مزین ہے جن کا کوئی شعر ایسا نہیں جس کا ثبوت آیاتِ قرآنی۔ احادیث نبویہ اقوال ائمہ واصفیا سے نہ ملتا ہو اگر کسی کو نہ ملے تو یہ اسکی اپنی علمی بے بضاعتی حدائق بخشش کا سن ۱۳۲۵ھ ہے گویا آج پورے اکانوے (۹۱) سال ہوتے ہیں اس دوران سینکڑوں مناظرے ہوئے اور ہزاروں کتابیں لکھی گئیں لیکن مشاہیر واکابر دیوبند میں سے کسی کو اعلحضرت کے

Marfat.com

کے کسی شعر پر اعتراض کرنے کی جرارت نہ ہوئی. آج ستر سال بعد دھماکہ کا گمنام مصنف اعلحضرت کے اشعار مبارک پر بزعم خود معترض ہوا ہے۔ ؎

ہوا مینڈک کو زکام اللہ اللہ

کہتے ہیں کہ ایک مصنف دھماکہ جیسے بزعم خود بہت بڑے ادیب و شاعر تھے. کسی نے ڈاکٹر اقبال کے اس شعر کا مطلب پوچھا۔

؎ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

تو اس نے جھٹ کہا کہ خودی کو اتنا بلند کرتا چلا جا کہ تقدیر کے اوپر جا۔ اور وہاں پہنچ کر جب تجھے سردی لگنے لگے تو پھر خدا خود تیرے سے پوچھے گا بتا تیری رضائی کہاں ہے؟ یہی حال مصنف دھماکہ کا ہے. ع

مارو ں گھٹنا پھوٹے آنکھ

اعلحضرت کا شعر جو سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالے عنہ کی شان میں اسکو نانوتوی کے چھوٹے بھائی غلام احمد قادیانی کی احمدی مسجد کے زاہدوں کی شان میں نظر آتا ہے۔ ؎

آہ اس شوخ ستم گار سے جس کی آنکھیں
ذوق رکھتی ہیں ڈھٹائی کا بدل جانے کا

اعلحضرت قدس سرہٗ کے اشعار مبارک پر تنقید و تبصرہ کے ابتدائیہ میں خدا تعالیٰ کے بارے میں" کا عنوان جما کر مذہب اسلام یہ بتایا ہے اللہ تعالے واجب الوجود اور لاشریک ہے اسکے سوا جو کچھ ہے وہ حادث ہے مخلوق ہے اور ممکن الوجود ہے اور واجب الوجود اور کوئی نہیں۔ نہ ممکن الوجود سے بالا کوئی برزخی درجہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

اس میں بعض باتیں تو ایسی ہیں جن پر نہ تو کسی کا اعتراض ہے نہ انکار ہے لیکن بعض باتیں وہمی خیالی ہیں۔ اگرچہ مصنف دھماکہ نے انکو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ بحوالہ کتب یہ بھی بیان کر دیا جاتا کہ کس نے کہا کہ خدا پر کسی کا رعب ہے۔ کس نے کہا خدا تعالٰی نے اپنے اختیارات کسی مخلوق کو مستقل طور پر دے رکھے ہیں یا اللہ تعالٰی نے اپنی خدائی کا چارج کسی کو دے دیا ہے۔ یہ سب وہابیانہ چکر بازیاں ہیں کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کاش مصنف اپنا اور اپنے مخاطب کا عقیدہ بحوالہ کتب معتبرہ بیان کرتا اور پھر کوئی تبصرہ کرتا تو بھی کوئی بات تھی لیکن مصنف نے ایسا نہیں کیا اور فرضی باتوں سے اپنا جی بہلایا۔ اسکے بعد چند اشعار کے اعتراضات کے جوابات ہیں۔

نہیں وہ میٹھی نگاہ خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

شرح محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم میٹھی نگاہ والے نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالٰی کی رحمت جلوہ فرما ہے ہاں آپکے غضب اور غصہ سے خدا تعالٰی بچائے کیونکہ غضب نبوی درحقیقت باری تعالٰی کے جلال کا عتاب ہے۔

اس شعر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت جمال وجلال کی حقیقت کا اظہار ہے وہ یہی کہ کسی پر شفقت فرماتے ہیں تو یوں عقیدہ رکھو کہ آپکا میٹھا بول

Marfat.com

رحمت خداوندی جلوہ فرما ہے اگر کسی پر غصہ فرمائیں اور غضب میں آجائیں تو یقین کرو کہ جلال باری تعالیٰ عتاب میں ہے۔

ازالۂ دہم بعض سفہاء حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے صفات باری تعالیٰ بحیثیت مظہر بیان کیے جائیں تو انہیں شرک کا ہیضہ ہو جاتا ہے ممکن ہے اس شعر میں بھی کسی کی بد مذہبی کی رگ پھڑک اٹھے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ مظہر جمال و جلال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہیں ہی۔ اس سے انکار کسی جاہل و سفیہ کو ہوگا۔ اللہ نے تو اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپکے ادنیٰ امتیوں کے لیے کرم فرمایا ہے باپ کے لیے اولاد کو حکم ہے حدیث شریف میں ہے

رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْاَبِ وَ سَخَطُ الرَّبِّ — اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رب تعالےٰ کا غضب باپ کی رنج اور غصہ میں ہے۔

آپکی میٹھی نگاہ کے واقعات کا شمار کہاں۔ ہاں غضب نبوی کی چند مثالیں روایات میں ہیں انکا ایک [illegible] حاضر ہے۔

۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حکم بن عاص حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجاتا ہے۔ جب حضور گفتگو فرماتے تو وہ منہ ٹیڑھا کرکے آپکی نقلیں کرتا۔ ایک دفعہ اس پر حضور علیہ السلام کی غضب کی نگاہ پڑ گئی تو فرمایا۔

کُنْ کَذٰلِکَ۔ ایسے ہو جا۔ پھر وہ تا دم زیست ایسے ہی منہ مارتا رہا جیسے نقل اتارتے وقت کیا تھا۔

(خصائص صـ۷۹ ج ۱)

Marfat.com

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وحی لکھتا تھا وہ مرتد ہو گیا نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ　　اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔

(رواہ البخاری ص ۵۳۵ مشکوٰۃ)

جب وہ مرا مشرکین نے اسے دفن کیا تو اسے زمین نے باہر پھینک دیا کئی دفعہ قبر کو گہرا کر کے دفن کیا گیا مگر وہ جب بھی دفن کر کے واپس لوٹتے قبر باہر پھینک دیتی۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص قبر کے باہر ہی پڑا رہا۔ یہاں تک کہ اسکا جسم نیست و نابود ہو گیا مگر قبر یعنی زمین نے قبول نہ کیا۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

س۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ اسکا پیٹ نہ بھرے۔

جواب:۔ یہ جملہ نہ غضب ہے نہ غضب کی علامت صرف ایک محاورۂ عرب کے مطابق ہے جیسے اہل عرب قاتلہ اللہ وغیرہ تو ایسے کلمات مبنی بر غضب نہیں بلکہ ایک طرح کی دعا ہوتی ہے جو دلیل بر لطف و کرم ہوتی ہے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "الرفاہیہ" میں لکھ دی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ جملہ حضرت امیر معاویہ کے لیے رحمت ہی رحمت ثابت ہوا بلکہ ہزاروں مراتب و کمالات کے حصول کا موجب چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جملہ برائے امیر معاویہ بد دعا نہیں بلکہ دعا ہے (تطہیر الجنان)

جب دعا ہے تو اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا مستجاب ہوتی ہے اور یقیناً یہ دعا بھی مستجاب ہوئی۔

Marfat.com

جب واضح ہو گیا کہ یہ کلمہ دعا بن کر نکلا اور پھر وہ اپنے معنے میں نہیں بلکہ اس سے دنیوی منفعتوں سے مالا مال ہو نا مراد ہے کیونکہ سیر ہو کر کھانا دنیا کی منفعتوں سے مالا مال ہونا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کا پیٹ بھرا ہوا ہے یعنی مالدار ہے اور پیٹ بھر جانا ایک نعمت خداوندی ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی قبولیت کا یقین ہونا ہم اہلسنت کے عقیدہ میں شامل ہے تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گویا امیر معاویہ رضؓ کے لیے فرمایا کہ اللہ تعالے اسے دنیوی منفعتوں سے بھر لو یہ فرمائے چنانچہ یہ ہمارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پاک کا ثمر ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دنیوی منفعتوں سے وافر مال پایا اور ظاہر ہے کہ یہ منفعتیں انکے لیے رحمت ہی رحمت بنیں اور نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی۔

جلی جلی بُو سے اسکی پیدا ہے سوزِشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

شرح جلی ہوئی بُو اس محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے پیدا ہوئی ہے اس لیے کہ یہ چشم کریم کے عشق کی سوزش سے نصیب ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ہرن کے کباب میں اتنا مزہ نہیں آیا جو مزہ دل کے کباب میں حاصل ہوا ہے

Marfat.com

عشق کی چاشنی

یہ لذت وہ جانتا ہے جسے عشق کی چاشنی نصیب ہوئی ہے۔ ورد لوگ زاہد خشک تو اسے عبث بلکہ شرک کی نوبت تک پہنچا دیتے ہیں۔ ایسے عاشقان زار صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ ع

معذور دار مت کہ تو او را ندیدۂ
تو معذور ہے کہ تو نے عشق کی لذت چکھی ہی نہیں

آسیہ زوجہ فرعون کو لذت عشق کا نمونہ

مروی ہے کہ جب بی بی آسیہ مسلمان ہو گئی اور فرعون کو انکے ایمان کا علم ہوا تو پہلے تو اسلام سے پھر جانے کا کہا جب آسیہ نے نہ مانا تو اس ظالم نے بی بی کے ہاتھ اور پاؤں پر میخیں ٹھونک دیں اسکے بعد گرم ریت پر دھوپ میں لٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ بی بی آسیہ پر اپنے پروں سے سایہ کریں اس پر بی بی آسیہ کو بہشت میں اسے اسکا گھر دکھایا جسے بی بی آسیہ دیکھ کر ہنسی۔ لوگوں نے کہا یہ پگلی ہے کہ اتنے شدید عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی ہنس رہی ہے۔

فائدہ:۔ بی بی آسیہ کی ہمت دیکھئے کہ اس نے اتنا سخت عذاب دیکھا تب بھی کفر کی طرف مائل نہ ہوئی ایسے ہی نیک عورتوں کو ہونا چاہیئے۔

کرامت آسیہ

جناب ضحاک نے فرمایا کہ فرعون نے بی بی آسیہ کو ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑھ کر گرم ریت پر دھوپ میں لٹا کر نوکروں کو حکم فرمایا کہ چکی میں لوہے کی میخیں ڈالکر اوپر سے آسیہ پر گرایا جائے جب آسیہ نے فرعون کی یہ کارروائی دیکھی تو دعا مانگی رب ابن لی عندك بيتا

Marfat.com

فی الجنۃ۔ اللہ تعالیٰ نے بی بی آسیہ کی دعا مستجاب فرمائی چنانچہ پتھر کے پہنچنے سے پہلے ہی بی بی کی روح پرواز کر گئی۔ روح کی پرواز کے بعد پتھر بی بی پر پڑا جسکا اسے درد محسوس نہ ہوا۔ (روح البیان پ۲۸۔ سورۃ التحریم)

عشق کا انعام

عشق میں درد الم شدید ہے تو انعام بھی وہ نصیب ہوتا ہے کہ جس پر جملہ رشک کناں ہوتا ہے تو اب ان پر انعام کا حال بھی پڑھیئے۔

بہشت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوۃ ولیمہ

حضرت ابو اللیث رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ بہشت میں دعوت ولیمہ ہوگی اور تمام اہل بہشت کو دعوت دی جائیگی۔ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں بیلیوں یعنی آسیہ و مریم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بیاہے گا۔

(روح البیان)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آسیہ پر لطف و کرم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت انکے ہاں تشریف لائے اور فرمایا اے خدیجہ تجھے سکرات کی تکلیف ہو رہی ہے لیکن اس میں تیرے لیے ہزاروں فائدے ہیں اور یاد رکھو جب تم بہشت میں پہنچو تو میری طرف سے اپنے سہیلیوں کو سلام کہنا عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم اور حلیمہ اخت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض

Marfat.com

کی۔ بالس فاء والذبین یعنی آپکو شادی کی مبارک اور خدا کرے معاشرہ احسن ہو۔ (روح البیان پ۲۸ التحریم آخری آیات)

عشق بلال رضی اللہ عنہ

عشق کے مزے جو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے لوٹے بایدو شاید آپکی ابتدائی زندگی کے حالات عشق بہت مشہور ہیں فقیر اویسی غفرلہ نے اسی شرح حدائق کے علاوہ ایک مستقل تصنیف۔ مراۃ الجمال فی احوال سیدنا بلال۔ میں مفصل عرض کر دیئے ہیں۔ یہاں آپکی زندگی کے آخری لمحات کا حال ملاحظہ ہو۔

بلال کا وصال

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بستر علالت پر لیٹے ہوئے تھے چہرہ پر ضعف کے آثار اس بات پر شاہد تھے۔ کہ آفتاب عشق غروب ہونے والا ہے آپکے پاس آپکی زوجہ، محترمہ بھی تشریف رکھتی تھیں۔ اپنے شوہر کو اس حالت میں دیکھ کر وہ بے قرار ہو گئیں آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ آخری لمحات میں حضرت بلال اور ان کی زوجہ کے مابین جو گفتگو ہوئی۔ ملاحظہ فرمایئے۔

زوجہ بلال رضی اللہ عنہا

جفت او دیدش بگفتا واحربٖ۔ حضرت بلال کی بیوی نے آپکو دیکھ کر کہا۔ ہائے افسوس

بلال رضی اللہ عنہ

پس بلالش گفت نے نے واطربٖ۔

حضرت بلال نے فرمایا نہیں نہیں!

"صد مسرت"

تاکنوں اندر حرب بودم ز زیست
تو چہ دانی مرگ چہ عیش است وچیست

Marfat.com

تاب رُو وچشم پرِ انوارِ او !
می گواہی داد بر گفتارِ او !

میں تواپنی زندگی کے باعث سخت الجھن میں بتلا تھا۔ تجھے کیا معلوم کہ موت کیا چیز ہے؟ اور موت میں کیا عیش ہے؟ آپ کے چہرہ کی تاب اور آنکھوں کی چمک آپکی گفتگو پر گواہی دے رہی تھی۔

زوجہ بلال رضی اللہ عنہا | گفت جفتش الفراق اے خوش خصال

آپکی بیوی نے کہا: اے خوش خصلت! "الفراق"

بلال رضی اللہ عنہ | گفت نے نے الوصالت الوصال!

آپ نے فرمایا نہیں نہیں جدائی نہیں! "وصل"

زوجہ بلال رضی اللہ عنہا | گفت جفت امشب غریبے می روی!
از تبار و خویش غائب می شوی

آپ آج کی رات مسافر بن کر جارہے ہیں آپ اپنوں سے دور غائب ہو رہے ہیں۔

بلال رضی اللہ عنہ

گفت نے نے بلکہ امشب جان من
می رسد خوش از غریبی در وطن

نہیں نہیں! جان من! بلکہ آج کی رات، مسافر مسرور ہوکر اپنے وطن کی جانب روانہ ہو رہا ہے۔

Marfat.com

زوجہ بلال رضی اللہ عنہا

گفت آں رویت کجا بینم ما ؟

یہ صورت اب ہم کہاں دیکھیں گے ؟

بلال رضی اللہ عنہ

گفت اندر خلوتِ خاصِ خدا

خدا کی خلوت خاص میں

زوجہ بلال رضی اللہ عنہا

گفت ویراں گشت ایں خانہ دریغ

افسوس کہ یہ گھر ویران ہو گیا۔

بلال رضی اللہ عنہ

گفت اندر مہ نگر منگر بمیغ

چاند کو دیکھو بادل سے نظر ہٹاؤ۔

اس قصہ کی مزید تفصیل فقیر کی شرح مثنوی المعروف صدائے نوی کا مطالعہ فرمائیے۔

فوائد :۔ ۱۔ عشق وہ دولت ہے کہ اسکے بالمقابل جملہ دولتیں ہیچ ہیں

۲۔ مومن موت کو ایک پل سمجھتا ہے جس سے پار ہو کر وہ اپنے محبوب حقیقی کو جا ملتا ہے۔ چنانچہ بزرگوں نے لکھا ہے۔

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ۔

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔

۳۔ عشق جیسی لذت اور مزہ کسی شے میں نہیں۔ اسی لیے ایک شاعر نے لکھا ہے کہ ؎

Marfat.com

مزہ جو مرنے کا عاشق بیاں کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

انہیں کی بُو مایہ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

حل لغات مایہ۔ پونجی۔ مادیہ۔ سامان۔ ہر چیز کی بنیاد۔ سمن۔ چنبیلی۔ چمن سبز کیاری۔ چھوٹا سا باغ۔ گلشن۔ باغ۔ چمن۔ پھلواری۔ مہک خوشبو۔ رنگت۔ بہار۔ رنگ۔ ڈھنگ

شرح چنبیلی کی خوشبو کا سرمایہ بھی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپکا جلوہ ہر چھوٹے بڑے باغ میں ہے آپ ہی سے جملہ باغات مہک رہے ہیں آپ ہی کی رنگت گلاب کو نصیب ہے۔

تری جلو میں ہے ماہ طیبہ ہلالِ ہر مرگ و زندگی کا
حیاتِ جاں کا رکاب میں ہے مماتِ اعدا کا ڈاب میں ہے

حل لغات جلو (ترکی بولی) لگام۔ باگ۔ زینت۔ ٹھاٹھ۔ ہمراہی۔ ماہ طیبہ

Marfat.com

مدینہ کا چاند (صلے اللہ علیہ وسلم) ہلال پہلی رات تا تیسری کا چاند۔ مرگ موت۔ رکاب گھوڑے پر چڑھنے کا آہنی حلقہ۔ طباق۔ ممات۔ موت۔ ڈاب ایک قسم کی لمبی گھاس۔ مونجھ۔ کچا ناریل۔ اعدا۔ دشمن۔

شرح اے مدینہ کے چاند حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موت وحیات آپکے قبضہ میں ہے ہر ایک کی روح آپکی سواری کے رکاب میں اور ہر ایک دشمن کی موت آپکے ہاتھ میں ہے۔

سیاہ لباسانِ دارِ دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلے ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض انکی جناب میں ہے

حل لغات سیاہ لباساں۔ سیاہ لباس والے۔ دارِ دنیا۔ دنیا کا گھر۔ سبز پوشاں سبز لباس والے۔ جناب۔ حضور۔ قبلہ۔

شرح دنیا میں اقامت پذیر ہوں یا عرش اعلیٰ کے باشی ہوں سب آپکے لطف وکرم کا پیاسہ ہے یہ تمام ہمارے قبلہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے۔

وہ گل ہیں لبہائے نازک انکے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

Marfat.com

حل لغات لبہا لب کی جمع ہونٹ مبارک۔ نازک لطف۔ جھڑتے از جھڑنا۔ وغیرہ

شرح حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہائے نازک پھول سی نزاکت والے ہیں جب آپ گفتگو فرماتے ہیں تو آپکے لب اطہر سے ہزاروں پھول جھڑتے ہیں۔ بلبل نے ہزاروں گلزاروں کو دیکھا ہے ان سے پھول برآمد ہوتے ہیں لیکن ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے لب اطہر ایک پھول ہے اس سے ہزاروں گلزار برآمد ہو رہے ہیں یہ انوکھا پن صرف اور صرف یہاں ہے اور بس۔

> جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالب جلوۂ مبارک
>
> دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جنکے خطاب میں ہے

حل لغت سوز۔ جلن۔ دکھ۔ رنج۔ غم۔ ملامت۔ جلوہ کسی خاص طرز سے آپکو ظاہر کرنا۔ سامنے آنا۔ رونق۔ نور وغیرہ۔ آبحیوان آبحیات ایک چشمہ جو بحر ظلمات میں سمجھا جاتا ہے مجازاً معشوق کے ہونٹ۔ معشوق کا منہ وغیرہ۔ چہرے کی رونق۔ بادشاہوں کے پینے کا پانی۔ صاف ٹھنڈا۔ میٹھا پانی خطاب۔ گفتگو۔

شرح سوز جگر سے جان تک جل گئی طالب جلوہ مبارک ہوں وہ لب اطہر دکھا دو کہ جن کی گفتگو میں آبِ حیات جیسا

Marfat.com

لطف نصیب ہوتا ہے۔

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آکر مرے پیغمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

حل لغات منکر نکیر۔ دو فرشتے جو قبر میں مردے سے سوال کریں گے۔ حامی۔ حمایتی۔ مددگار۔ معاون۔ نگہبان۔ یاور۔ مددگار۔ معاون۔ حمایتی۔

شرح قبر میں سر پر منکر نکیر کھڑے ہیں۔ اس وقت نہ کوئی حامی ہے نہ کوئی مددگار ہے اے میرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا کر مجھے انکے جواب دینے کی تلقین فرمایئے کیونکہ انکے جواب دینے میں سخت مشکل درپیش ہے۔

اس شعر میں امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالےٰ نے ہر سنّی کو ہمت بندھوائی ہے کہ قبر میں نکیرین کا آنا حق ہے لیکن حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی محبوب خدا یعنی ولی اللہ سے عقیدت مضبوط کر لو تو پھر ایسے مسلمان کے لیے معاملہ آسان ہے اس لیے ایسے عقیدہ والوں کی رہبری کے لیے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مدد شامل ہوتی ہے۔ امام شعرانی میزان الکبریٰ میں لکھتے ہیں

اِنَّ اَئِمَّةَ الْفُقَهَاءِ	بیشک تمام پیشوا علماء و اولیاء
وَالصُّوْفِيَّةِ كُلُّهُمْ	اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے

Marfat.com

يَشْفَعُوْنَ فِيْ	ہیں جب انکے پیروؤں کی
مُقَلِّدِيْهِمْ وَيُلَاحِظُوْنَ	روح نکلتی ہے جب نکیرین
أَحَدَهُمْ عِنْدَ طُلُوْعِ	اس سے سوال کرتے ہیں جب
رُوْحِهِ وَعِنْدَ سُؤَالِ	اسکا نامۂ اعمال کھلتا ہے جب
مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ	اس سے حساب لیا جاتا ہے
لَهُ وَعِنْدَ النَّشْرِ	جب اسکے عمل تلتے ہیں جب
وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ	وہ صراط پر چلتا ہے ہر وقت ہر
وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ	حال میں اسکی نگہبانی کرتے ہیں
وَلَا يَغْفُلُوْنَ عَنْهُمْ فِيْ	وہ اسکی کسی جگہ اس سے بالکل
مَوْقِفٍ مِنَ الْمَوَاقِفِ	غافل نہیں ہوتے۔

نیز یہی امام شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

جَمِيْعُ الْأَئِمَّةِ	تمام ائمہ مجتہدین اپنے پیروؤں
الْمُجْتَهِدِيْنَ يَشْفَعُوْنَ	کی شفاعت کرتے اور دنیا و
فِيْ أَتْبَاعِهِمْ وَيُلَاحِظُوْنَهُمْ	قبر و حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت
فِيْ شَدَائِدِهِمْ فِي	ان کی نگہداشت فرماتے
الدُّنْيَا وَالْبَرْزَخِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ہیں جب تک صراط سے پار
حَتّٰى يُجَاوِزُوا الصِّرَاطِ	نہ ہو جائیں۔

(المیزان الکبری)

نیز اسی المیزان الکبری میں ہے

وَإِذَا كَانَ مَشَائِخُ	اور جب مشائخ صوفیہ (اولیاء)
الصُّوْفِيَّةِ يُلَاحِظُوْنَ	ہر ہول اور سختی کے وقت اپنے

Marfat.com

اَتْبَاعَھُمْ وَمُرِیْدِیْھِمْ پیروؤں اور مریدوں کا دنیا
فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وآخرت میں خیال رکھتے
اوالمشائخ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ہیں تو ائمہ مذہب کا کیا کہنا
فَکَیْفَ بِاَئِمَّۃِ الْمَذَاھِبِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

اور جب اولیاء مشائخ اور ائمہ مذہب کے لیے حق اور ثابت ہے تو پھر امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عرض کرنا بھی حق اور ثابت ہے کہ عرض کیا جائے۔ ع

بتا دو آکر میرے پیغمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدا تیرے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

حل لغات دفتر - کچہری کے کاغذات کی کتاب۔

شرح اللہ صفت قہار میں غضب پر ہے ادھر ہماری غلط کاریوں کے دفتر کھلے پڑے ہیں اے شافع محشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاکر بچائیے کہ آپکا غلام عذاب میں ہے۔

شفاعت کے ابواب بھرے پڑے ہیں اسکے انکار ہے کہ محشر میں نہ صرف حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپکی امت کے اولیاء علماء کے

Marfat.com

علاوہ عام نمازی وغیرہ بھی شفاعت کریں گے

حضرت امام شعرانی مواقع الانوار القدسیہ میں لکھتے ہیں۔

كُلُّ مَنْ كَانَ مُتَعَلِّقًا بِنَبِيٍّ اَوْ رَسُوْلٍ اَوْ وَلِيٍّ فَلَابُدَّ بِحَضْرَةٍ وَ يَأْخُذُ بِيَدِهٖ فِي الشَّدَائِدِ

جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کامل کا متوسل ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ ولی و نبی اسکی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اسکی دستگیری فرمائیں گے۔

اور امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی تو بات ہی کیا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھی سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالم مقام ہوگا۔
خدا کی مرضی ہے انکی مرضی ان کی مرضی خدا کی مرضی
انہی کی مرضی پہ ہو رہا ہے انہی کی مرضی پہ کام ہوگا

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

حل لغات اضطراب۔ گھبراہٹ۔ بے چینی

Marfat.com

شرح الحمد للہ ہمیں ایسا کریم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہوا کہ جن کے ہر وقت سخاوت کے لیے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور ان کے لیے خزانے بھی بے بہا ہیں۔ کہ ان کی عطا و سخا سے کوئی کمی نہیں آیئگی پھر اب لمے مفلسو بتاؤ تمہارے دل کو گھبراہٹ کیوں۔؟

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جودوسخا پر اس شرح حدائق میں متعدد مقامات پہ بحث آچکی ہے آپ کے لیے بے بہا خزانوں کے متعلق روایات بیہقی وابونعیم وحاکم وغیرھم میں ہے کہ "اعطی المفاتیح" تمام کنجیاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں الامن والعلی شریف میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں۔ نار کی کنجیاں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔ مطالع المسرات میں ہے۔

كُلُّ مَا ظَهَرَ فِي الْعَالَمِ	جو نعمت تمام عالم میں کہیں
فَإِنَّمَا يُعْطِيهِ سَيِّدُنَا	ظاہر ہوتی ہے وہ سیدنا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي	ہی عطا فرماتے ہیں کہ انہی کے
بِيَدِهِ الْمَفَاتِيحُ فَلَا	ہاتھ میں سب کنجیاں ہیں۔
يَخْرُجُ مِنَ الْخَزَائِنِ	تو اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے
الْإِلٰهِيَّةِ شَيْءٌ إِلَّا	کوئی چیز نہیں نکلتی مگر حضرت
عَلَىٰ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ	محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ	ہاتھوں پر

Marfat.com

بخدا خدا کا یہی ہے در۔ نہیں کوئی اور مفر مقر
جو وہاں سے یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں۔

ھُوَ صلی اللہ علیہ وسلم	یعنی حضور سرور عالم صلے اللہ
کُلُّہٗ خَزَانَۃُ اللّٰہِ وَ	علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی و جائے
مَوْضِعُ نُفُوْذَ الْاَمْرِ	نفاد امر ہیں کوئی امر نافذ نہیں
فَلَا یَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ	ہوگا۔ مگر حضور کے دربار سے
وَلَا یَنْقُلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ	اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی
صلی اللہ علیہ وآلہ	مگر حضور کی سرکار سے (صلی اللہ
وسلم۔	علیہ وسلم)۔

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

حل لغات چھائیں از چھانا گھرنا۔ غالب ہونا۔ امنڈا۔ امنڈنا کا حاصل مصدر اسم (بھر آنا۔ جمع ہونا۔ ابلنا۔ اضطراب۔ پریشانی۔ کالی گھٹائیں۔ نہایت سیاہ۔ کالے بادل۔ مہر۔ مہربانی۔ محبت۔ کرم۔

شرح گنہ کی تاریکیاں غالب ہیں کالی گھٹائیں بھی جمع ہو کر ہمارے سر ہو گئیں ہیں اے اللہ کے آفتاب منور صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم مہربانی فرمایئے کہ آپکا غلام ایک ذرہ کمتر بہت بڑی پریشانی میں ہے۔

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
رضاؔ سے حساب لینا رضاؔ بھی کوئی حساب میں ہے

حل لغات لئیم ۔ ناکس ۔ حساب ۔ گنتی ۔ شمار

شرح اے کریم اپنے کرم کا صدقہ ۔ کمتر اور بیکار غلام کو نہ شرمایئے رضا (احمد رضا رحمہ اللہ) سے حساب لینا بھلا رضا (احمد رضا) بھی کسی شمار اور گنتی میں ہے ۔

Marfat.com

نعت نمبر ۷

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دل بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

حل لغات گھٹا۔ سیاہ بادل۔ بیکھ۔ گھن۔ کالی سیاہ ایک دیوی کا نام بیکس عاجز۔ غریب۔ آفت۔ دکھ تکلیف۔ مصیبت وغیرہ۔ آقا (ترکی) صاحب افسر۔ مالک۔ والی۔ آقا۔ وارث۔ دوست۔ مددگار۔

شرح مانا کہ شب قبر اور حشر نہایت سخت اور اندھیری ہے اور ہمارے گناہوں کی گھٹا بھی اس سے بڑھ کر ہے لیکن میرا عقیدہ ہے کہ میرے دل بیکس کا ایسی آفت اور بلا میں تو صرف آپ ہی میرے آقا و مولیٰ اور حامی و مددگار ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم)

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی اُمّت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

Marfat.com

حل لغات مایوس۔ ناامید صدا۔ گنبد کی آواز۔ آہٹ۔ فقیر کی آواز۔ یہی مراد ہے۔ گور غریباں۔ مسافروں اور غریبوں کا قبرستان عاشقاں صدا قت شعار کا مزار

شرح ناامید نہ ہوا ے سُنی بھائی غریبوں و مسافروں کے گورستان سے آواز آرہی ہے یعنی عاصیان امت پکار رہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں اس امت کا حامی نبی شفیع المذنبین رحمتہ للعلمین ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ اپنے بندوں کا مالک ہے وہ بھی رحیم وکریم ہے اسی لیے امید کرو یقین رکھو تم کو بالآخر نجات نصیب ہو گی۔

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے

اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

حل لغات چاندنی۔ چاند کی روشنی۔ پاکھ (ہندی) حصہ۔ پندرہ دن کی مدت۔ اجالی۔ اجالا کی موءنث۔ روشنی۔ چاندنا چاندنی (روشنی)

شرح اے غافل مسافر اترتے چاند یعنی ابھرتی جوانی میں یا پھر ڈھلتی چاندنی یعنی جوانی کے انتہائی اور بڑھاپے کی آمد پر کچھ نیک اعمال کرنے ہیں تو کر لے ورنہ جب اندھیرا پاکھ (پندرہ دن کے بعد چاند کی روشنی کا چھپ جانا یعنی بڑھاپا آیا تو پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ چاند کی چاندنی کے صرف دو

Marfat.com

دن چند دن ہیں یعنی جوانی کا جوش لمحوں بھر ہے۔ پھر وہی ضعیفی و نقاہت اسی کو کسی نے کہا ہے

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا اُبالی ہے

حل لغات ارے حرف ندا۔ اے فلاں۔ بھیڑیوں۔ بھیڑیئے کی جمع کتے کی قسم کا ایک مشہور درندہ جسے عربی میں ذئب کہتے ہیں۔ بن جنگل بیابان۔ ہائے افسوس لاابالی۔ غافل۔ بے پرواہ۔ آزاد۔

شرح ارے غافل جہاں تو سو رہا ہے یہاں تو بھیڑیوں کا جنگل ہے یہاں تو موذی درندہ پھاڑ کھانے والوں کا بسیرا ہے دن تو جیسے گزر گیا اور تیرے سر پر شام آگئی۔ اندھیری رات ہے سوچ تو سہی اے غافل مسافر تو کہاں سویا ہے یا ربڑا بے پرواہ اور پرلے درجے کا غافل ہے۔

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنیوالی ہے

Marfat.com

حل لغات
گھِر آ۔ منڈ آیا۔ گھٹتا۔ (حاصل) مصدر از گھٹنا۔ سانس رکنا اکتاتا۔ از اکتانا۔ بیزار ہونا تنگ ہونا۔ ساعت۔ گھڑی

شرح
اندھیر چھا جائیگا جان اکیلی تنہا ہوگی۔ کوئی ساتھی اور رفیق نہیں ہوگا۔ دل گھٹ رہا ہوگا۔ اے پیارے خدا تعالے کو یاد کر ابھی وہ وقت آنے والا جسکا ذکر میں نے تجھے مصرعہ اولی میں سنایا ہے

پند نامہ رضا۔

اس غزل کے اکثر اشعار مبنی بر پند و نصیحت ہیں اس شعر میں قبر و حشر کی سختیوں سے محفوظ رہنے کا نسخہ بھی بتا دیا ہے یعنی ذکر الٰہی کی کثرت۔

مصرعہ اُولی میں قبر و حشر کا منظر کا بیان ہے دوسرے مصرعہ میں ان سختیوں سے محفوظ رہنے کا علاج۔

> زمین تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں
>
> مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

حل لغات
کٹیلی۔ کٹیلا کی مؤنث دل میں کھبنے والا۔ دلربا۔ تیز۔ گھائل زخمی عشق کا مارا۔ والی۔ مالک۔

شرح
زمین سخت گرم ہوگی راہ سخت سے سخت تر جاں کھانے والا ہے اور گناہوں کا بوجھ سر پر اور پاؤں میں زخم اور چھالے ان مصائب سے دو چار ہونے والو اب سے سمجھ لو کہ ایسی مشکلات

Marfat.com

میں تیرا اللہ ہی مالک ہے اسکے سوا تیرا کون ہے لٰہذا اے بندۂ خدا اللہ کی یاد میں زندگی بسر کر اسی میں تیری بھلائی ہے۔

> نہ چونکا دن ہی ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
>
> ارے او جانیوالے نیند یہ کب کی نکالی ہے

حل لغات

نہ چونکا ہوتے ہوتے نہ جاگ اٹھا کھوٹی۔ کھوٹ کی طرف منسوب عیب۔ قصور۔ نقصان۔ شرارت۔ فریب۔ ارے اے او حرف ندا کم رتبہ آدمی کو بلانے کی آواز۔

شرح

اے غافل تو سوتے سوتے نہ جاگا دن تو ڈھلنے پر ہے اب تو تو سو رہا ہے تیری منزل دور سفر طویل ہے تیری غفلت سے سخت کمی آگئی۔ منزل تک کیسے اور کب پہنچو گے ارے او جانے والے مسافر تونے یہ نیند کہاں اور کب سے نکال لی ہے اسے چھوڑ اور منزل طے کرنے کی سوچ ورنہ پچھتاؤ گے بلکہ خوف کے آنسو بہاؤ گے۔

> رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
>
> تم اسکو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

Marfat.com

حل لغت یاں۔ یہاں کا مخفف اس جگہ۔ اس موقعہ پر

شرح اے رضا (احمد رضا رحمۃ اللہ) منزل سخت کڑی سہی وہ نہ صرف ایک کے لیے بلکہ سب کو پیش آئیگی۔ تم اسکی سختی کو ڈرتے ہو اور اس سے ڈر رہے ہو لیکن یہ بتاؤ کہ جس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہو کیا لطف وکرم سے انکا ہاتھ خالی ہے جب تمہارا عقیدہ ہی پختہ ہے کہ وہ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ خالی نہیں تو پھر پریشانی کیوں وہ خود ہی تمام دکھ درد ٹال دیں گے۔

Marfat.com

نعت شریف

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے
۱۔ مبارک ہو شفاعت کے لیے احمد سا والی ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حل لغات ہاتف۔ آواز دینے والا۔ غیبی آواز۔ فرشتہ۔ نوید۔ خوشخبری۔ بشارت۔ مآلی میں یاء مصدریہ ہے۔ مآل انجام مقصد۔ سا۔ مانند۔ جیسا۔ مثل۔ والی۔ آقا وارث۔ دوست۔ مددگار۔

۱۔ شرح گنہگاروں کو نیک انجامی کی غیبی فرشتہ خوشخبری سُنا رہا ہے کہ گنہگارو مبارک ہو کہ تمہاری شفاعت کے لیے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا آقا ہے۔ کہ جن کو پیدائش سے لے کر وصال پھر مزار تا حال بلکہ الی یوم الحساب تمہاری فکر ہے کہ جب تک تمہیں بخشوا نہ لیں وہ جنت میں قدم نہ رکھیں گے اُدھر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جب تک حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت میں نہ جائیں گے۔ بہشت کے دروازے بند ہوں گے آپ ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔

احادیث مبارکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں

Marfat.com

(۱) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ

میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤں گا پھر مجھے جنّت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائیگا. میں عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا. جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا.

(۲) امام مالک. بخاری مسلم ترمذی نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ.

میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے.

یعنی روز محشر.

(۳) امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ پلصراط پر گزر جائے. اتنے میں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالٰی سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق فرمادے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں. پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اے عیسٰی آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں پھر حضور زیر عرش جاکر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا.

Marfat.com

(۴) مسند احمد صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اٰتِی بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ	میں روزِ قیامت درِ جنّت پر
الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ	تشریف لاکر کھلواؤں گا داروغہ
الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ	عرض کرے گا کون ہے میں فرماؤں
مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ	گا محمد صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم عرض
اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ	کریگا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں

طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا۔

لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ	نہ میں حضور سے پہلے کسی کے
وَلَا اَقُوْمُ لِاَحَدٍ بَعْدَکَ	لیے کھولوں نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں۔

اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے۔

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

۲۔

حل لغات

قضا (عربی) خدا تعالیٰ کا حکم۔ انجام۔ نتیجہ۔ پیدائش بیان۔ قسمت۔ بھاگ۔ وہ عبادت جس کا وقت گزر

Marfat.com

گیا ہو۔ موت ۔ کال ۔ یہاں موت مراد ہے۔ والی (عربی ۔ مذکر) آقا۔ وارث دوست ۔ مددگار۔ یہی معنیٰ مراد ہے۔ دوسرا والی۔ والا کی تانیث ۔

۲۔ شرح موت حق ہے لیکن اس شوق کا اللہ مالک ہے۔ جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر اللہ کی راہ میں قربان ہو۔ وہی درحقیقت جان اللہ والی ہے۔ کیونکہ جان اسی کی عطا کردہ ہے۔ اگر اسی کی راہ میں شہید ہو تو وہی اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہو درحقیقت حقیقی جان وہی ہے۔

صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ مجاہدات میں نفس کو مصروف رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے کا دوسرا نام ہے اور مجاہدات وہی جو اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول خاتم النبیینؐ نہ صرف چراغ بن کر آئے کہ اس سے دنیا کا ایک خطہ یا ایک کونہ روشن ہو بلکہ وہ آفتابِ جہاں تاب بن کر تشریف لائے جس سے تحت الثریٰ سے لے کر عرشِ معلیٰ کی رفعتوں تک تمام کائنات جگمگا اٹھی۔ دنیائے جہاں کا گوشہ گوشہ آپ کے نورِ جہاں تاب سے مجلیٰ ومنور اور روشن ہو گیا۔ جملہ موجودات ومخلوقات آپ کے عالم گیر اور ہمہ گیر روشنی سے روشن ہے۔ آپ کے وجود باوجود اور آپ کی ہستی جو باعثِ ایجاد عالم ہے۔ دنیا میں حجت اور برہان اور دلیل بن کر آئی۔ آپ کی ہمہ گیر اور عام رحمت سے نہ صرف ایمان دار متمتع اور فیضاب ہوئے بلکہ اس سے کفار تک بھی محروم و بے نصیب نہ رہے۔

آپ نے اپنے علم سے جس کی وسعت وپہنائی بجز رب جلیل کے کوئی نہیں جانتا نوعِ انسان کو ہر وہ چیز سکھا دی جس سے انسان اوصافِ انسانیت سے متصف ہو کر اپنے اشرف المخلوقات ہونے کی مثال اور نمونہ بن جائے ۔

Marfat.com

آپ نے اپنی ساری عمر بنی آدم کی ہدایت میں گزار دی۔ آپ نے انسانی زندگی کا اس کے ہر شعبہ اور نوع میں کامل اور اکمل سبق دیا۔ جس سے انسان اپنی زندگی کی جملہ سعادات اور فلاح و بہبود اور کامرانی سے ہمکنار ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کو اپنی اطاعت کے ساتھ سب ایمانداروں اور مسلمانوں پر فرض کیا۔ اس لیے کہ آپ کی غلامی اور اتباع میں دین و دنیا کی فلاح و بہبود مضمر ہے۔ یہی ایک آئین۔ بلکہ آئین کا امام اور گُر ہے کہ دنیا میں مسلمان اس حیثیت سے کہ اس نے اسلام کو قبول کیا ہے۔ اس کا کوئی عمل اس کا کوئی قدم اس کا کوئی قول حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اطاعت و فرمانبرداری اور سنت کے خلاف نہ ہو۔ آپ کی سنت کی اتباع اور کامل فرمانبرداری کا نہ صرف عوام اور غریبوں مسکینوں کو حکم ہے بلکہ سلاطین و شاہانِ زمانہ پر بھی بشرطِ اسلام آپ کی اتباع لازم ہے۔

بادشاہوں پر بھی اتباع رسول لازم ہے

بلکہ اتباع رسول کا لزوم و وجوب امت کے اکابر

اور ان کے بادشاہوں اور امیروں اور وزیروں اور سفیروں پر اشد اور بہت اہم ہے اس لیے کہ قوم کے بزرگ معاشرہ میں وہ مقام رکھتے ہیں جو دل کو جسم اور اس کے اعضا میں حاصل ہے۔ اگر دل اچھا ہو گا تو تمام اعضاء اچھے۔

"روح اللہ کے کاموں اور عالم امر سے ہے"

اس سے زیادہ کہنے کی اجازت نہیں ہوئی۔ عالم خلق جدا ہے۔ عالمِ امر جدا ہے۔ جس چیز میں ناپ اور مقدار اور کمیت راہ پائے اس کو عالم خلق کہتے ہیں کیونکہ لغت میں خلق کے معنی اندازہ کرنے کے ہیں

اور آدمی کے دل کے لیے اندازہ نہیں اگر تقسیم کے

Marfat.com

قابل ہوتا تو اس میں ایک طرف کسی چیز کا دل اور دوسری طرف اس چیز کا علم ہونا پایا جاتا اور ایک ہی وقت میں وہ اس کا عالم بھی ہوتا اور جاہل بھی۔ اور یہ باتیں محال ہیں اور روح باوجودیکہ قابل تقسیم نہیں اور مقدار کو اس میں دخل نہیں مگر مخلوق ہے اور پیدا کی گئی ہے جیساکہ خلق اندازہ کرنے کو کہتے ہیں ویسا ہی پیدا کرنے کو کہتے ہیں تو اس معنی میں روح عالم خلق سے ہے اور دوسرے معنی میں عالم امر سے ہے عالم خلق سے نہیں اس واسطے عالم امر ان چیزوں سے عبارت ہے جس میں ناپ اور اندازہ کو دخل نہیں جو لوگ روح کو قدیم سمجھے غلط سمجھے اور جنہوں نے روح کو عرض کہا غلط کہا کیونکہ عرض خود قائم نہیں دوسرے کا تابع ہوتا ہے اور جان آدمی کی اصل ہے اور بدن اس کا تابع ہے تو روح کیونکر عرض ہوئی اور جنہوں نے روح کو جسم کہا ہے ان کو بھی دھوکا ہوا ہے کیونکہ جسم ٹکڑے ہو سکتا ہے لیکن روح ٹکڑے نہیں ہو سکتی۔

ایک اور چیز ہے دل اس کو بھی روح کہتے ہیں وہ ٹکڑے بھی ہو سکتی ہے اور وہ جانوروں کے بھی ہوتی ہے لیکن جس روح کو ہم دل کہتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا محل ہے۔ جانوروں کے واسطے وہ روح نہیں ہوتی وہ نہ جسم ہے نہ عرض بلکہ فرشتوں کے گوہر جنس سے ایک جوہر ہے اس کی حقیقت کا جاننا دشوار ہے اور اس کی تفصیل کرنے کی اجازت نہیں اور دین کی راہ چلنے میں پہلے اس کو پہچاننے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ پہلے دین کی راہ میں محنت اور ریاضت چاہیئے جب کوئی شخص کما حقہٗ ریاضت کرے گا تو یہ پہچان اس کو خود بخود حاصل ہو جائے گی اور یہ معرفت منجملہ اس ہدایت کے ہے جو اس آیت میں حق تعالےٰ نے فرمائی ہے۔

Marfat.com

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے تو ہم سمجھائیں گے ان کو اپنی راہیں۔

اور جس نے پوری ریاضت نہیں کی اس سے روح کی حقیقت کہنا درست نہیں لیکن مجاہدہ اور ریاضت سے پہلے دل کے لشکر کو جاننا چاہیئے جو لشکر کو نہیں جانے گا جہاد کیسا کرے گا۔

۳۔ ترا قدِ مبارک گلبنِ رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

حل لغات گلبن ،، بالضم و حروف سوم باء موحدۂ مضموم ہے درخت گل سرخ و بفتح باء موحدۂ خواندن خطاست" غیاث بنا بالکسر بمعنے بنیاد۔

۳۔ شرح شعر ایمان افروز، حقیقت آمیز اور فنِ شاعری کا ایک شاہکار ہے۔ دونوں دونوں مصرعوں میں لفظ "ڈالی" اہل ایمان کے لیے مصری کی ڈلی ہے۔ فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا شریف گویا "رحمت کی ڈالی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کی بنا اسی وجود باجود سے ڈالی ہے۔ ساری کائنات پر اللہ کی جو رحمت نظر آتی ہے وہ اسی ذاتِ بابرکات کا صدقہ ہے اور یہی وہ ذاتِ

Marfat.com

بابرکات کا صدقہ ہے اور یہی وہ ذاتِ پاک ہے جو دونوں جہانوں کے لیے مجسم رحمت ہے۔

خدا تعالےٰ "رب العالمین" ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) "رحمۃ لعالمین" ہے۔ ربوبیت کے اظہار کے لیے رحمت کا ہونا ضروری ہے ماں کے سینے میں بچے کے لیے اگر رحمت موجود نہ ہو۔ تو ماں کبھی اپنے بچے کی پرورش نہ کرے۔ اسی لیے بچے کی ماں کے سینے میں اپنے ہونے والے بچے کے لیے بے پناہ محبت و رحمت پیدا کر دی جاتی ہے تاکہ ماں کی صفتِ ربوبیت کا اظہار ہو سکے۔

بلا تشبیہہ خدا تعالیٰ نے اپنی صفتِ "رب العالمین" کے اظہار کے لیے سب سے پہلے "رحمۃ للعالمین" (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا فرمایا۔ یہ رحمت پیدا ہوئی۔ تو خدا کی "ربوبیت" کا بھی اظہار ہونے لگا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر "رحمت عالم" پیدا نہ ہوتے۔ تو خدا کسی چیز کی بھی ربوبیت نہ فرماتا۔ اور نہ کوئی چیز موجود ہوتی۔

چنانچہ اعلحضرت فرماتے ہیں کہ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

یہ شعر " وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ کی تفسیر ہے یہ صفت اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ یہ درجہ کسی کو عطا نہ ہوا اور نہ ہونے کا امکان ہے۔

شعر ہذا کے مصرعہ ثانی کی وضاحت یوں ہوگی۔ رب کی صفت ہے رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صفت رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ یعنی جو خدا پاک رب ہے اس کے لیے حضور علیہ السلام رحمت ہیں۔ بلکہ یوں کہو کہ ربوبیت جس کسی کو فیض پہنچا وہ رحمت مصطفےٰ کے صدقے سے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

Marfat.com

مزید سنیے۔ عالم کہتے ہیں اللہ کے ماسوی کو۔ اب اس میں بہت سی قسمیں ہیں۔ عالمِ امکان عالمِ امر، عالمِ انوار، عالمِ اجسام، عالمِ ملائکہ وغیرہ، پھر عالم اجسام میں عالمِ انسان، عالمِ حیوانات، عالم نباتات، عالم جمادات۔ اس اَلْعٰلَمِیْنَ کے کلمے سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ہر عالم کے لیے رحمت ہیں ملائکہ کے لیے بھی اور جانوروں کے لیے بھی، کافروں کے لیے بھی، مسلمانوں کے لیے بھی۔

روح البیان نے اسی آیت کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی کہ ایک دن حضور علیہ السلام نے حضرت جبریل سے پوچھا کہ اے جبریل ہم تو رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہیں۔ اور تم بھی عالم میں ہو۔ بتاؤ تم کو ہم سے کیا رحمت ملی؟ عرض کیا یا حبیب اللہ! اب تک مجھے اپنے انجام کار کی خبر نہ تھی۔ خراب ہو یا اچھا (آخر ابلیس کا انجام حضرت جبریل دیکھ ہی چکے تھے) لیکن آپ کی وجہ سے مجھ کو امن مل گئی۔ اور مجھے اطمینان ہوگیا۔ کیونکہ رب نے میرے بارے میں قرآن میں فرمایا ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ۔ پھر انبیاء، مرسلین ملائکہ مقربین کو بھی حضور سے رحمت ملی۔ کفار کو بھی ہر طرح سے رحمت ملی۔ حضور علیہ السلام سے پہلے دنیا میں عذابِ الٰہی آتے تھے اب وہ بند ہوئے۔ دنیا میں گناہوں پر رسوائی ہوئی تھی موقوف ہوئی، قیامت میں بھی مقامِ محشر سے نجات دلانا اور حساب شروع کرانا حضور ہی کے دم سے ہوگا۔ ابولہب کو دوشنبہ کے دن عذاب میں کمی ہوئی۔ حضور کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے۔

Marfat.com

۴۔ تمہاری شرم سے شانِ جلالِ حق ٹپکتی ہے
خم گردن ہلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے

حل لغات ٹپکتی ہے از ٹپکنا قطرہ قطرہ گرنا۔ رسنا۔ خم (فارسی) ٹیڑھ۔ جھکاؤ۔ کجی پیچ۔

۴۔ شرح اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شرم وحیا معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کا جلال کی بڑی شان ہے کہ آپ جیسا بڑی عظمت والا محبوب بھی اس کے سامنے سر جھکائے ہے۔ ہلال اسمان کی گردن خم ہے تو بھی اس ذوالجلال کے جلال سے اس لیے کہ آپ اس ذات بے نیاز قریب تر اور حبیب لبیب ہیں۔ جب آپ اس کے جلال سے خوفزدہ ہو کر شرم وحیا سے آنکھیں نیچے رکھتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ذات ذوالجلال والاکرام ہے۔

حضرت امام قاضی عیاض شفاء شریف میں لکھتے ہیں کہ شرم وحیا وہ ایک ایسی رقت ہے جو انسان کے چہرے پر اس وقت نمودار ہوتی ہے جب وہ کسی مکروہ عمل کو دیکھے یا ایسے کام کو دیکھے جس کا نہ کرنا بہتر ہو۔ اغضاء چشم پوشی۔ یہ ایک وہ صفت ہے جب انسان کسی ایسی چیز کو دیکھے جس کو اپنی طبیعت سے بُرا جانتا ہو پھر اسی سے منہ پھیرے۔

تو اس میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حیا فرمانے والے اور اس سے بڑھ کر غض بصر یعنی چشم پوشی کرنے والے تھے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ الآیہ (پ ۲۲ ع ۴)

بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو تمہارا لحاظ فرماتے تھے۔

حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بالاسناد مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین کنواری سے زیادہ حیا والے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز سے کراہت فرماتے تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے پہچان جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ لطیف تھا ظاہری جلد باریک تھی۔ آپ حیا کی وجہ سے جس بات کو مکروہ سمجھتے اس سے رو برو (بالمشافہ) کلام نہ کرتے۔ یہ آپ کی شریف النفسی تھی۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کی طرف سے کوئی ناگوار اطلاع ملتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ فلاں کا کیا حال ہے، وہ ایسا کہتا ہے۔ بلکہ آپ یہ فرماتے فلاں قوم کیا کرتی ہے۔ یا فلاں قوم کیا کہتی ہے۔ اس سے ان کو باز رہنے کی تلقین فرماتے اور ایسا کرنے والے کا نام نہ لیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کچھ نہ فرمایا۔ اور آپ کسی کی موجودگی میں ناگوار بات کی نسبت کلام نہ فرماتے تھے۔ پس جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا تم اس سے کہہ دیتے کہ اس کو دھو ڈالو۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تم کہہ دیتے کہ اس کو اتار دے (تو وہ اتار دیتا)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فحش گو تھے اور نہ عمداً فحش بات کہتے اور نہ بازاروں میں چلا چلا کر باتیں کرتے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے۔ لیکن اس کو معاف کر دیتے درگزر فرماتے۔

Marfat.com

بروایت عبداللہ۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وغیرہ تورات میں ایسا ہی مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیاء کی وجہ سے کسی کے چہرہ پر نظر جما کر باتیں نہیں کرتے تھے اور آپ کسی مکروہ بات کو کنایۃً فرما دیتے تھے۔

> زہے خود گم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا
>
> ۵۔
>
> ارے جب تک کہ پایا ہے جبھی تک ہاتھ خالی ہے

۵۔ شرح واہ رے اے خوش قسمت کہ تو نے خود کو فنا فی الرسول بنا دیا لیکن خیال رہے کہ فنائیت کے بعد اس تلاش میں ہو کہ اس سے اسے کیا حاصل ہوا تو یہ خام خیالی ہے۔ اس لیے کہ جب تک ابھی اپنے خیال میں ہے یا کیا حاصل کے تصور میں ہے تو پھر سمجھو ابھی ہاتھ خالی ہو۔ جب تک پوری اور کامل و مکمل فنا نہیں پاؤ گے جب تک لاحاصل ہے کمال اسی میں ہے کہ فنا ہی فنا ہو پھر بقا ہی بقا ہے۔ حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

غوثی قطبی رتبہ پایو۔ تھیوں شیخ شیوخ لقب ؛ تاں وی کیا تھی پیا
تھی تابع خلقت سب ۔ ہے گم تھیوں مطلب ۔ تاں وی کیا تھی پیا

ترجمہ:۔ غوثی قطبی مرتبہ حاصل کر لیا۔ اگرچہ شیخ شیوخ لقب پالیا۔ تمام مخلوق تیرے تابع ہو گئی۔ کیا ہوا کچھ نہیں بس گم ہونا مطلب ہی ہے یہ نصیب ہو گیا تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔

Marfat.com

صوفیہ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ مقام فنا اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر موقوف ہے انسان آپ کی اتباع کسی ایک عمل صالح پر ایسی پابندی کرے کہ استقامت کا پہاڑ سمجھا جائے۔ یہاں تک کہ جملہ حالات بدل جائیں لیکن وہ بالکل نہ بدلے اسی لیے بزرگوں کا فرمان ہے۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْکَرَامَۃِ استقامت کرامت سے بہتر و برتر ہے۔ یہ مضمون خاصہ طویل ہے۔ پیر کامل نصیب ہو یا پھر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "کیمیائے سعادت" کا مطالعہ کیا جائے۔ فقیر یہاں پر ایک خاتون کا واقعہ بطور نمونہ عرض کرتا ہے۔

حضرت ابوالحسن سراج رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا۔ طواف کے دوران میری نظر ایک ایسی حسین عورت پر پڑی۔ جس کے چہرے کا حسن (بوجہ نورِ ایمان) چمک رہا تھا۔ میں نے کہا، واللہ! ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ غالباً یہ اس کے چہرے کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی کوئی غم نہیں پہنچا۔

اس نے میری یہ بات سُن لی، کہنے لگی، تم نے یہ کیا کہا۔ واللہ! میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں اور آفتوں سے زخمی ہے۔ دوسرا کوئی میرے غموں میں شریک بھی نہیں رہا۔

میں نے پوچھا، کیا ہوا؟

کہنے لگی، میرے خاوند نے عیدالاضحیٰ کے روز قربانی کی ایک بکری ذبح کی۔ میرے دو بچے کھیل رہے تھے۔ ایک دودھ پیتا بچہ میری گود میں تھا۔ میں گوشت پکانے کے لیے اٹھی، تو ان دونوں لڑکوں میں سے بڑے نے کہا کہ کیا میں تجھے بتاؤں کہ ابا نے بکری کس طرح ذبح کی۔ اس نے کہا بتا۔ تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا۔ پھر چھوٹے کو مردہ دیکھ کر وہ ڈر کے مارے بھاگ گیا۔

Marfat.com

اور پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں ایک بھیڑیئے نے اس کو کھالیا۔ باپ اس کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پیاس کی شدّت اور تھکان سے مرگیا۔ میں دودھ پیتے بچے بٹھا کر دروازے تک گئی کہ خاوند کا کچھ پتہ کسی سے ملے تو وہ بچہ گھسٹتا ہوا ہانڈی کے پاس پہنچ گیا جو چولھے پر رکھی ہوئی جوش سے پک رہی تھی۔ اس کو بچّے نے جو ہلایا، وہ اُلٹ کر اس پر گر گئی، جس سے بچے کا بدن جل گیا۔ اور وہ بھی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ میری ایک بڑی شادی شدہ لڑکی اپنے خاوند کے گھر تھی۔ اس کو جب اس سارے قصّہ کی خبر پہنچی تو وہ سن کر بے ہوش ہوگئی۔ اور اسی حالت میں جاں بحق ہوگئی۔ ان سب کے درمیان مقدّر نے مجھے اکیلی چھوڑ دیا۔

میں نے پوچھا کہ "ان دلخراش مصیبتوں پر تجھے صبر کیسے آیا؟"

وہ کہنے لگی، جو صبر اور بے صبری میں الگ الگ غور کرے گا، وہ ان کے درمیان یوں بعید پائے گا۔ صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر نہ کوئی اجر ملتا ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

اس خاتون کے صبر سے مجھے سبق ملا کہ اس خاتون کے اس نیک عمل سے اسے ولایت سے نوازا گیا ہے۔

فائدہ | یہ ایک حکایت محض سمجھانے کے لیے عرض کی گئی ہے تاکہ یقین ہو کہ سنت مصطفویہ علی صاحبہا السّلام پر استقامت و استقدامت کا نام ولایت ہے اور بس۔

Marfat.com

۶۔ میں اِک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگِ در کا
تری سرکار والا ہے تیرا دربار عالی ہے۔

حل لغات وقعت (عربی) عزت۔ اعتبار بے وقعت بمعنی عزت اور بے اعتبار یعنی لاشئ۔ والا (فارسی) بلند اونچا۔

۶۔ شرح میں ایک محتاج لاشی گدا آپ کے دروازہ کا سگ ہوں۔ آپ کی سرکار بلند و بالا ہے اور آپ کا دربار بھی بہت اونچا ہے۔

اہلسنّت خوش قسمت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اس شعر میں اسی عقیدت کا اظہار فرمایا جو آپ کو اور تمام اہلسنت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وراثت سے نصیب ہوا کہ الحمد للہ ہم محتاج و فقیر اور گدائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور آپ کے در اقدس کا خود کو سگ کہلانا فخر سمجھتے ہیں اس لیے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کے محبوب ہونے کی وجہ سے بڑی سرکار اور اسی عالی مرتبہ کی وجہ سے آپ کا دربار عالی و متعالی ہے۔ اس دربار سے ہی جو کچھ ملتا ہے جسے ملتا ہے۔ ہزاروں دلیلوں میں سے ایک حاضر ہے۔

حسنین رضی اللہ عنہما کی خدمت کا صلہ جنت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ دونوں شہزادے حسنین

Marfat.com

رضی اللہ عنہا بھوک کے روتے بلکتے تھے آپ نے فرمایا کون ہے جو ہماری خدمت میں حاضر کرے اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حیس اور دو روٹیاں کر ان کے درمیان میں روغن تھامے آئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

كَفَاكَ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْيَاكَ	اللہ تعالیٰ دنیا کے تیرے کام
وَاَمَّا اَمْرَ آخِرَتِكَ فَاَنَا	درست فرمادے اور تیری آخرت کا
لَهَا ضَامِنٌ (مسند الفردوس)	میں ذمہ دار ہوں۔

اہل ایمان متوجہ ہوں

سیدنا عبدالرحمٰن عشرہ مبشرہ میں سے ہیں انہیں بہشت کی تو پہلے ہی نوید سعید نصیب ہو چکی لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب اسے دوبارہ ضمانت دے رہے ہیں، اس لیے کہ امت کو یقین ہو کہ ضمانت وہی دیتا ہے جس کے ہاتھ میں کچھ ہو خالی ہاتھ خاک ضمانت دے گا۔ میں ایک مسکین فرد کسی بی اے پاس تعلیم یافتہ کو ملازمت کا جھانسہ دوں تو لوگ مذاق اڑائے گے اگر کوئی صاحب عہدہ اور وزارت عظمیٰ پر فائق ہو، وہ صرف زبان سے عہد ے تب بھی عوام کو یقین محکم ہو جائے گا کہ اسے ملازمت مل گئی۔ بلاتمثیل یونہی سمجھئے کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنّت کی نوید سنائی تو جنّت جیتے جی مل ہی گئی۔

> تیری بخشش پسندی عذر جوئی توبہ خواہی سے
> عموم بیگناہی جرم شان لاابالی ہے۔

Marfat.com

حل لغات بخشش پسندی۔ بخشش کو پسند فرمانا۔ عذر جوئی اظہار معذرت، توبہ خواہی توبہ کا سوال۔ عموم عام بیگناہی جرم" جرم کو بیگناہ قرار دینا۔ لا ابالی بے پرواہ۔

۷۔ شرح اے الہ العالمین ترا بخشش کا پسند کرنا کہ بندوں کے بہت بڑے بڑے جرائم معاف کر دیتا ہے۔ اور معمولی سے عذر و معذرت کو قبول فرما لینا اور توبہ سے بندے سے حساب نہ لینا بلکہ حکم فرمانا کہ توبہ نے اس کے پچھلے تمام گناہ مٹا کر رکھ دیئے۔ میرا یہ عام قانون کہ جرائم کے باوجود بندہ کی بے گناہی قرار دیتا ہے تیری بے نیازی کی یہ ایک عجیب عظیم الشان مثال ہے۔

۸۔ ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر جس کے بُلبُل ہیں
ترا سرو سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

حل لغات گلبن (فارسی) درخت۔ گلسرخ۔ ڈالی ٹہنی۔

۸۔ شرح سیدنا ابوبکر سیدنا عمر سیدنا عثمان، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم جس باغ کے بلبل ہیں آپ کا قد مبارک اس محبوبی درخت کی ایک شاخ ہے۔

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن ازل کا جلوہ عالم دنیا میں

Marfat.com

ظہور پذیر ہوا تو گویا آپ حسن و جمال کا ایک مہکتا ہوا باغ ہیں اور باغ میں بلبلیں چہکتی ہیں اور گل کے عشق و محبت میں گوناگوں بولیاں بولتی ہیں تو اس گلستان محبوبی کے درخت پر چہکنے والی بلبلیں چار یار ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

> رضاؔ قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
> ۹۔ کہ تو ادنیٰ سگ درگاہِ خدام معالی ہے

حل لغات گیلان۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وطن۔ خطاب نام لقب۔ مدح معالی (عربی) معلی کی جمع مصدر میمی ہے بمعنی بلندی۔ معالی بمعنی بلندیاں۔

۹۔ شرح اے رضا (احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) قسمت خوب ہی ہو جائے گی۔ جب گیلان حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ لقب نصیب ہو کہ اے رضا تم ہمارے خدام بلند قدر کی درگاہ کے سگ ہو۔

امام احمد رضا و غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ امام احمد رضا و غوث الوریٰ قدس سرہٗ کی آرزو مذکور رنگ لائی کہ آپ کو بارگاہ غوثیت مآب سے ایسا خطاب نصیب ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ خطۂ ہند میں آپ کو اپنا نائب بنا دیا۔
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کو حضور غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت

Marfat.com

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات سے بے پناہ عشق اور والہانہ لگاؤ تھا۔ اور آپ کی مجلس میں بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ حضرت غوث الوریٰ کا نام لیا جاتا۔ قلبی وابستگی اور ربط و تعلق خاطر ہی کا فیض تھا کہ بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی برکتیں آپ کے سر پہ ہمیشہ سایہ فگن رہتیں۔ اور دل کی آنکھوں سے ان کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے، اور انعام و اکرام قادریت کا سلسلہ اتنا دراز ہوا کہ آپ کو بارگاہ غوث الوریٰ سے نائب غوث الوریٰ کا عظیم ترین اعزاز بخش دیا گیا۔

۱- چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں۔ ایک بار میں نے دیکھا کہ حضرت والد ماجد کے ساتھ ایک بہت نفیس اور اونچی سواری ہے۔ حضرت والد ماجد نے کمر پکڑ کر سوار کیا اور فرمایا۔ گیارہ درجے تک تو ہم نے پہنچا دیا آگے مالک اللہ ہے۔ میرے خیال میں اس سے سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی مراد ہے۔ (الملفوظ ص۳ ج ۶۹۔

مفتی محمد غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں۔

"حضور مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نقشبندی رضی اللہ عنہ کو خواب میں حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ کو سرکار نے فرمایا کہ "ہندوستان میں میرے نائب مولانا احمد رضا بریلوی ہیں، چنانچہ حضرت میاں شیر محمد صاحب (شرق پوری) اور حضرت محدث علی پوری کو اعلیٰحضرت سے اس خواب کے بعد اور زیادہ عقیدت ہوگئی۔ آپ بریلی شریف میں حاضر خدمت ہوئے۔ اعلیٰحضرت بریلوی کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا اور خواب بھی بیان کیا۔ (الشاہ احمد رضا ص۱۱۱)

متعدد بزرگ حضرات نے اسی طرح کا ایک دوسرا نہایت اہم اور مقدس واقعہ اس انداز سے بیان فرمایا ہے۔

Marfat.com

۲۔ عارف باللہ شیخ وقت حضرت شیر محمد میاں صاحب شر قپوری قدس سرہٗ العزیز ایک بار عالم خواب میں حضرت غوث الوریٰ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت شرقپوری نے سوال کیا کہ حضرت! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔ بریلی میں احمد رضا۔ بیدار ہونے کے بعد آپ بریلی شریف تشریف لائے اور نائب غوث الوریٰ امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت سے شاد کام ہوئے۔ بریلی سے واپس ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ایک پردہ کے پیچھے سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

یہ دونوں واقعات ایسی عظیم الشان اور مشہور روزگار شخصیتوں کے بیان کردہ ہیں جن کی کرامت و بزرگی اور صداقت و دیانت کا ایک عالم گواہ ہے اور ایسے صلحاء و اتقیاء کے خواب بھی صحیح اور برحق ہوا کرتے ہیں۔ یہ نکتہ بھی ذہن نشین رہے کہ ان دونوں بزرگوں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر خود اس بات کی گواہی دی۔ عالم بیداری میں اس روحانی عظمت کی شہادت دی اور اہل سنت والجماعت کے درمیان اس کا اظہار اور اعلان بھی کیا۔

محدث اعظم ہند حضرت سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت فاضل بریلوی کے فیض یافتہ اور تلمیذ رشید بھی تھے۔ انہوں نے اپنا ایک ایسا چشم دید واقعہ بیان کیا ہے جسے سن کر ہر مسلمان کے دل میں فطری طور پر حضرت غوث الوریٰ کی ذات مقدسہ اور ان کے نام پاک سے بھی یک گونہ گہری عقیدت اور بے پناہ قلبی لگاؤ پیدا ہو جائے۔ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان مجمع کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بیان فرمایا۔

۳۔ دوسرے دن کار افتاء پر لگانے سے پہلے خود گیارہ روپئے کی شیرینی منگائی

Marfat.com

اپنے پلنگ پر مجھ کو بٹھا کر اور شیرینی رکھ کر فاتحہ غوثیہ پڑھ کر دستِ کرم سے شیرینی مجھ کو بھی عطا فرمائی اور حاضرین میں تقسیم کا حکم دیا کہ اچانک اعلیٰ حضرت پلنگ سے اُٹھ پڑے، سب حاضرین بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے کہ شاید کسی شدید حاجت سے اندر تشریف لے جائیں گے۔

لیکن حیرت بالائے حیرت یہ ہوئی کہ اعلیٰ حضرت زمین پر اکڑوں بیٹھ گئے۔ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، دیکھا تو یہ دیکھا کہ تقسیم کرنے والے کی غفلت سے شیرینی کا ایک ذرہ زمین پر گر گیا تھا اور اعلحضرت اس ذرہ کو نوک زبان سے اٹھا رہے ہیں اور پھر اپنی نشست گاہ پر بدستور تشریف فرما ہوئے اس واقعہ کو دیکھ کر سارے حاضرین سرکار غوثیت کی عظمت و محبت میں ڈوب گئے۔ اور فاتحہ غوثیہ کی شیرینی کے ایک ایک ذرے کے تبرک ہو جانے میں کسی دوسری دلیل کی حاجت نہ رہ گئی۔ اور اب میں نے سمجھا کہ بار بار مجھ سے جو فرمایا جاتا کہ میں کچھ نہیں یہ آپ کے جدِ امجد کا صدقہ ہے وہ مجھے خاموش کر دینے کے لیے ہی نہ تھا۔ اور نہ صرف مجھ کو شرم دلانا ہی تھا بلکہ درحقیقت اعلیٰ حضرت غوث پاک کے ہاتھ میں "چوں قلم در دست کاتب" تھے جس طرح کہ غوث پاک سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چوں قلم در دست کاتب تھے۔ (خطبہ صدارت ناگپور)

خود ارشاد فرماتے ہیں۔" سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جد امجد (یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا عطیہ ہے۔ (ملفوظات ص ۳ 17)

یہ احترام و عقیدت اور شیفتگی و وارفتگی اسی کو ہو سکتی ہے جو دل و جان سے نائب رسول اکرم حضرت غوث اعظم جیلانی کی فضیلتوں کا معترف اور ان کا نمکخوار ہو۔ فاضل بریلوی کے اس تعلق خاطر کا ہر ایک کو اعتراف بھی تھا۔ چنانچہ مشہور

Marfat.com

آزاد خیال ادیب و ناقد نیاز فتح پوری نے آپ کے نعتیہ کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

" مولانا حسرت موہانی اور مولانا بریلوی میں ایک شئی قدر مشترک تھی اور وہ ہے غوث الاعظم کی ذات والاصفات جن سے دونوں کی گہری وابستگی تھی مولانا حسرت موہانی کی زبان سے اکثر میں نے مولانا بریلوی کا یہ شعر سنا ہے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(ترجمان اہلسنت صـ۲۸ کراچی نومبر ۷۵ء)

حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں کئی ایک طویل منقبتیں کہیں۔ جن کے مطالعہ کے بعد یہ تاثر ہر قاری کے ذہن پر نقش ہو جاتا ہے کہ آپ کو ان کی ذات سے بے پناہ عشق تھا اور انہوں نے والہانہ انداز میں اپنی کیفیات دل کا ان کی بارگاہ میں اظہار کیا ہے جس سے غوثیت کبریٰ کی شوکت و اقتدار اور عظمت و جلال کا سکہ دل پہ بیٹھ جاتا ہے اور حسن و جمال کی دلبر و دلنواز تصویر نگاہوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

یہاں تک کہ زندگی کی آخری سانس تک حضرت فاضل بریلوی بس یہی دعا کرتے رہے کہ ؎

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

(رد بدعات و منکرات ملخصاً)

Marfat.com

نعت شریف ۱۲۷

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

۱۔ سونیوالو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

حل لغات سونا۔ نیند کرنا۔ دھات مشہور۔ چھائی۔ غالب آئی۔ رکھوالی حفاظت۔ پاسبانی۔ چوکیداری۔

۱۔ شرح اے غافل جنگل میں تیرا سونا عجیب ہے کہ جنگل کے علاوہ رات اندھیری ہے طرفہ یہ کہ اس رات میں کالے بادل چھائے ہوئے۔ اے غافلو۔ سونے والو جاگتے رہو یہاں اپنی حفاظت تم نے خود کرنی ہے اس لیے کہ وہ جو یہاں رکھوالے نگہبان مقرر ہیں وہ چور ہیں یہاں چوروں کو حفاظت پر لگایا گیا ہے۔

فراست مؤمنانہ امام اہلِ سنت احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی یہ فراست مؤمنانہ ہے کہ شعر ہذا میں سنی عوام کو تحفظِ ذات کا احساس دلایا ہے۔

تاریخِ برصغیر کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ اسلام کی آمد اور غلبہ کی ابتداء ہی سے مقامی آبادی جو مادیت اور بُت پرستی کی دلدل میں گرفتار تھی لرز اٹھی تھی۔

Marfat.com

اسلامی تعلیمات کا راستہ روکنے کے لیے افرادی قوت اور عسکری صلاحیت کا مظاہرہ ہوا لیکن جلد ہی یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ "اسلام" کو قوت کے بل پر روکا نہیں جا سکتا اس لئے وہ ہتھکنڈے آزمانے کا فیصلہ ہوا جو برصغیر میں صدیوں سے آزمائے جا رہے تھے، نباتات اور جمادات کو معبود بنانے والوں کے لیے کچھ مشکل نہ تھا کہ وہ کسی بزرگ کو بحیثیت بت اپنے مندر میں سجالیں تاکہ نئے دین کے حاملین میں ذہنی خلفشار پیدا ہو، وہ لوگ اپنے بزرگوں کو مندروں میں دیکھیں تو احسان مندی کے جذبات سے اُن کی نظریں چندھیا جائیں، بدھ مت اور جین مت اس سازش کا شکار ہو چکے تھے اسلام کے خلاف یہ حملہ کارگر نہ ہو سکا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ان کے تخیل میں نہ سما سکی اور ہزاروں حیلوں کے باوجود وہ "وجودِ زندہ" بت نہ بن سکا، اس میں ناکامی نے نئی راہ دکھائی اور یہ کوشش ہونے لگی کہ ادیان کے اشتراک کا پرچار کیا تاکہ الگ تشخص کی نفی ہو جائے، اور یہ صرف اس صورت میں ممکن تھا جب کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذہنی انتشار پیدا ہو۔ بھگتی تحریک ہو یا دین الٰہی، یہ سب ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کی سازششیں تھیں، اس ملفوف عقلی استدلال کی یلغار کے سامنے وہ بزرگ سینہ سپر ہو گئے جنہیں حقائق الاشیاءؑ کی معرفت حاصل تھی اور جو مسلم اُمت کی اساس کو سمجھتے تھے انہیں یقین تھا کہ اسلامی تشخص کا مرکزی نقطہ وہ محبت و عقیدت ہے جو ہر مسلمان کے سینے میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے موجزن ہے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اثبات النبوۃ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ اس سازش کا جواب تھیں۔ ایک میں مقام نبوت کے تحفظ اور درست ادراک کی کوشش تھی تو دوسری

Marfat.com

میں عظمت ذات کے تمام حوالے تھے، کفر کی سازش ناکام ہوئی مگر وہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے پھر بھی کوشاں رہا، اب وہ مسلمانوں کے دلوں سے اس عقیدت کو نکال پھینکنے کے لیے اندرونی سازش تیار کرنے لگا تاکہ مسلمانوں میں ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت متنازع بنادی جائے، وہ ایسا گروہ تیار کرنے کی کوشش کرنے لگا جو شعوری یا لاشعوری طور پر وہی کام کرے جو ان کا مقصد تھا، وہ چاہتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عام انسان کی سطح پر لے آئیں تاکہ عقلِ انسانی کو اپنا ہر زہر آلود تیر آزمانے کا موقع ملے۔ یہ تھی وہ گھمبیر سازش جو جسدِ امت سے روح ایمان چھیننے کی سعی کر رہی تھی، ایسے عالم میں فاضل بریلوی کی ذات پوری قوت کے ساتھ میدان میں اتری، مبارزت میں گھماگھمی تو ہوتی ہی ہے مگر محافظ اسلام کا کردار کرنے والے مجدد ملت میں کفر کی یلغار روکنے کا حوصلہ بھی تھا اور صلاحیت بھی، تقریری تحریری محاذ اور عملی جدوجہد نے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ گھات لگانے والے بلبلا اٹھے مگر وہ مردِ قلندر اس سازش کے در لے شیطنت کا چہرہ دیکھ رہا تھا اس لیے برملا خبردار کیا ؎

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا یہ انتباہ بروقت ہے اس لیے کہ تاریخ پاکستان کے ابتدائی دور کا مطالعہ کیا جائے اور اس تحریک کے خلاف سازشوں کا بنظرِ غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ حقیقت مخفی نہ رہے گی کہ فاضل بریلوی کا کردار کس قدر بھرپور اور اثر آفرین تھا، ترک موالات کو آپ مسلمانانِ برصغیر کے خلاف اقدام سمجھتے تھے کہ اس کا مقصد مقامی آبادی کے مقابل میں مسلمان آبادی کو

Marfat.com

بے حیثیت بنانا تھا۔ ترکِ وطن اور ہجرت کے نام پر برصغیر کو مسلمانوں سے پاک کرنے کے منصوبے بن رہے تھے جسے عام مسلمان محسوس نہ کر سکے تھے۔ مخلوط قومیت بھگتی تحریک اور دینِ الٰہی کا جدید سیاسی رُخ تھا۔ فاضلِ بریلوی نے ان تحریکوں کی تہہ میں مسلم دشمنی کی کارفرمائی محسوس کر لی تھی آپ کو یقین تھا کہ مسلمانوں کو برصغیر میں رہنا ہے اس لیے اندلس کے حالات پیدا نہ ہونے چاہئیں، برصغیر کو دارالحرب قرار دے کر بھاگنا خودکشی ہوگی، کوشش یہ چاہیئے کہ استعمار کو للکارا جائے اور دارالسلام بنانے کا سامان کیا جائے۔ دو قومی نظریئے کے فروغ کے لیے فاضل بریلوی کی محنت جلد رنگ لائی اور حصولِ وطن کے لیے عملی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ فاضل بریلوی اور آپ ایسے دیگر علماء کرام نے انگریز اور ہندو کی مشترکہ سازش کو بے نقاب کیا یہی وجہ تھی کہ جب تحریک پاکستان کا عملی دور شروع ہوا تو فاضل بریلوی کے متوسلین نے اس میں بھرپور کردار انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کو اسلامی فکر اور دینی غیرت کی روشنی میں سمجھا اور ان کا وہ حل تجویز کیا جو قومی وحدت اور ملّی وقار کے لیے ضروری تھا، آپ کی شخصیت برصغیر کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص ایک محسن بزرگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ محسنین کے احساس کا اعتراف کیا جائے اور ایسی شخصیات کو نسلِ نو کے لیے بطورِ راہبر راہنما پیش کیا جائے تاکہ ملّی تشخص کے حصول کی منزل آسان ہو جائے۔

فاضل بریلوی کی علمی وجاہت اور فنی مہارت کے باوصف وہ خوبی جو آپ کی شخصیت کا نمایاں وصف ہے وہ آپ کی مومنانہ فراست، ملّی درد اور مستقبل کو بھانپ لینے کی بے پناہ قوت ہے۔

Marfat.com

اس کی شہادت آپ کی تصانیف مبارکہ اور حدائق بخشش کی بعض نظموں میں موجود ہے منجملہ ان کے آپ کے یہ اشعار جن کا یہی پہلا شعر سونا جنگل الخ اور پھر آنے والے چند اشعار ملاکر سوچئے کہ آپ کی فراست مومنانہ کتنا روشن اور تابناک ہے۔

(مجلہ احمد رضا ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۸۹ء)

۲۔
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

حل لغات

کاجل (اردو) چراغ کا دھواں جو ٹھیکرے پر مارتے ہیں یہاں وہ معروف کاجل مراد ہے جو آنکھوں میں حسن کو نکھارنے کے لیے سرمہ کی طرح لگاتے ہیں آنکھ کا کاجل چرانا چوری کے فن میں کمال رکھنا کمال عیار ہونا۔ بلا مصیبت۔ دکھ چڑیل۔ بھوتنی۔ تاکی از تاکنا گھورنا، دیکھنا پہلے سے جان رکھنا۔ جھانکنا تاڑنا۔ انتظار کرنا۔ نشانہ باندھنا۔ نیند نکالنا، نیند کا سبب بنانا۔ سوجانا۔

۲۔ شرح

یہاں کے چور بلا کے ہیں۔ انتہائی مفسد اور اپنے فن کے بڑے ماہر کاجل یعنی سرمے کو بھی چرالیتے ہیں یعنی وہ سامان جو ہزاروں اسباب و وسائل سے پوشیدہ اور مشکل ترین جگہ پر محفوظ ہو تو بھی اس کا اڑانا ان کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ وہ دوسروں

Marfat.com

کی چوری کے بجائے اب وہ تیری گٹھڑی یعنی سامان اڑانے کی گھات میں ہیں لیکن تو نے بے پرواہ ہو کر نیند کی تیاری کر رکھی ہے۔

بھولے بھالے سُنّیوں کو انتباہ

سنی عوام بھولے بھالے مذہبی بھروپیوں کے درم تزویر میں بہت جلد پھنس جاتے ہیں اور مکار مذہبی بھروپیا مکرو فریب میں بڑا عیار اور چالاک ہوتا ہے۔ عوام کو پھنسانے کے ہر طرح کے حربے جانتا ہے سب سے پہلا حربہ عملی تقیہ ہے اور اس کی اسے باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے عوام کو اس پر انتباہ فرمایا ہے کہ مکار دشمن نے اب سنی کی گٹھڑی سے اڑانے کی تاک میں ہے اسی لیے اے سنی بھائیو غفلت کو چھوڑ کر اپنے ایمان کے بچانے کی سوچو اور ان مذہبی بھروپیوں سے دور رہو۔

فائدہ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا یہ انتباہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات گرامی کے مطابق ہے۔

قرآن مجید

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ	پس یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (پ۷ رکوع ۱۴)

احادیث

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔	بیشک قیامت سے پہلے بہت جھوٹے لوگ ہوں گے پس ان سے بچو۔

(مشکوٰۃ ص۴۶۹)

Marfat.com

۲۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اُنْظُرُوْا مَنْ تُجَالِسُوْنَ وَعَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ فَيَقُوْلُوْنَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَ اِذَا جَلَسْتُمْ اِلٰى رَجُلٍ فَاسْئَلُوْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاَبِيْهِ وَ عَشِيْرَتِهٖ فَتَفْقِدُوْنَهٗ اِذَا غَابَ۔	جس کے پاس بیٹھو اور دین کی سمجھ حاصل کرو، اسے پہلے خوب دیکھ لو کیونکہ آخر زمانہ میں شیطان انسانوں کی شکلوں (گمراہ کرنے کرنے کے لیے) حدیثیں پڑھ پڑھ کر سناتے پھریں گے اور کہتے پھریں گے "حدثنا واخبرنا"، اور جب تم کسی مرد کے پاس بیٹھنے کا قصد کرو تو پہلے اس سے اس کا نام اور باپ اور قبیلہ کے متعلق پوچھ لو کیونکہ اس کے غائب ہوتے ہی پھر تم اسے نہیں پا سکو گے وہ مفقود ہو جائے گا۔"
(کنز العمال ج۵، ص ۲۱۹، حدیث ۴۵۱۲)	

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا دور

مذکورہ بھروپیوں کی ہر زمانہ میں کمی نہیں رہی لیکن امام احمد رضا قدس سرہٗ کے دور خصوصیت سے مذہبی بھروپیوں نے مختلف بھیسوں میں عوام کے ایمان بگاڑنے میں ہر طرح کی لوٹ مار کر رہے تھے۔ تفصیل تاریخ کی کتب میں ہے فقیر صرف ایک نمونہ عرض کر رہا ہے۔

اسلام کے خلاف دشمنانِ اسلام کی تخریبی سازشوں کا گہری نظر سے مطالعہ

Marfat.com

کیا جائے تو بہت سی ایسی جماعتیں معلومات کے اُجالے میں آجائیں گی جن کا سلسلۂ نسب کسی عیار دشمن کے فتنہ پرداز ذہن سے جا ملا ہوگا۔

مثال کے طور پر ہندوستان میں قادیانی جماعت کو لیجیے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کا وجود سرتاسر انگریزی سامراج کا شرمندۂ احسان ہے جیسا کہ خود قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔ مکذوب کے الفاظ یہ ہیں۔

"میں اپنا کام نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں" تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۹)

مرزائیوں کی عیاری و مکاری نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ کیا یا کر رہے ہیں وہ کسی سے ڈھکا چھپا معاملہ نہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی اتحاد کو توڑنے کے لیے انگریزوں کا یہ پہلا مورچہ تھا جو نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ لیکن چونکہ قادیانی جماعت اپنے کھلے ہوئے امتیاز اور چونکا دینے والے نام و نشان کی وجہ سے عام مسلمانوں میں بار نہیں پا سکتی تھی اس لیے انگریزوں کو ایک ایسی مذہبی تحریک کی ضرورت پیش آئی جس کے چلانے والے اپنے ظاہر کے اعتبار سے مسلمانوں میں باریاب ہونے کی فنکارانہ صلاحیت رکھتے ہوں تاکہ ان کے ذریعہ عام مسلمانوں کو مذہبی انتشار میں مبتلا کیا جا سکے۔

تبلیغی جماعت کا انگریز سرپرست تھا

اس عظیم مقصد کے لیے انگریزوں نے مالی امداد کا سہارا دے کر مولانا الیاس کو کھڑا کیا۔ جیسا کہ دیوبندی جمعیۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ

Marfat.com

مولانا حفظ الرحمن نے اپنے ایک بیان میں خود اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ "مکالمۃ الصدرین" نامی کتاب کا مرتب ان کی ایک گفتگو کا سلسلہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

اسی ضمن میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ — مکالمۃ الصدرین ص ۸ شائع کردہ دیوبند۔

فائدہ غور فرمائیے! خالص مذہب کے نام پر کسی تحریک کو چلانے کے لیے ایک دشمن اسلام کی امداد کا مصرف سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک مذہب کو دوسرے مذہب سے لڑا کر اہلِ اسلام کی روحانی، اخلاقی اور اجتماعی قوتوں کو نقصان پہنچایا جائے۔

تبلیغی جماعت کا سرپرست ۲

مولوی اشرف علی تھانوی

اسلام کے نام پر ایک تبلیغی جماعت کی بنیاد ڈال دینے کے بعد طے شدہ مقاصد کے رُخ پر کام کرنے کے لیے اب ایسے فکری مواد کی ضرورت پیش آئی جو دماغوں میں سرایت کرنے کے بعد ایمان کی توانائی سلب کر سکیں اور مسلمانوں میں مذہبی خانہ جنگی کا ایک ایسا سلسلہ شروع کر دیں جو کبھی ختم نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس اہم کام کی تکمیل کے لیے مولانا اشرف علی تھانوی کی قلمی خدمات حاصل کی گئیں۔ جیسا کہ اسی مکالمۃ الصدرین میں مولانا شبیر احمد عثمانی کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے مولانا حفظ الرحمٰن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

Marfat.com

دیکھئے! حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے"

مکالمۃ الصدرین ص ۱۱ شائع کردہ دیوبند۔

فائدہ ظاہر ہے کہ حکومت برطانیہ کچھ ان کی مرید نہیں تھی کہ اس رقم کو "پیر مغاں" کا نذرانہ سمجھا جائے اور پھر نذرانے کی رقم بھی ایک آدھ بار پیش کی جاتی ہے۔ ماہ بماہ وظیفہ دینے کا مصرف سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ خدمت کا معاوضہ تھا۔

انگریز کا تنخواہ کا گوارہ اسی کے ساتھ یہ خبر بھی ذہن میں رکھیے تو اس راز سربستہ کی ساری گرہ کھل جائے گی کہ "مظہر علی" نام کے کوئی تھانوی صاحب کے بھائی تھے جو حکومت کے تنخواہ دار سی آئی ڈی افسر تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان سارے مراحل میں وہی درمیان کی کڑی تھے جیسا کہ خود مولانا حسین احمد صاحب نے اپنے مکتوب میں ایک جگہ لکھا ہے۔

مولانا مرحوم (تھانوی) کے بھائی محکمۂ سی آئی ڈی میں بڑے عہدیدار اخیر تک رہے۔ ان کا نام "مظہر علی" ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہو مستبعد نہیں۔"

(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۲ ص ۲۹۹)

راز سربستہ مولوی الیاس کی تربیت کے لیے مولوی اشرف علی تھانوی کا انتخاب کیوں حالانکہ مولوی الیاس کا مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی اس کی وجہ یہ تھی کہ گنگوہی عوام کو دام تزویر میں پھنسانے کا ہنر نہیں رکھتا تھا اور مولوی اشرف علی تھانوی اس فن کا استاد نکلا کہ اس نے سنیوں کے مرکز میں گھس کر اپنا ہمنوا بنانے کے کئی کارنامے سرانجام دیئے۔

Marfat.com

ان میں سے ایک نمونہ حاضر ہے۔

تھانوی کا ایک کارنامہ

کہ تھانوی صاحب کسی زمانے میں کانپور مدرسۂ جامع العلوم میں مدرس تھے۔ اس وقت وہاں کا ماحول چونکہ سرتاسر عشق رسول کی طہارت میں ڈوبا ہوا تھا اس لیے گھر گھر میلاد و ذکرِ رسول کی نورانی محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ چنانچہ حالات کے دباؤ کے تحت ایک عرصۂ دراز تک موصوف بھی اپنے عقیدے کے خلاف میلاد و قیام کے مراسم ادا کرتے رہے۔ جب دیوبندی جماعت کے بعض اکابر کی طرف سے باز پرس کی گئی تو اس کا جواب موصوف نے یہ دیا۔

"وہاں میں نے بدون شرکت میلاد، قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے"۔

سیف یمانی مرتبہ مولوی منظور نعمانی ص۲۴۔

اس مقام پر ہر دین دار مسلمان کو دعوتِ فکر دیتا ہوں وہ غیر جانب دار ہو کر اپنا فیصلہ صادر فرمائیں کہ کیا یہی ایک "مقدس رہنما" کا کردار ہے کہ وہ محض چند پیسوں کی خاطر اپنے مذہب، اپنے ضمیر اور اپنے اعتقاد کا اس طرح خون کرے۔ تھانوی صاحب کو اگر اپنا دین پیارا ہوتا تو خدا کی زمین بہت وسیع تھی۔ کہیں بھی وہ اپنے مذہبی تقاضوں کو پامال کئے بغیر رزق حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن کسی کی نگاہ میں سکۂ رائج الوقت ہی اگر سب کچھ ہو تو پھر عقیدہ ہی کیا ہے وہ تو اپنے آپ کو بھی بیچ سکتا ہے جیسا کہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی روایت سے یہ راز بھی آشکارا ہو گیا ہے۔

"اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں"۔ الافاضات الیومیہ ج۳ ص۶۷۔

معاذ اللہ! ذرا وہابیت کے ساتھ عشق تو دیکھئے! کہ تنخواہ دے کر کسی کو

Marfat.com

مسلمان بنانے کی خواہش نہیں پیدا ہوئی لیکن مسلمان کو وہابی بنانے کی تمنا میں جگر کا خون سوکھتا رہا۔ اب اس کے بعد بھی تبلیغی جماعت کی چلت پھرت کا مطلب کوئی نہ سمجھے تو اس کے حق میں سوا اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اب اس سے خدا ہی سمجھے۔

انگریز کے دو ایجنٹوں کا باہمی رشتہ

اور پڑھ گزر چکا ہے کہ انگریزوں نے اس تبلیغی تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کی مذہبی آسائش کا خرمن جلانے کے لیے مولانا الیاس اور مولانا تھانوی کی خدمات حاصل کیں۔ اب ذرا اس سلسلے میں ایک آقا کے دو مشترک ایجنٹوں کا باہمی ارتباط بھی ملاحظہ فرمایئے تاکہ کام کی نوعیت اور تخریبی سازشوں کا پس منظر سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔ ملفوظات الیاس ص ۵۷۔

اب "من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کی صحیح تصویر دیکھنا چاہتے ہوں تو مولانا الیاس کے حق میں تھانوی صاحب کا "جواب آں غزل" ملاحظہ فرمایئے۔
مولوی محمد یوسف صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

حضرت اقدس تھانوی صاحب قدس سرہ العزیز کی عادت مبارکہ (تبلیغی) جماعتوں کے پہنچنے کے وقت۔ یہ سن گئی کہ ان کی دعوت فرماتے، دعا فرماتے، بعض دفعہ اصول سے مستثنیٰ فرماتے تھے۔ یہ بھی سنا گیا کہ فرمایا "الیاس نے یاس کو آس سے بدل دیا۔" چشمۂ آفتاب ص ۱۴۔

اب جہاں تک تھانوی صاحب کی تعلیمات اور ان کی تصنیفات کے ذریعہ

Marfat.com

مسلمانوں میں مذہبی خانہ جنگی اور فرقہ وارانہ انتشار کے برپا ہونے کا سوال ہے جو انگریزوں کا اصل مدعا تھا، تو اس کے کچھ نمونے پچھلے اوراق میں سپردِ قلم کر چکا ہوں۔ انہیں پڑھنے کے بعد آپ خود بھی محسوس کریں گے کہ نہایت ایمان داری کے ساتھ چھ سو روپے ماہوار کا حق نمک ادا کیا گیا ہے۔

اور پھر فریضۂ منصبی کی یہ ادائیگی اپنے اپنے طور پر دونوں نے کی ہے۔ ایک نے فتنہ پرور لٹریچر تیار کر کے اور دوسرے نے تبلیغ و دعوت کا دلفریب طریقہ ایجاد کر کے۔ (تبلیغی جماعت از علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی)

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ان جیسے مکاروں کو فرمایا ہے۔ چور بلا کے ہیں اور ان کی مکر و فریب کی کارروائی کو آنکھ سے کاجل صاف چرالیں،، سے تعبیر فرمایا ہے ان چوروں کی بلا کی چوری کی کیفیت آج دنیا آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ اہلسنت کے مراکز کس طرح تاڑا اور پھر کس صفائی سے ایمان کی گٹھڑی چرائی اگرچہ یہ داستان طویل ہے لیکن چند نمونے علامہ ارشد القادری مدظلہ کے ملاحظہ ہوں علامہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک سوال پر مولوی یوسف بن مولوی الیاس نے کہا۔ ،، جب لوگ تبلیغ کا ڈھنگ نہیں جانتے تو کس نے کہہ دیا کہ وہ تبلیغ کریں۔ یہاں مجھے تبلیغ کرتے ہوئے بیس سال ہو گئے میں نے کسی سے بھی نہ کہا کہ میلاد و فاتحہ چھوڑ دو۔ حالانکہ جاننے کی حد تک سب جانتے ہیں کہ میرا بھی عقیدۂ مسلک وہی ہے جو اکابر دیوبند کا ہے۔ لیکن میں نے اچھی طرح تجربہ کر لیا ہے کہ ان چیزوں سے براہِ راست روکنے کی بجائے اب لوگوں کا ذہن بدلنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغی گشت اور مرکز میں چلہ گزارنے کا راز یہی ہے کہ لوگوں کو اپنے علماء کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ اُٹھنے بیٹھنے کا موقعہ فراہم کیا جائے۔

Marfat.com

یہاں کے ماحول میں ذہن ڈھل جانے کے بعد لوگ خود بخود ان چیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اپنے عقیدے میں اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ دوسروں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

میری طرف رُخ کرکے حضرت جی نے حکیمانہ انداز میں فرمایا "مولوی صاحب! آپ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم لوگ ابھی اس ملک کے اندر اقلیت میں ہیں۔ جب کہ بدعتیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ان حالات میں اپنا مذہب پھیلانے کے لیے ہمیں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ مکر سے کام لیں۔ آخر مکر بھی تو کوئی چیز ہے کفر و شرک سے پھیرنے کے لیے مکر سے کام لینا قطعاً کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ حق پرستی کے جوش میں آکر اگر ہم تقویۃ الایمان اور بہشتی زیور وغیرہ کے عقائد برملا بیان کردیں تو لوگ ہمیں مسجدوں میں نہ گھسنے دیں۔

اس لیے میں تمام تبلیغی کارکنوں کو سخت تاکید کرتا ہوں کہ وہ بدعتیوں کے ساتھ مکر سے کام لیں۔ یعنی مصلحت کا تقاضا ہو تو میلاد و قیام بھی کرلیں بلکہ اگر ضرورت پیش آجائے تو اپنے علماء کو بُرا بھلا بھی کہہ دیں۔ جیسے بھی ہو ان کے ساتھ لگے رہیں، انہیں اپنے ہمراہ لے کر جماعتوں میں پھرائیں۔ کبھی نہ کبھی ان میں سے لوگ ٹوٹ کر ادھر آہی جائیں گے۔

مولوی صاحب، دیکھو! یہاں مجھے بیس[20] سال ہوگئے تبلیغ کا کام سنبھالے ہوئے اختلافی مسائل تو بڑی چیز ہے اس کی ہوا بھی میں نے کسی کو نہیں لگنے دی۔ بس اتنا کیا کہ تبلیغی گشتوں، لگاتار چلوں اور اجتماعات کے ذریعہ اپنے بزرگوں کی عقیدت ان کے دلوں میں بٹھادی۔ کسی کو دیوبند لے جاکر حضرت شیخ الاسلام سے مرید کرادیا کسی کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی طرف رجوع کیا جس کو جیسا پایا اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ پایا۔

Marfat.com

یہ جو تم ہزاروں آدمیوں کو دیکھ رہے ہو جو تبلیغ میں دن رات لگے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر لوگ کٹر بدعتی اور قبر پرست تھے لیکن اپنے علماً کی عقیدت کے زیرِ اثر خود ہی ان کا ذہن بدل گیا یہاں تک جن شرکیہ رسموں کو کہنے پر بھی وہ نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ اب بغیر کہے سنے چھوڑ دیا۔ تبلیغی جماعت نے اسی راز کو پالیا ہے کہ جس کی عقیدت دل میں پیدا ہو جاتی ہے آدمی اس کا مذہب بھی قبول کر لیتا ہے۔"

حضرت جی اپنا سلسلۂ گفتگو ختم کر کے جب خاموش ہو گئے تو میں نے درخواست کی کہ آپ اپنی یہ ہدایات قلم بند کر دیں تو آپ کو لوگوں تک پیغام پہنچانے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس درخواست پر حضرت جی نے تیور بدل کر کہا۔

"پھر تم نے غلط سوال کیا۔ ہمارے یہاں سارا کام زبان سے چلتا ہے۔ قلم استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ بجز اس کے کہ کارکنوں اور طالبین کے خطوط کے جوابات دے دیئے جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کا کاروبار کتنا پھیل گیا ہے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن لکھت پڑھت کے لیے ایک رجسٹر بھی تم ہمارے یہاں نہیں پاؤ گے۔"

علامہ ارشد القادری مدظلہ فرماتے ہیں کہ حیدر آباد دکن کا امیر جماعت تبلیغی میرے ساتھ گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ تبلیغی جماعتوں کے قصے سناتے رہے اور میں خاموشی سے سنتا رہا۔ تبلیغی جماعت کے متعلق چونکہ وہ میرے نقطۂ نظر سے واقف نہ تھے اس لیے بغیر جھجک کے وہ بولتے رہے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے حیدر آباد کی تبلیغی جماعت کی کارگزاریوں کا بھی تذکرہ چھیڑ دیا۔ جب وہ کہہ چکے تو میں نے اُن سے ایک سوال کیا۔

"حیدر آباد تو درگاہوں، خانقاہوں اور مزاراتی روایات کا بہت بڑا گڑھ تھا وہاں تبلیغی جماعت کو قدم جمانے کا موقع کیونکر ملا۔"

Marfat.com

اس سوال پر وہ اس طرح مسرور ہو گئے جیسے میں نے ان کے حسن تدبر اور ذہانت کا لوہا مان لیا ہو۔ اسی کے بعد اسی جذبۂ مسرت کی ترنگ میں انہوں نے یہ کہانی سنائی۔ " اس میں کوئی شک نہیں کہ حیدر آباد عہد قدیم سے بدعتیوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ قدم قدم پر کفر و شرک کے بے شمار اڈے تھے وہاں کی اٹھانوے فیصدی مسلم آبادی شرکیہ رسموں اور بدعات ہی کو اسلام سمجھتی تھی۔ اس لیے بہت ہی حسن تدبیر اور ذہانت کے ساتھ ہمیں اس مرحلے سے گزرنا پڑا۔

عرس و فاتحہ کی مخالفت کرنے کی بجائے ہم نے یہ طریقہ اپنایا کہ جہاں کہیں عرس کا میلہ لگتا ہم اپنا تبلیغی وفد لے کر وہاں پہنچ جاتے اور لوگوں کو کلمہ و نماز کی تبلیغ کرتے۔ اصرار کر کے بعض زائرین کو بھی گشت میں اپنے ساتھ رکھتے۔ اس طریقۂ کار سے ہمیں دو فائدے پہنچے۔ پہلا فائدہ تو یہ پہنچا کہ ایک بالکل اجنبی حلقے میں ہماری آواز پہنچ گئی اور دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ کبھی بدعتی مولویوں نے اپنے عوام کو ہماری طرف سے بدظن بھی کرنا چاہا کہ یہ بدعقیدہ اور عرس و فاتحہ کے مخالف لوگ ہیں تو اُنہی کے عوام نے انہیں جھٹلا دیا کہ یہ لوگ عرس و فاتحہ کے مخالف ہوتے تو فلاں فلاں عرس میں کیوں دیکھے جاتے۔

اپنی کارگزاریوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ہمیں ان گدی نشین پیروں سے بھی کافی مدد ملی جو بریلویوں کی طرح اپنے مسلک میں سخت نہیں ہیں۔ ہم ان کی خانقاہوں میں حاضر ہوئے اور ایک خوش عقیدہ نیازمند کی طرح ہم نے ان کی دست بوسی کی اور انہیں اپنے اجتماع میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ کئی بار کی آمد و رفت کے بعد جب وہ تیار ہو گئے تو انہیں نہایت اعزاز و تکریم کے ساتھ اپنے اجتماع میں لے آئے۔ ان کی ہمرکابی میں ان کے مریدین کا جو دستہ آیا تھا اس نے جب اپنے پیر کے ساتھ ہمارا نیازمندانہ رویہ

Marfat.com

دیکھا تو وہ ہم سے کافی حد تک مانوس ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دوستوں اور پیر بھائیوں میں ہماری خوش عقیدگی کا ایک اچھا خاصا اشتہار بن گیا۔

اس طرح رفتہ رفتہ ہم بغیر کسی فکری تصادم کے وہاں کے اجنبی حلقوں میں داخل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ان حلقوں کی بہت بڑی تعداد نہ صرف یہ کہ تبلیغی جماعت کی ہمنوا بن گئی ہے بلکہ ہم نے انہیں ذہنی طور پہ اتنا بدل دیا ہے کہ اب اگر ان کے پیر صاحبان بھی ہم سے قطع تعلق کا انہیں حکم صادر فرمائیں تو وہ اپنے پیر سے قطع تعلق کر سکتے ہیں لیکن اپنی جماعت کے خلاف کچھ سننا برداشت نہیں کریں گے۔

یہاں پہنچ کر ان کا لب و لہجہ بدل گیا۔ انہوں نے فاتحانہ لہجہ میں کہا "مولانا! شکر ادا کیجئے کہ تبلیغی جماعت کی خاموش جدوجہد کے نتیجہ میں اب وہاں کفر و شرک کے مراکز کی وہ دھوم دھام باقی نہیں ہے۔ میلاد و فاتحہ اور بدعات کی چہل پہل بھی اب دن بدن ماند پڑتی جا رہی ہے۔ ہمارا جذبۂ جہاد اسی طرح سلامت رہ گیا تو وہ دن دور نہیں ہے کہ جب کہ ان مزاروں پر مکھیاں بھنبھنائیں گی اور ہم ان صنم خانوں کی ویرانی پہ شکر لنے کے نوافل ادا کریں گے۔

گفتگو کے اس آخری حصے پر میرا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا میں نے تیور بدل کر ان سے کہا — آپ کی کارگزاریوں کی روداد سننے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس دنیا میں دجل و فریب کی آخری تربیت گاہ کا نام اب تبلیغی جماعت ہے۔ یہ دنیا اپنی عمر کے آخری حصے سے گزر رہی ہے ہو سکتا ہے قدرتی طور پر دجال کا کیمپ آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں تیار کرایا جا رہا ہو" اس جواب پر وہ ہکا بکا سے ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔" بڑا دھوکہ ہوا، میں آپ کو اپنا سمجھ رہا تھا"

گزشتہ دنوں پاکستان شیعہ پولٹیکل پارٹی کے چیئرمین سید سکندر حسین شاہ کو قتل کر دیا گیا۔ جس کی نماز جنازہ جامعۃ المنتظر کے پرنسپل حافظ سید ریاض حسین

Marfat.com

نجفی نے پڑھائی اور مولوی عبدالقادر آزاد دیوبندی نے شیعہ کی اقتداء میں شیعہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ جس کا فوٹو روزنامہ جنگ لاہور یکم جون ۱۹۹۲ء میں موجود ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سپاہ صحابہ مارچ ۱۹۹۲ء الیکشن کے بعد پھر سے "کافر کافر شیعہ کافر" کے نعرے لگا رہی ہے (اس کی تفصیل "طرفہ تماشہ" میں ملاحظہ فرمایئے)۔ اس نے مولوی عبدالقادر آزاد کے بارے میں کیا سوچا؟

آیئے اس کی سوچ پہ قربان ذرا نرم ہی ہاتھ رکھا ہے تاکہ "اپنی کچھ اچ دیاں دی ہتھ اچ" کا قول صحیح ثابت ہو جائے۔ کہروڑ پکا میں سپاہ صحابہ صوبہ سندھ کے صدر علی شبیر حیدری نے کہا ہے کہ "مولانا عبدالقادر آزاد نے ایک دوسرے فرقہ کے عالم کے پیچھے نماز جنازہ ادا کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اس لیے وہ قوم سے معافی مانگیں اور ایسی حرکت سے باز رہیں۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ جون ۱۹۹۲ء)

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

۳۔ ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

حل لغات

ٹھگ (اردو) دغاباز۔ چور۔ احسان کرنے والے کو مار ڈالنا۔ دم میں نہ آنا اس محاورہ سے ہے کہ دم میں آنا فریب کھانا دھوکے میں آنا۔ اب معنیٰ ہوا دھوکہ نہ کھانا ان کے فریب میں نہ آنا۔ مت (اردو) ہوش۔ عقل۔ رائے متوالی (بفتح المیم) اردو

Marfat.com

مست۔ نشے میں چُور۔

۳۔ شرح

یہ مکار اور فریبی جو تجھے اسلام کی دعوت دے رہا ہے اور کہتا ہے کہ آؤ دین کی باتیں سنو۔ یہ ڈھنگ یعنی دغاباز اور ایسا بلا کا چور ہے کہ تمہیں دینی باتوں کے فریب سے تجھے مار کر چھوڑے گا یعنی تجھے حق مذہب سے ہٹا کر بد مذہبی میں پھنسا دے گا جس سے تجھے ہمیشہ کے لیے جہنم میں ایندھن بنا دے گا جو دنیوی موت سے بدتر قسم کی موت ہے۔ ہائے اے مسافر دنیا اس کے فریب میں نہ آنا اس سے دھوکہ میں نہ آنا۔ اگر تو نے ہماری بات نہ مانی تو پھر تیری غفلت بھی مست اور نشے میں چور ہے۔

حکایۃ تمثیلی

ایک بگلا جزیرہ کے کنارے ایک ٹانگ پر کھڑا آنکھیں بند اور سر جھکائے کھڑا تھا۔ چھوٹی مچھلیوں نے بڑی مچھلیوں سے کہا لو دیکھو ہمارے پڑوس میں کوئی خضر وقت تشریف لایا ہے بڑی مچھلیوں نے انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ خبردار اس کے قریب نہ جانا ورنہ جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ لیکن بعض بدقسمت مچھلیوں نے بڑوں کی بات نہ مانی جونہی بگلہ کے قریب گئیں تو بگلے نے ایک جھٹکا دے کر اڑتا بنا۔ اس وقت چھوٹی مچھلی چیخی چلائی لیکن کیا بنتا ہے جب بگلے کے فریب میں پھنسی اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

یہی حال ہمارے عوام اہلسنّت کا ہے کہ جب یہ بگلے مسجدوں میں بستر جما کر یا چلتے پھرتے ان کے دروازوں پر آتے ہیں کہ ان کی طرز ادا (کہ سر جھکے ہوئے میٹھی میٹھی باتوں) پر ان کے دام تزویر میں پھنسنے لگتے ہیں تو انہیں تبلیغی جماعت کے بگلوں سے جتنا سمجھایا جائے نہیں مانتے تو پھر یہ بگلے انہیں بالآخر

Marfat.com

اپنے دام تزویر پھنسا ہی لیتے ہیں۔

فائدہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ انتباہ قرآن وحدیث کی ترجمانی ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ	تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ	ان کے دل میں ایسوں کی محبّت
وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا	آنے پائے جنہوں نے خدا اور
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ	رسول سے مخالفت کی چاہے
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ	وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ	یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ	لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں
مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ	اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا	اپنی طرف کی روح سے ان کی
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ	مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں
عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ	بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ رہیں گے
اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ	ان میں اللہ ان سے راضی اور
اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	وہ اللہ سے راضی۔ یہی لوگ
	اللہ والے ہیں۔ اللہ والے ہی مراد کو پہنچے

Marfat.com

احادیث مبارکہ :-

۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَقْرَءُوْنَ مِنَ الْحَنَاجِرِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَمَنْ لَقِیَھُمْ فَلْیَقْتُلْھُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِھِمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ عِنْدَ اللّٰہِ لِمَنْ قَتَلَھُمْ۔ (کنز العمال ص ۲۴ ج ۶)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی ۔ چڑھتی جوانی والے "عقل سے کوتاہ" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے۔ دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے تو جو شخص اس سے ملیں۔ چاہیئے کہ وہ ان کو قتل کر دے یقیناً ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے۔

فائدہ دورِ حاضرہ میں وہابی دیوبندی مدعی ہیں کہ ہم قرآن کے قاری اور حافظ ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پورے حلیے معلوم ہونے کا حافظِ قرآن اور حدیث دان ہونا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل ہے۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہیئے کہ ان کے ایسے جالوں سے بچیں ورنہ قیامت میں پچھتانا کام نہ آئے گا۔

Marfat.com

۲۔ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ المشرق یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدُ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ (کنز العمال ص ۲۴ ج ۶)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں نہ آسکیں گے حتیٰ کہ تیر واپس آسکے گا۔ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہے۔

فائدہ وہابیوں نجدیوں کا سر منڈانا ضرب المثل ہے تمام دین پسند اس علامت سے اور ان علامت والوں سے خوب واقف ہیں۔

۳۔ عن سهل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ مِنَ المشرق اقوام محلقة روسهم یَقْرَءُوْنَ القرآن بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یَعْدُوْهُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں نکلیں گی "سر منڈی" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

Marfat.com

الـذِيْنِ كما يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ (كنز العمال ص ۳۴ ج ۶)

فائدہ تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ دیوبندی وہابی جہاں بھی ہیں ان کا شعار بن گیا ہے کہ سر منڈے نظر آئیں گے اور قرآن خوانی تو گویا ان پر ختم ہے۔ لیکن الحمد للہ دین سے بے بہرہ ہیں۔

۴۔ عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من يُّطِعِ الله اذا عَصَيْتُهٗ اَمَانَتِیْ الله تعالیٰ علیٰ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ وَلَا يَاْمَنُوْنِیْ اِنَّ مِنْ نَضِئِ هٰذَا قومًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ (کنز العمال ص ۳۲ ج ۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے اگر میں خداوند کریم کا نافرماں ہوں تو فرمانبردار کون ہوگا۔ یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہوگی۔ جو قرآن کے قاری ہوں گے اور حنجرے کے نیچے ایمان کی رتی نہ ہوگی دین سے نکل جائیں گے۔ جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

Marfat.com

فائدہ مسلمان سوچیں کہ جب وہ بیچارے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور پابند اور قرآن مجید کے قاری اور حافظ اور اہل قبلہ ہوں گے پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ عاد جیسی گندی اور سرکشی لڑائی جنگ وجدال اور قتل وغارت کا کیا معنی۔

۵۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ مِنْ بَعْدِی مِنْ اُمَّتِی قَوْمٌ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ یَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ عَنْ اَبِی سعید۔	ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کردوں۔

فائدہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لیے دیا کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دیں گے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔ اور وہابی دیوبندی بھی اسی شرارت میں کچھ کم نہیں ورنہ کم از کم نجدی کے اس

Marfat.com

گندے کارنامے پر مسرور و مفروح ضرور ہیں۔

۶۔ عن ابی ذر رافع بن عمر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ (العمال ص ۳۳ ج ۶)	ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کی خاص پہچان سر منڈے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہے گا۔) قرآن کا اثر گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف وہ لوٹ نہ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

فائدہ ان کی شرارت کی داستانیں فقیر کی کتاب وہابی دیوبندی کی نشانی اور تبلیغی جماعت کے کارنامے میں پڑھیئے۔

Marfat.com

۴۔ سونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

حل لغات سونا (اول) دھات مشہور۔ دوسرا سونا بضم النون و واؤ معروف (ہندی) خالی اجڑا ہوا سنسان غیر محفوظ۔ تیسرا معنیٰ نیند۔ بن ویران۔ بیابان۔ جنگل۔

۴۔ شرح تیرے پاس سونا ہے اور پھر تیرا نیند کرنا غیر محفوظ جنگل ویران بیابان میں یہ تو زہر پینے کے مترادف ہے پھر تو کہتا میٹھی نیند ہے۔ تیری عقل و ہوش بھی عجیب اور نرالی ہے کہ تجھے معمولی سی راحت اچھی لگ رہی ہے اور سونے جیسی بڑی دولت کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سونا (اول) سے مراد ایمان کی دولت لے رہے ہیں اور اہلسنّت کی غفلت کو نیند سے تعبیر فرماتے ہیں اور سُونا بن یعنی غیر محفوظ جنگل و یران سے اپنے دور کی تاریکی اور دین پر جو انگریزوں کی طرف سے آندھیاں اور تاریکیاں چلا دی گئی ہیں مراد لے رہے ہیں اور میٹھی نیند سے سنّی عوام کی غفلت مراد ہے۔ اب مطلب واضح ہے کہ سنی عوام کے حال زار پر دین کے درد مند کی اس سے بڑھ کر اور کون سی بہتر نصیحت ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جس نے مجدد برحق رحمۃ اللہ علیہ کی بات مان لی اس کا ایمان نہ صرف اپنا بلکہ سارا کنبہ بلکہ آنے والی نسل محفوظ ہو گئی۔

Marfat.com

اور جس نے آپ کی خیر خواہانہ نصیحت کی طرف توجہ نہ دی تو پھر وہ خود اگرچہ خاندانی اثرات سے محفوظ ہوا ہو تو ورنہ اس کی اولاد اس کا کنبہ بدمذہبوں کی پشت میں آ گیا جیسا کہ ہندو پاک کے حالات سے باخبر انسان بے خبر نہیں۔

> آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
> ۵۔
> نام پر اُٹھنے کے لڑتا ہے اُٹھنا بھی کچھ گالی ہے۔

حل لغات جھنجھلانا غصے میں آنا۔ خفا ہونا۔ جمائی کاہلی خمار اور بیداری سے منہ پھیلا کر لمبا سانس لینا۔ انگڑائی خمیازہ۔ نیند کے بعد جسم کا اینٹھنا گالی۔ بری بات۔ فحش بکنا۔

۵۔ شرح بیدار کرنے والے کے بیدار کرنے پر آنکھیں ملنا جیسے بیداری کے بعد عموماً ہوتا ہے۔ پھر نیند سے محبت کرنے والے کی عادت ہے کہ بیدار کرنے والے سے غصہ کرتا ہے تو ایسا غصہ کرنا جاگنے کے بعد حسب عادت انسان منہ پھیلا کر لمبا سانس لیتا ہے تو ایسی بے شمار جمائیاں انگڑائیاں اور بیدار کرنے والے سے بسا اوقات بیدار ہونے والا لڑائی پہ اتر آتا ہے تو بھلا بتایئے یہ تیرا اٹھنا کوئی گالی ہے جو تو بیدار کرنے والے سے لڑ رہا ہے اس شعر میں امام اہلسنت اس بیوقوف کو نصیحت فرماتے ہیں جو بدمذہبوں سے دور رہنے کی تلقین پہ الٹا غصہ کرتا ہے۔ جیسے آج کل بھی عموماً عادت ہے

Marfat.com

بالخصوص صلحکلی قسم کے لوگوں کا حال بالکل پتلا ہے کہ وہ ایسے خیر خواہ ناصح کو الٹا برا بھلا کہتا ہے۔

امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی ہمّت مردانہ

سب کو معلوم ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی نے اپنے بزرگوں کے روحانی چراغ کو بڑی تند و تیز ہوا کے دور میں روشن کیا اپنے بزرگوں کے روحانی فیضان کو تا قیامت روشن کرتے رہے۔

اسماعیل دہلوی محمد بن عبدالوہاب نجدی کا چیلہ اور رشید احمد گنگوہی محمود الحسن دیوبندی۔ قاسم نانوتوی۔ سید احمد بریلوی۔ اشرف علی تھانوی وغیرہ تھے ان تمام لوگوں کا سرا ایسٹ انڈیا کمپنی سے ملتا ہے یہ تمام کے تمام انگریز کے تنخواہ دار تھے جو دو حصوں میں بٹ گئے ایک نے اپنے کو غیر مقلد وہابی کہا اور دوسرے نے مقلد وہابی بن کر ہندوستان سے حنفیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی باقاعدہ تحریک چلائی اور آج دن کے اُجالے میں ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے بلکہ تاریخ سے آج پردے اُٹھ رہے ہیں اور یہ کوئی مبالغہ نہیں امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک مخالف اعتراف کر رہا ہے کہ اگر ہندوستان میں امام احمد رضا پیدا نہ ہوتا تو حنفیت مٹ جاتی۔

امام احمد رضا کے ملامت گر لوگ

اپنے ملامت گروہ کا حال خود امام احمد رضا قدس سرہٗ سے سنئے۔ خود فرماتے ہیں۔ واللہ العظیم وہ بندۂ خدا بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں کہ وہ اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی

Marfat.com

سے باز آئیں اور یہ شرط لگالیں کہ روزانہ اس بندۂ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع فرمائیں۔ اگر اس قدر پر پیٹ نہ بھرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے باز نہ رہنا اس شرط پر مشروط ہے کہ اس بندہ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علماء قدست اسرار ہم کو بھی گالیاں دیں تو ایں ہم برعلم۔

اے خوشا نصیب اس کا کہ اس کی آبرو، اس کے ابا ؤاجداد کی آبرو بدگویوں کی بدزبانی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے سپر ہوجائے۔

یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندۂ خدا پر کیا کیا طوفان، بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں، اخباروں، اشتہاروں میں طرح طرح کی گڑھتوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت، مجھے اس لیے عطا ہوا کہ بعونہ تعالیٰ عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کروں۔ حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں۔ اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ عِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

(خلاصہ فوائد فتاویٰ ۱۳۲۴ھ)

کمالات احمد رضا قدس سرہ

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ یہ کہا ہے کہ آپ سے کسی کی مذمت پر جوشِ غضب اور جذبۂ انتقام اُبھر آئے۔ ایسے ہی کسی کی مدح سے آپ کبھی خوش نہ ہوئے۔ امام احمد رضا کا ایک عظیم مجاہدہ تو دشمنانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے قلمی مقابلہ اور

Marfat.com

ان کی گمراہیوں کا رد و ابطال ہے اور دوسرا یہ کہ اس خدمت کے سبب حرمین شریفین کے اکابر علماء کی زبان و قلم سے مدح سن کر اپنے نفس کو عُجب سے بچانا مگر بفضلہ تعالیٰ امام احمد رضا قدس سرہٗ دونوں مجاہدے بڑی کامیابی سے سر کرتے ہیں۔ تحدیثِ نعمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے بندے کو یہ ہدایت دی۔ یہ استقامت دی کہ وہ ان اعاظمِ اکابر کی ان عظیم مدحوں پر اترتا ہے۔ بلکہ اپنے رب کے حسن نعمت کو دیکھتا ہے کہ ہاں تیرے لیے۔ کیا تُو نے اس ناچیز کو ان عظمائے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا۔ نہ (یہ بندہ) ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں۔ پریشان ہوتا بلکہ شکر بجا لاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابل کو اس قابل بنایا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے۔ (ایضاً)

ایک مرید معتقد حاضر تھے۔ ڈاک میں ایک گالیوں بھرا خط نکلا۔ وہ پڑھ کر غصے سے سُرخ ہو گئے۔ عرض کیا یہ شخص میرے قریب کا رہنے والا ہے اس پر مقدمہ دائر کر کے اسے قرار واقعی سزا دلائی جائے۔ اعلیٰ حضرت نے اندر سے بہت سارے تعریفی خطوط لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے وہ پڑھ کر پھولے نہ سمائے۔ اعلحضرت نے فرمایا پہلے ان تعریف کرنے والوں کے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیجئے پھر گالی دینے والے کو سزا دلایئے اور جب محبت کو فائدہ نہ پہنچا سکتے ہوں تو دشمن کو نقصان پہنچانے کی بھی فکر نہ کیجئے۔ (معارف رضا کراچی ۱۹۹۰ء)

Marfat.com

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے

۶۔

ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتا بی ہے۔

حل لغات

جگنو وہ کیڑا جو اندھیری رات میں درختوں وغیرہ پر چمکتا ہے۔ ایک زیور کا نام پتا پات۔ ورق کان کے ایک زیور کا نام کھڑکے از کھڑکنا درخت کے سوکھے پتوں کا بجنا۔ دیگوں کا کھنکھنا۔ بگاڑ ہونا۔ تلوار چلنا یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ دھڑکے از دھڑکنا۔ تڑپنا پھڑکنا۔ بیقرار ہونا۔ ڈرنا پون (بفتحتین) ہندی۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا۔ موکل۔ جادو کی موٹھ۔ اگیا۔ اگوا رہنما۔ لیڈر بیتابی (مرکب)

۶۔ شرح

جگنو چمکے سوکھے درختوں کے پتے کھڑکیں اس کیفیت سے مجھ تنہا کا دل دھڑکتا ہے کہ ہائے کیا بنے گا۔ ادھر ڈر یہ سمجھاتا ہے کہ گھبراتے کیوں ہو یہ کوئی تیرا مؤکل ہے یا کوئی غیبی رہبر ہو گا۔

دین کی خیر خواہی

اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے عوام سنیوں کے سرمایہ ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی کارروائیوں پر اپنا حال ظاہر فرمایا ہے کہ ڈاکہ ڈالنے والوں سے میرا حال نہایت ہی پریشان و مضطرب ہے لیکن شاباش ہے اس مردِ مجاہد کی ہمت پر کہ بڑے خونخوار ظالم ڈاکوؤں کا بے سروسامانی کے عالم میں تنہا مقابلہ کیا اور

Marfat.com

آپ اس کو بہت بڑا جہاد سمجھتے تھے اور واقعی یہ نہ صرف جہاد بلکہ جہاد اکبر ہے۔ اکابر واسلاف رحمہم اللہ نے بھی اسی کو جہاد سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابواسحاق اسفرائنی کو معلوم ہوا کہ بدعات ہورہی ہیں۔ پہاڑوں پر تشریف لے گئے ان علماء کے پاس جو مجاہدات میں مصروف تھے انہیں فرمایا سوکھی گھاس کھانے والو تم یہاں ہو امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتنوں میں ہے انہوں نے جواب دیا کہ امام یہ آپ ہی کا کام ہے ہم سے ہو نہیں سکتا۔ امام وہاں سے واپس آئے اور بدمذہبوں کے رد میں نہریں بہائیں (الملفوظ ص۸ ج۱)

۲۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی۔ ان کو کسی نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا جنّت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب۔ جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیئے سے ہوشیار کرتا ہے۔ مانیں، نہ مانیں یہ ان کا کام۔ فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے۔ لاکھ ریاضتیں، لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کی ضرورت نہیں اور اسی میں کیا ریاضت تھوڑی ہے جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اس کی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو۔ اس سے کہیئے جس نے او کھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے۔ (الملفوظ ص۳۹ ج۳)

امام احمد رضا قدس سرہٗ

اب آپ امام احمد رضا کے شب و روز کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ انہوں نے کتنا عظیم مجاہدہ کیا ہے۔ پوری زندگی خدمتِ دین اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو ہوشیار کرنے اور رہزنانِ دین کی گالیاں سننے میں بسر

Marfat.com

کی ہے جس کا نقشہ اس سے پہلے والے عنوان میں پیش کر چکا ہوں اور یہ سلسلہ بعد وصال بھی جاری ہے ایک طرف ان کی تصانیف سے حفاظت دین و مسلمین ہوتی جا رہی ہے اور دوسری طرف مخالفین کی گالیوں کا بھی تانتا بندھا ہوا ہے۔ یہی وہ عظیم مجاہدہ تھا کہ ان کے مرشدِ طریقت نے کسی اور ریاضت کی ضرورت نہ سمجھی بلکہ خلافت و اجازت کے ساتھ تمغۂ امتیاز بھی بخش دیا کہ روزِ قیامت اگر احکم الحاکمین نے فرمایا۔ "آلِ رسول تو میرے لیے کیا لایا ہے؟ تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔

۲۔ علامہ ابن الجوزی صفۃ الصفوۃ میں حضرت سفیان بن عیینہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

اَرْفَعُ النَّاسِ مَنْزِلَةً مَنْ كَانَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عِبَادِهٖ وَهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ

لوگوں میں سب سے بلند مرتبہ وہ حضرات ہیں جو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ یہ انبیاء ہیں اور علماء۔[۵]

ایک صحرا نشین خلوت گزیں عابد مرتاض صرف اپنے کو نارِ جہنم سے بچانے کی سعی کرتا ہے۔ بھلا یہ اس سے کم کیوں کر ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے افضل و اعلیٰ ہے۔ بشرطیکہ جو کچھ کر رہا ہے اس سے اس کا مقصود ذاتِ احد اور خوشنودیِ خدا و رسول ہو اور یہ شرط تو خلوت گزیں عابد مرتاض کے لیے بھی ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

(معارف رضا شمارہ دہم)

Marfat.com

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجا ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

حل لغات تڑپے از تڑپنا۔ بے قرار ہونا۔ لوٹنا۔ اچھلنا۔ بہت آرزو مند ہونا دھک چھوٹی جوں۔ دل کی ناگہانی حرکت ایسی مراد ہے ۔کلیجہ دھک ہو جانا۔ خوف کے سبب دل کا کانپنا۔ خوف چھانا۔ اندیشہ ہونا ۔ بن۔ جنگل۔ بیابان۔ روئی کا کھیت۔ گھٹا (بالتخفیف) سیاہ بادل۔ میگھ۔ گھن بھیانک ۔ ڈراؤنا۔ کالی کالی (گھٹا) نہایت سیاہ ابر۔

شرح بادل گرجے۔ بجلی تڑپے اس خوف سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے دل پر خوف چھایا جاتا ہے کہ جنگل ویران میں ہوں۔ اور کالی کالی گھٹائیں کیسی بھیانک اور ڈراؤنی صورت ہے ۔اس شعر میں بھی اپنے دور کی سیاسی اور مذہبی زبونی کا حال ظاہر فرمایا ہے اور ساتھ ہی اشارہ فرمایا ہے کہ اسلام کو مٹانے کے لیے کتنا ہولناک اور بھیانک ماحول تھا۔ کہ دل کانپ جاتا ہے اور خوف سے کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ اس کی تصدیق وہی حضرات کر سکتے ہیں۔ جنہیں اس تاریک ماحول سے واقفیت ہے۔

سیاست کی پُرخار وادی امام احمد رضا قدس سرہٗ کے دور کی سیاسی ماحول کا ایک مختصر سا خاکہ ملاحظہ ہو۔

آزادی کے متوالے شمع حریت پر پروانہ وار نثار ہونے کے لیے میدان عمل

Marfat.com

میں آگے بڑھ رہے تھے. ایسے تاریخ ساز لمحات میں بعض حضرات گاندھی کو ولی ثابت کرنے میں مصروف تھے مسلمانوں کے اس ازلی دشمن کو مسجد و محراب میں لاکر منبر پر بٹھایا جارہا تھا اسی دوران میں تحریک خلافت چلی اور اس کے ساتھ ہی تحریک ترک موالات کا بہت شہرہ ہوا. اگرچہ ان تحریکات میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا عبدالباری فرنگی محلی جیسے کئی رہنما پیش پیش تھے مگر ان تحریکات کو گاندھی اور نہرو جیسے مسلم دشمن ہندو لیڈروں کی آشیرباد حاصل تھی. بھلا گاندھی کو خلافت اسلامیہ کے قیام سے کیا دلچسپی ہوسکتی تھی وہ تو صرف خرمن اسلام کو جلتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا. ایسے عالم میں احمد رضا خاں نے کس طور ملت اسلامیہ کی راہنمائی کی اس کی ایک جھلک مشہور مورخ میاں عبدالرشید کی تحریر میں ملاحظہ کیجئے.

"آپ (اعلیٰ حضرت) کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے میدان سیاست میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی سخت مخالفت کی. یہ وہ لوگ تھے جو ہندو مفادات کو تقویت پہنچا رہے تھے. حضرت بریلوی کا مؤقف یہ تھا کہ کافروں اور مشرکوں سے مسلمانوں کا ایسا اشتراک عمل نہیں ہوسکتا جس میں مسلمانوں کی حیثیت ثانوی ہو. انہوں نے گاندھی اور دوسرے ہندو لیڈروں کو مساجد میں لے جانے کی مخالفت کی کیونکہ قرآن پاک کی رو سے مشرکین نجس اور ناپاک ہیں. آپ قائداعظم کی طرح تحریک عدم تعاون اور تحریک ہجرت دونوں کے مخالف تھے کیونکہ یہ دونوں تحریکیں اس برعظیم کے مسلمانوں کے مفادات کے منافی تھیں. حضرت بریلوی کا کہنا تھا کہ نیشنلسٹ مسلمانوں کی ابھی ایک آنکھ کھلی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ دونوں آنکھیں کھولیں یعنی ابھی وہ

Marfat.com

صرف انگریز کی مخالفت دیکھ سکتے ہیں۔ ہندو کا تعصب اور عداوت نہیں دیکھ پائے۔"

(جہان رضا مرتبہ۔ مرید احمد چشتی۔ ۱۴۰۱ھ)

امام احمد رضا خاں انگریز دشمنی کے ساتھ ہندو دشمنی کے بھی قائل تھے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کا دکھاوے کے لیے جب بھی ساتھ دیا تو ساتھ ہی ترک گاؤکشی کا مطالبہ بھی کر دیا۔ تحریک خلافت اور پھر تحریک موالات کے زمانے میں (۱۹۱۹۔ ۱۹۲۲ء) ترک گاؤکشی کا مطالبہ کیا گیا تو مسلم عمائدین نے سیاسی پلیٹ فارم سے اس کی تائید کر دی۔ اعلیٰ حضرت نے ہندوؤں کے مخفی عزائم کو بھانپ کر ان کی دکھاوے کی دوستی اور مسلم عمائدین کی ہندو نوازی کا بھرم کھول کر سلطنت اسلامیہ کے لیے راہ ہموار کی۔ تحریک آزادی ہند کے ایک دور میں بعض علماء ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر مسلمانوں کو ہجرت پر اکساتے رہے۔ اس ہجرت کا فائدہ ہندوؤں کو ہی پہنچا۔ کسی ہندو نے ہندوستان نہ چھوڑا بلکہ یہ ملک چھوڑنے والوں کی جائیدادیں اونے پونے داموں میں خریدتے رہے اور جب یہ خود ساختہ مہاجرین ذلت و خواری کے بعد واپس آئے تو ان کے لیے گھر اور گھاٹ دونوں کا تصور خواب بن چکا تھا۔

چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا

رسالہ اعلام الاعلام، انفس الفکر فی قربان البقر اور دوام العیش میں ان ہی مسائل کے بارے میں بحث ملتی ہے۔ امام احمد رضا خاں سے ترکی کے حکمران کی حالت چھپی نہ تھی۔ وہ اسے سلطان تو سمجھتے تھے مگر خلافت اسلامیہ کا سربراہ ہونے کے ناطے خلیفۃ المسلمین ماننے کو تیار نہیں تھے۔ آپ کے نزدیک شریعت اسلامیہ میں خلیفۃ الاسلام کے لیے شرائط اور ان کی اتباع و حمایت کے

Marfat.com

احکام جدا جدا تھے۔ قدرت نے حضرت بریلوی کے مؤقف کی اس طرح تائید کی کہ ہندوستانی علماء تو گاندھی کو ساتھ ملا کر نام نہاد خلافت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے اسلام کے بہت سے بنیادی اصولوں سے روگردانی کرتے رہے اور ادھر ترکی کے اندر مصطفےٰ کمال پاشا نے باطل قوتوں کے خلاف آگ اور خون کے دریا عبور کرتے ہوئے ترکی کی نشاط ثانیہ کی بنیاد رکھ دی اور خود ہی خلافت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ کمال اتاترک کا یہ اعلان اعلیٰ حضرت بریلوی کی فقہی بصیرت، سیاسی پختگی، دینی استواری اور مستقبل بینی کا بین ثبوت تھا یوں معلوم ہو رہا تھا کہ آپ کو مسلمانوں کی بہبودی کے لیے تمام تدابیر خدا کی تقدیر کا پرتو لیے ہوئے تھیں کہ۔

ڈھلتے ہیں مری کارگہ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان

جب سورج چمکنے لگتا ہے تو اس کی روشنی کو کم کرنے کے لیے سائے منڈلانے لگتے ہیں مگر وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ

سورج کا ہے کام چمکنا سورج آخر چمکے گا۔

آپ کے حاسدین اور معاندین نے آپ کی ہندو دشمنی اور گستاخانہ عبارات پر ان کو ٹوکنے کی پاداش میں آپ پر انگریز دوستی کا الزام عائد کر دیا۔ جب اس الزام کی نوعیت اور اس سے متعلق امور کا جائزہ لیا گیا تو یہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے تمام حریت پسندوں سے بڑھ کر انگریز دشمن ثابت ہوا۔ آپ کے مزاج آشنا سید الطاف علی بریلوی اس صورت حال کا یوں جائزہ لیتے ہیں۔

سیاسی نظریئے کے اعتبار سے حضرت مولانا احمد رضا خان

Marfat.com

صاحب بلاشبہ حریت پسند تھے۔ انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ شمس العلماء قسم کے کسی خطاب وغیرہ کو حاصل کرنے کا ان کو یا ان کے صاحبزادگان مولانا حامد رضا خاں یا مصطفےٰ رضا خان صاحب کو کبھی تصور بھی نہ ہوا۔ والیان ریاست اور حکام وقت سے بھی قطعاً راہ و رسم نہ تھی۔"

(گناہ بے گناہی ص ۴۲)

اور ڈاکٹر سید الطاف حسین کے لفظوں میں۔

"تاریخ میں اس سے بڑا جھوٹ شائد کبھی بولا نہ گیا ہو کیونکہ حقیقت اس کے قطعاً برعکس تھی۔"

(معارف رضا ۱۹۸۵ء ص ۸۱-۸۲)

یہ اعلیٰ حضرت کا فیضان ہے کہ آپ نے اس وقت ہندو، انگریز اور دوسرے تمام غیر مسلموں سے مقاطعہ کی تعلیم دی جب بڑے بڑے سیاسی زعماء ابھی منقار زیر پر تھے۔ آپ کی یہی صدائے رندانہ کام کر گئی مولانا عبدالباری فرنگی محل، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی و دیگر راہنماؤں اور ہندو اشتراک کے داعیوں نے اپنے گزشتہ فیصلوں پہ ندامت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے علیحدہ قومی اور اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کا اعلان کیا۔

(حیات صدر الافاضل ص ۴۳، ۴۴، ۱۴۳)

آپ کی مساعی رنگ لا کر رہی۔ آپ کی تعلیمات، تصانیف، ارشادات، خطبات اور آپ کے زیر انتظام کام کرنے والے دینی مدارس کے اساتذہ علماء اور برصغیر کے تمام ممتاز مشائخ نے آپ کی آواز پر لبیک کہا۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے جو پہلے ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ یقیناً آپ کی تعلیمات سے

Marfat.com

اثر قبول کیا ہوگا۔ اور یہ اسی جذبے کا فیضان ہوگا کہ اقبال نے اعلان کر دیا کہ ؎

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب کو نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

اور پھر اقبال کا یہ نعرہ مستانہ بھی اسی فیضان اعلیٰ حضرت کی کڑی نظر آتا ہے۔

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
حسین احمد ز دیوبند ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است

تحریک پاکستان کے سلسلہ میں علماء مشائخ اہل سنت والجماعت کی مساعی کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ علماء و مشائخ بلاشبہ اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ دو قومی نظریہ کی سربلندی کے لیے کام کر رہے تھے۔ تحریک پاکستان کا ہر مشکل مرحلہ شاہد ہے کہ ان علماء و مشائخ نے ہر قسم کی مصلحتوں سے بے نیاز ہو کر کام کیا۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت سے ایک عرصہ پیشتر امام احمد رضا خاں دار فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس روز اس مرد کامل کی روح عالم قدس میں فرط مسرت سے جھوم رہی ہو گی کہ آج ان کے محبوب ممدوح دو عالم حضور محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی عظمت کا پرچم تھام کر چلنے والا قافلہ منزل سے ہمکنار ہو چکا ہے۔

فطرت کے مقاصد سے عیاں اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان قیامت میں بھی میزان

Marfat.com

مذہبی محاذ نمبر ۱ (قادیانی)

انگریز کا خود کاشتہ پودا "قادیانیت" کی صورت میں زمین میں جڑیں پکڑ رہا تھا۔ انگریزی حکومت ہر ممکن طریق سے قادیانیت کو نواز رہی تھی تاکہ مسلمانوں کی مرکزیت یعنی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم دم توڑ جائے ناسمجھی یا کم فہمی کی بنا پر بعض دیوبندی اور اہلحدیث علماء کی تحریریں بھی ان کو جواز مہیا کر رہی تھیں۔ اس دور پر آشوب میں امام احمد رضا کی تصنیف الجراز الدّیانی علی المرتد القادیانی (۱۳۴۰ھ)

قول فیصل بن کر طلوع ہوئی۔ آپ کی بانگ درا نے قادیانیت کے ایوانوں میں لرزہ طاری کر دیا۔ اس کے علاوہ السوء والعقاب (۱۳۲۰ھ)، المبین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ) اور قہر الدّیان علی مرتد بقادیان" جیسے علمی و فقہی شہ پارے تخلیق کر کے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی اور مجدّد تو کجا ایک عام انسان کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا۔ ایسے عالم میں جبکہ حکومت وقت قادیانیوں کو زبردستی مسلمان قرار دینے پر تلی ہوئی ہو اور عامۃ الناس بھی انگریز کے اس معنوی فرزند کے سیاسی مضمرات سے غیر آگاہ ہوں اعلیٰ حضرت کی تحریروں نے بے شمار بھولے بھٹکے مسلمانوں کو پھر سے جادۂ حق پر گامزن کر کے عشق سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت لازوال سے بہرہ ور کر دیا۔

مذہبی محاذ نمبر ۲ وہابی دیوبندی

امام اہل سنت کے لیے کٹھن ترین مسئلہ اپنے اسلاف کے مسلمہ عقائد و نظریات کی تبلیغ و ترویج تھی قدرت ان کو ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کے لیے منتخب کر چکی تھی۔

اعلیٰ حضرت تو عشق کے بندے تھے۔ وہ کسی کو چھیڑنا یا کسی کی دلآزاری کرنا نہیں

Marfat.com

چاہتے تھے لیکن جہاں ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خطرے میں ہو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت کو مسخ کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے آزمائے جا رہے ہوں۔ جہاں حضور کی ذات، آپ کی نورانیت، بے مثال بشریت، علم غیب کو بازیچہ اطفال بنا کر رکیک عبارات لکھی جا رہی ہوں۔ جہاں حضور کے خصائص و فضائل سے انکار کیا جا رہا ہو۔ جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن قدسی کو نشانہ بنانے کے لیے بے محل تراکیب اور توہین آمیز تشبیہات و استعارات سے کام لیا جا رہا ہو۔ وہاں آقائے دو عالم افتخار آدم و بنی آدم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ غلام کہ جسے عبدالمصطفٰے ہونے کا دعویٰ تھا کب تک خاموش رہتا اور کیوں خاموشی اختیار کرتا؟ اگر اعلیٰ حضرت خاموش رہتے تو ان کی خاموشی منافقت اور مصلحت اندیشی کا دوسرا نام ہوتی۔ وہاں تو آتش نمرود آپ کو کردار خلیل کے لیے آمادہ کر رہی تھی کہ۔

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

یہی حکم اذاں اب امام احمد رضا کا مقدر بن چکا تھا۔ آپ نے گالیاں کھائیں طعنے سُنے، آپ پر بدعتی اور مشرک ہونے کے فتووں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ شیشے کے گھروں کے مکین آپ پر سنگ باری کر رہے تھے۔ آپ کی شخصیت کو مسخ کیا جا رہا تھا۔ آپ پر عدالتوں میں مقدمے دائر کئے جا رہے تھے۔ رقیبوں نے انگریزی تھانوں میں رپٹ لکھوا دی تھی۔ ع

کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

مگر اس مردِ حق آزما کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ گالیوں خراج وصول کرتا رہا۔ اغیار کی سنگباری پر مسکراتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ تمام ابتلائیں عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بالاتری کے نام پر اس پر نازل ہو رہی تھیں۔

Marfat.com

اب فقط مدافعت کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ حریفوں کے قلعوں پر ضرب کاری لگانے کا وقت تھا۔ سلطان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس پر سایہ فگن تھی رحمت خداوندی شامل حال تھی۔ اس نے زبان سے ڈھال کا اور قلم سے تلوار کا کام لیا۔ اور تمام باطل قوتوں کو للکارتے ہوئے کہا

کلک رضا ہے خنجر خوں خوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

عظمت و شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے خصائص مصطفوی اور مقامات نبوت کے نام پر درجنوں کتب تصنیف کیں۔ آپ نے اور آپ کے شاگردوں اور متاثر علماء نے بے شمار مناظرے کیے۔ مگر آپ نے کہیں بھی سوقیانہ یا رکیک زبان استعمال نہیں کی البتہ اس زبان پر ضرور اعتراض کیا۔ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں اغیار نے استعمال کی۔

مذہبی محاذ نمبر ۳ - روافض -

قادیانیت اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ نے رافضیوں اور خارجیوں کے نظریات پر بھی قرآن و سنت کی روشنی میں مثبت تنقید کی، اثنا عشری حضرات جب اہل بیت کے نام پر عاشقان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہمدردیاں حاصل کر رہے تھے اور ڈر تھا کہ یہ فتنہ ملت احناف کی صفوں میں رخنہ اندازی کا باعث نہ بن جائے اس مقصد کی خاطر آپ نے رد الرفضۃ (۱۳۲۰ھ) الادلۃ الطاعنۃ (۱۳۰۶ھ) اور رسالہ تعزیہ داری (۱۳۲۱ھ) تصنیف فرمائے۔ ان کتب میں آپ نے شیعہ حضرات کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لیے ان کی رسوم اور بہت سے عقائد کو دین مصطفیٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصادم قرار دیا۔ شیعہ حضرات کی اصلاح کے لیے آپ نے اور بھی کئی رسائل لکھے۔ اس ضمن میں بعض رسائل اہلسنّت والجماعت کی اصلاح عقائد کے لئے تحریر فرمائے کہ اور کوئی تحریک اصلاح کے پردے میں ان کی تخریب کا سامان مہیا نہ کر دے۔

(معارف رضا کراچی ۱۹۹۲ء ملخصاً)

> پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندے منھ
>
> ۸۔ مینھ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

حل لغات ٹھوکر کھائی ۔ ٹھوکر کھانا پتھر سے پاؤں ٹکرانا۔ پاؤں کی چوٹ کھانا۔ الجھ کر گر پڑنا۔ نقصان اٹھانا۔ بھولنا چوکنا۔ دھوکہ کھانا۔ اوندھے منہ ۔ الٹے منہ ۔ مینھ ۔ بارش ۔ پھسلن ۔ رپٹن ۔ لغزش ۔ کھائی خندق وہ گڑھا جو قلعہ یا شہر کے گرد اگرد کھودتے ہیں ۔ نالی موری ۔ ورزش کرنے کا گڑھا۔

۸۔ شرح ایسے سخت اور غلیظ ماحول میں احیائے دین کے لیے امام احمد رضا قدس سرہٗ خود کو میدان لے آئے تو ابھی پاؤں اٹھا تو ہزاروں مصائب کے پہاڑ ٹکرا ئے جن سے ذرا سی پریشانی آئی اس سے سنبھلے ہی تھے کہ اور شدید مصائب سامنے آئے ان سے مقابلہ پر سخت بحران میں مبتلا ہوئے لیکن جہاں بارش نے ماحول کو سراپا پھسلن

Marfat.com

بنا رکھا ہے اس کا کیا کیا جائے اور پھر بچنا بھی مشکل ہی ہے کہ منزل تک پہنچنے کے آگے بڑا کھڑا اور اتنا گہرا کہ گرتے ہی ڈوب جانے کا خطرہ ہے۔

مردِ میدان

اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنی ساری زندگی کی پر کٹھن داستان کو سمیٹا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جس ماحول میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے آنکھ کھولی اس کا حال یہ ہے کہ برطانوی سامراج برصغیر پاک و ہند پر اپنے استبدادی پنجے گاڑ چکا ہے۔ مسلمان غلامی کی شب دیجور کو اپنا مقدر سمجھ کر انگریز کی اطاعت کو مشیت ایزدی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ احساس زیاں دلوں سے رخصت ہو چکا ہے۔ انگریز اپنی استبدادیت کو مضبوط تر کرنے کے لیے مسلمانوں پر بار بار ضرب کاری لگا رہا ہے امام فضل حق خیرآبادی، مفتی عنایت احمد کاکوری، مولانا کفایت علی کافی، مولانا احمد اللہ مدراسی جیسے آزادی پسند علماء کے تصوّر سے اسے دہشت آتی ہے۔ وہ وقت کے ابوالفضل اور فیضی ڈھونڈ رہا ہے۔ ملت اسلامیہ برصغیر کے اجتماعی ضمیر پر ضرب کاری لگانے کے لئے وہ قادیانیت کی صورت میں ایک پودا لگاتا ہے کہ ایک روز یہ نخل ثمر آور بنے گا۔ رافضیت اور خارجیت مسلمہ عقائد کا وجود خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ عشق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبہ لاہوتی کو ختم کرنے کے لئے نجد کے صحراؤں سے ایک آندھی اٹھتی ہے جسے محمد بن عبدالوہاب کی تائید حاصل ہوتی ہے اور بہت سے سادہ لوح مسلمان توحید پرستی کے زعم میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فراموش کر بیٹھتے ہیں جو کہ ایمان کی اساس ہے۔ مسلم زعماء دھڑا دھڑ ایسی تصانیف پیش کر رہے ہیں جن سے جہاد کی مذمت اور انگریز کی اطاعت کی تعلیم ملتی ہے۔ انگریزی سامراج کے سائے میں پرورش پانے والا ہندو مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لیے فرقہ وارانہ فسادات

Marfat.com

کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ وطن پرستی کے نام پر ہندو، مسلم علماء کے ایک طبقے کو شیشے میں اتار کر ہندو مسلم سکھ بھائی بھائی کا نعرہ لگا کر دو قومی نظریہ اسلام کی دھجیاں بکھیرنے پر تلا ہوا ہے۔ مسلم زعماء کی اسلامی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ خلافت کی تحریک چلاتے ہیں تو برصغیر کے سب سے بڑے اسلام دشمن مسٹر گاندھی کو منبر و محراب کی زینت بنانے لگتے ہیں۔ مصلحت آمیز کے اسیر ان مسلمانوں کو سبھاش چندر بوس اور پٹیل میں عظمت اسلاف کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ مسلم تہذیبی اداروں کو ہندو سیاست کا مرکز بنایا جا رہا ہے۔ اصلاح عقائد کے نام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت، آپ کے کردار اور لامتناہی علم کو چیلنج کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ امکان کذب باری کے سلسلے میں خدا کی ذات بھی احتساب سے بالاتر نظر نہیں آتی۔ یہ دور کٹھن بھی ہے اور پر فتن بھی، تحریک ترک موالات کے نام پر پہلے سے پسماندہ مسلمانوں کے گھر لٹوائے جا رہے ہیں۔ مسائل بے شمار ہیں مگر اتنے مصلحین ایک ہی وقت میں کس طرح دستیاب ہو سکتے ہیں!

اہلِ ایمان روشنی کی کرن کے لیے تڑپ رہے ہیں، ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ کو حضرت مولانا نقی علی خان کے گھر جنم لینے والے امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی صورت میں برصغیر کے مسلمانوں کو وہ شخصیت عطا ہوتی ہے جو گفتار کی غازی اور کردار کی دھنی ہے۔ جس کی زبان محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر سے فیض ترجمان بن چکی ہے۔ اس دانائے راز کی نظر مسلمانوں کی سیاسی، اخلاقی اور مذہبی ابتری کے ساتھ ساتھ اسلام دشمن تحریکات پر بھی پڑتی ہے۔ اس کے ارادوں میں سنگ خارا کی سختی اور سمندروں کی فراخی ہے اس کا حوصلہ پہاڑوں سے سربلند اور فہم انسانی کی وسعتوں سے ماورا ہے۔ اسے احساس ہے کہ اسے جو کبھی جنگ لڑنا ہے اسے ایک ہی وقت میں کئی دشمنوں سے جنگ کرنا ہے۔ وہ مدافعت کا ہی نہیں بلکہ غنیم کی

Marfat.com

صفوں پر آگے بڑھ کر حملہ کرنے کے انداز بھی جانتا ہے۔

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے جب اسلامیانِ برصغیر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا تو انہیں یہ دل عشق مصطفوی اللہ علیہ وسلم وہ مرکز و محور ہے جس کے گرد روح ارضی طواف کرتی ہے۔ امت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو عقیدت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تپش سے آشنا کرنے کے لیے آپ نے اپنی تمام فکری، نظری، علمی، عملی، روحانی، قلمی اور ادبی و شعری صلاحیتوں سے کام لیا۔ اعلیٰ حضرت بجا طور پر سمجھتے تھے کہ جب تک امت اسلامیہ عشق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خضر راہ نہیں بنائے گی اس وقت تک منزل آشنا نہیں ہو سکے گی عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمعیں ضو فگن کرتے ہوئے جب آپ نے ماحول پر ایک نظر ڈالی تو ایسی کتب کثیر تعداد میں نظر آئیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص اور گستاخی کے پہلو غالب تھے اس پر اعلیٰ حضرت کا دل تڑپ اٹھا آپ نے ان کتب کے مصنفین کی توجہ کفریہ عبارات کی طرف مبذول کروائی تو بجائے اس کے کہ یہ حضرات بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں معذرت کے طالب ہوتے انہوں نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا اور اپنی گستاخانہ عبارات کی حمایت میں کتب پیش کرنے لگے۔ اب اعلیٰ حضرت کا قلم حرکت میں آ چکا تھا اس دور میں جب کہ ہمارے بیشتر علماء سے

رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

کے مصداق غفلت کی نیند سو رہے تھے اعلیٰ حضرت نے کاروان عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور خصائل و فضائل واضح کرنے کے لیے درجنوں تحقیقی اور تاریخی کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ "حدائق بخشش" عشق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل دستاویز ہے۔ عشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

ضمن میں آپ کے بدترین مخالف بھی آپ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو آپ کے لیے توشۂ آخرت جانتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے وصال پر جناب اشرف علی تھانوی کا اظہار تعزیت اور آپ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ میرے دل میں احمد رضا کا بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بنا پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔

(چٹان لاہور، ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء)

خلاصہ یہ کہ وہ ایک فرد واحد تھا مگر پوری ملت کا ترجمان وہ ایک مردِ حق تھا مگر پوری ملت اسلامیہ کے عقائد کا پاسبان وہ غوث الاعظم کا پرچم بردار، امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک کا پاسدار، غزالی کے تدبر کا افتخار، رازی کی گرہ کشائیوں کا امانتدار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تعلیمات کا شارح، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی شان تجدید کا آئینہ دار، امام فضل حق خیرآبادی کی حق گوئی کا علمبردار اور علامہ کفایت علی کافی کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا در شاہوار تھا۔ اس کا اپنا کوئی نہیں تھا وہ تو عمر بھر عظمت و شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مصروف جہاد رہا۔ وہ کسی ہنئے نئے فرقے کا بانی نہیں تھا بلکہ وہ تو زندگی کی آخری ساعتوں تک اسلام کی نشاط ثانیہ کے لیے محو عمل رہا۔ وہ کسی جدید نظریئے کا خالق نہیں تھا بلکہ اس کے دل کی دھڑکنیں گنبد خضراء کی نورانی طلعتوں سے حیات نو لیتی رہیں۔ مگر اس کے باوجود اس کا نام برصغیر پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں سنیت کا اظہار اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز بن چکا ہے۔ اب وہ محض ایک شخص نہیں رہا بلکہ اس کا نام لیتے۔

Marfat.com

پوری صدی کی داستان عشق و عقیدت کا ایک ایک ورق ہماری عقیدتوں کا خراج لے کر اس کے وجود تنہا کو پوری صدی پر محیط کر دیتا ہے۔

آخر وہ مجدد ملت جو ٹھہرا

آخر وہ ہمہ صفت موصوف جو ٹھہرا

(معارف رضا کراچی ۱۹۹۲ء ملخصاً)

> ساتھی ساتھی کہہ کر پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
> ۹۔
> پھر جھنجھلا کر سر دے ٹپکوں چل رے مولیٰ والی ہے

حل لغات ساتھی ہمراہی۔ ہم سبق۔ مددگار جواب اثر مقابل۔ ثانی۔ بدلا موقوفی جوڑا۔ نامنظوری۔ جھنجھلا کر غصہ ہو کر۔ خفا ہو کر ٹپکوں ٹپکنا قطرہ قطرہ گرنا۔ رسنا۔ چھننا پکے پھل کا گرنا۔ زخم میں درد ہونا۔ والی مالک۔

۹۔ شرح ایسے سخت پریشان کن ماحول میں میں پکاروں اد ساتھیو آؤ مل کر کام کریں تاکہ انگریز کا یہ بچھایا ہوا جال کہیں اہل اسلام پامال نہ کر ڈالے لیکن کوئی ساتھی نہیں کہ مل کر کام کرے مایوس ہو کر خفا ہوتا ہوں لیکن کام کو جاری رکھتے ہوئے دل کے زخموں کی پرواہ کئے بغیر خود کو کہتا ہوں چل اللہ تعالےٰ مالک ہے وہ کریم غیبی مدد سے نوازے گا۔

Marfat.com

ساتھیوں کو پکارا

امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے معاصرین اہلسنّت علمائے کرام کو اپنے ساتھ ملانے کی بہت بڑی کوشش فرمائی لیکن بجائے تعاون کے بعض تو اس قدر مخالف ہو گئے کہ مقدمہ بازی پر تل گئے جیسے بعض علمائے دکن و علمائے بدایوں و علمائے رامپور و علمائے فرنگی محل رحمہم اللہ تعالےٰ سے بعض مسائل میں و دیگر وجوہ سے آپ کے ساتھ کیا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اتنا شدید ردعمل ممکن ہے آپ کے ساتھ بیگانوں نے نہ کیا ہو۔ ایک نمونہ جناب سید الطاف علی بریلوی کا عینی مشاہدہ ملاحظہ ہو۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عہد تھا کہ کبھی وہ انگریز کی عدالت میں نہ جائیں گے۔ اس کا سب سے زیادہ مشہور واقعہ جو میرے مشاہدہ میں آیا تھا۔ علمائے بدایوں سے نماز جمعہ کی اذانِ ثانی نزد ممبر یا صحنِ مسجد میں ہو کے مسئلہ پر اختلاف تھا جس کی بنا پر مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی۔ اہل بدایوں مدعی تھے۔ اور انہوں نے اپنے ہی شہر کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا تھا۔ مولانا صاحب کے نام عدالت سے سمن آیا۔ اس پر جمع ہو گئے نہ صرف جمع ہوئے بلکہ آس پڑوس کی سڑکوں اور گلیوں میں ڈیرے ڈال دیئے۔ دن رات اس عزم کے ساتھ چوکسی ہونے لگی کہ جب وہ سب اپنی جان قربان کر دیں گے تو قانون کے کارندے مولانا کو کیسے ہاتھ لگا سکیں گے۔ فدا کاروں اور جاں نثاروں کا ہجوم جب بہت بڑھ گیا اور محلہ سوداگران میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تو گھنی آبادی سے دور مسجد نو محلہ کے قریب ایک کوٹھی میں حضرت کو منتقل کر دیا گیا۔ اس کوٹھی کے سامنے گورنمنٹ ہائی سکول کا نہایت وسیع کمپاؤنڈ تھا جس میں کئی لاکھ آدمی سما سکتے تھے۔ اسی کشاکشی کے دوران بدایوں کی کچہری میں مقدمہ کی پیشیاں ہوتی رہیں جن

Marfat.com

میں بکثرت لوگ بریلی سے بھی جاتے تھے۔ اہل بدایوں کا بھی خاصا اجتماع ہوتا۔ ایک دوسرے کے مقابل کیمپ لگتے اور ہر لمحہ باہمی تصادم کا خوف رہتا۔ ایک پیشی کے موقع پر میں بھی اپنے چچا کے ہمراہ گیا تھا۔ اور وہاں پہلی اور آخری بار میں نے اس دور کے مشہور ماہر قانون جناب مولوی حشمت اللہ بارایٹ لا کو دیکھا۔ یہ سرسید کے دوست تھے ۱۸۹۲ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس ہفتم کے صدر ہوئے تھے۔ فی الوقت میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا لیکن میرا خیال ہے کہ مولوی حشمت اللہ صاحب ہی کوشش سے مقدمہ مذکور اس طرح خارج ہو گیا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آن قائم رہی۔ یعنی وہ ایک مرتبہ بھی عدالت حاضر نہ ہوئے اور نہ انہوں نے زبانی یا تحریری کسی قسم کی معذرت خواہی کی۔ کیونکہ بعدازاں انتہائی وسیع پیمانے پر مبارکبادیوں کا سلسلہ کئی ہفتے تک جاری رہا۔ محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ سے نکال کر سڑکوں پر اس طرح گشت کر کے مولانا صاحب کے دولت کدہ پر پہنچتے کہ جھڑ کاڈ ہوجاتا۔ گلاب پاشی ہوتی اور میلاد خوانوں کی ٹولیاں گلوں میں ہار ڈالے جھوم جھوم کر جوش و خروش کے ساتھ خود مولانا کا نعتیہ کلام بلاغت نظام پڑھتے جاتے۔ مٹھائی اور ہار پھولوں کی خوان پوش سینیاں بھی ساتھ جاتیں۔ جو منزل مقصود تک پہنچ کر حضرت کی خدمت اقدس میں پیش کر دی جاتیں۔ حضرت ان سب چیزوں کو مجمع میں تقسیم کر دیتے۔

(معارف رضا کراچی ۱۹۸۶ء)

Marfat.com

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
۱۰۔ ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

حل لغات آس امید۔ آرزو۔ اولاد۔ توقع۔ بھروسہ۔ حمل۔ پناہ پاس۔ نزدیک ہارے جی سے عاجز دل سے رفاقت ہمراہی۔ دوستی۔ وفاداری۔ ہمدردی، پالی ہے حاصل کرلی ہے۔

۱۰۔ شرح ہر طرف پھرا اور دیکھتا رہا کر کوئی حامی دیار ملے لیکن کوئی توقع کہیں سے نہ ملی۔ ہاں ٹوٹی آس نے اپنے ہارے جی سے رفاقت پالی۔

ہمّت نہ ہاری امام احمد رضا قدس سرہٗ کی ساری زندگی احیاءِ دین و سنت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت وصیانت میں بسر ہوئی ہے وہ اپنی اور اپنے اباؤ اجداد کی عزت پیارے آقا کی عزت پر قربان کرتا ہے۔ دشمنوں سے گالیاں سنتا ہے اور قرار پاتا ہے کہ کم از کم جتنی دیر وہ مجھے گالی دیتے اتنی دیر تو میرے آقا کی بدگوئی سے باز رہتے ہیں۔

جناب سید الطاف علی بریلوی لکھتے ہیں کہ

کثرت عبادت و ریاضت اور تحقیقِ علمی میں بے پناہ مصروفیات اور کسی قسم کی سیر و تفریح یا ورزش جسمانی سے عدم توجہی کے باعث نہ معلوم وہ کب سے ضعیف العمر نظر آتے تھے۔ دولت خانہ کے قریب ہی اپنی مسجد میں پانچوں وقت نماز با جماعت کے لیے تشریف لاتے تو ان کی آہستہ خرامی دیدنی ہوتی تھی۔

Marfat.com

خواب گاہ میں کتابیں ہی کتابیں تھیں۔ فرش کی دری، اس کے قالین اور دوسرے فرنیچر پر صرف کتابیں نظر آتی تھیں۔ حد یہ کہ پلنگ کے تین جانب کتابوں کی باڑیں لگی رہتی تھیں۔ پائنتی کی طرف البتہ خالی جگہ رکھی جاتی۔ لکھتے تو قلم بہت تیز چلتا تھا۔ اس کی روانی دیکھنے کے قابل ہوتی۔

علوم دینی میں مولانا کا جو مرتبہ اور مقام تھا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امام ابوحنیفہ ثانی لکھا ہے۔ (معارف رضا کراچی ۱۹۸۶ء)

آپ کے بھتیجے مولانا حسنین رضا خاں علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

اس ہندوستان میں کوئی باطل فرقہ ایسا نہیں ہے جس کے رد میں ان کی بکثرت تحریریں موجود نہ ہوں۔ جب دین میں کوئی نیا فتنہ اٹھتا تو سب سے پہلے حضور کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استحصال فرما کر چھوڑتے میں خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال مدتہا مدت باز رکھتا کہ اعلیٰ حضرت کی سیف زبان و نیزۂ قلم کا کیا جواب ہو گا۔ (وصایا شریف صک)

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو

۱۱۔ دیکھو مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

۱۱۔ شرح

اے پیارے حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ عرب کے چاند اور عجم کے سورج ہیں۔ دیکھئے مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت دے ماری ہے براہ کرم اپنے غریب و مسکین

Marfat.com

غلام کی مدد فرمائیے۔

سابقہ اشعار میں حالات کی ناسازگاری اور دشمنوں کی ستم گاری اور دوستوں اور اپنوں (ہم مسلک) کی لاپرواہی کے صدمات پر آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فریاد سنائی تاکہ ان مصائب و مشکلات میں آپ ہی مدد فرمائیں۔ جیسے آپ کی عادت کریمہ ہے کہ غلاموں کی فریاد پر فریاد رسی فرماتے اور دکھ درد ٹالتے ہیں۔ ہزاروں واقعات شاہد ہیں اور امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ اپنے اکابر و اسلاف کی سنت پر عمل فرمایا ہے۔

سیدہ زینب میدان کربلا میں

ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج ۸ میں لکھا کہ سیدنا امام حسین کی ہمشیرہ سیدہ بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میدانِ کربلا میں عرض کیا۔

یا محمداہ یا محمداہ	یارسول اللہ یارسول اللہ! ہماری
صلی علیک	فریاد کو پہنچو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو
اللہ۔	رحمت سے نوازے۔

فائدہ

کربلا کے میدان کی داستان زبانِ زد عوام ہے اس کے سنگین حالات جس طرح گزرے یہ اہل بیت کرام کو معلوم ہو گا لیکن دکھ درد کے وقت ہر انسان گناہ سے بچتا ہے۔ چہ جائیکہ شرک میں پھنسے لیکن جو بات بھی خانہ ساز ہو اس کا کیا اعتبار۔ کربلا کے میدان میں بی بی رضی اللہ عنہا نے وہی کیا جو ہمیں نصیب ہے۔ "یارسول اللہ" ؎

فریاد جو کرے امتی حالِ زار میں
ممکن نہیں خیر البشر کو خبر نہ ہو۔

Marfat.com

انتباہ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہلِ بیت کے حالات سے باخبر تھے بلکہ عالم رؤیا میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میدانِ کربلا میں نہ صرف آپ کو بلکہ جملہ اکابرِ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا لیکن چونکہ یہ امرالٰہی تھا اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ضروری تھا بلکہ یہ عین رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوا اسی لیے جاہلوں کا سوال کرنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا میں اپنے کنبے کی مدد کیوں نہ کی؟ وغیرہ وغیرہ۔

قصیدہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا قصیدہ مشہور ہے اور انہوں نے تمام قصیدہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کیا اور اس میں وہی بیان فرمایا جیسے ہم اہل سنت کو نصیب ہے مثلاً۔

اِنْ نِلْتَ یَارِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

آخر میں عرض کیا۔

یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسِ اَیْدِ الظّٰلِمِیْنَ فِی الْمَوْکَبِ وَالْمُزْدَھَمْ

ترجمہ۔ اے صبا اگر تو مدینہ پاک میں پہنچے تو میرا سلام اس ذات سے کہنا جو گنبدِ خضریٰ میں آرام فرما ہیں اے رحمۃ للعالمین۔
زین العابدین کی خبر گیری فرمائیے وہ ظالمین کی قید میں مقید ہے۔

انتباہ

بادِ صبا کو کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دور سے نہیں سنتے یہ تو ایک عربی دستور

Marfat.com

ہے جو عموماً فصاحت و بلاغت کے طور ہوا کرتا ہے جسے جاہل تو ٹھکرا سکتا ہے۔ اہلِ علم نہیں، ہاں مخالف کو اس سے لازمی طور ماننا ہوگا کہ امام زین العابدین کا عقیدہ تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور امت کے حالات سنتے اور ان کے مشکلات باذن اللہ تعالیٰ حل فرماتے ہیں۔

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرّافہ ۱۲۔ صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

حل لغات بس (بالکسر۔ مذکر۔ اردو) زہر۔ گانٹھ (اردو مونث) گرہ۔ جوڑ۔ گلٹی۔ جیب۔ تھیلی۔ گٹھڑی پیکٹ وغیرہ۔ حرّافہ (عربی۔ مؤنث) مکار۔ عیار۔ عورت بہت باتیں بنانے والی۔ بھولی بھالی۔ سیدھی۔ سادی عورت۔ نادان عورت۔

۱۲۔ شرح اے بندۂ خدا تو دنیا کو کیا سمجھتا ہے یہ تو زہر کی گٹھڑی ہے۔ مکّار عورت کی طرح ہے اس ظالم کا ظاہر دیکھو تو نہایت بھولی بھالی محسوس ہوتی ہے۔

اس شعر میں دنیا کی مذمت فرمائی ہے۔ دنیا کی مذمت میں قرآن و احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال بکثرت ہیں۔ علم الاخلاق، کیمیائے سعادت اور "احیاء العلوم" کا مطالعہ فرمائیے۔

Marfat.com

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کُش

۱۳- اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے۔

حل لغات شہد وہ شیرہ جو مہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں۔ رنگبنیں۔ ڈائن جادوگرنی۔ نظر لگانے والی عورت، بدصورت عورت۔ شوہر کُش شوہر کو قتل کرنے والی۔ مردار۔ اپنی موت سے مرا ہوا ناپاک حرام۔ مردہ۔ فاحشہ للچایا از للچانا بمعنی لالچ کرنا۔ لوبھ کرنا۔ چاہنا۔ رغبت کرنا۔ بھانا طمع کرنا۔ دیکھی بھالی آزمائی ہوئی۔ مجرب۔

۱۳۔ شرح دنیا شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ یہ قاتل ہے۔ ڈائن اور شوہر کش ہے اس مردار پہ کیوں لٹو ہو رہے ہو یہ تو ضرر رسانی میں آزمائی ہوئی ہے۔ فلہذا اس سے دور رہو۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

۱۴- ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

حل لغات مول (اردو مذکر واو مجہولہ) قیمت۔ دام چکانا بھاؤ کرنا

Marfat.com

۱۴۔ شرح | وہ تو جنّت کا نہایت ہی سستا سودا بیچ رہے ہیں لیکن ہم مفلس کنگال کیا دام چکائیں جب کہ ہمارے ہاتھ ہی خالی ہیں۔

قرآن مجید

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ۔	بیشک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ اُن کے لیے جنت ہے۔

یعنی راہ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانیوالے ایمانداروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انہیں جنّت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا شان نزول جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے رب کے لیے اور اپنے کے لیے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لیے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اُس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لیے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لیے بھی گوارہ نہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنّت۔

Marfat.com

فائدہ اس سستے سودے کو حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ نے یوں بیان فرمایا ہے ؎

سِر رَتّ دی تو بنڑی یار موتیں دی کھان ؎
سر ڈتین یار ملے تاں وی سستا جان ؎

ترجمہ :۔ سر تو خون کی ایک چھوٹی سی ٹوکری ہے لیکن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم موتیوں کی کان ہے۔ اگر سر دینے پر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملتے ہیں تو یہ سودا سستا سمجھ۔

انتباہ عشاق جنت کو بھی اس لیے چاہتے ہیں کہ یہاں ہی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوگی ورنہ وہ براہ راست جنت کے طالب نہیں بلکہ وہ طالب الجنّۃ کو بیکار بلکہ اعمال صالح پر جنّت کے طلبگار کو بیوپار کہتے ہیں۔

مولےٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے ۱۵۔
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

حل لغات ڈگری جیت ثبوت۔ قرضہ کا سرکاری فیصلہ سند۔ اقبالی ۔ اقرار۔

۱۵۔ شرح اے میرے مولیٰ (جل جلالہ) تیرے میری صفائی کے گواہ تیرا عفو و کرم ہوں تو نجات کی امید ہو

Marfat.com

سکتی ہے ورنہ رضا (امام اہلسنت) جیسے چور (مجرم) یہ توڈگری ہوسکتی ہے۔
جب کہ وہ اپنے جرائم پر خود اقرار کررہا ہے۔

انتباہ ہر متکلم اپنا نام لے کر خود کو مجرم قرار دے کر عمومی طور پندونصیحت فرماتا ہے۔ یہاں امام اہلِ سنّت نے
نے وہی کیا۔ لیکن عقل کے اندھوں اور علم سے یتیموں نے ایسے اشعار پرامام
اہلسنّت کو کیا سے کیا بنا دیا۔ نیز عاجزی انکساری کی عجیب انتہا ہے۔

Marfat.com

نعت شریف

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے ا۔ نبی راز دار مع اللہ لی ہے

ا۔ شرح نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر پیغمبر اور ہر ولی اللہ کے سردار ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان یہ ہے کہ صرف اور صرف آپ ہی لی مع اللہ (میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص وقت ہے) کے رازدار ہیں۔

حدیث لی مع اللہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں اس عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے کہ سادات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کاملین پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ ماسوی اللہ کی طرف ان کی توجہ ہوتی ہی نہیں اگرچہ اس آن میں ان سے کچھ پوچھا جائے تب بھی وہ اسی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سب سے بڑھ کر مستغرق باللہ ہیں آپ کے اس مرتبہ تک کسی کی رسائی نہیں چنانچہ خود فرمایا۔

Marfat.com

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ (جواہر ۳۶ ص ۱۵۳)	میرے لیے خدا کے حضور ایک ایسی ساعت ہے جہاں ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہے

عرش کیا اس کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں
شبِ معراج جہاں پہنچے ہیں رفعت والے

ازالۂ وہم اور یہ معراج سے خاص نہیں بلکہ معراج کے علاوہ عالم دنیا میں بھی ایسا واقع ہو جاتا۔ چنانچہ مروی ہے۔

ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں باہر گئی ہوئی تھیں۔ جب واپس آئیں تو دروازہ کھولا اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پوش پر پاؤں لٹکا کر بیٹھے تھے دروازہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کون ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں آپ کی غلام عائشہ رضی اللہ عنہا آپ نے فرمایا "مَنْ عائشہ" کون عائشہ؟ حضرت عائشہ بولیں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "من ابوبکر" کون ابوبکر؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دروازہ بند کر دیا اور میں کسی دوسری بیوی کے ہاں چلی گئی جب واپس آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا عائشہ آج گھر میں کھانے کا کوئی انتظام نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میں حاضر ہوئی تھی لیکن آپ نے فرمایا کون عائشہ میں نے کہا ابوبکر کی بیٹی آپ نے فرمایا کون ابوبکر چنانچہ میں دوسری بیویوں کے ہاں چلی گئی تھی آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ تو سچی ہے۔ میرا کوئی ایسا وقت بھی پروردگار کے ساتھ ہوتا ہے کہ مقرب فرشتہ

Marfat.com

اور نبی مرسل بھی آئے تو اس کو بھی دخل حاصل نہ ہو۔

فائدہ اس حدیث کی سندات فقیر کی شرح مثنوی صدائے نوی میں ملاحظہ ہو۔ حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ نے اس کی ترجمانی فرمائی ہے ۔

لی مع اللہ شان خود فرمودۂ
من نمیدانم کہ بندۂ یا حق توئی

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک خاص وقت ہے اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی شان خود بتائی ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ بندۂ خدا ہیں یا حق تعالیٰ کا خاص جلوہ ہیں۔

عجوبہ اس شعر اور اس حدیث پر منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار ہے لیکن الحمد للہ ان کے اکابر بھی مانتے ہیں کہ یہ حدیث ہے ملاحظہ ہو۔ لولاک ۔فیصل آباد ص۵)

خطبہ جمعہ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۹ اکتوبر ۸۲ء

اور مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اسے احادیث تصوّف میں اسے معنیً صحیح مانا ہے۔ یہی وہ قاعدۂ اہلسنّت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں یا دیگر انبیاء علی نبینا و علیہم السلام یا اولیائے کرام کہ بسا اوقات ان سے سوال کرنے پر جواب سوال کے مطابق نہیں ملتا تو اسے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ عدم التفات سے تعبیر فرماتے ہیں (شمائل امدادیہ) اور ہم اسے دوسرا نام استغراق کہتے ہیں اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.com

رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ " — میں نے اپنے ربّ تعالیٰ کو احسن صورت میں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی — ملأ الاعلیٰ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں

میں نے عرض کی اَنْتَ اَعْلَمُ۔ تو خوب جانتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے قدرت کا ہاتھ مبارک میرے دونوں کاندھے کے درمیان رکھا تو میں نے

ٹھنڈک محسوس کی۔

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ (مشکوٰۃ — تو میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان میں سب کچھ دیکھ لیا۔

باب مواضع الصلوٰۃ فصل ثانی ص۷۹)

فائدہ اس حدیث شریف سے اہل سنّت نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم کلی ثابت کیا ہے لیکن منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بدقسمتی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی نفی پر استدلال کیا ہے اور استدلال بھی اسی حدیث کے سوال الٰہی کے جواب میں " الفت اعلم " (تو خوب جانتا ہے) سے حالانکہ اس میں لاعلمی کا معمولی سا اشارہ بھی نہیں لیکن دشمن آخر دشمن ہے اس نے اپنی دشمنی سے کچھ نہ کچھ کہنا تو ہے اگر ان کے اس سوال کو صحیح مانا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ پر بھی اعتراض ہوتا ہے کہ اسے علم ہوتا تو پھر نبی علیہ السلام سے سوال کیوں کیا تو (ما ھو جوابکم فھو جوابنا) بہرحال یہ سوال وجواب

Marfat.com

میاں عاشق و معشوق رمزیست،، والا معاملہ ہے تفصیل فقیر کی کتاب غایۃ المامول فی علم الرسول۔ ملاحظہ ہو۔

دلیل استغراق کلّی

اللہ تعالیٰ کا سوال کرنا لاعلمی سے نہ تھا ملائکہ کرام وجملہ انبیاء علیہم السلام کو دکھانا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السّلام تھے کہ دیدار کے اشتیاق اور بصد منت وسماجت کے باوجود جب میں نے فرمایا،،

اُنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ پہاڑ کو دیکھ

تو وہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو گئے لیکن یہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ایسے محو دیدار ہیں کہ میں بار بار ملاالاعلیٰ کے خوش منظر کی طرف متوجہ کرتا ہوں تو بھی میرے دیدار میں ہی مستغرق ہیں ماسوی اللہ تعالیٰ کی طرف ذرہ بھر بھی متوجہ نہیں ہوتے اور حضور علیہ السّلام کا جواب بھی اسی استغراق کلّی پر مبنی تھا کہ یا اللہ تعالیٰ اب تو میں تیرے دیدار سے سرشار ہوں مجھے ملاالاعلیٰ سے کیا غرض۔

یعقوب علیہ السّلام کا استغراق

حضرت یعقوب علیہ السّلام کا جواب بھی اسی استغراق اور عدم التفات اور مبنی بر مصلحت تھا۔ نہ کہ لاعلمی۔ مثلاً مخالفین شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے اشعار پیش کرتے ہیں کہ ؎

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند   کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ز مصرش بوئے پیرہن شمیدی   چرا در چاہ کنعانش ندیدی
گفت احوال ما برق جہانست   دمے پیدا و دیگر دم نہانست
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم   گہے بر پشت پائے خود نہ بینم۔

Marfat.com

خلاصہ۔ ترجمہ:۔ کسی نے یعقوب علیہ السلام سے پوچھا کہ مصر سے
تو یوسف علیہ السلام کے پیرہن کی خوشبو کو یوسف علیہ السلام کا حامی بنا دیا
لیکن اس وقت آپ کو کیا ہو گیا تھا کہ اس کے بھائیوں نے اسے چاہ کنعان میں
پھینکا تو آپ کو معلوم نہ ہوا آپ نے فرمایا ہمارا حال چمکدار بجلی جیسا ہے کہ وہ
ایک وقت چمکتی ہے تو دوسرے وقت چھپ جاتی ہے۔ اسی طرح ایک وقت تو
عرش اعلیٰ پر ہوتے ہیں لیکن ایک وقت اپنے پاؤں کی پیٹھ کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔

(گلستان سعدی)

تبصرہ اویسی غفرلہ سائل کے جواب میں یعقوب علیہ السلام نے اپنی لاعلمی نہیں بلکہ استغراق کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی لیے اپنی اس حالت کو چمکدار بجلی سے تعبیر فرمایا ہے کہ اپنی بھی خبر نہیں ہوتی۔ اپنے پاؤں کی پُشت نہ دیکھنا لاعلمی سے نہیں استغراق سے ہے ورنہ کون ہے جو اپنے پاؤں کی پُشت بھی نہ دیکھ سکے ہاں بحالت استغراق ایسے ہوتا ہے (پاؤں کی پشت تو مثال کے طور فرمایا ہے) کہ خود اپنی حالت سے بھی گم جیسا کہ حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑانی قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

خود توں خودی تو دور ہن	سرمست جام طہور ہن
حق دے ہمیش حضور ہن	اویس وچوں بھولے بھنن

(دیوان فرید)

ترجمہ:۔ خود اور خودی سے دور ہیں جام طہور میں سرمست ہیں۔
ہمیشہ حق تعالیٰ کے حضور میں ہیں حجابات سے ہی مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

ان اشعار کے سوال کے تحقیقی جوابات فقیر کے رسالہ
رفع التعسف فی علم یعقوب ابی یوسف عرف علم یعقوب میں پڑھیے۔

وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا ۲۔ رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

حل لغات نامی نام والا۔ مشہور

۲۔ شرح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ مشہور ذات یا نام والے ہیں کہ آپ کا ہر نام اللہ تعالےٰ کے نام سے موسوم ہے، مثلاً آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام رؤف رحیم۔ علیم۔ علی ہے۔ (اور یہی اسماء اللہ تعالےٰ کے ہیں) امام ابو بکر ابن العربی المالکی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے الاحوذی شرح ترمذی میں اسماء کریمیہ کے متعلق بعض صوفیہ کا یہ قول تحریر فرمایا ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کے ایک ہزار نام ہیں اور اسی طرح حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی ایک ہزار اسماء گرامی ہیں۔ یہ قول نقل کر کے امام ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں حصر مقصود نہیں ہے بلکہ فقط ان حضرات کے شمار کے مطابق یہ تعداد ہے اور یہ گنتی اس کی غیر محدود ذات کی بنسبت بہت کم ہے اس لیے کہ اسماء الٰہیہ اس کی ذات کی طرح غیر متناہیہ ہیں۔

Marfat.com

۳۔

ہے بیتاب جس کے لیے عرش اعظم

وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے

حل لغات رہرو لامکان۔ لامکان کی طرف تشریف لے جانے والا۔

۳۔ شرح جس ذات کے لیے عرش اعظم بیتاب ہے وہ اس رہرو لامکان کی ایک گلی ہے۔ اس لئے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب عرش اعظم کو پیچھے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کی صفات و افعال و ذات کی تجلیات سے نوازے گئے اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت غیر متناہی ہے اس معنیٰ پر عرش اعظم آپ کے سفر کی ایک معمولی سی گلی نہیں تو اور کیا ہے۔

۴۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری

فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے

حل لغات نکیرین (منکر نکیر) یعنی وہ دونوں فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال و جواب کرتے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ شرح

منکر نکیر میری تعظیم کرتے ہیں وہ صرف اس لیے کہ میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ کی وجہ سے یہ عزت عطا ہوئی۔

سوالات نکیرین منکر نکیر

نکیرین کے قبر میں سوالات کا انکار کسی بھی مسلمان کو نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی اہل حق کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے کہ رُوح اگر موت کے بعد مٹ جاتی ہے تو سوالات نکیرین کس سے۔

نکیرین کے سوالات اور انسان کے جوابات دلیل ہیں اس بات کی کہ روح زندہ ہے۔ اور اس سلسلہ کی روایات ضعیفہ بھی نہیں بلکہ بقول امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سوالات نکیرین کی روایات متواترہ ہیں۔

(شرح الصدور للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

ازالۂ وہم

ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس شعر کو مبالغہ پر محمول کرکے کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے موت سے پہلے نکیرین کی اپنے تعظیم و تکریم کیسے ثابت کر لی۔

اس کا جواب واضح ہے کہ اولیاء اللہ کو اپنے امور مستقبلہ کا علم منجانب اللہ عطا ہوتا ہے۔ اس کے دلائل اپنے مقام پہ لکھے جا چکے ہیں۔ پہلے بھی بارہا لکھا جا چکا ہے کہ شاعر اپنا نام لے کر عمومی قاعدہ بیان کرتا ہے اگرچہ ہمارے نزدیک امام اہلسنّت بلند پایہ ولی اللہ ہیں اگر کوئی آپ نے اپنی فراست و ولایت کے ذریعے اپنی خبر دی ہے اگر کوئی آپ کی ولایت کا منکر ہے تب بھی آپ نے ایک اسلامی قاعدہ کا اظہار فرمایا ہے کہ نکیرین غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔

Marfat.com

نکیرین اور صلحائے اُمّت | ردالمختار المعروف فتاوی شامی ملاحظہ کریں۔

تلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا

۵۔

یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

حل لغات | تلاطم پانی تھپیڑے لہر۔ جوش۔ ولولہ۔ طوفان تباہ کرنے والا پانی۔ نہایت شدت کی ہوا۔ کہرام۔ الزام۔ تہمت۔

۵۔شرح | کشتی پہ طوفان غم کی لہر ہے یہ کیسی مخالف ہوا چلی ہے۔

نہ کیونکر کہوں یَا حَبِیْبِی اَغِثْنِیْ

۶۔

اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

حل لغات | یا حبیبی اغثنی۔ اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچو۔ ٹلی۔ ہٹ گئی۔ دفع ہوئی۔

Marfat.com

۱۸۔ شرح

یا حبیبی اغثنی (اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچو۔ کیوں نہ کہوں جب کہ اس مقدس نام سے تو ہماری ہر مصیبت ٹلی ہے۔

سنّت صحابہ رضی اللہ عنہ

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے سنّت صحابہ رضی اللہ عنہم پر عمل کرتے ہوئے کہا یا حبیبی اغثنی۔ چنانچہ اُمّ المومنین حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کاشانۂ نبوت میں وُضو فرما رہے تھے کہ یکدم بالکل ناگہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلند آواز میں تین مرتبہ یہ فرمایا۔ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ۔ پھر تین مرتبہ بلند آواز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ نُصِرْتُ، نُصِرْتُ، نُصِرْتُ، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو خانے سے نکلے. تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ تنہائی میں کس سے گفتگو فرما رہے تھے تو ارشاد فرمایا اے میمونہ! غضب ہو گیا۔ میرے حلیف بنی خزاعہ پر بنی بکر اور کفار قریش نے حملہ کر دیا ہے اور اس مصیبت و بیکسی کے وقت میں بنی خزاعہ نے وہاں سے چلا چلا کر مجھے مدد کے لیے پکارا ہے۔ اور مجھ سے مدد طلب کی ہے اور میں نے ان کی پکار سن کر ان کی ڈھارس بندھائی ہے. حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے تیسرے دن۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز سے فارغ ہوئے تو دفعتًہ بنی خزاعہ کے مظلومین نے رجز کے اشعار کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی اس پردرد اور رقت انگیز فریاد کو بغور سُنا۔ ان اشعار کو سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو تسلی دی۔ اور فرمایا کہ

Marfat.com

مت گھبراؤ۔ میں تمہاری مدد کے لیے تیار ہوں ص ۲۹۰/۲۷۔

نام سے ہر مصیبت ٹلی

یہ مسلّمات سے ہے کہ آدم علیہ السلام سے بڑھ کر کون مصیبت میں مبتلا ہوا ہوگا لیکن ان کی مصیبت اسی نام سے ٹلی۔

ا۔ مواہب لدنیہ وغیرہ میں ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقت وصال قریب ہوا تو آپ نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیّت کی کہ جب کبھی تم کو کوئی مصیبت درپیش ہو تو جناب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسل سے دُعا کرنا۔ انشاء اللہ تکلیف بہت جلد دور ہو جائے گی۔ آپ نے پوچھا۔ ابّا جان محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون ہیں فرمایا میری اولاد میں سے ہوں گے اور قریباً کئی ہزار برس کے بعد ہوں گے اور فلاں جگہ آپ کی اس طرح پیدائش ہوگی۔ تب شیث علیہ السلام نے پوچھا آپ نے کیسے پہچانا کہ ان کا نام حلِ مشکلات کے لیے اکسیر ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے تجربے سے۔ میں نے خطاءً دانہ گندم کھالیا تھا۔ جس پر میں نادم ہو کر تین سو سال روتا اور توبہ کرتا رہا۔ مگر رب کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا آخر کار رب کی توفیق اور اُسی کی مہربانی سے مجھے خیال آیا کہ میں نے آنکھ کھلتے ہی عرشِ اعظم پر رب کے نام کے ساتھ ایک اور نام بھی لکھا ہوا دیکھا تھا۔ یعنے لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ میں نے رب سے پوچھا تھا یہ کس کا نام ہے۔ جسے تیرے نام کے ساتھ عرشِ اعظم پر جگہ ملی۔ جواب ملا اے آدم یہ اُن کا نام ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی نہ ہوتے۔ بظاہر یہ تمہارے نسل ہیں مگر حقیقت میں تمہاری اصل ہیں۔ میں نے سوچا کہ اسی نام پاک کی برکت سے توبہ اور معافی کی دُعا کردں۔ چنانچہ اس نام پاک سے دعا قبول ہوئی اور مجھے معاف فرما کر اپنی حفاظت سے عزت بخشی۔

Marfat.com

بیٹا میرا یہ دستور ہو گیا جب حاجت درپیش ہوتی ہے۔ میں اسی نام کی برکت سے مانگتا ہوں تو پوری ہو جاتی ہے۔ تم بھی ہر حاجت پر اسی ذات کو وسیلہ بنانا۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن دو شخصوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا کیا جائے گا۔ حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الٰہی ہم کس وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں۔ ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہیں کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا۔ جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

(حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن الکبیر نسیم الریاض و مدارج)

انتباہ کہ اسم گرامی اس کے لیے مفید اور نافع اور نجات دلانے والا ہے۔ جو مومن صحیح العقیدہ ہو۔ بد مذہبوں اور بے دینوں کہ جن کا ارتداد شرعاً ہو چکا اُن کے لیے کوئی فائدہ نہیں۔ جیسے نجدی محمد بن عبدالوہاب بھی اس نام سے موسوم تھا مگر وہ مرتد خارجی تھا۔ (شامی) اس لیے وہ اور اس جیسے دیگر سب اس نعمت سے محروم ہوں گے،

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت میں ایک منادی ندا دے گا کہ جس کا نام محمد ہو وہ کھڑا ہو۔ تا کہ اُسے بہشت میں داخل کیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ محض میری عزت کی وجہ سے ہے۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

۴۔ ایک روایت میں ہے کہ اُس کو اللہ تعالیٰ بُلا کر کہے گا۔ کہ دنیا میں تجھے میری نافرمانی کرتے وقت شرم بھی نہ آئی جب کہ تیرا نام محمد تھا۔ اب مجھے حیا آتی ہے کہ تجھے عذاب دوں۔ کیونکہ تیرا نام میرے محبوب کریم کے نام کے مطابق ہے۔ فرشتوں

Marfat.com

کو حکم ہوگا کہ اسے بہشت میں لے جاؤ۔ (شفا وغیرہ)

فائدہ

اس حدیث کے مطابق علامہ بوصیری قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ترجمہ: کیونکہ میرا نام بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے سو اس ہمنامی کی وجہ سے آپ کا عہد و پیمان میری شفاعت کے لیے لازم الایفا ہوگیا۔ کیونکہ آپ تمام دنیا سے ایفا عہد میں بڑھے ہوئے ہیں۔

۵۔ قیامت میں اعلان ہوگا۔ (یا مُحَمَّد قُمْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بہشت میں داخل ہو۔ عالم دنیا کے تمام محمد نام والے بہشت میں بلاحساب چلے جائیں گے۔ انہیں کوئی نہیں روکے گا۔ وہ صرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔ (سیرت حلبی ج۱ ص۱۳۶)

صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ
اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حل لغات

صبا: پچھلی رات کی ہوا۔ صرصر آندھی تیز ہوا۔ کلی غنچہ کھلی (بکسر الکاف العجمی) از کھلنا کلی کا پھولنا۔ خوش ہونا۔ ہنسنا۔

Marfat.com

شرح

دشت طیبہ کی سخت ہوا۔ میرے لیے صبا ہے۔ اس لیے کہ دشت طیبہ کی ہوا کی برکت سے تو میرا مرجھا ہوا دل باغ باغ ہوا۔

ادب مدینہ طیبہ

اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے مدینہ پاک کا ادب سکھایا ہے کہ اگرچہ وہاں کی کوئی شے ناگوار ہو تو بھی اسے محبوب و مرغوب سمجھے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہاں کی ہر شے محبوب و مرغوب ہے لیکن یہ ایمان کی قوت و ضعف پر مبنی ہے۔

۸۔

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یکدل

ابوبکر و فاروق و عثماں علی ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حل لغات

ہمدم: دوست۔ یک جان۔ شیر و شکر۔ یکدل۔ متفق و متحد۔

۸۔ شرح

اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے چار یار رضی اللہ عنہم آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور شیر و شکر اور متحد و متفق ہیں۔ وہ چار یار یہ ہیں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی (رضی اللہ عنہم اجمعین)

Marfat.com

چار یاروں کے فضائل سے کتب	فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
اسلامیہ بھری پڑی ہیں تبرکاً چند	

ایک ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ

ا۔ مشکوٰۃ شریف باب المناقب میں ہے کہ ـــ

چاندنی رات کا دلکش منظر ہے۔ چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ ستارے جگمگا رہے ہیں۔ جب کہ حبیب خدا اشرف الانبیاء شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اپنا سرِ اقدس اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں رکھ کر محوِ استراحت ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب ستاروں کا یہ حسین و دلکش منظر دیکھا تو خیال آیا کیا کوئی ایسا بھی خوش قسمت انسان ہوگا جس کی نیکیاں ان ستاروں کی مانند ہوں۔ خیال آتے ہی موقع کو غنیمت جانتے ہوئے نبیٔ غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ تَکُوْنُ	یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ	کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے
عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ؟	تاروں کے برابر ہوں گی؟

نبی غیب داں نے فرمایا "ہاں پیارے عمر کی"

حضرت اُم المومنین کا خیال تھا کہ شاید سرکار علیہ السلام ان کے ابا جان حضرت صدیق اکبر کا نام لیں گے۔ جنہوں نے اپنی زندگی سرکار کی ہمراہی میں گزار دی۔ اس الجھن کو دور کرنے کے لیے آپ نے پھر سوال کیا۔

Marfat.com

فَاَیْنَ حَسَنَاتُ | آقا آپ کے رفیق خاص)
اَبِیْ بَکْرٍ ؟ | ابوبکر کی نیکیاں کہاں گئیں ؟

سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔

اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ | بے شک پیارے عمر کی ساری
عُمَرَ لِحَسَنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ | نیکیاں پیارے ابوبکر کی نیکیوں
مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ | میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں،،

دربار فاروقی لگا ہوا ہے۔ خدّام حاضر خدمت ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ چھڑ گیا تو مراد مصطفٰے (علیہ التحیۃ والثناء) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ فرمانے لگے۔ بھئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کیا پوچھتے ہو۔ میری تو یہ آرزو رہی ہے کہ صدیق اکبر میری ساری نیکیاں خود لے لیتے اور اپنی دو نیکیاں مجھے دے دیتے۔ (ایک رات اور ایک دن کی۔) حاضرین متعجب ہوئے کہ وہ کون سی دو نیکیاں ہیں جن کو حاصل کرنے کے لیے امیر المؤمنین فاروق اعظم (جن کی نیکیاں آسمان کے تاروں کی مانند ہیں اپنی ساری نیکیاں صدیق اکبر کو پیش کرنے کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ فاروق اعظم نے صدیق اکبر کی ان دو نیکیوں سے حاضرین کو مطلع کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کی رات تو وہ رات ہے جب آپ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف پہنچے تو آپ نے سرکار سے عرض کیا اللہ کی قسم آپ اس میں داخل نہ ہوں حتیٰ کہ آپ سے پہلے میں داخل ہو جاؤں اگر اس میں کوئی (تکلیف دہ) چیز ہو تو وہ مجھے پہنچے نہ کہ آپ کو۔ چنانچہ صدیق اکبر غار میں داخل ہوئے اسے صاف کیا اور اس کے ایک کنارے میں سوراخ پایا تو آپ نے تہبند پھاڑ کر اس سے سوراخ بند کیا۔ ان میں سے دو

Marfat.com

سوراخ رہ گئے تو ان میں اپنے پاؤں دے دیئے پھر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا "آقا تشریف لائیے"، تو رسولِ پاک تشریف لائے اور اپنا سر آپ کی گود میں رکھ کر سو گئے۔ پھر ابو بکر کے پاؤں میں سوراخ سے ڈس لیا گیا مگر آپ نے بالکل جنبش نہ کی کہ کہیں آقا کے آرام میں خلل واقع نہ ہو جائے ؎

مگر صدیق نے پاؤں کو جنبش تک نہ ہونے دی
یہی ڈر تھا کہیں آنکھیں کھُل نہ جائیں پیغمبر کی۔

پھر آپ کے آنسو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر گرے۔ سرکار علیہ السلام نے چشمان مبارک کھول کر فرمایا۔

مَالَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ — اے ابوبکر تجھے کیا ہوا۔"

تو آپ نے عرض کی۔

لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ — آقا! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں مجھے تو ڈس لیا گیا۔

تب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو وہ تکلیف جاتی رہی۔ جو وہ پاتے تھے پھر وہ زہر لوٹ آیا اور آپ کی وفات کا سبب بنا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

الیواقیت والجواہر میں روایت نقل ہے کہ سرکارِ مدینہ علیہ السلام نے ایک دن حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ آج آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کے پاس کھانے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ یہ سُن کر صدیقِ اکبر گھر گئے اور اپنا سارا مال سرکار کی خدمت میں پیش کر دیا تو سرکار نے فرمایا۔

مَا تَرَكْتَ لِاَهْلِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ۔ — اے ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔

Marfat.com

تو آپ نے عرض کی "اللہ و رسولہ"

حضرت عمر نے یہ بات سنی تو وہ بھی گھر کا آدھا مال لے کر حاضر ہو گئے۔

سرکار نے عمر سے بھی پوچھا۔

مَاتَرَکْتَ لِاَھْلِکَ یَاعُمَرُ اے عمر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔

تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آدھا ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ سرکار نے دونوں نے جوابات سُن کر فرمایا۔ بَیْنَکُمَا مَا بَیْنَ کَلِمَتَیْکُمَا

مولانا حسن رضا خان بریلوی نے کیا خوب لکھا ہے

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا ہے یارِ غار محبوب خدا صدیقِ اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت میں کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

۹۔ خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے

دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

حل لغات آگاہ واقف۔ جاننے والا۔ خفی پوشیدہ۔ جلی ظاہر

۹۔ شرح اللہ تعالےٰ نے (اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو ہر شے سے آگاہ فرمایا یعنی دونوں عالم کی ہر شے کا خواہ وہ پوشیدہ ہے یا ظاہر ہے۔

Marfat.com

عیب الغیب

امام احمد رضا قدس سرہ نے وہی عقیدہ جو مشہور ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ما کان وما یکون باذن اللہ جانتے ہیں) کو بیان فرمایا ہے اس کے متعلق لکھنے کی حاجت نہیں اس لیے کہ اس موضوع پر سینکڑوں تصانیف موجود ہیں۔ لیکن یہاں صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان نہایت ہی قابلِ قدر ہے اسی لیے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

غیب دو قسم ہے۔

۱۔ ایک وہ جو تجھ سے غائب ہے وہ عالمِ ارواح ہے کہ تو اس کے ہاں حاضر تھا۔ جب کہ تو اس عالم میں روح کے ساتھ تھا۔ اور "الستُ بربّکم" میں ایک ذرہ کی طرح تیرا وجود تھا۔ اور اس وقت حق کے خطاب سُن رہا تھا۔ اور آثارِ ربوبیت کا مطالعہ کر رہا تھا اور فرشتگان کا مشہود بھی ہوتا تھا۔ اور ارواح انبیاء و اولیاء وغیرہم سے بھی تعارف ہوتے رہے۔ جب تو عالمِ انسانیت سے اور جسمانیت سے متعلق ہوا۔ اور جب تو حواس خمسہ کے ساتھ یعنی محسوسات جو کہ عالم اجسام سے ہوئے کو دیکھنے لگا۔ تو وہ غیب تجھ سے غائب ہو گیا۔

۲۔ اور دوسرا غیب کہ جس سے تو غائب ہے۔ وہ غیب الغیب ہے یعنی بارگاہِ لم یزل کا حضور کہ تو اپنے وجود کے اعتبار سے اس سے غائب ہے۔ مگر وہ اپنے وجود کے اعتبار سے تجھ سے غائب نہیں۔ وہ تیرے ساتھ ہے۔ جہاں بھی تو ہے تو اس سے بعید ہے۔ مگر وہ تیرے ہر وقت قریب ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

۱۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد۔

Marfat.com

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

دوست نزدیکتر از من بمنست
وین عجب ترمن ازوئے مہجورم

اس کو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ایک مقام پہ بیان فرمایا کہ ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

فائدہ اللہ تعالیٰ محیط بکل شیئ اور خفی سے اخفیٰ ہے اس کے باوجود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ذات بے کیف وبے مثال کو اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا۔

عقیدہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہی عقیدہ جو امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بتایا ہے یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہے چنانچہ

۱۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ	دن خطبہ دیا اور ابتدا آفرینش
وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا	سے خبر دی۔ یہاں تک کہ جنتی
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی	جنت میں داخل ہو گئے اور
دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ	دوزخی لوگ دوزخ میں
مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ	یاد رکھا اُسے جس نے
مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ	یاد رہا۔ بھلا دیا اُسی

Marfat.com

مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ (رواہ البخاری صہ ۴۵۳/۱۷)

نے جس کو بھول گیا۔

۲۔ مسلم شریف میں بروایت حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ اسی طرح مروی ہے مگر اُس میں یوں ہے۔

فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔	ہمیں حضور علیہ السلام نے قیامت تک تمام ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ اب ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو زیادہ ان باتوں کا حافظ ہے۔

۳۔ بخاری و مسلم میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَ نَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔	حضور علیہ السلام نے اسی جگہ پر قیامت تک ہونے والی کسی شے کو بھی نہ چھوڑا۔ سب کچھ ہمیں بتا دیا۔ جس نے یاد رکھا اُس نے یاد رکھا۔ جو بھول گیا۔

فائدہ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے روزِ اوّل سے لے کر قیامت کے ذرہ ذرہ کی خبر دی۔

Marfat.com

۱۰۔
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السّر
کہ تجھ پر مری حالتِ دل کھُلی ہے

حل لغات عالم السر، پوشیدہ امور جاننے والا۔ کھُلی ہے ماضی از کھلنا (بضم الکاف العجمی) ظاہر ہونا۔

۱۰۔ شرح اے حبیب کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اب کیا عرض کروں آپ تو پوشیدہ امور کو جانتے ہیں۔ میرے دل کی حالت تو آپ پر روشن اور ظاہر ہے۔

۱۱۔
تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چِٹھّی ملی ہے۔

حل لغات رہائی۔ خلاصی۔ آزادی۔ چھٹکارا۔ چِٹھی۔ خط۔ رقعہ

۱۱۔ شرح میری آرزو یہ ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں اللہ تعالیٰ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمائیں کہ لو یہ تیری نجات کی چِٹھی اللہ تعالیٰ سے عطا ہوئی ہے۔

Marfat.com

چٹھی کی احادیث مبارکہ

قیامت میں بعض وہ خوش بخت ہوں گے جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے یا اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخشش کے پروانے عطا ہوں گے ان میں سے ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

عن عبد اللہ بن	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عمر رضی اللہ تعالیٰ	عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ
عنہما قال قال رسول	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ صلی اللہ علیہ	قیامت میں اللہ تعالیٰ میرے
وسلم ان اللہ	ایک امتی کو تمام مخلوق کے
یستخلص رجلا من	سامنے نجات کی نوید سناتے
امتی علی رأس الخلائق	ہوئے اس کے سامنے ننانوے
یوم القیمۃ فینشر علیہ	اعمالنامے دفتر بکھیر دے گا
تسعۃ وتسعین سجلا	ہر دفتر تا حد نگاہ نظر آئے گا۔
کل سجل مثل مد البصر	اللہ تعالےٰ فرمائے گا کیا تجھے
ثم یقول اتنکر من	کردار کا انکار ہے عرض کریگا
ھذا شیئا اظلمک	نہیں۔ پھر فرمائے گا کوئی عذر ہو
کتبتی الحافظون فیقول	تو بتاؤ۔ عرض کرے گا نہیں اللہ تعالےٰ
لا یا رب فیقول افلک	فرمائے گا ہمارے ہاں تیری ایک
عذر (قال) لا یا رب	نیکی ہے اور آج کسی پر ظلم بھی
فیقول بلیٰ ان لک	نہ ہوگا۔ اس کے بعد ایک پرچہ
عندنا حسنۃ وانہ	نکالا جائے گا۔ جس میں لکھا ہوگا

Marfat.com

لا ظلم علیک
الیوم فتخرج بطاقہ
فیہا اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ
فیقول احضر وزنک
فیقول یارب ماھذہ
البطاقۃ مع ھذہ
السجلات فیقول انک
لا تظلم قال
فتوضع السجلات
فی کفۃ والبطاقۃ
فی کفۃ فطاشت
السجلات وثقلت
البطاقۃ فلا یثقل
مع اسم اللہ شئ
(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ
ابن حبان والحاکم وصحح
والبیہقی وغیرہ) نورالصفا (امام احمد رضا)

اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ
اللہ فرمائے گا تیرے اعمال تولے
جائیں گے تو یہاں کھڑا ہوگا۔
عرض کرے گا یا اللہ یہ ان دفتروں
کے مقابلہ میں یہ پرچہ کیا ہے
اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کسی پہ
ظلم نہیں کیا جائے گا پھر اس
پرچہ کو ترازو کے ایک پلڑے
میں دوسرے تمام دفاتر دوسرے
پلڑے میں پھر یوں ہوگا کہ دفاتر
کم ہوں گے اور وہ پرچہ سب
پر بھاری ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ
تعالے کے نام کے نام کون
سی شے بوجھل ہو سکتی ہے
(اس پر اس کی بخشش
ہوگی)

Marfat.com

۱۲- مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصدِ دلی ہے

۱۲۔ شرح مقصد زیارت پورا ہو جائے تو پھر اور کوئی قصد نہ ہوگا۔ میرا دلی مقصد یہی ہے۔

عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی بھر اسی آرزو میں رہتے ہیں کہ کاش کسی وقت چہرہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے آجائے اور جی بھر کر زیارت کریں۔ چنانچہ بہت سے خوش قسمت اس آرزو کو حاصل کر بھی لیتے ہیں۔

۱۳- ترے در کا درباں ہے جبرئیلِ اعظم
ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

۱۳۔ شرح اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے دربار اقدس کا دربان حضرت جبرئیل اعظم علیہ السلام ہے۔ آپ کے مدح خوان جملہ اولیاء ہیں (صلی اللہ علیک وعلیہم وبارک وسلم)

جبریل امین خادم۔ یہ مضمون متعدد مقامات پر آیا ہے۔ یہاں بھی چند روایات حاضر ہیں۔

Marfat.com

جبریل علیہ السلام خادم دربار

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کندھا پر بٹھا کر ایک چٹان پر لے گیا اس سے مشرکین سے آڑ ہو گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پس پشت دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا۔

هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِيْ اَنَّهٗ لَا يَرَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ هَوْلٍ اِلَّا اَنْقَذَكَ مِنْهُ۔ (ابن عساکر)	یہ جبرئیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اے طلحہ قیامت میں تمہیں وہ جس وحشت میں دیکھیں گے۔ اس سے تمہیں چھڑا لیں گے۔

اختیار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک شب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کجاوہ مرکب کی پُشت سے گر گیا آپ نے فرمایا کون ہے جو میرا کجاوہ ٹھیک کر دے اور جنّت سے یہ سنتے ہی حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) دوڑے اور کجاوہ درست کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سوار ہو گئے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

يَا طَلْحَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَيَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ فِيْ اَهْوَالِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى	اے طلحہ رضی اللہ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں میں ساتھ ہوں گا۔ یہاں تک

Marfat.com

اَنْجِیْنَكَ مِنْهَا۔ میں تمہیں ان سے نجات دوں گا۔

(طبرانی فی الاوسط)

ہر نبی مدح خواں روح البیان پ ۲۸ سورۃ الصف کے دوسرے رکوع میں ہے کہ ہر نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری سنائی۔ یہاں تک کہ آخر میں عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

> شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
>
> ۱۳۔
>
> سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

۱۳۔ شرح رضا (احمد رضا امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ) کی حشر میں شفاعت کرے آپ کے سوا یہ قدرت اور کسے عطا ہوئی ہے۔ فلہذا غلام پر نظر کرم فرمانا۔

احادیث شفاعت بکثرت مقامات پہ احادیث شفاعت مذکور ہوئیں ایک تبرکاً یہاں عرض کی جاتی ہے۔

امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط

اذا جاء عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام

فقال ھذہ الانبیاء قد جاءتک یا محمد

یسألون تدعوا اللہ ان یفرق بین جمع الامم الی

حیث یشاء لعظم ما ھم فیہ فالخلق یلجمون

فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما

الکافر فتغشاہ الموت قال یا عیسٰی انتظر حتی ارجع

الیک فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملک مصطفٰی و

نبی مرسل۔ الحدیث ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے۔

از تجلی الیقین

Marfat.com

Marfat.com

صلوٰۃ الاسرار کے ثبوت میں

تحقیقِ رضوی اور دلائل کا عظیم خزانہ

نمازِ غوثیہ

تصنیف

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

مکتبہ وقار العلوم

Marfat.com

صلوٰۃ الاسرار کے ثبوت میں

تحقیقِ رضوی اور دلائل کا عظیم خزانہ

نمازِ غوثیہ

تصنیف

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ

مکتبہ وقار العلوم

Marfat.com